مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ

(جامع ترمذی)

دست و گریبان

جلد دوم

رضا خانیوں کی خانہ جنگی

مؤلف

مولانا ابو ایوب قادری

مرتب و مدون

منیر احمد اختر



هدیه تقدیم

به

برادر گرامی

محقق ارجمند جناب

دکتر [illegible]

دام افضاله



محمد [illegible]

۲۰۱۹/۰۶/۲۳

مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ

(جامع ترمذی)

دستِ گریباں

رضاخانیوں کی خانہ جنگی

مولف: مناظر اہلسنت مولانا ابو ایوب قادری



[illegible] لاہور

نام کتاب — دستِ و گریباں

مؤلف — مولانا ابو ایوب قادری

ٹائیٹل — محمد عامر خان

تعداد — ۱۱۰۰

قیمت — ۵۵۰ روپے

اشاعت اول — مئی 2014ء

ملنے کا پتہ





مَیں انقلاب پسندوں کی اِک قبیل سے ہوں
جو حق پہ ڈٹ گیا اُس لشکرِ قلیل سے ہوں
مَیں یوں ہی دست و گریباں نہیں زمانے سے
مَیں جس جگہ پہ کھڑا ہوں کسی دلیل سے ہوں



دست و گریبان

تقریظ

حضرت مولانا منیر احمد اختر صاحب مدظلہ (بہاولپور)

مناظر اسلام سرمایہ اہلسنت میدان مناظرہ کے شہسوار حضرت علامہ ابو ایوب قادری مدظلہ کی تصنیف کردہ دست و گریبان کتاب کو دیکھنے کا شرف نصیب ہوا۔ پڑھ کر دل کو از حد مسرت ہوئی کہ حضرت موصوف نے اکابرین دیوبند کی علمی وراثت کو سنبھالا۔ چونکہ اکابرین ادیان باطلہ کی سرکوبی کے لیے تحریری و تقریری انداز میں کام کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی کے پاس چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبور کو جنت الفردوس کا بقعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

میں سمجھتا ہوں دست و گریباں نامی کتاب کو مشائخ دیوبند کی کرامت کے علاوہ کوئی نام نہیں دیا جا سکتا کہ جن لوگوں نے [illegible] علماء حق [illegible] کے لیے طرح طرح کے الزامات اور بہتان وغیرہ لگائے [illegible] ان کے خلاف تکفیری مہم جو چلائی تھی۔ آج اس تکفیری روش کو وہ بھگت رہے ہیں۔ مشائخ دیوبند کے خلاف جس نے تکفیر کی تھی ان کی روحانی اولاد آج ایک دوسرے کے دست و گریباں ہوتے نظر آتے ہیں اور ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں یہ مکافات عمل ہے۔ علامہ ابو ایوب قادری نے دست و گریباں لکھ کر قرض چکا دیا ہے اور تمام اہلسنت پر احسان ہے قادری صاحب کا۔ تمام احباب سے التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس کتاب کو خریدیں اور ان کے لیے دعا فرمائیں۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

تقریظ

مولانا محمد الیاس گھمن صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

دنیا میں ہدایت کا ملنا اور اس پر کاربند رہنا اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے۔ راہ راست پر چلتے رہنا جہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے وہاں آخرت سنورنے کا عظیم سبب بھی ہے۔ بدقسمت انسان اگر ہدایت کے نور سے گمراہی کے اندھیروں میں بھٹک جائے تو ناکامی و نامرادی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کا وہ مذموم اختلاف ہے جو محض عدم تحقیق، خواہشات نفسانی اور ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی ہو۔ چنانچہ حدیث مبارک میں ہے:

ما ضل قوم بعد هدى كانوا عليه الا اوتوا الجدل۔ (جامع الترمذی: سورۃ الزخرف)

کہ قوم کوئی ہدایت پالنے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہو جاتا۔

اہل بدعت کا بھی آج یہی وطیرہ ہے۔ قرآن و سنت کے نور سے محروم، خود رائی کے نشے میں مست اور بدعات و رسومات کی دلدل میں پھنسے یہ حضرات کچھ ایسی ہی کشمکش میں سرگرداں ہیں۔ بعض اہل بدعت ایک عمل کو درست قرار دیتے ہیں تو دوسرے اس کو غلط کہہ رہے ہیں۔ ایک مبتدع ایک بات کو عین حق کہہ رہا ہے تو دوسرا اسے عین باطل سے تعبیر کرتا نظر آتا ہے۔ کوئی جائز کہتا ہے تو کوئی "گستاخی" گردانتا ہے۔ ایک کے فتویٰ سے دوسرا فاسق اور کسی کے فتویٰ سے کوئی دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتا ہے۔ باہمی دست و گریباں کا یہ عالم ہے کہ...... الامان والحفیظ۔

ضرورت اس بات کی تھی کہ ان کے انہی اختلافات کو عوام کے سامنے لایا جائے تاکہ واضح ہو کہ حدیث مبارک کی روشنی میں باہمی اختلافات کا شکار یہ فرقہ ہدایت کی راہ نہیں بلکہ گمراہی کی ڈگر پر چل رہا ہے اور "میٹھے میٹھے" لبادہ میں "زہر" لیے پھر رہا ہے۔

اللہ جزائے خیر عطا فرمائے عزیزم مولانا ابو ایوب قادری صاحب کو کہ انہوں نے زیر نظر کتاب "دست و گریباں" میں بڑی عرق ریزی اور محنت سے مبتدعین کی اس کارستانی کو خود ان کی کتب سے واضح فرمایا۔ مولانا موصوف بحمد اللہ تحریر و تقریر میں ایک منفرد مقام کے مالک ہیں اور اہل بدعت کا خوب جائزہ لیتے رہتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کے ذریعے عوام الناس کو اہل بدعت کی گمراہی سے آگاہ ہو کر ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیر اندیش

محمد الیاس گھمن

عرضِ مؤلف

باسمہ تعالیٰ

بندہ عاجز کی اس عنوان پر پہلے بھی ایک عدد کتاب آچکی ہے یہ اس کی دوسری جلد ہے ہم نے اس کی تیاری میں اپنے اکابر کی بالخصوص متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب حفظہ اللہ کی کتب سے اور رئیس المناظرین حضرت الاستاذ مولانا منیر احمد اختر صاحب کی توجہات اور افادات سے کافی فائدہ اٹھایا ہے اللہ ہمارے اسلاف و اکابر کا سایہ تادیر سلامت رکھے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

محمد ابو ایوب قادری

حضرت سیدنا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو مرکز تیار فرمائے جہاں آپ نے اسلام کی کھیتی کو سیراب فرمایا وہ مرکز مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا تھا "جاء الحق وزهق الباطل" یعنی حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ اس کا مطلب علماء نے یوں لکھا ہے "ثم لا يعود" کہ اب باطل لوٹ کر نہ آئیگا۔ معلوم ہوا کہ باطل کا دور دورہ اب نہ ہوگا مسلم شریف میں روایت ہے کہ "لا يزال اهل الغرب ظاهرين على الحق حتى تقوم الساعة" (انوار شریعت ۲ ص ۲۶) یعنی اہل عرب ہمیشہ دین پر رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ مگر فاضل بریلوی نے ان کو بدنام کرنے کیلئے وہابی اور نجدی کیا کچھ ان پر الزامات لگائے۔ اب سنئے کہ کیسے یہ لوگ آپ علیہ السلام کے فرمان کے خلاف ان حرمین والوں کو گالیاں دیتے ہیں۔

دست و گریباں

مسئلہ اول

(بریلویت اور تقدیس حرمین)

مؤلف: مناظر اہلسنت مولانا ابو ایوب قادری

بریلویت اور تقدیس حرمین

بریلوی علماء ائمہ حرمین کو اور علماء دیوبند کو کافر قرار دیتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام قرار دیتے ہیں پہلے فاضل بریلوی کی ایک تحریر پڑھ لیں۔

اور اب سوائے نجدی عربوں کو ناپسند کرتے ہیں بلکہ ان سے بغض رکھتے ہیں خصوصاً اہل حرمین خصوصاً ان دونوں حرم کے علماء سے عداوت رکھتے ہیں اس لیے کہ بکثرت ان کے فتاویٰ ان کی سفاہت، تذلیل اور تکفیر اور تذلیل کے بارے صادر ہوئے یہاں تک کہ نجدیوں کے بعض جرأت مندوں نے کھلم کھلا کہا کہ حرمین دار الحرب ہو گئے، والعیاذ باللہ تعالیٰ اور باقی نجدی اگرچہ اس کی تصریح نہ کریں پھر بھی ان کو یہ قول لازم ہے کہ اس سے بچائے فرار نہیں اس لیے کہ ان کے فریب خبیث پر تمام اہل حرمین مشرک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے کیسے اندھے ہو گئے۔

(المعتقد المستند ص ۲۱۳)

بریلوی علماء کا ائمہ حرمین کو کافر و مرتد قرار دینا

مفتی غلام محمد شرقپوری لکھتے ہیں:

امام کعبہ اور امام مسجد نبوی عبد الوہاب نجدی اور دیگر عبارات کفریہ کے قائلین کو اپنا پیشوا مانتے ہیں اور ان کو کافر نہیں مانتے لہٰذا امام کعبہ اور امام مسجد نبوی کافر ٹھہرے مرتد ٹھہرے اور جو ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے اور ایسے اماموں کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز ہے اور ان کا ذبیحہ مردار ہے۔

(کیا ہر فرقہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے؟ ص ۲۲)

قارئین بریلوی مصنف نے کس بے دردی سے ائمہ حرمین کو کافر و مرتد قرار دے کر ان کے ہاتھ کے ذبیحہ کو بھی ناجائز اور مردار قرار دے دیا ہے۔ یقیناً فاضل موصوف کو فاضل بریلوی کی روحانی نسل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرقہ بریلوی کے شر و رسے تمام ملت اسلامیہ کی حفاظت فرمائے۔

حرمین طیبین میں شیطان نے لاکھوں مسلمانوں کو گمراہ کیا

تاج الشریعہ محمد اختر رضا خان لکھتے ہیں:

بالکل اسی طرح شیطان نے حرمین طیبین یا عرب شریف میں داخل ہو کر وہاں سیکڑوں ہزاروں لاکھوں کو اپنا ہمنوا و ہم خیال تو بنا لیا مگر شیطان کو منہ کی کھانی پڑی کہ اپنی حکمرانی اور دور دورہ کے ارادہ میں ناکام و نامراد رہا کہ وہاں کے سارے لوگ اس کے مطیع اور محکوم نہ ہوئے اور نہ قیامت تک ہوں گے لیکن بہرحال شیطان کے یہ جو ہزاروں لاکھوں ہمنوا و ہم خیال ہیں ان پر اس کا کامل طور پر پکڑا ہے۔ (فتاویٰ بریلوی شریف ص ۲۳۰)

قارئین فاضل بریلوی نے وہ الفاظ استعمال فرمائے تھے کہ نجدی عربوں اور حرمین کے علماء سے نفرت کرتے ہیں۔ تو مذکورہ بالا عبارت بریلوی مذہب کے تاج الشریعہ اختر خان بریلوی کی ہے جس نے لاکھوں عربوں کو خواہ عرب میں رہتے ہوں یا حرمین کے ائمہ ہوں شیطان کے ہمنوا اور ہم خیال قرار دیا ہے۔

ائمہ حرمین کو وہابی قرار دینا

بریلوی عالم شیخ الحدیث فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

امام حرم (مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ) ہمارے دور میں وہابی عقائد سے منسلک ہیں اس لیے برے عقیدے والے کی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی۔ (امام حرم اور ہم ص ۶)

موصوف صاحب آگے لکھتے ہیں:

حرمین شریفین پر نجدیوں، وہابیوں کا قبضہ ہے اور وہابی نجدی اپنے عقائد پر نہ صرف خود کاربند ہیں بلکہ زائرین بھی کسی میں اپنے عقائد کے خلاف پاتے ہیں تو اس کی جان کے دشمن بن جاتے ہیں۔ (امام حرم اور ہم ص ۸)

ائمہ حرمین کافر و مرتد اور ان کے پیچھے نماز ناجائز ہے

سب سے پہلے فاضل بریلوی کا وہابیہ کے بارے میں فتویٰ پڑھ لیں اس کے بعد مزید اقتباسات ہدیہ قارئین کیے جاتے ہیں۔

فاضل بریلوی رقمطراز ہیں:

وہابی مرتد ہیں اور مرتد کے پیچھے نماز باطل محض، جیسے کسی گنگا پرشاد کے پیچھے۔

(فتاویٰ رضویہ ۱۵/۲۴۷)

شیخ الحدیث فیض احمد اویسی بریلوی لکھتے ہیں:

جب سے وہابی عقائد کے ائمہ حرمین طیبین میں نماز پڑھانے شروع ہوئے ہیں اس وقت سے تاحال عدم جواز کا فتویٰ جوں کا توں ہے کبھی ریال کی لالچ نجدیوں کی دھمکیوں سے لچک کا تصور تک نہ آنے دیا۔

مجدد اعظم امام رضا بریلوی، قبلہ عالم سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی، حضرت پیر سید جماعت علی شاہ اور محدث اعظم علامہ سردار احمد لائل پور اور حضرت محدث سید ابو البرکات لاہوری رحمہم اللہ تعالیٰ سے لے کر آج تک وہ خود اور ان کے پیروکار وغیرہ سنی نجدیوں کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھتے اور نہ پڑھی ہیں ان کے نہ صرف فتاویٰ بلکہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں تصنیفیں ہیں۔ (امام حرم اور ہم، ص ۴۴)

مفتی صاحب موصوف ایک اور جگہ پر لکھتے ہیں:

امام حرم (مکہ و مدینہ) وغیرہ چونکہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے نہ صرف پیروکار بلکہ عاشق زار ہیں اس لیے ان کے برے عقائد کی وجہ سے نماز ناجائز ہے جس نے بھول کر پڑھ لی اسے اعادہ ضروری ہے۔ (امام حرم اور ہم، ص ۳۶)

مولوی حشمت علی رضوی لکھتے ہیں:

مسجد حرم شریف کا امام غیر مقلد رکھا گیا ہے "ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم"۔

(سوانح شیر بیشہ سنت، ص ۱۸۳)

حرمین شریفین میں بریلوی علماء کا الگ جماعت کا اہتمام کرنا

مفتی حشمت علی بریلوی کی سوانح میں لکھا ہے:

ہماری قیام گاہ کے سامنے ایک میدان تھا وہاں ہم لوگ پنجوقتہ نماز جماعت سے ادا کرتے تھے حضرت نوری اذان دیتے اذان کے بعد بلند آواز سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور دیگر خطابات سے صلوٰۃ پکارتے پھر امامت بھی حضرت ہی فرماتے ایک روز کسی نے بتلایا کہ یہاں پر پہلے قبرستان تھا اس کے بعد سے حضرت نے وہاں نماز پڑھنا چھوڑ دیا۔ اب ہم لوگ مسجد حرام شریف میں نماز پڑھنے لگے۔ پانچوں وقت اپنی علیحدہ جماعت کرتے ایک صاحب کو قبل جماعت دروازہ شریف پر بھیج دیتے وہ اذان دیتا اس کے بعد حضرت کی اقتدا میں حرم شریف میں باقاعدہ جماعت ہوتی۔ (سوانح شیر بیشہ سنت، ص ۲۸۰)

آگے لکھا ہے:

مدینہ شریف میں باقاعدہ حرم شریف میں علیحدہ جماعت کے ساتھ نماز ہوتی تھی ایک بار وہاں کے نجدی عسکریوں نے پوچھا آپ جماعت سے نماز کیوں نہیں پڑھتے حضرت نے فرمایا میں اہلسنت کا مفتی ہوں اور لاؤڈ اسپیکر کے خلاف میرا فتویٰ ہے۔ بعد میں حضرت نے فرمایا اگر میں دوسرے طریقہ سے جواب دیتا تو چونکہ ہم حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب قبلہ کے مہمان تھے یہ ہمارے جانے کے بعد حضرت سے تحقیق کرتے اس لیے میں نے دوسری طرح سے جواب دیا تاکہ حضرت مہاجر مدنی صاحب قبلہ کو ہماری وجہ سے تکلیف نہ ہو۔

(سوانح شیر بیشہ سنت، ص ۲۸۰)

ایک اور مقام پر یوں لکھا ہے:

دونوں حرم شریف میں اپنی نمازیں جماعت کر کے علیحدہ ادا فرماتے رہے اور دوسرے حاجیوں کو بھی تاکید فرمائی کہ جماعت کا ثواب لینے جا رہے ہو ان

نجدیوں کے پیچھے ہماری نمازیں نہیں ہوتیں اور اگر مسلمان سمجھ کر نماز ان کے پیچھے پڑھو گے تو ایمان سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔

(سوانح شیر بیشہ سنت ص ٢٨٥)

حج کے ساقط ہونے کا فتویٰ بریلوی علماء کے قلم سے

مولانا ابراہیم رضا خان کے اہتمام سے چھپنے والی کتاب تنویر الحجہ میں لکھا ہے:

روشن نصوص اور واضح جلیہ جلیلہ سے یہ امر ظاہر و باہر ہو گیا کہ جب تک نجدی لعین علیہ ما علیہ کا فتنہ حجاز مقدس میں ہے اس وقت تک حج یا ادائے حج فرض نہیں۔

(تنویر الحجہ ص ٢١)

اوپر معلوم ہو چکا کہ فرضیت حج یا لزوم ادا ساقط ہے تو جب ہو کہ ان پر واجب بھی ہو۔

(تنویر الحجہ ص ٢١)

اسی کتاب میں لکھا ہے:

اپنے مسلمان بھائیوں سے گذارش۔ گرامی برادران۔ یہ تو آفتاب نصف النہار کی طرح ہر ذی عقل پر روشن و آشکارا ہو گیا کہ ان دنوں آپ پر حج فرض نہیں یا ادا لازم نہیں تاخیر روا ہے اور یہ ہر مسلمان جانتا ہے اور اپنے سچے دل سے مانتا ہے کہ نجدی علیہ ما علیہ کے اخراج کی ہر ممکن سعی کرنا اس کا فرض ہے اور یہ بھی ذی عقل پر واضح ہے کہ اگر حجاج نہ جائیں تو تارے نظر آ جائیں۔ نجدی سخت نقصان عظیم اٹھائیں۔ ان کے پاؤں اکھڑ جائیں۔ (تنویر الحجہ ص ٢٤)

اس کتاب کو ترتیب دینے والے اور تصدیق کرنے والے علماء کرام

اس کتاب کو لکھنے والے الفقیر مصطفیٰ رضا نوری القادری ہیں۔ جو یقیناً بریلوی مذہب میں ایک حجۃ الاسلام کی شخصیت سے کم نہیں۔ تاہم دیگر چند اور علماء کی تقاریظ اور تصدیقات نے اس کتاب کو مزید مستحکم اور مضبوط کر دیا ہے۔ چند حضرات کے نام ملاحظہ فرمائیں۔

(١) الفقیر حامد رضا الرضوی القادری (٢) مولوی رحم الٰہی بریلی شریف (٣) عبید الرضا

مولوی حشمت علی قادری (٤) فقیر تقدس علی رضوی بریلوی (٥) سید محمد شرف الدین اشرف اشرفی (٦) محمد ابراہیم رضا قادری بریلی شریف (٧) محمد فخر الدین قادری بریلوی (٨) محمد میاں القادری برکاتی (٩) ابو الحسنات سید محمد احمد قادری (١٠) ابو محمد دیدار علی الوری خطیب مسجد وزیر خان

مذکورہ بالا علماء کے علاوہ چالیس عدد علماء کی تصدیقات اس کتاب میں موجود ہیں۔

بریلوی علماء کے لیے لمحہ فکریہ

علماء بریلوی ائمہ حرمین کو اور علمائے دیوبند کو کافر قرار دیتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام قرار دیتے تھے اور حج کے فریضہ کو ختم قرار دیتے ہیں بلکہ وہ شخص جو ائمہ حرمین کو کافر نہ کہے اور ان کو مسلمان سمجھ کر نماز پڑھے ان کو بھی کافر قرار دیتے ہیں۔

اب تصویر کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ عرب سے محبت رکھنے کے متعلق کیا ارشاد گرامی ہے۔

فاضل بریلوی سے سوال ہوا کہ عرب کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم حدیث میں ہے؟

ارشاد: ہاں حدیث میں ہے۔

من احب العرب فبحبی احبهم ومن ابغض العرب فببغضی ابغضهم

دوسری حدیث میں ہے۔

حب العرب ایمان وبغضهم نفاق۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

احبوا العرب لثلاث لانی عربی والقرآن عربی ولسان اہل الجنۃ عربی۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ چہارم ص ٣٨٢ مشتاق بک کارنر لاہور)

فاضل بریلی کے والد صاحب لکھتے ہیں اکابر علماء محققین اللسان تصریح فرماتے ہیں کہ اہل عرب کی تعظیم واجبات سے ہے اور ان پر طعن و تشنیع ناروا اگرچہ صریح فسق و فجور بلکہ بدعت و بد مذہبی ان سے مشاہدہ کرے کہ ان باتوں سے شرف جوار ملک جبار سید الابرار جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم زائل نہیں ہوتا اور تو کیا جانتا ہے کہ اللہ نے ان میں کیا دیکھ لیا ہے کہ انہیں اپنے

اور اپنے حبیب کے سایہ میں جگہ بخشی اور تجھے صد ہا مراحل دور پھینک دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اہل عرب کو تین وجہ سے دوست رکھو ایک تو میں عربی ہوں دوسرے قرآن عربی، تیسرے اہل جنت کی زبان عربی اور فرماتے ہیں سن لو جو اہل عرب کو دوست رکھتا ہے وہ میری محبت کے سبب انہیں دوست رکھتا ہے اور جو اہل عرب کو دشمن رکھتا ہے وہ میرے بغض کے باعث ان سے عداوت رکھتا ہے۔ رواہ الطبرانی اور فرماتے ہیں جو میری موت اور انصار اور اہل کا حق نہ پہچانے وہ تین سبب میں سے ایک وجہ ہے یا تو منافق ہے یا ولد الزنا یا حیض کا نطفہ۔ (جواہر البیان ص ۱۶۰)

مفتی نظام الدین ملتانی صاحب لکھتے ہیں لایزال اہل الغرب ظاہرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ یعنی عرب کے لوگ ہمیشہ دین حق پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ قیامت ہو جاوے گی یہ حدیث مسلم میں موجود ہے پس ثابت ہوا کہ عرب وحجاز اور مدینہ طیبہ ایمان کا گھر ہے اور بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ رہے گا۔ (انوار شریعت ج ۲ ص ۳۶)

فاضل بریلوی کے والد گرامی لکھتے ہیں۔ خدایا ان شہروں میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا و مبعوث ہوئے اور جس جگہ ایمان و اسلام نشو و نما پائے، قرآن نازل ہوا، جبرائیل علیہ السلام اور ملائکہ کرام رات دن آتے رہے، مقر اسلام اور ایمان کا گھر ہے۔ ایمان اور حیا کے فرشتوں نے تمام سرزمین سے اسے اپنی سکونت کے لئے پسند کیا، اور رہا ایمان وہاں رہے گا، اور کفر و شرک کو دخل نہ ہوگا۔ اور جن لوگوں کی حضور اعلیٰ عالم سے پہلے شفاعت کریں گے اور انہیں اپنا ہمسایا، اور امت کو ان کی پاس داری اور حفظ مراتب کا حکم دیا، اور جو جگہ آپ کی دار ہجرت اور مضجع و مسجت ہے، اور جن کی نسبت ارشاد ہوا کہ (جو ان کی حرمت و پاسداری نہ کرے گا وہ دوزخیوں کا پیپ لہو پیے گا، اور جو ان کے ساتھ برائی کا قصد کرے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے گھل جائے گا) اور جس شہر کی نسبت فرمایا کہ (وہ خبث کو اپنے میں نہیں رکھتا ہے، اس طرح دور کرتا ہے جس طرح لوہار کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔)

ایسے شہروں اور لوگوں سے کس طرح عقیدت نہ رکھیں؟! (اصول ارشاد ص ۱۹۹، ۲۰۰)

دوسری دیدار علی الوری لکھتے ہیں۔ عبداللہ ابن مسعودؓ سے فرمایا انہوں نے فتح مکہ کے دن مکہ معظمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں تشریف لائے کہ کعبہ شریف کے گرد مشرکوں نے تین سو ساٹھ بت قائم کر رکھے تھے (اسی طرح سے کہ ان کے پاؤں کو سیسہ پگھلا کر زمین سے وصل کر دیا تھا) اور آپ کے دست مبارک میں جو چھڑی تھی اس سے آپ بتوں کو کچوکے مارتے جاتے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے آگیا حق اور نکل گیا باطل۔ بے شک باطل (یعنی کفر و شرک و بدعت) ہو گیا گیا گزرا۔ اور نہیں ظاہر ہو کر رہے گا باطل اور نہ عود کر آئے گا۔ (بامیر ودوام) (رسائل میلاد محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ص ۹۱)

مولوی کریم حنفی صاحب لکھتے ہیں۔ ہدایہ میں آیا ہے۔

یجوز للفجر فی النصف الاخیر من اللیل لتوارث اہل الحرمین

(الہدایہ اولین باب الاذان ج ۱ ص ۹۰ مکتبہ رحمانیہ اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

یعنی جائز ہے اذان دینا واسطے نماز فجر کے بیچ نصف شب اخیر کے واسطے متوارث کرنے اہل حرمین کے ابو یوسف اور شافعی نے اس کو جائز رکھا ہے اور "تفسیر الرحمۃ" میں حافظ محمد بن منذر زید بن ثابت سے روایت کرتا ہے قال اذا رایت اہل المدینۃ اجمعوا علی شیئ فاعلم انہ سنۃ ترجمہ: اس عبارت کا یہ ہے جس وقت کہ دیکھے تو اہل مدینہ کو کہ جمع ہوئے اوپر ایک شے کے پس جان تو کہ وہ سنت ہے۔ بموجب اس مقولے کے اور بموجب مصرع ھذا کے وجود ظہور بدعت کا اہل حرمین سے بالکل مفقود ہے۔ (چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی)

مراد اہل حرمین سے اشراف مکہ مبارکہ اور شرفائے مدینہ منورہ ہیں نہ عوام الناس
(تحقیقی رسائل میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۹۶)

قاضی کرم الدین دبیر آف بھیں لکھتے ہیں:

بہر حال ارض سے مراد زمین شام (بیت المقدس) ہو یا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی زمین اس کی وراثت ہمیشہ سے اہلسنت والجماعت مسلمانوں کے ہاتھ میں رہی ہے اور

تاقیامت رہے گی اور یہی شہادت النبی عباد و صالحون ہے۔ (آفتاب ہدایت ص ۸۲)

آگے لکھتے ہیں:

ارض پاک بیت المقدس، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ میں سوائے مسلمانان اہل سنت والجماعت مقلدین ائمہ کرام کے دوسرا کوئی فرقہ حکومت نہیں کر سکتا۔ (آفتاب ہدایت ص ۸۳)

فاضل بریلوی لکھتے ہیں: حرمین طیبین کے علماء کو بدعتی کہنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ (فہارس فتاویٰ رضویہ ص ۱۲۱)

مولوی نظام الدین ملتانی لکھتے ہیں:

مشکوۃ شریف میں ہے۔ "وعن عمرو بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین لیأرز الی الحجاز کما تأرز الحیۃ الی جحرھا"

روایت ہے عمرو بن عوف نے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین سمٹ آئے گا طرف حجاز کے یعنی مکہ اور مدینہ متعلقات ان کے جیسے کہ سمٹ آتا ہے سانپ اپنے بل کی طرف۔ آخر حدیث تک۔ الحاصل جب حجاز کی طرف دین سمٹ آنا ثابت ہوا تو لامحالہ دین وہی ہے جو حرمین شریفین اور ان کے متعلقات میں مروج ہے اور معمول یہ ہے اس وقت فقہاء اہل زبان وکثرت ادیان حجاز کے باشندوں کا دین ہی برحق ہے اور معلوم ہوا کہ حرمین شریفین میں قدیم سے قدیم دین مقلدین مذاہب اربعہ کا ہی چلا آتا ہے جس کی طرف اشارہ حدیث ہے اور جس مقلدین مذاہب اربعہ کاربند ہیں اور یہی دین خدا کے نزدیک پسندیدہ اور برگزیدہ ہے اور لفظ دین مصداق (ان الدین عند اللہ الاسلام) وہی دین اسلام مراد ہے جو حجاز میں قائم ہے۔ صحیح مسلم میں ایک حدیث میں آیا ہے کہ تحقیق شیطان ناامید ہو گیا اس بات سے کہ عبادت کریں لوگ اس کی جزیرہ عرب میں (انوار شریعت جلد ۲ ص ۲۶)

اب آپ بتائیے کہ احادیث اور بریلوی اکابر تو حرمین شریفین والے حضرات سے محبت رکھنے کا حکم دیں جبکہ بریلوی کا ایک بہت بڑا طبقہ ان کو کافر بے ایمان گستاخ وغیرہ کہتا ہے۔ تو یہ بریلوی اکابر جو حرمین شریفین کے حق میں ووٹ دے رہے تھے وہ سب کے سب

ان فتاویٰ جات کی زد میں آئے جو اکابر بریلویہ نے حرمین کے ائمہ اور علماء پر خدائی طرف سے انتظام ہے کہ جو فتوے حرمین والوں پر لگائے وہ خود ان کے اکابر پر جا لگے۔

فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون

علمائے اہل سنت دیوبند والے عرصہ دراز تک گنبد خضریٰ کے سائے تلے بیٹھ کر قرآن و حدیث کا درس دیتے رہے ہیں جو تاحال جاری و ساری ہے اور ائمہ حرمین کو کافر قرار دینا اور مرتد اور وہابی قرار دینا ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو باطل قرار دینا بلکہ ان کو مسلمان سمجھنے والوں کو کافر قرار دینا بریلویوں کے حصہ میں آیا۔ یہی وجہ ہے کہ کثیر تعداد میں علمائے اہلسنت دیوبند والے حرمین شریفین میں موجود جنت المعلیٰ اور جنت البقیع میں دفن ہیں۔ تقریباً ۶۵ عدد علمائے اہلسنت دیوبند والے جنت البقیع میں اور ۳۵ عدد علمائے اہلسنت دیوبند والے جنت المعلیٰ میں دفن ہیں۔ بریلوی علماء کے کتنے علماء دفن ہیں۔ بریلوی حضرات تو نورانی صاحب کی موت پر عرب علماء اور حکومت کی منت سماجت کرتے رہے مگر ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ نورانی صاحب کا تو زندگی ہی میں حرمین شریفین میں داخلے پر پابندی عائد کی گئی تھی۔

بریلوی علماء کی حرمین شریفین میں داخلے پر پابندی

حکومت سعودی عرب نے کالعدم جمعیت علماء پاکستان کے اہم ممتاز علماء کے سعودی عرب میں داخلہ پر پابندی لگا دی۔ اور ان کی آمد پر جدہ ایئرپورٹ پر آویزاں کر دی۔

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ نے اس خبر کو ان الفاظ میں قبول کیا۔

جمعیت علماء پاکستان کے ۲۱ مقتدر رہنماؤں کے سعودی عرب میں داخلہ پر پابندی عائد کر دی گئی ہے ان رہنماؤں میں مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبد الستار خان نیازی، میاں جمیل احمد شرقپوری، شاہ فرید الحق، علامہ سید احمد سعید کاظمی، اور مولانا منظور احمد فیضی شامل ہیں۔

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ پاکستان شمارہ نمبر ۱، جلد نمبر ۲۸)

مولوی اختر رضا خان بریلوی کی مکہ مکرمہ میں گرفتاری

روزنامہ نوائے وقت میں یہ خبر شائع ہوئی:

بھارت کے معروف عالم دین مولانا اختر رضا خان بریلوی کو مکہ میں گرفتار کرلیا گیا ہے وہ حج کرنے سعودی عرب گئے تھے اختر رضا خان مکہ اور مدینہ کو کھلے شہر قرار دینے کا مطالبہ کرنے والے مسلمانوں میں شامل ہیں۔ سعودی سفارت خانہ نے ان کی گرفتاری سے لاعلمی ظاہر کی ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۹ ذوالحجہ ۵ ستمبر ۱۹۸۶، جلد نمبر ۴۶ شمارہ نمبر ۲۳۹)

قارئین کرام جب اختر رضا خان بریلوی کو گرفتار کیا گیا تو پاکستان میں ان کی گرفتاری کے خلاف بھرپور احتجاج کیا گیا۔ اس کی مزید تفصیل عکسی صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

کنزالایمان پر پابندی اور فاضل بریلوی اور نعیم الدین مراد آبادی کو مشرک قرار دینا

حکومت سعودیہ کی وزارت حج و اوقاف نے کنزالایمان وخزائن العرفان پر پابندی لگاتے ہوئے مذکورہ بالا دونوں حضرات کو مشرک اور بدعتی قرار دیا اور سعودی حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ کنزالایمان وخزائن العرفان کے نسخے کسی جگہ سے مل جائیں تو ان کو ضبط کرلیا جائے یا جلا دیا جائے۔

قارئین ہم نے صرف چند حوالہ جات حرمین اور عربوں کی دشمنی اور عداوت پر مبنی پیش کیے ہیں اللہ تعالیٰ نے بطور سزا کے ان کے خلاف یہ حکمنامہ سعودی عرب کے علماء سے جاری کروایا۔

اگلے صفحات میں تمام عکسی حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔ گرفتاری اور اس پر احتجاج ہونا۔ فاضل بریلوی اور نعیم الدین مراد آبادی کو مشرک قرار دینا اور بریلویت کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے پر مشتمل عکس ہدیہ قارئین کیے جاتے ہیں۔

THE DAILY JANG

روزنامہ جنگ لاہور

روزنامہ نوائے وقت لاہور

مولانا اختر رضا خان مکہ میں گرفتار

THE DAILY JANG

روزنامہ جنگ لاہور

(۸۵)

قادیانیوں کے بعد بریلویوں کی باری

البريلوية بعد القاديانية

دست و گریباں

مسئلہ دوم

(پیر کرم شاہ بھیروی اور مقدمہ تحذیر الناس)

مؤلف: مناظر اہلسنت مولانا ابو ایوب قادری







اتحاد بین المسلمین کے داعی

پیر کرم شاہ بھیروی اور مقدمہ تحذیر الناس

اس پر آشوب زمانہ میں جب کہ مذہب مقدس پر ہر طرف سے ناپاک حملے ہو رہے ہیں ملت اسلامیہ اور ملک پاکستان کے تحفظ کے لیے نہایت ضروری ہے کہ مسلمان اب خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں۔ حفاظت اسلام کو اپنی حقیقی نصب العین قرار دیں۔ ہونا تو یہی چاہیے مگر افسوس اور بدقسمتی آج کے اس دور میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جن کے پاس کوئی حلال ذریعہ معاش نہیں اور نہ ہی خدائی رزاقی پر بھروسہ ہے ان کی روزی یہی ہے کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑائیں اور خانہ جنگیوں میں مبتلا کریں۔

اس وقت سب سے خطرناک فتنہ "فتنۂ تکفیر امت" ہے۔ جس کا صحیح مصداق ملت بریلویت کے علماء و مقتیان کرام و مشائخ عظام ہیں۔ یہ فرقہ احمد رضا خان بریلوی آنجہانی کا پیروکار ہے ان دنوں اس فرقہ کی ملمع کاریوں کا اثر عوام پر خوب پڑ رہا ہے اور ان کے اکابرین نے فتنۂ تکفیر امت کے اعتبار سے آج دنیا میں بے نظیر ثابت ہو رہے ہیں۔

مولانا امام احمد رضا خان کا فتویٰ

مولانا احمد رضا خان ۱۳۲۳ھ میں ایک تکفیری فتویٰ لکھا تھا جس میں حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی پر معاذ اللہ انکار ختم نبوت کا الزام لگایا تھا اور حسام الحرمین کے نام سے چھاپ کر شائع کیا۔ اس میں علماء اسلام کے بارے میں لکھا کہ یہ قطعی کافر دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

عکسی خط پیر محمد کرم شاہ صاحب

[illegible]، خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ [illegible] الی یوم الدین۔

[illegible]

۳۱

[illegible]



[illegible]

نقل خط پیر محمد کرم شاہ صاحب

نحمدہٗ ونصلی علی صفوۃ الخلق حبیب اللہ خاتم النبیین
وعلی آلہٖ واصحابہٖ واصفیاء امتہٖ وعلماء ملتہٖ اجمعین الی یوم الدین

[illegible]

علیہ افضل التحیۃ واطیب الثناء

[illegible]

[illegible]

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہٖ وصحبہٖ واتباعہٖ وبارک وسلم الی یوم الدین۔

[illegible]

فقیر
محمد کرم شاہ [illegible]
سجادہ نشین بھیرہ ضلع سرگودھا
[illegible] ۱۳۸۳ھ
۲۲ [illegible] ۱۹۶۳ء

[illegible]

محمد کرم شاہ [illegible] بھیرہ

[illegible]

[illegible] ضلع سرگودھا
[illegible] ۱۹۷۱ء

نقل خط پیر محمد کرم شاہ الازہری

پیر محمد کرم شاہ بھیروی نے مولانا الحافظ الحاج کامل الدین رتوکالوی کے نام ایک خط لکھا
میری خواہش ہے کہ وہ خط ہدیہ قارئین کر دیا جائے۔ جو دو ورقوں پر مشتمل پیر محمد کرم شاہ الازہری کا
خط پیش خدمت ہے۔ اس پر پیر صاحب موصوف کے دستخط موجود ہیں۔ پیر صاحب دستخط فرمانے
کے باوجود یہ فقرہ دوبارہ لکھا ہے کہ یہ دستخط میرے ہی ہیں اور ساتھ ہی مہر بھی لگائی ہے۔
ممکن ہے بعض حضرات اس خط کو با آسانی نہ پڑھ سکیں اس لیے نئی کتابت بھی پیش
خدمت ہے۔ قارئین اس خط کو متعدد بار پڑھیں تا کہ ہر بار نیا لطف اور سرور حاصل ہو۔

عکسی خط کے اہم نقاط پر تبصرہ

پیر کرم شاہ موصوف لکھتے ہیں:

حضرت قاسم العلوم کی تصنیف لطیف مسمّٰی بہ تحذیر الناس کو متعدد بار غور اور تامل
سے پڑھا اور ہر بار نیا لطف اور سرور حاصل ہوا۔ (مقدمہ تحذیر الناس ص ۳۲)

یعنی یہ موقف جو پیر صاحب موصوف کا ہے وہ سرسری مطالعہ سے نہیں قائم ہوا بلکہ بار بار
تامل اور سوچ و بچار کے بعد حاصل ہوا ہے۔ اس لیے یہ لکھتے ہیں
حضرت مولانا قدس سرہ کی یہ نادر تحقیق کئی چیرہ چشموں کے لیے سرمہ بصیرت کا کام
دے سکتی ہے۔ (مقدمہ تحذیر الناس ص ۳۲)

لفظ عوام پر فتوی اور پیر صاحب کا دفاع کرنا

حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی نے لفظ عوام استعمال فرمایا تھا جس پر بریلوی آسمان سر
پر اٹھا لیتے ہیں اور اپنی عوام کو یہ باور کراتے ہیں کہ نانوتوی نے سب سلف صالحین کو عوام کہا اور
یہ بھی گستاخی ہے پیر صاحب موصوف اس اعتراض کے جواب میں یوں گوہر افشاں ہیں:
عوام کے نزدیک تو ختم نبوت کا اتنا ہی مفہوم ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم آخری
نبی ہیں اور حضور کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور بے شک یہ درست ہے اس میں کسی

کو کلام نہیں اور کسی کو مجال شک ہے۔۔۔ لیکن اس کے علاوہ ختم نبوت کا دوسرا
مضمون بھی ہے۔

آگے لکھتے ہیں:

گویا عوام کی قاصر نگاہیں صرف انجام کار حضور کی خاتمیت کو سمجھ سکیں لیکن مقبولان
بارگاہ صمدیت کو اچھی طرح معلوم ہے حضور مبدا و مآل دونوں سلسلہ نبوت کے خاتم
ہیں۔ (مقدمہ تحذیر الناس ص ۳۲)

پیر صاحب لائق تحسین ہے کہ عوام اور مقبولان بارگاہ صمدیت کا فرق کرتے ہوئے مولانا
قاسم کو مقبولان بارگاہ صمدیت میں شمار کیا ہے۔

پیر کرم شاہ کا مرزائیوں کی بھرپور تردید کرنا

آئے روز بریلوی کہتے ہیں کہ قادیانی حضرت مولانا نانوتوی کی عبارت کو اپنی باطل عقیدہ
کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔

پیر کرم شاہ رقمطراز ہیں:

ختم نبوت کا یہ ہمہ گیر مفہوم جو مبدا اور مآل ابتدا اور انتہا کو اپنے دامن میں سمیٹے
ہوئے ہے اگر امت مرزائیہ کی علمی سطح سے بلند ہو تو اس میں کسی کا کیا قصور۔
(مقدمہ تحذیر الناس ص ۳۳)

واہ پیر کرم شاہ کتنی عمدہ اور حسین بات لکھ گئے۔ پیر صاحب نے جہاں مرزائیوں سے یہ
ہتھیار چھین لیے اسی طرح بریلویوں سے بھی چھین لیے ہیں اب ملت بریلویت کے علماء کی علمی سطح
سے یہ بات بلند ہو تو اس میں مولانا نانوتوی کا کیا قصور۔ سارا قصور تو ان کا ہے جن لوگوں اس عبار
ت کو غلط مفہوم پہنایا ہے۔

لفظ بالفرض پر محققانہ بحث

لکھتے ہیں: اور اگر بالفرض جیسے الفاظ سے صرف وہ لوگ جن کے پیش نظر تلاش حق
اور بیان حق ہے وہ تو مولانا کے مقصد کلام کو سمجھنے کے لیے ان قواعد کو پیش نظر رکھیں

کہ یہاں قضیہ فرضیہ ہے اور قضیہ فرضیہ اور ہوتا ہے اور قضیہ حقیقیہ اور ہوتا ہے۔

(تحذیر الناس میری نظر میں ص ۵۱)

واقعۃً پیر صاحب کی نظر انتہائی گہری تھی مولانا کے سامنے اس مسئلہ میں طلب حق اور تلاش تھا جس کا وہ اظہار کیے بغیر نہ رہ سکے۔ فللہ الحمد علی ذالک

تحذیر الناس میری نظر میں اور ضیاء الامت پیر کرم شاہ الازہری

قارئین آپ نے متعدد بار پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری بھیروی کا خط پڑھا ہو گا یقیناً آپ کو بھی ہر بار نیا لطف اور نیا سرور حاصل ہوا ہو گا۔ جیسے کہ راقم الحروف کے بھی یہی تاثرات ہیں۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب لائق تحسین ہیں کہ انہوں نے ساتھ خط میں مولانا احمد رضا خان صاحب کی مکمل کر مخالفت کرتے ہوئے تحذیر الناس کو متعدد بار پڑھتے ہوئے مولانا قاسم نانوتوی کو خراج عقیدت پیش کیا اور ہر اعتبار سے مولانا محمد قاسم نانوتوی کی تائید اور توثیق فرمائی۔

پھر چند سالوں بعد ایک عدد اور کتاب لکھی جس میں مکمل کر مولانا احمد رضا خان بریلوی کی تردید فرمائی۔ خان صاحب موصوف نے مولانا قاسم نانوتوی کو ختم نبوت زمانی کا منکر ٹھہرایا تھا اب پیر کرم شاہ نے بھی خان صاحب بریلوی کی مخالفت کی۔ اس پر اہلسنت دیوبند پیر کرم شاہ صاحب کو داد دیے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں۔

پیر کرم شاہ صاحب لکھتے ہیں:

مندرجہ ذیل اقتباسات پڑھنے کے بعد یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتوی عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے۔ (تحذیر الناس میری نظر میں ص ۵۸)

پیر کرم شاہ بھیروی صاحب کا خط لکھنے کا خارجی سبب

پیر صاحب موصوف اس خط کا خارجی سبب لکھتے ہیں جو انہوں نے مولانا کامل الدین کو لکھا تھا۔ چنانچہ قمطراز ہیں:

ان دنوں مرزائیت پر شباب کا عالم تھا ... ان کے ہاتھ میں موثر ترین ہتھیار تحذیر الناس کی چند عبارات تھیں جن کو وہ اپنے فاسد مقاصد کے لیے توڑ مروڑ کے پیش

کرتے اور اس سے اپنے باطل مذہب کو تقویت پہنچاتے تھے میں نے ضروری سمجھا کہ ان سے اس ہتھیار کو چھین لیا جائے یا کم از کم اتنا کمزور کر دیا جائے تا کہ وہ مسلمانوں کے متاع ایمان کو لوٹ لینے کی جو سازشیں کر رہے ہیں ان میں وہ خاسر و خاسر ہو جائیں۔ (تحذیر الناس میری نظر میں ص ۹)

پیر کرم شاہ کے عدم رجوع پر شواہد

قارئین بعض حضرات شاید آپ کو یہ دھوکہ دیں کہ پیر کرم شاہ نے رجوع کر لیا تھا۔ یہ بات سراسر دھوکا اور جھوٹ ہے۔ اس پر کافی شواہد اور قرائن موجود ہیں۔

پیر صاحب موصوف از خود قمطراز ہیں:

یہ فقیر اپنی گوناگوں مصروفیتوں اور ناتوانیوں کے باعث یہ مقالہ تحریر کرنے کے لیے وقت نہ نکال سکتا اگر تحذیر الناس کے اس جدید ایڈیشن کے مقدمے کے دو جملے نہ پڑھتا۔ (تحذیر الناس میری نظر میں ص ۵۶)

وہ دو جملے کون سے تھے قارئین وہ بھی پیر صاحب کی زبانی سنیں۔

علامہ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں اسے بار بار مطالعہ کریں اور مولانا احمد رضا خان کے علم و دیانت کی داد دیں خان صاحب نے کس جہل و خیانت کا لباس پہن کر انکار ختم نبوت کا الزام لگایا ہے۔ (تحذیر الناس میری نظر میں ص ۵۶)

مزید لکھتے ہیں:

کیا اہل تحقیق کا قلم اختلاف رائے کا اظہار کرتے وقت اس حد تک جھک جاتا ہے اور جھک جاتا ہے کہ پڑھنے والوں کو قے آنے لگتی ہے۔

(تحذیر الناس میری نظر میں ص ۵۷)

قارئین کے لیے لمحہ فکریہ

پیر صاحب ڈاکٹر صاحب کے دو الفاظ "جہل اور خیانت" جو انہوں نے خاص بریلوی کے لیے لکھے ہیں، اس قدر ناراض ہیں مگر جو کچھ فاضل بریلوی علمائے اہلسنت کے بارے میں

لکھا ہے الامان والحفیظ۔ احکام شریعت اور سبحان السبوح پڑھیں تو آسانی کے ساتھ قارئین فیصلہ کر سکتے ہیں۔

عدم رجوع پر مزید شواہد اور ثبوت

مولانا محمد ہارون رشید صاحب رقمطراز ہیں:

تحذیر الناس میری نظر میں کی اس عبارت کو بعض حضرات رجوع کا نام دیتے ہیں حالانکہ یہ رجوع نہیں بلکہ عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔

(تنقیدی جائزہ مع اہم فتاوی ص ۲۴)

مولانا موصوف کنز قسم کے بریلوی ہیں وہ لکھتے ہیں:

حضرت علامہ سید محمد عرفان شاہ مشہدی مدظلہ تعالی ... فرماتے ہیں کہ بھکھی شریف میں پیر کرم شاہ صاحب سے ان مسائل پر گفتگو ہوئی اور پیر صاحب کو رجوع کا کہا مگر پیر صاحب نے ماننے سے انکار کر دیا۔

(تنقیدی جائزہ مع اہم فتاوی ص ۲۶)

موصوف آگے لکھتے ہیں:

مولانا عبد الحکیم شرف قادری نے بتلایا کہ جب تحذیر الناس و کرم شاہ کا مسئلہ ابتدا میں تھا ... میں نے پیر صاحب سے کہا کہ اہل سنت کے لیے یہ بڑی مصیبت ہے آپ اس بارے میں کچھ کریں یعنی رجوع کریں۔ پیر کرم شاہ صاحب دو تین منٹ خاموش رہے اور اٹھ کر وہاں سے چل دیے۔ مولانا کاشف اقبال مدنی۔

(نوٹ: یہی واقعہ علامہ شرف صاحب نے ایک خط میں لکھا جو محفوظ ہے)

(تنقیدی جائزہ مع اہم فتاوی ص ۲۹)

مفتی احمد علی سد بلوی نے اپنے ایک مضمون میں لکھا:

آپ نے ہمیشہ کفر و شرک کے فتووں سے گریز کیا غور و فکر کے بعد جس بات کو حق سمجھا اس پر ڈٹ گئے ... ان دنوں تحذیر الناس میری نظر میں تحریر کی تھی اور اس

پر وتقیین کے علما میں بڑی گفتگو ہو رہی تھی۔ مولانا عبد العزیز صاحب نے عرض کی کہ علما تحذیر الناس میری نظر میں پر بہت ناراض ہیں آپ اس پر نظر ثانی فرمائیں پیر صاحب نے فرمایا میں نے جو کچھ صحیح سمجھا لکھ دیا۔ (تنقیدی جائزہ مع اہم فتاوی ص ۳۰)

پروفیسر حافظ احمد بخش اور پیر امین الحسنات کے لیے لمحہ فکریہ

پروفیسر حافظ احمد بخش صاحب لائق تحسین ہیں۔ جنہوں نے پیر کرم شاہ ازہری کی حمایت میں قلم اٹھایا اور جمال کرم تین جلدیں ان کی کاوش کا نتیجہ ہیں جس میں انہوں نے اپنے پیر و مرشد، مربی و محسن کے حالات زندگی جمع فرمائے پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب نے جمال کرم پر اپنی تقریظ ثبت فرمائی۔

لامحالہ امر ہے کہ پیر محمد امین الحسنات اور پروفیسر حافظ احمد بخش نہ صرف پیر کرم شاہ کو عالم باعمل بلکہ ایک عظیم دانشور، مذہبی رہنما، فقیہ، محدث اور کامل درجہ کے مسلمان سمجھتے ہیں لہٰذا یہ دو حضرات اور دار العلوم محمدیہ غوثیہ کے اساتذہ و مدرسین بھی اس فتوی تکفیر کی زد میں ہیں۔

بریلوی علماء کا بے جا واویلا

جس وقت پیر محمد کرم شاہ نے تحذیر الناس کی حمایت میں قلم اٹھایا، بریلوی علماء نے پیر کرم شاہ کی مخالفت کے لیے کمر بستہ ہو گئے۔ بریلوی علماء نے یہ بھانپ لیا تھا کہ اگر مولانا احمد رضا خان کی حقیقت آشکارا ہو گئی تو ہمارا کاروبار زندگی ختم ہو جائے گا۔

بریلوی عالم محمد ہارون صاحب لکھتے ہیں:

مدرسہ محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے مہتمم جسٹس کرم شاہ صاحب نے اہلسنت و جماعت کے اس اجتماعی و قطعی فیصلہ سے عدولی کر کے اعتزالی روش اپنائی اور دیوبندی امام قاسم نانوتوی کی صریح کفریہ عبارت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

(تنقیدی جائزہ مع اہم فتاوی ص ۵)

یقیناً پیر کرم شاہ صاحب نے تحذیر الناس پر جو تبصرہ فرمایا اس سے فاضل بریلوی کی دیانت اور جہالت پر خوب روشنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالی سمجھ عطا فرمائے۔

مولانا احمد رضا خان کی پچاس سالہ محنت

سواد اعظم اہلسنت والجماعت کو دو ٹکڑے کرنے کا سہرا فاضل بریلوی کے سر پر ہے۔ آپ نے امت مسلمہ کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے لیے پچاس سال محنت کی۔ آپ ہی کے عقیدت مند نے سوانح اعلیٰ حضرت میں لکھا:

> مولانا احمد رضا خان صاحب پچاس سال مسلسل اس جدوجہد میں منہمک رہے یہاں تک کہ مستقل دو مکتبہ فکر قائم ہو گئے۔

اہلسنت والجماعۃ کے دو ٹکڑے

اہلسنت والجماعۃ کے دو ٹکڑے ہونے پر کون مسلمان ہے جس کا دل نہ دکھتا ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس امت کو جوڑا تھا مولانا احمد رضا خان نے اسے توڑ دیا۔ پیر کرم شاہ صاحب ایک اسی باہمی تفریق پر اظہار افسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> اس باہمی اور داخلی انتشار کا المناک پہلو اہل السنۃ والجماعۃ کا آپس میں اختلاف ہے جس نے انہیں دو گروہوں میں بانٹ دیا ہے۔ (مقدمہ تفسیر ضیاء القرآن)

پیر محمد کرم شاہ کو کافر قرار دینے کی وجوہات

گذشتہ صفحات میں پیر صاحب کے ملفوظات آپ نے پڑھ لیے۔ پیر صاحب موصوف نے فاضل بریلوی کو بالکل رد کرتے ہوئے حسام الحرمین میں موجود خیانتوں پر خون کے آنسو روتے ہوئے مولانا قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس کے تمام مضامین کو نہ صرف قبول کیا بلکہ اتنی عقیدت ہوتی ہے کہ تحذیر الناس کے مضامین کو اپنا عقیدہ کہا۔ اس جرم کی پاداش میں بریلوی علماء کا پورا اپنیل متحرک ہوا۔ بدقسمتی سے بہت سے علماء نے یہاں تک کہ بریلی شریف کے دارالافتاء کے مفتیان نے بھی پیر صاحب موصوف کو کافر قرار دیا۔ تکفیر کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔ غور سے پڑھیں۔

بریلوی علماء و مفتیان اور مشائخ کا پیر صاحب کو کافر اور گستاخ قرار دینا

فیصلہ شرعیہ مرکزی دارالافتاء بریلی شریف محلہ سوداگران

پیر محمد کرم شاہ الازہری کے بارے میں بریلی شریف کے مرکزی دارالافتاء نے خارج از اسلام قرار دیا۔ چنانچہ یہ فیصلہ ان الفاظ میں دیا گیا ہے۔

> لہٰذا صورت مسئولہ میں شخص مذکور خارج از اسلام ہے
>
> مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران
>
> بریلی شریف ۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ

اس فتویٰ پر درج ذیل علماء کے دستخط اور تائیدات ہیں:

(۱) الفقیر محمد اختر رضا خان	(۲) مفتی قاضی عبدالرحیم بستوی
(۳) مفتی محمد یونس اویسی	(۴) مولانا محمد ناظم علی قادری
(۵) مولانا محمد کوثر علی رضوی	(۶) مفتی محمد عبداللطیف قادری گوجرانوالہ
(۷) مفتی راشد محمود رضوی لاہور	(۸) مفتی محمد عابد جلالی لاہور

(علمی محاسبہ ص ۲۵۳-۲۵۴)

فیصلہ شرعیہ جامعہ منظر اسلام بریلی شریف یو۔پی بھارت

شخص مذکور فی السوال اپنی کفری عبارات مذکورہ بالا کی بناء پر بحکم شرع فی کفر و مذاہب فقہ کفر کے تحت قطعاً یقیناً خارج از اسلام مرتد ہے۔

اس شخص نے جو اللہ رب العزت سبوح و قدوس عزوجل کو معاذ اللہ (ختم تحریف) کہا یقیناً اس نے اللہ جل شانہ کی توہین کی تو شخص مذکور بلاشک کافر و مرتد ہے اور پھر یہ کہ اس ملعون نے اللہ کے محبوب سو بلاد و صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو کافر و مرتد نہ جانا اور صاف صاف کہہ دیا کہ (گستاخ رسول کو کافر کہنے کا دور گذر گیا) اب کوئی ملعون شیطان کا چیلا جتنی چاہے منہ بھر بھر کے گستاخی رسول

کرے اسے کافر کہا جائے معاذ اللہ رب العالمین۔ اس ملعون جہنمی کے نزدیک وہ مسلمان ہی رہے گا۔ بہر حال شخص مذکور فی السوال اپنی کفریات کے سبب خارج از اسلام ہے اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہے اور جو شخص اس ملعون کے کفریات جانتے ہوئے اسے مسلمان جانے گا بلکہ اس ملعون کے کفر و عذاب میں ادنیٰ شک کرے گا وہ بھی مسلمان نہیں رہے گا۔ اس خبیث جہنمی ملعون کی کفری بکواس کے ہوتے ہوئے اس کی طلاق ثلاثہ کے متعلق گفتگو کا کیا لحاظ

کتبہ فقیر قادری محمد فاروق غفرلہ

خادم دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف

۳ ربیع النور شریف ۱۴۲۳ھ

تصدیقات

(۱) فقیر قادری محمد غفران علی صدیقی (۲) محمد عبد اللطیف دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور
(۳) عبد المصطفیٰ سید حبیب الرحمٰن شاہ (۴) محمد یعقوب شاہ
(۵) فقیر محمد شریف جامعہ رضویہ جھنگ (۶) ابو الحقائق غلام مرتضیٰ ساقی
(۷) محمد عبد الشکور ہزاروی (۸) محمد نعیم اختر نقشبندی
(۹) محمد عبد الرشید رضوی مہتمم جامعہ قطبیہ رضویہ جھنگ
(۱۰) محمد حنیف قریشی جامعہ رضویہ ضیاء العلوم پنڈی
(۱۱) ابو العطا محمد الیاس جامعہ غوثیہ رضویہ
(۱۲) محمد کاشف اقبال مدنی جامعہ غوثیہ رضویہ سمندری
(۱۳) محمد نور عالم قادری دارالافتاء جامعہ چشتیہ فیصل آباد
(علمی محاسبہ ص ۲۵۳، ۲۵۵، ۲۵۹، ۲۵۷)

فتویٰ شارح بخاری نائب حضور مفتی اعظم ہند حضرت العلامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی

پیر کرم شاہ ہوں یا ان سے بھی بڑا ہو وہ اگر اپنی مصلحتوں کے پیش نظر دونوں ہاتھ میں لڈو رکھنا چاہتے ہیں تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ (علمی محاسبہ ص ۲۵۸)

محمد نسیم خادم دارالافتاء

جامعہ اشرفیہ ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

فتویٰ حضور اجمل العلماء علامہ محمد اجمل سنبھلی قادری رضوی دربارہ تحذیر الناس

مصنف تحذیر الناس کا کافر ہونا آفتاب سے زیادہ روشن طور پہ ثابت ہو گیا لہذا اس سنی حنفی مولوی کا حکم معدوم ہو گیا جو اس کو بزرگ اور قابل تعریف سمجھے اور قول کفری کی تائید و حمایت کرے اور اس پر رضا ظاہر کرے وہ خود کافر ہے۔

(علمی محاسبہ ص ۲۶۳)

کتبہ العبد محمد اجمل غفر لہ الاول

ناظم المدرسہ اجمل العلوم

فی بلدہ سنبھل

فتاویٰ اجملیہ ج ۱ ص ۵۰-۲۴۹

فتویٰ عطاء المصطفیٰ اعظمی امجدی دارالافتاء دارالعلوم صادق الاسلام کراچی

اور جو بھی اس عبارت کی تاویل کرے یا اس کے قائل کو مسلمان گمان کرے یا تکفیر کرنے میں پس و پیش سے کام لے وہ شخص بھی مرتد و بے دین ہے۔

آگے لکھتے ہیں:

پیر جی (پیر کرم شاہ) کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ ظالم اور مذاق کرنے والا قرار دیا جو اللہ تعالیٰ کی شان میں صریح گستاخی ہے لیکن پیر جی نے اللہ تعالیٰ کو ظلم پر قادر اور اس کا کرنے والا قرار دے دیا

ہے۔ پہلی دروغ گوئی دیوبندیوں کو اہل سنت کے گروہ میں شمار کیا۔ اور ہم اس کی طرف کذب یا ظلم کی نسبت نہیں کرتے اور اگر کوئی کرے تو اس کو مرتد و بے دین گردانتے ہیں جبکہ دیوبند اللہ رب کی طرف کذب کی اور موصوف خود ظلم کی نسبت کر چکے ہیں۔ (علمی محاسبہ ص ۲۶۹)

مزید ملفوظات بھی پڑھیے۔

پیر کرم شاہ نے حسام الحرمین کے فتویٰ کو لغو اور باطل قرار دے دیا

موصوف رقمطراز ہیں:

یا پھر ہمارے جید اور معتمد علماء و فقہاء و صلحاء نے ان کی تکفیر بدگمانی کی بنیاد پر فرمائی بالفاظ دیگر وہ کافر نہ تھے ذاتی بغض و عناد کی بنیاد پر تکفیر کی گئی تجزیہ ہوا کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جنہوں نے تکفیر کی تھی انہیں پر کفر لوٹا یعنی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔ (علمی محاسبہ ص ۲۶۹)

پڑھتا جا اور شرماتا جا

قارئین پیر کرم شاہ الازہری کو جو کہا گیا تھا حسام الحرمین میں اس سے کم تو الفاظ ہی ہوں گے "کافر، مرتد، گستاخ، خارج از اسلام، ملعون، جہنمی، شیطان کا چیلا، خبیث" پھر اس کا نتیجہ خود ہی نکالا کہ پیر کرم شاہ کے نزدیک حسام الحرمین پر تصدیق کرنے والے خود کافر ہیں۔ فی الواقع اگر یہی نتیجہ نکلتا ہے تو شاید کوئی بریلوی بھی مسلمان نہ رہے۔

صدر الشریعہ مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی بریلوی پیر کرم شاہ پر برستے ہوئے لکھتے ہیں:

اسی طرح کرم شاہ صاحب کو جو شخص خنزیر کہے یا بدتر از بول کہے یا دیوبندیوں یا کفار بد اطوار کا ایجنٹ کہے یا جہل مرکب کہے یا پاگل دیوانہ احمق خبیث، شیطان کا وکیل و چیلا کہے تو اسے گستاخ کرم شاہ کہنے کا دور گزر گیا۔ (علمی محاسبہ ص ۲۷۳)

آگے لکھتے ہیں:

موصوف کتاب تحذیر الناس اور اس کے مصنف قاسم نانوتوی کی تعریف کرتے

ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت قاسم العلوم کی تصنیف لطیف بھی کی تحذیر الناس کو متعدد بار غور اور تامل سے پڑھا ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا۔ اور جناب نے قاسم نانوتوی کو پاکان امت میں شمار کیا اور دیوبندی مولوی محمود الحسن کو شیخ الہند قرار دیا۔ (علمی محاسبہ ص ۲۷۳)

مزید آگے ان الفاظ میں گوہر افشانی فرماتے ہیں:

لہٰذا یہ شخص (پیر کرم شاہ) کسی طرح مسلمان نہیں ہو سکتا بلکہ جو بھی اس کے کافر ہونے میں شک کرے کافر ہے۔ (علمی محاسبہ ص ۲۷۳)

علامہ مفتی ابرار احمد امجدی برکاتی مرکزی دار الافتاء ارشد العلوم بھارت

لہٰذا جو شخص ان کفریات پر راضی ہوا انہیں پڑھ کر مسرور ہو (یعنی تحذیر الناس کو) وہ بھی کافر و مرتد ہے۔ (علمی محاسبہ ص ۲۸۳)

فتویٰ دار الافتاء مرکزی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ

الف استفتاء میں جسٹس محمد کرم شاہ بھیروی سے متعلق جو باتیں ذکر کی گئی ہیں ان پر علمائے حق اہلسنت و الجماعہ پر فتاویٰ بالخصوص مرکز اہلسنت بریلی شریف کا فتویٰ مبنی برحق ہے

تصدیقات

(۱) محمد جمیل احمد صدیقی خادم تدریس و افتاء مرکزی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف

(۲) پروفیسر محمد انوار حنفی کوٹ رادھا کشن۔ (علمی محاسبہ ص ۲۸۵)

فتویٰ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا فتویٰ برحق ہے یہ صرف آپ ہی کا نہیں بلکہ عرب و عجم کے تمام علمائے کرام کا فتویٰ ہے اور شخص مذکور (پیر کرم شاہ) اسی زمرے میں آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے متعدد آیات قرآنیہ اس کی شاہد ہیں اللہ تعالیٰ کو ستم

تعریف کہنا کفر ہے گستاخ رسول کو کافر قرار دینا بھی کفر ہے۔ طلاق ثلاثہ پر اجماع امت ہے اور اجماع امت کا منکر گمراہ و بد دین ہے۔ (علمی محاسبہ ص ۲۸۷)

کتبہ فقیر ابو الصالح محمد بخش رضوی
جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد
تصدیق: محمد فیض احمد اویسی

فتویٰ جامعہ نعمانیہ لاہور

نقل کردہ عبارت سے ظاہر ہے کہ تحذیر الناس کے مصنف کے کفر میں شک ہی نہیں بلکہ اس کے کفر کی حمایت کی گئی ہے گویا کہ اس کے کفر کو کفر ہی نہیں مانا تو یہ بھی اس کے حکم میں من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر میں داخل ہے۔ (علمی محاسبہ ص ۲۹۰)

کتبہ محمد حبیب رضا
دارالعلوم الحسن نعمانیہ دارالافتاء
تصدیق: صاحبزادہ محمد غوث رضوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سمندری شریف

فتویٰ از علامہ مفتی فضل احمد چشتی لاہوری

بندہ ناچیز اپنے مشائخ کرام کے فتاویٰ شریف کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہے لہذا جو شخص بھی نانوتوی علیہ ما علیہ کی تکفیر اور تاویل کو کفر نہ کہے وہ بھی بلاشبہ اس کے ساتھ کافر ہے اور مشائخ کے فتویٰ کی زد میں ضرور ہے تو کرم شاہ کا نانوتوی مشرب ہونا لاریب ہے۔ یہ کلام بے نظام کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) کافر کہنے کا دور گذر گیا صریح کفر ہے بلکہ بدترین کفر ہے۔ (علمی محاسبہ ص ۹۳-۲۹۲)

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری کا فتویٰ

واشبہ وہ (پیر کرم شاہ) کتاب حسام الحرمین شریفین اور الصوارم الہندیہ میں مندرج فتویٰ کا مصداق ہے۔ (یعنی کافر و گستاخ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر

اور گستاخ ہے۔ از ناقل)

مفتی جمیل احمد رضوی دارالافتاء جامعہ بریلی شریف شیخوپورہ کا فتویٰ

جو شخص حسام الحرمین کے فتویٰ سے متفق نہیں ہم اسے قطعاً سنی نہیں مانتے خواہ وہ خود ساختہ پیر و مفسر قرآن و ضیاء الامت جیسے القابات کا مدعی ہو۔ کرم شاہ کے متعلق شروع ہی سے ہمارے شبہات تھے۔ لیکن مفتی پروپیگنڈا اتھا کہ انہوں نے رجوع کر لیا ہے جبکہ اس کی وفات کے بعد جمال کرم کی طباعت اور ضیاء القرآن کی اشاعت سے ثابت ہو رہا ہے کہ رجوع نہیں بلکہ فضول و جھوٹ پر مبنی خلاف حقیقت شور و غل تھا۔ ساتھ دل سوزی سے ان کے بیٹے امین الحسنات کے طرز و عمل سے بھی تشویش ہے وہ اپنے والد اور اپنے متعلق واضح کریں متنازع عبارات سے رجوع کریں یا اہلسنت سے خارج ہونے کا اعلان کریں۔ بصورت دیگر اہلسنت شرعی فیصلہ کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ (علمی محاسبہ ص ۲۹۷)

علماء نیپال کا شرعی فیصلہ

علماء کرام و مفتیان عظام نے کرم شاہ ازہری پاکستانی کی گستاخانہ عبارات کی وجہ سے اس کو خارج از اسلام کافر قرار دیا۔

تصدیقات

مفتی محمد عابد جلالی کی زیر صدارت اجلاس میں درج ذیل علماء نے اس مذکورہ بالا فیصلہ پر دستخط فرمائے۔ ۱۶ عدد نیپالی علماء مفتیان کی تصدیق اس فتویٰ پر موجود ہیں۔
(علمی محاسبہ ص ۳۰۱-۲۹۹)

نوٹ: علمی محاسبہ کے فتوی جات کے چیدہ چیدہ مقامات کے طوالت سے بچنے کے لیے اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔ قارئین اس کو نوٹ فرمالیں۔

مولانا احمد رضا خان کے اصول تکفیر

(۱) کسی کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر ان کو امام و مدرس بنانا مستحسن سمجھنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ (فہارس فتاوی رضویہ ص ۶۲۳)

(۲) مشرک کی نماز و دعا کے لیے اشتہار چھاپنے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ (فہارس فتاوی رضویہ ص ۶۲۸)

(۳) کافر کے لیے دعائے مغفرت و فاتحہ خوانی کفر خالص و تکذیب قرآن ہے۔ (فہارس فتاوی رضویہ ص ۶۲۸)

(۴) کافر کو تعظیماً سلام کرنے والا کافر ہے۔ (فہارس فتاوی رضویہ ص ۶۲۹)

(۵) غیر کافر کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ (فہارس فتاوی رضویہ ص ۶۲۹)

(۶) احکام شرع کی پابندی نہ کرنے والا زندیق ہے۔ (فہارس فتاوی رضویہ ص ۶۲۸)

اگر فاضل بریلوی کے اصول تکفیر جمع کیے جائیں ہو سکتا ہے سو سے بھی زائد حوالہ جات اس پر مل جائیں۔ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہہ دیا جاتا ہے۔

پیر کرم شاہ کے مؤیدین و مصدقین فتوی کفر کی زد میں

بریلوی مکفرین کے حوالہ جات آپ پڑھ چکے کہ جو پیر کرم شاہ کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ اب جن لوگوں نے پیر صاحب کو مسلمان تسلیم کیا ہے اور پیر صاحب کے سانحہ ارتحال کے بعد ان کے لیے دعائے مغفرت کی یا فاتحہ خوانی کی اور بہت سے علماء اور عوام تو ان کے جنازہ میں بھی شریک ہوئی ہوگی۔ یا کم از کم زندگی میں تعظیماً سلام کرتے رہے۔ وہ سب دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اب لگتا ہے دنیا میں سوائے مکفرین پیر کرم شاہ کے کوئی بریلوی بھی ایسا نہ ہوگا جو بالواسطہ یا بلا واسطہ اس فتوی کفر کی زد میں نہ ہو۔

اگلے صفحات میں پیر کرم شاہ صاحب کے مصدقین نے جو تبصرہ کیا ہے وہ ملاحظہ فرمائیں۔

دست و گریبان

مسئلہ سوم

(پیر کرم شاہ الازہری کی تصدیقات و تائیدات)

مؤلف: مناظر اہلسنت مولانا ابو ایوب قادری

پیر کرم شاہ الازہری کی تصدیقات اور تائیدات کرنے والی سیاسی و مذہبی شخصیات

میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

آپ سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ولی کامل، عالم باعمل تھے۔ آپ جیسی ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتیں۔ امت مسلمہ اپنے ایک محسن، رہبر اور روحانی پیشوا سے محروم ہوگئی۔ (جمال کرم ۱۱۷/۱۳)

میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب

حضرت جسٹس کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے ملت اسلامیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے قبلہ پیر صاحب نے ساری زندگی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بسر کی آپ کی ساری زندگی اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل نمونہ تھی تفسیر ضیاء القرآن سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر کتب آپ کا لازوال کارنامہ ہیں۔ (جمال کرم ۱۱۷/۱۳)

وسیم سجاد چیئرمین سینیٹ

پیر محمد کرم شاہ الازہری کی وفات سے پاکستان ایک عظیم عالم دین، ممتاز دانشور، سکالر اور ماہر قانون دان سے محروم ہوگیا۔ (جمال کرم ۱۱۷/۱۳)

چیف جسٹس اجمل میاں سپریم کورٹ اسلام آباد

مرحوم متبحر عالم دین مفسر قرآن ومحدث اور روحانی پیشوا تھے۔ (جمال کرم ۱۱۸/۱۳)

پیر محمد کرم شاہ الازہری کی وفات سے زمانہ یکتائے روزگار سے محروم ہوگیا اللہ کریم

نے آپ کو بے حد و بے حساب علم عطا فرمایا۔ (جمال کرم ۱۱۸/۳)

قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی

پیر محمد کرم شاہ الازہری جیسے بطل جلیل کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے میرے پاس سرمایہ علم نہیں ان کا چہرہ، جگمگ کرتا ہوا شفاف اور نورانی تھا ان کے اندر کی روشنی ان کے چہرے کے اندر جھلک رہی تھی۔ جنرل ضیاء الحق نے ایک مرتبہ کہا تھا کون کہتا ہے کہ پاکستان غریب ہے جبکہ ہمارے پاس پیر محمد کرم شاہ الازہری جیسی شخصیت موجود ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

حضرت محمد کرم شاہ الازہری کی رحلت ایک عہد عشق محبت کا رخصت ہو جانا ہے۔ حضور پیر صاحب سے میری رفاقت ۳۰ سال پر محیط ہے عشق مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عالم تھا کہ پاؤں میں جوتے کی موجودگی کے وقت ذکر اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ کرتے تھے بلکہ اتار کر اس پیارے نام کا ذکر کرتے۔

(جمال کرم ۱۲۱/۳)

پیر سید نصیر الدین گولڑوی سجادہ نشین گولڑہ شریف

کستوری وہ ہوتی ہے جو خود خوشبو دے نہ کہ عطار کو کہنا پڑے کہ اس کی خوشبو سونگھو پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کو دیکھ کر پانچ سو سال پرانی شخصیات یاد آجاتی ہیں پیر صاحب کی ہستی تمام مکاتب فکر کے لیے مستند حیثیت کی حامل تھی آپ کے مخالفین بھی آپ کی علمی برتری اور فضیلت کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔

(جمال کرم ۱۲۲/۳)

پیر سید علاؤ الدین سجادہ نشین شیریاں شریف

آپ ان مقربان الٰہی میں سے ہیں جو دلوں میں تمنا کی طرح محفوظ رہتے ہیں آپ

کی محفل پر فرشتوں کا تقدس نثار ہوتا تھا آپ موید من اللہ تھے۔

(جمال کرم ۱۲۳/۳)

سلجوقہ غزالی زمان حامد سعید کاظمی صاحب

حضرت پیر محمد کرم الازہری فقیہ المثال، عالم جلیل، مفسر قرآن اور پیر طریقت تھے۔ آپ کی زندگی ہمارے لیے مینارہ نور، مخزن رشد و ہدایت اور منبع علم و حکمت ہے۔ آپ کے فیض کی بارش برستی رہے گی۔ (جمال کرم ۱۲۳/۳)

خواجہ حمید الدین سیالوی آستانہ عالیہ سیال شریف

حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا ہر لمحہ راہ حق کی جادہ پیمائی کرنے والوں کے لیے روشن مثال رہا ہے۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اپنی زندگی رضائے خدا اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں گزاری۔

(جمال کرم ۱۲۴/۳)

پیر سید منور حسین شاہ جماعتی سرپرست اعلیٰ مرکز اہلسنت برطانیہ

حضرت پیر کرم شاہ الازہری اپنی دنیاوی زندگی کی تکمیل کے بعد برزخی زندگی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اختیار فرما چکے ہیں ان کے وصال سے عوام اہلسنت میں ایک خلا دور محسوس کیا جا رہا ہے آپ کی علمی کاوشیں ہمیشہ ملت کو یاد رہیں گی۔

(جمال کرم ۱۲۵/۳)

پیرزادہ امداد حسین شاہ پرنسپل جامعہ کریمیہ برطانیہ

آپ اپنے طلباء اور نوجوانوں میں حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جوت جگانا چاہتے تھے۔ تفسیر ضیاء القرآن اور سیرت ضیاء النبی آپ کے عشق کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

(جمال کرم ۱۲۵/۳)

مفتی محمد خان قادری امیر عالمی دعوت اسلامیہ

پیر محمد کرم شاہ الازہری ملت اسلامیہ کا ایسا چراغ تھے جس کی روشنی تا دیر محسوس کی جاتی رہے گی۔ ان کے قائم کردہ مدارس اور ان کی تصنیفات آنے والی نسلوں کے لیے عظیم راہنما کا کردار ادا کریں گی...... حضرت پیر محمد کرم شاہ علم و معرفت کا سنگم تھے۔ (جمال کرم ۱۲۷/۳)

مفتی خان محمد قادری پرنسپل دار العلوم محمدیہ غوثیہ لاہور

آپ ہمیشہ اہل سنت کی اجتماعیت کے لیے بے قرار رہے اور اس کے اتحاد کی علامت تھے۔ آپ سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ (جمال کرم ۱۲۷/۳)

سلیم قادری قائد سنی تحریک

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری اسلام اور پاکستان کا عظیم سرمایہ تھے ایسی شخصیات صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ آپ کی رحلت سے پیدا ہونے والا خلا صدیوں بعد بھی بمشکل پورا ہوگا۔ آپ اہل سنت کی پہچان تھے۔ (جمال کرم ۱۲۸/۳)

سلطان فیاض الحسن قادری آستانہ عالیہ حضرت سلطان باہو

پیر محمد کرم شاہ الازہری اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے۔ جدید دینی تعلیم کے بانی اور روحانیت کا سرچشمہ تھے۔ پیر صاحب کی خدمات تاریخ اسلام میں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔ پیر صاحب کی رحلت سے عالم اسلام خصوصاً پاکستان ایک جید عالم سے محروم ہوگیا۔ (جمال کرم ۱۲۸/۳)

شاہ احمد نورانی کا پیغام سانحہ ارتحال کے موقع پر

علامہ امین الحسنات شاہ صاحب کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ کے والد ماجد فخر الاماثل، شیخ طریقت، رہبر شریعت، حضرت علامہ پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ و نور اللہ مرقدہ کے وصال پر ملال کی خبر سن کر مجھے ہی نہیں

بلکہ ہر سنی مسلمان کو ازحد رنج ہوا حضرت نور اللہ مرقدہ عارف باللہ شیخ طریقت عالم باعمل اور عظیم مفسر تھے۔ آپ کی تصنیفات اور خدمات دین رہتی دنیا تک یاد رہیں گی۔ (جمال کرم ۱۳۰/۳)

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری بانی تحریک منہاج القرآن

حضرت ضیاء الامت پیر صاحب قبلہ صرف ایک عظیم علمی اور روحانی شخصیت تھے بلکہ ان کا وجود مسعود امت مسلمہ کے لیے عظیم سرمایہ تھا

تحریک منہاج القرآن پر بھی ان کی بے پناہ شفقت اور سرپرستی پہلے دن سے ہی شامل تھی۔ (جمال کرم ۱۳۱/۳)

شریک غم صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم فیصل آباد

مرحوم ممتاز عالم دین، مفسر قرآن، مصنف کتب دینیہ — وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ شریعت اپیلیٹ کے جج تھے۔ مولانا مرحوم زندگی بھر اتحاد بین المسلمین کے فروغ اور اشاعت اسلام اور دعوت و تبلیغ میں مصروف رہے۔ (جمال کرم ۱۳۵/۳)

محمد منشا تابش قصوری مریدکے

حضرت محمد کرم شاہ صاحب الازہری یقیناً ان مقبولان بارگاہ میں سے تھے جنہیں محبوبیت کا مقام حاصل ہے۔ (جمال کرم ۱۰۹/۳)

مصدقین اور مؤیدین کے لیے لمحۂ فکریہ

مولانا احمد رضا خان نے مسلمانانِ ہند کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کے لیے جو واردات کی اور ہندوستان کے اہل سنت والجماعت کو دیوبندی و بریلوی دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خان نے اس تکفیری واردات میں جو ہتھیار استعمال کیے ان کا پردہ چاک کرنے کے لیے تین بزرگ پہلے آگے بڑھے۔ انہوں نے بڑی جرات سے خان صاحب کے خلاف قلم اٹھایا اور انہیں مجرم اور خائن قرار دیا۔

(۱) عمدۃ المحدثین مولانا خلیل احمد سہارنپوری

(۲) شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی صدر مدرس دیوبند

(۳) سلطان المناظرین مولانا سید مرتضیٰ چاند پوری

چوتھی شخصیت موجودہ دور میں پیر کرم شاہ صاحب الازہری ہیں جنہوں نے بے خوف و خطر حسام الحرمین کی تردید فرمائی اور حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کو پاکانِ امت اور مقبولانِ بارگاہِ صمدیت قرار دیا اور صاف الفاظ میں خان صاحب بریلوی کی تردید کرتے ہوئے مولانا محمد قاسم نانوتوی کو ختم نبوت کا نہ صرف قائل بلکہ اس ضمن میں آپ کا شمار مقبولانِ بارگاہِ صمدیت میں سے کیا جیسا کہ عکسی نقول سے بالکل ظاہر ہے۔

قارئین آپ نے پیر صاحب کو جو القابات ملے وہ پڑھ لیے ہیں: کافر، گستاخ، دائرہ اسلام سے خارج، ملعون، جہنمی، معتزلی، خبیث، اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر، معاذ اللہ۔ اب مصدقین اور مؤیدین کے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ سب ان فتاویٰ کو یکسر رد کر دیں تاکہ فتنۂ تکفیر کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔

مسئلہ ختم نبوت ایک نئے تناظر میں

اسلام میں بہت سے گمراہ اسلامی فرقے پیدا ہوئے مگر ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم اور جہاد مع الکفار جیسے بنیادی مسائل پر سب متفق رہے۔ انیسویں صدی کے آخر میں جہاں انگریزوں نے اسلام کے خلاف اور بے شمار سازشیں کیں وہاں برصغیر پاک و ہند میں متفق علیہ مسائل کو متنازعہ بنانے کی سعی لاحاصل کی۔ مسلمانوں میں سے ایک ایسے ایمان فروش کا انتخاب کیا جس نے بے پناہ دولت اور دیگر مالی منفعت کے پیش نظر ایک زندیق کا کردار ادا کیا۔

غلام احمد مرزا قادیانی کے نبوت بلکہ دعویٰ مجددیت اور مہدیت کے اعلان کے ساتھ ہی تمام اسلامی ممالک میں بالعموم اور ہندوستان میں بالخصوص اس کا شدید ردعمل ہوا۔ پورے عالم اسلام کے علمائے کرام نے کامل تحقیق کے بعد مرزا قادیانی اور اس کی ہم خیال جماعت کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا اور مرزا قادیانی کو بالاتفاق کافر و مرتد قرار دیا۔

مسلمانانِ ہند نے ان فتاویٰ پر اکتفا نہ کیا بلکہ انگریز دور کی عدالت مجاز ڈسٹرکٹ جج بہاولپور سے باوجود حکومت وقت کے شدید دباؤ کے ڈگری بایں مضمون حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی کہ از روئے شرع محمدی مرزا غلام احمد اور اس کے پیروکار کافر اور خارج از اسلام ہیں۔

حق و باطل کا معرکۃ الآرا مقدمہ مرزائیہ بہاولپور

اس معرکۃ الآرا مقدمہ مرزائیہ میں جناب جج محمد اکبر خان بی اے ایل ایل بی ڈسٹرکٹ جج بہاولپور نے مرزائیت کو مرتد قرار دے کر امت مسلمہ کا نکاح مرزائیہ سے فسخ فرمایا۔ اہل اسلام کی جانب سے علامۃ العصر سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری، عالم جلیل فاضل جلیل مفتی محمد شفیع صاحب، حضرت مولانا محمد غلام گھوٹوی صاحب، رئیس المناظرین سید محمد مرتضیٰ حسن چاند پوری اور شہرہ آفاق مناظر ابو الوفاء صاحب دیوبند، حضرت مولانا نجم الدین صاحب اور مولانا محمد حسین صاحب رحمہم اللہ نے بنفس نفیس عدالت میں حاضر ہو کر مرزا قادیانی کے کفر و ارتداد کو روز روشن کی طرح آشکار کیا۔

آیت ختم نبوت کے ضمن میں فاضل جج خان محمد اکبر کا تاریخی فیصلہ

فاضل جج خان محمد اکبر خان نے جو تاریخی فیصلہ لکھا اس کے صرف دو اقتباسات ہدیہ قارئین کیے جاتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ خاتم کا معنی مہر دیگر علماء نے بھی کیے ہیں اور حال ہی میں جو قرآن مجید کا ترجمہ مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی کا شائع ہوا ہے اس میں بھی خاتم کے معنی درج ہیں اور خاتم النبیین کے معنی انہوں نے یہ لکھے ہیں کہ مہر ہیں تمام نبیوں پر اور میری رائے میں یہی معنی درست معلوم ہوتے ہیں۔ اس پر مدعا علیہ (قادیانی) کا اعتراض کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا کہاں سے اخذ کیا جائے گا۔

اس کا جواب یہ ہے ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا احادیث سے اور امت کے اجماعی عقیدہ سے اخذ کیا جائے گا امت آج تک آپ کو آخری نبی سمجھتی آئی کسی نے اس عقیدہ کی تغلیط نہیں کی۔

(مقدمہ مرزائیہ بہاولپور ۱۹۲۵/۳)

ایک اور جگہ فاضل جج رقمطراز ہیں:

آخر کچھ تو بھید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آخر النبیین نہیں کہا بلکہ خاتم النبیین کہا اس میں اول تو کوئی بھید نہیں پایا جاتا کیونکہ آخر النبیین کا لفظ خاتم النبیین کے مقابلہ میں زیادہ فصیح معلوم نہیں ہوتا اور قرآن مجید میں ایسا کوئی لفظ استعمال نہیں ہوا جو غیر فصیح ہو۔ دوسرا اللہ تعالیٰ کو چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دونوں فضیلتیں یعنی آپ کا آخر ہونا اور افضل دکھلانا مقصود تھیں اس لیے خاتم النبیین کا لفظ استعمال فرمایا۔

(مقدمہ مرزائیہ بہاولپور ۱۹۲۸/۳)

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کا عقیدہ ختم نبوت

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رقمطراز ہیں:

سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے ادھر تصریحات نبوی مثل انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی او کما قال جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس باب میں کافی کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا۔ (تحذیر الناس ص ۵۶)

قارئین فیصلہ مقدمہ بہاولپور کی عبارت اور حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی عبارت پورے پڑھیے آیا ایک جیسی ہیں یا کچھ فرق ہے۔ خصوصاً بریلوی علماء تعصب کا چشمہ اتار کر ان دونوں عبارتوں کو تامل اور غور سے پڑھیں اور پھر کوئی مناسب الفاظ منہ سے نکالیں۔

فیصلہ مقدمہ بہاولپور کی تصدیق اور تائید کرنے والے بریلوی علماء و اکابرین

فاضل جج محمد اکبر خان نے حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی بھرپور تائید فرمائی ہے جو اب اہل علم سے مخفی نہیں ہو گی۔ پھر اگر اس کی تائید میں بریلوی اکابرین اور علماء بھی ہوں تو دوسری طرف سے چلنے والا اختلاف ختم ہو سکتا ہے۔ مگر ہمیں معلوم ہے کہ یہ لوگ کبھی بھی اتحاد امت کے لیے تیار نہ ہوں گے کیونکہ ان کا مشغلہ تو امت مسلمہ کو توڑنا ہے حالانکہ جوڑنا ہے اب ذیل میں ان صرف بریلوی علماء کی فہرست پیش کرتے ہیں جنہوں نے خان اکبر خان کے فیصلے کی توثیق کی ہے۔

سید احمد سعید کاظمی کی طرف سے اس فیصلہ کا تائید مقدمہ

موصوف صاحب رقمطراز ہیں:

ختم نبوت کا مسئلہ ضروریات دین سے ہے افسوس ہے کہ اس مسئلے کو لوگوں نے

اخلاقی مسئلہ قرار دے کر اس میں بحث و تمحیص شروع کر دی ہے۔ جس سے گمراہی کا دروازہ کھل گیا اور فتنہ ارتداد زور پکڑ گیا۔ اس ماحول میں اہل علم کی خدمات یقیناً قابل قدر ہیں لیکن محترم جج اکبر صاحب رحمۃ اللہ کا کارنامہ اس سلسلہ میں بے حد قابل ستائش ہے اور اسلامی تاریخ میں آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

(فیصلہ مقدمہ بہاولپور، ۱/۷۷)

سید محمود احمد رضوی کی طرف سے اس فیصلہ کا خیر مقدم

فیصلہ مقدمہ بہاولپور مسلمانوں کے لیے روشنی کا مینار ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی تصور ہے اور بے شک جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ملت اسلامیہ کو اس فتنہ عظیم سے بچانا اسلام کی عظیم خدمت ہے۔

(فیصلہ مقدمہ بہاولپور، ۱/۷۷)

مفتی محمد حسین نعیمی ناظم دارالعلوم نعیمیہ کی طرف سے اس فیصلہ کا خیر مقدم

تمام علمائے اسلام کا متفقہ فتویٰ ہے کہ حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کو جائز قرار نہیں دیا جا سکتا ایسا دعویٰ کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پاک و ہند میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے مسلمانوں سے علیحدہ جماعت ہیں اس کی پوری روئیداد جسٹس محمد اکبر خان صاحب سابق ریاست بہاولپور کے مفصل و مدلل فیصلہ میں موجود ہے۔ یہ فیصلہ عوام و خواص مسلمین کے لیے مشعل راہ ہے۔

(فیصلہ مقدمہ بہاولپور، ۱/۷۸)

اب بریلوی علماء ان تین صاحبان کے خلاف بھی اپنا قلم اٹھائیں کیونکہ بریلوی اصول و ضوابط کی روشنی میں یہ مذکورہ بالا تینوں شخصیات دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتی ہیں۔

فاضل جج محمد اکبر خان اور محدث العصر مولانا انور شاہ کشمیری جنت میں

مولانا رکن الدین بریلوی کی تالیف کردہ کتاب مقابیس المجالس کے مقدمہ میں ایک

خواب لکھا ہے۔ قارئین وہ پڑھیں تاکہ آپ کے ایمان میں اضافہ ہو۔

میر سراج الدین صاحب مرحوم ریٹائرڈ چیف جسٹس کے صاحبزادے ہیں۔ بڑے متقی و پرہیزگار ہیں اور آج کل ہجرت فرما کر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں باب جبریل کے بالمقابل ایک مدرسہ میں خلوت نشین ہیں انہوں نے جج محمد اکبر خان صاحب مرحوم کو ایک خواب میں بہشت میں دیکھا ہے پہلے ان کو عالیشان محلات دکھائے گئے اس کے بعد ایک نہایت ہی خوبصورت محل میں ایک تخت پر جسٹس محمد اکبر بیٹھے دکھائے گئے۔ جب میر عبدالجلیل نے ان سے سوال کیا کہ یہ بلند درجات آپ کو کیسے نصیب ہوئے تو جج محمد اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ جواب دیا کہ یہ انعامات مجھے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں اس خدمت کے عوض ملے ہیں جو حق تعالیٰ نے مجھ سے فیصلہ بہاولپور کی صورت میں لی

ایک اور رویائے صادقہ میں میر عبدالجلیل صاحب نے جج محمد اکبر صاحب علیہ الرحمۃ کے ہمراہ دو اور بزرگوں کو بارگاہ رسالت میں نہایت بلند درجہ پر فائز دیکھ کر جج صاحب سے یہ پوچھا کہ یہ دونوں حضرات کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ فیصلہ مقدمہ بہاولپور میں میرے معاون ہیں۔ میر صاحب کا خیال ہے کہ وہ حضرات مولانا انور شاہ کشمیری اور ان کے رفیق کار ہیں۔

وہ مولانا انور شاہ کشمیری جنہوں نے ایک دن جوش میں آ کر کمرہ عدالت میں قادیانیوں سے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اللہ کے فضل سے ابھی تمہیں مرزا قادیانی دوزخ میں جلتا ہوا دکھا سکتا ہوں۔ یہ للکار سن کر حاضرین کانپ رہے تھے اور کسی قادیانی کو مزید کلام کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ (مقابیس المجالس ص ۵۳)

اس فیصلہ کی مزید توثیق پاکستان کی قانون ساز قومی اسمبلی میں

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا خفیہ پارلیمانی ریکارڈ اوپن کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک قومی تاریخی دستاویز ہے جس کا سہرا قائد جمعیت علمائے اسلام شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی

محمود رحمہ اللہ علیہ کے سر پر ہے۔ جن کی قائدانہ صلاحیتوں سے اسمبلی کے ایوان میں قدرت حق نے اسلام کو فتح اور قادیانیت کو شکست دی۔ جنہوں نے قومی اسمبلی میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرتب کردہ موقف کو پڑھا۔

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی قیادت میں شیخ الحدیث مولانا عبد الحق رحمہ اللہ علیہ مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ علیہ کے نام سر فہرست ہیں۔ بریلوی علماء میں شاہ احمد نورانی اور عبد المصطفیٰ ازہری کے علاوہ اور بھی مکاتب فکر کے علماء ان کے ساتھ تھے۔ حکومت پاکستان نے یہ مکمل کاروائی انٹرنیٹ پر بھی دی ہے۔

الغرض فیصلہ مقدمہ مرزائیہ بہاولپور کو اس قانون ساز قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ جو ضمیمہ کے طور پر چھاپ کر حکومت نے خود اس کو انٹرنیٹ پر بھی دیا ہے اور مولانا اللہ وسایا کی محنت و کاوش سے وہ سارا مواد پانچ جلدوں میں چھپ چکا ہے۔ یہ مکمل فیصلہ قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ کی جلد نمبر ۳ میں بھی چھپ چکا ہے۔ قارئین وہاں سے مکمل فیصلہ پڑھ سکتے ہیں۔

بریلویوں کے جھوٹ کا پول کھل گیا

بریلوی عام طور پر کہا کرتے تھے کہ مولانا شاہ احمد نورانی نے بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا جب مرزا ناصر نے حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس کی عبارت اجرائے نبوت میں پیش کی تو مولانا شاہ احمد نورانی نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم مولانا قاسم نانوتوی کو بھی کافر کہتے ہیں۔ میں نے پانچ جلدوں پر مشتمل تمام رپورٹ کو بالاستیعاب دیکھ لیا ہے مجھے اس رپورٹ میں یہ واقعہ نہیں ملا۔ لہٰذا یہ ملت بریلوی کا جھوٹ پکڑا گیا۔ اگر کوئی صاحب یہ واقعہ حکومت کی مصدقہ رپورٹ سے دکھا دے تو ہم اپنی بات سے رجوع کر لیں گے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

عقیدہ ختم نبوت اور بریلوی مناظر عمر اچھروی لاہور

مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں:

اور احناف کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بعد کسی کو نبی فرض کرنا بھی کفر ہے۔ (مقیاس حنفیت ص ۱۹۸)

قارئین آپ نے مولوی عمر اچھروی کا ملفوظ سن لیا اب مولانا احمد رضا خان اس فتویٰ کی زد میں آ رہے ہیں۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

علاوہ ازیں میں کہتا ہوں کہ مذکورہ حدیث نبوت کا حکم بیان کر رہی ہے۔ یہ بات ہمیں تسلیم نہیں بلکہ حدیث مذکور (اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق پیغمبر ہوتا۔ از ناقل) حضرت کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ خبر دے رہی ہے کہ ان میں انبیاء کرام جیسے خصائل و اوصاف تھے کہ اگر ہمارے لیے نبوت ختم نہ ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل محض سے نبی ہوتے نہ کہ بطور استحقاق نبی بنتے ۔۔۔ حدیث مذکور کی دلالت وہی ہے جو لو کان بعدی نبی لکان عمر ''الحدیث'' کی دلالت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ۱۰/۶۷۳)

قارئین انصاف فرمائیں کہ مولوی عمر اچھروی کی زد میں جناب احمد رضا خان آ رہے ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر فیصلہ فرمائیں۔ یہ بات تو فاضل بریلوی نے کی ہے کہ ''لو'' (فرض کرنے کے لیے آتا ہے۔ (معاذ اللہ جھوٹ سے پاک ہے)

تو اس حدیث کو فاضل بریلوی نے تسلیم کر لیا تو اس میں بھی ''لو'' کا لفظ ہے جس کا معنی فاضل بریلوی نے ''اگر'' کیا ہے تو نبوت کو فرض کر کے فاضل بریلوی مولوی محمد اچھروی کی زد میں آ گئے

قارئین خانصاحب کی ایک اور عبارت بھی زیر نظر ہے۔

خانصاحب لکھتے ہیں:

لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلاثون کذابون منہم مسیلمة والعنسی والمختار

(فتاویٰ رضویہ ۱۰/۶۷۴)

مسیلمہ اور عنسی سے تو ملت بریلویت کے لوگ آگاہ ہوں گے البتہ مختار پر ایک علیحدہ مضمون ضرور لکھا جائے کہ اس مختار سے مراد ذات واحد ہے یا کوئی اور شخصیت بھی مراد ہو سکتی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت اور علمائے حرمین

المہند کا طویل اقتباس پیش خدمت ہے:

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنا حد تواتر تک پہنچ گئیں اور نیز اجماع امت سے سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے کیوں کہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے نص صریح کا۔ بلکہ ہمارے شیخ و مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ علیہ نے اپنی دقت نظر سے عجیب دقیق مضمون بیان فرما کر آپ کی خاتمیت کو کامل و تمام ظاہر فرمایا ہے جو کچھ مولانا نے اپنے اس رسالہ تحذیر الناس میں بیان فرمایا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جس کے تحت دو نوع داخل ہیں۔ ایک خاتمیت باعتبار زمانہ ہے وہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کرام کی نبوت کے زمانے سے متاخر ہے اور آپ بحیثیت زمانہ کے سب کی نبوت کے خاتم ہیں۔

اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار ذات جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و منتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ باعتبار زمانہ اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے سلسلہ نہیں چلتا جب آپ کی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام الصلوٰۃ والسلام کی نبوت بالعرض اس سے سارے انبیاء کی نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے واسطہ سے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرد اکمل و یگانہ اور دائرہ رسالت و نبوت کے مرکز اور عقد نبوت کا واسطہ ہیں۔ پس آپ خاتم النبیین ہیں ذاتاً بھی اور زماناً بھی۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں اس لیے کہ یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانے سے پیچھے ہے بلکہ کامل سرداری اور نہایت رفعت اور اجتماد رب کا شرف اسی وقت ثابت ہوگا جب کہ آپ کی خاتمیت ذات اور زمانہ دونوں اعتبار سے ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت درجہ کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کی جامعیت و فضل کل حاصل ہوگا اور یہ دقیق مضمون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالیت اور رفعت شان و عظمت کے بیان میں مولانا کا مکاشفہ ہے۔ ہمارے خیال میں علمائے متقدمین اور اذکیاء متبحرین میں سے کسی کا ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھوما ہاں ہندوستان کے بدعتیوں کے نزدیک کفر و ضلال بن گیا۔ (المہند علی المفند ص ۳۸-۳۵)

عقیدہ ختم نبوت اور والد فاضل بریلوی مولانا نقی علی خان

مولانا نقی علی خان لکھتے ہیں:

اور جو اس لفظ کو بموجب قرأت عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ کے خاتم النبیین بفتح تا پڑھیں تو ایک اور خاصہ آپ کا ثابت ہوتا ہے کہ سوائے آپ کے یہ سب بھی کسی اور کو حاصل نہ ہوا مہر کے اعتبار سے بڑھتا ہے اور آپ کے سبب سے پیغمبروں کا اعتبار زیادہ ہوا اور مہر سے زینت ہوتی ہے اور آپ انبیاء کی زینت ہیں۔

(سرور القلوب بذکر المحبوب ص ۲۵۱)

خاتم النبیین کا جو معنی والد فاضل بریلوی نے کیا ہے کہ آپ کے سبب مرتبہ نبی اور نبی کو نہیں سلا انبیاء کا اعتبار زیادہ ہوا۔ آپ انبیاء کی زینت ہیں۔ اب بریلوی علماء اور مشائخ والد اعلیٰ حضرت پر وارد ہونے والے اس اعتراض کا تسلی بخش اور قابل اطمینان جواب اپنے اصول و ضوابط کی رو سے ضرور دیں۔ ورنہ والد فاضل بریلوی فتویٰ کفر کی زد میں آچکے ہیں کیوں کہ بریلوی حضرات کا تو فیصلہ ہی یہی ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کے علاوہ کوئی اور کرنا کفر و ارتداد ہے۔ (ختم نبوت اور تحذیر الناس)

عقیدہ ختم نبوت اور صاحبزادہ پیر جماعت علی شاہ

پیر جماعت علی شاہ کے بیٹے سید محمد حسین شاہ جماعتی لکھتے ہیں واضح رہے اس کتاب پر مقدمہ پیر کرم شاہ نے لکھا ہے۔

جن اوصاف حمیدہ و اخلاق جمیلہ شمائل حسنہ فضائل برگزیدہ و مکارم اخلاق سے انبیاء کرام خالی تھے وہ سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں پائے جاتے ہیں۔ اور آپ ہر طرح سے کامل اور مکمل ہیں۔ ختم نبوت کے یہی معنی ہیں کہ نبوت آپ کے ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچ گئی۔ (افضل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۳۰)

انھوں نے بھی اور معنی بیان کیے ہیں لہٰذا یہ بھی فتوی تکفیر کی زد میں۔

خواجہ قمر الدین سیالوی کی حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی زبردست تائید کرنا

حضرت مولانا الحاج خواجہ قمر الدین سیالوی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ علیہ نے جو کچھ ختم نبوت کے حوالے سے لکھا اس کی حضرت خواجہ صاحب موصوف نے زبردست تائید فرمائی چنانچہ حضرت خواجہ صاحب رقمطراز ہیں:

میں نے تحذیر الناس کو دیکھا مولانا محمد قاسم صاحب کو اعلیٰ درجہ کا مسلمان سمجھتا ہوں مجھے فخر ہے کہ میری حدیث کی سند میں ان کا نام موجود ہے خاتم النبیین کا معنی بیان کرتے ہوئے جہاں تک مولانا کا دماغ پہنچا ہے وہاں تک معترضین کی سمجھ نہیں گئی قضیہ فرضیہ کو قضیہ حقیقیہ سمجھ لیا گیا ہے۔ (ڈھول کی آواز ص ۱۱۶)

خواجہ قمر الدین سیالوی ایک نئے تناظر کی روشنی میں

بریلوی علماء مذکورہ بالا حوالہ کو جعلی سمجھتے ہیں مگر کیا فائدہ ہوا۔ ان حضرات نے اس حوالہ کو جعلی قرار دیا ہے اور ایک اور خط پیر صاحب سے منسوب مان کر اس خط کو صحیح قرار دیا۔ اس کی عبارت پہلے قارئین پڑھ لیں پھر تبصرہ کی انتظار فرمائیں۔

کچھ عرصہ ہوا فقیر کے پاس ایک استفتاء پہنچا کہ زید کہتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی صرف آخری نبی

ہی نہیں لیے جائیں بلکہ یہ معنی بھی کر لیے جائیں کہ تمام انبیاء کرام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و فیوض سے مقتبس ہیں تو نہایت مناسب ہوگا کیا زید پر فتوی کفر لگایا جا سکتا ہے یا نہ؟

جواب میں لکھا کہ اس قول پر زید کو کافر کہا جائے گا۔ (ختم نبوت اور تحذیر الناس ص ۳۴۴)

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی کی طرف منسوب جعلی خط اور ایک جھوٹ کا انکشاف

مولانا کامل الدین رتوکالوی نے حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی کے حوالہ سے جو لکھا وہ قارئین نے پڑھ لیا ہوگا جسے تبسم صاحب نے جعلی قرار دیا ہے۔ (ختم نبوت اور تحذیر الناس ص ۳۴۵) فی الواقع جو خط تبسم صاحب نے دریافت فرمایا ہے اس کے بارے میں یقین کامل ہے کہ وہ بالکل جھوٹا اور جعلی بنایا گیا ہے۔ اس کے جعلی ہونے کی دلیل یہ ہے کہ حاجی مرید احمد چشتی سیالوی بریلوی حضرات کی مستند شخصیت ہیں، انھوں نے لکھا ہے:

حضور شیخ الاسلام سیالوی نے ایک مرتبہ کسی دیوبندی مولوی کے سامنے مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس کے بارے میں چند الفاظ فرمائے اسے نانوتوی دیوبند نے بڑے پیمانے پر شائع کیا۔ (فوز المقال، ۴/۵۵۳)

ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ ۳۴۵ پر یہ جعلی خط بھی جو اسی صفحہ پر ہم لکھ آئے ہیں موجود ہے۔ اس پر خواجہ صاحب کے دستخط دیکھیں اور خواجہ صاحب کے اصلی دستخط بھی دیکھ لیں اگر آپ کے پاس نہ ہوں تو ہم پیش کر دیں گے یہ اس خط کے جعلی ہونے کی دوسری دلیل ہے۔

تبسم بخاری کا ایک اور جھوٹ اور اس کا رد

تبسم صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ خواجہ قمر الدین سیالوی کی سند علم دیوبند کی طرف نہیں ہے اس پر تبسم صاحب نے بڑے عجیب و غریب انکشافات فرمائے ہیں، اگر سند کا علم یہ پڑھ لیتے تو شاید اتنے اوراق سیاہ کرنے کی نوبت نہ آتی۔

صاحبزادہ خواجہ انوار احمد صاحب بگوی رقمطراز ہیں:

مولانا اجمیری کا تعلق علماء کے معروف سلسلہ خیر آبادی سے تھا جنھوں نے انگریزوں کے خلاف زبردست جدوجہد کی تھی آپ دیوبند سے فارغ التحصیل اور

حضرت خواجہ ضیاء الدین ثالث سیالوی کے مرید تھے۔ (تذکار بگویہ ۱/۳۴۶)

کیوں بخاری صاحب جب دارالعلوم دیوبند کے فاضل ہیں تو سند میں مولانا قاسم نانوتوی کا نام آیا یا نہیں۔ جب ان کی سند میں مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا نام ہے تو خواجہ قمر الدین سیالوی کی سند میں بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔

ختم نبوت کا مفہوم بریلوی علماء کے نزدیک

ڈاکٹر آصف اشرف جلالی لکھتے ہیں:

جس طرح ختم نبوت اجماعی عقیدہ ہے ایسے ہی اس کے معنی پر بھی اجماع ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ کے لحاظ سے آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا مگر بانی دارالعلوم دیوبند محمد قاسم نانوتوی نے ختم نبوت سے متعلق امت کے اجماعی فکر سے ہٹ کر ختم نبوت کی بیگانہ تشریح کی جس پر مجدد دین وملت امام اہل سنت حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی دینی ذمہ داری کے لحاظ سے شیخ دیوبند کی اس گستاخانہ عبارت کا شرعی حکم بیان کیا اور اس کی تکفیر کی۔ (ختم نبوت اور تحذیر الناس ص ۹)

سید بادشاہ تبسم بخاری لکھتے ہیں:

نبوت کی ذاتی اور عرضی کی طرف تقسیم مطلق باطل ہے۔ (ختم نبوت اور تحذیر الناس ص ۱۷۷)

علامہ پیر محمد چشتی بریلوی لکھتے ہیں:

التزام کفر تاویل کی صورت میں بھی ہوتا ہے جیسے ختم نبوت زمانی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجماعی تواتری اور ضرورت دینی والے عقیدہ سے متعلق آیت کریمہ کو خاتم النبیین بمعنی افضل الانبیاء اور متضمن بعثت نبوت بالذات کے مفہوم میں تاویل کرکے ختم نبوت زمانی والے عقیدہ کو جہلا کا خیال قرار دینے میں ہوتا ہے۔ (اصول تکفیر ص ۲۳۸)

آگے لکھتے ہیں:

التزام کفر میں متکلم کو اپنے کلام کے کفریہ ہونے کا علم ہونا کوئی ضروری نہیں ہے۔ (اصول تکفیر ص ۱۴۲)

المہند کی توثیق کرنے والے متعدد بریلوی علماء کرام

بریلوی مذہب کی عظیم شخصیت مولانا عبدالحکیم شرف قادری لکھتے ہیں:

علمائے دیوبند کی ایک جماعت نے مل کر ایک رسالہ المہند علی المفند ترتیب دیا جس میں کمال چابکدستی سے یہ ظاہر کیا گیا کہ ہمارے عقائد وہی ہیں جو اہل سنت و جماعت کے ہیں۔ (حسام الحرمین اردو ص ۹)

معلوم ہوا کہ اس کتاب میں جو عقائد اور باتیں ہیں وہ بریلوی مسلک کی روشنی میں بھی درست ہیں۔

مولانا عبدالستار خان نیازی بریلوی لکھتے ہیں:

المہند علی المفند مصنفہ مولانا خلیل احمد انبیٹھوی کی جو اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان کی تصنیفات الدولۃ المکیہ کے جواب میں شائع ہوئی جس میں انہوں نے اپنے عقائد ونظریات کی وضاحت کی ہے ایک نہایت مفید کتاب ہے۔

(اتحاد بین المسلمین ص ۱۱۵)

بریلوی مذہب کے اصول تکفیر کی زد میں آنے والے علماء کرام

قارئین آپ نے گذشتہ اوراق میں پڑھ لیا اگر بریلوی اصول تکفیر کو درست مان لیا جائے تو حضرت حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتے ہیں بلکہ پاکستان کی قانون ساز اسمبلی کے تمام ممبران مقدمہ بہاولپور کے جج محمد اکبر خان رحمہ اللہ علیہ اور اس مقدمہ کی توثیق کرنے والے جید بریلوی علماء کرام سید احمد سعید کاظمی، سید محمود احمد رضوی، مفتی محمد حسین نعیمی اور دیگر اس مقدمہ فیصلہ بہاولپور کی تائید اور توثیق کرنے والے علماء بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار پائیں گے۔

مزید فاضل بریلوی کے والد گرامی نقی علی خان، خواجہ قمر الدین سیالوی اور المہند کی تائید کی تصدیق کرنے والے متعدد علماء حرمین وعرب بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار پائیں گے۔ قارئین فتویٰ کفر کی زد میں بہت سے اکابرین آرہے ہیں۔ لہٰذا بریلوی علماء تفصیلی فہرست شائع کریں کہ کون کون دائرہ اسلام سے خارج ہیں تاکہ حق وباطل واضح ہو سکے۔ المہند کی تصدیق کرنے والوں کے نام ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

علماء مکہ شریف

1۔ الشیخ محمد سعید صبیل الشافی امام وخطیب مسجد حرام شریف
2۔ الشیخ احمد رشید حنفی
3۔ الشیخ محب الدین مہاجر مکی حنفی
4۔ الشیخ محمد صدیق افغانی مکی
5۔ الشیخ محمد عابد مفتی المالکیہ
6۔ الشیخ مولانا محمد علی بن حسین مالکی مدرس حرم شریف

علماء مدینہ شریف

1۔ الشیخ السید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانہ علیہ
2۔ الشیخ موسیٰ عمر مدرس مدرسۃ الشفاء
3۔ الشیخ ملا محمد خان المدرس فی الحرم النبوی
4۔ الشیخ ابی فیض الکریم خلیل بن ابراہیم خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
5۔ الشیخ السید احمد الجزائری شیخ المالکیہ بالحرم النبوی الشریف
6۔ الشیخ عمر بن حمدان المحرسی خادم العلم بالمسجد النبوی الشریف
7۔ الشیخ محمد العزیز الوزیر التونسی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
8۔ الشیخ محمد زکی البرزنجی خادم العلم بالمسجد النبوی
9۔ الشیخ محمد السوسی الخیاری
10۔ الشیخ احمد بن مامون البلغیش من مشاہیر العرب
11۔ الشیخ موسیٰ کاظم بن محمد خادم العلم والمدرس باب الاسلام

12۔ الشیخ احمد بن محمد خیر الحاج العباسی خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی
13۔ الشیخ ابن نعمان محمد منصور خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی
14۔ الشیخ معصوم احمد سید خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی
15۔ الشیخ عبداللہ القادر بن محمد بن سودہ العربی ولیہ من علماء العرب
16۔ الشیخ یاسین عفرل

یہ دو حضرات دمشق کے علماء میں سے ہیں۔ شیخ یاسین اور شیخ توفیق

17۔ الشیخ محمد توفیق
18۔ الشیخ ملا عبدالرحمن المدرس بالحرم النبوی الشریف
19۔ الشیخ محمود عبدالجواد خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
20۔ الشیخ احمد ساطی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
21۔ الشیخ محمد حسن سندی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
22۔ الشیخ احمد بن احمد اسعد خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
23۔ الشیخ عبداللہ خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
24۔ الشیخ محمد بن عمر الفارانی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
25۔ الشیخ احمد بن محمد التنکیتی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی

علماء مصر و ازہر

1۔ الشیخ سلیم البشری شیخ الازہر
2۔ الشیخ محمد ابراہیم القایاتی ازہر
3۔ الشیخ سلمان العبد ازہر
4۔ مولانا السید محمد ابوالخیر الشہیر بابن عابدین بن العلامہ احمد بن عبدالغنی بن

عمر عابدین الدمشقی یہ فتاوی شامی کے مصنف کے نواسہ ہیں۔

5۔ الشیخ المصطفی بن احمد الشطی الحنبلی

6۔ الشیخ محمود رشید العطار طلمیذ رشید بدرالدین محدث شامی

7۔ الشیخ محمد البوشی الحموی دمشق

8۔ الشیخ محمد سعید الحموی دمشق

9۔ الشیخ علی بن محمد الدلال الحموی دمشق

10۔ الشیخ محمد ادیب الحورانی

11۔ الشیخ عبد القادر

12۔ الشیخ محمد سعید دمشق

13۔ الشیخ محمد سعید لطفی حنفی دمشق

14۔ الشیخ حضرت فارس بن محمد دمشق

15۔ الشیخ مصطفی الحداد

یہ حرمین شریفین و بلادِ ہند و دمشق کے 46 جید علماء کے نام آپ نے ملاحظہ کیے، جنہوں نے المسند کی تصدیق کی۔

دستِ و گریباں

مسئلہ چہارم

(تحفظ ختم نبوت اور بریلوی علماء و مشائخ)

مؤلف: مظہر اہلسنت مولانا ابو ایوب قادری

تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور بریلوی علماء ومشائخ

عقیدہ ختم نبوت کے لیے دو شخصیات بریلوی علماء میں پیش پیش ہیں۔ ان دونوں علماء کی عبارات ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں۔

مشہور گستاخ بریلوی مناظر علامہ اشرف سیالوی رقمطراز ہیں:

کیا عالم بالا والی نبوت اس عالم آب وگل میں موثر تھی؟ اگر موثر تھی تو دوسرے انبیاء علیہم السلام کے ادعائے نبوت کا کیا جواز ہے کیا ان کو برحق نبی اور حقیقی نبی مانا جائے یا نعوذ باللہ ناحق مدعی یا مجازی نبی تسلیم کیا جائے اگر وہ موثر تھی یعنی آپ عالم اجسام کے لیے بالفعل نبی تھے اور بایں ہمہ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لا سکتے ہیں اور دعوائے نبوت ورسالت بھی کر سکتے ہیں تو کیا مرزا قادیانی جیسے کذابوں کے لیے یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ اتنی تعداد میں انبیاء کی آمد اگر ختم نبوت کے منافی نہیں ہے تو صرف میری نبوت کیوں ختم نبوت کے منافی ہے اور کیا قاسم نانوتوی والے قول کی قوی اور مضبوط بنیاد فراہم نہیں ہو جائے گی جبکہ اس کو کفر قرار دیا گیا ہے۔ (نظریہ ص ۱۱)

ایک اور بریلوی عالم مولانا سیف علی سیالوی لکھتے ہیں:

(۱۳) تحقیقات: جب لوگ مذہبی پالبازوں کی پالبازی کا شکار ہو رہے تھے اور جس راستے پر چل رہے تھے وہ عنقریب ہی انہیں قادیانیت کی گود میں لے جانے والا تھا تو اس وقت امام احمد رضا بریلوی کے افکار اور سیدی محدث اعظم پاکستان کی فراست کے پاسبان حضرت شیخ الحدیث نے ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے ۴۱۵ صفحات کی یہ کتاب لکھی اور ایسی لکھی کہ علم کے دریا بہا دیے مستقبل قریب میں انشاء اللہ یہ کتاب ہر خاص وعام کی دینی ضرورت بنتی نظر آ رہی ہے۔ (مجلہ الاسلام نمبر ص ۲۶۲)

محرر تحقیقات میں لکھا ہے:



اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی تو آپ خاتم النبیین کیسے ہو سکتے ہیں
اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے متصف تھے تو پھر بعد میں ایک لاکھ
چوبیس ہزار انبیاء کیسے مبعوث ہوئے۔

اس طرح پھر نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا کہ آپ خاتم بمعنی اصل نبی ہیں اور
دوسرے انبیاء آپ کے تابع ہیں لہٰذا اگر بعد از زمانہ نبوی کوئی اور بھی نبی آ جائے
تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ (تحقیقات ص ۳۰۰)

فتویٰ تکفیر کی زد میں آنے والے بریلوی علماء و اکابرین

قارئین آپ نے تین عدد عبارات پڑھ لی ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ارواح میں بالفعل نبی یا بصورت دیگر ختم نبوت سے متصف مانا جائے تو حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی پر کوئی اعتراض وارد نہ ہوگا۔ دشمن کی زبان سے تائید حضرت نانوتوی لائق قابل تحسین ہے۔

الفضل ما شهدت به الاعداء

اب اس فتویٰ کی زد میں کون کون آتے ہیں تو ایک بریلوی محقق مفتی نذیر احمد سیالوی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔ شیخ الحدیث مفتی نذیر احمد سیالوی اشرف سیالوی کو خطاب کرتے ہوئے لکھتا ہے:

کچھ عرصہ پہلے تک گزشتہ ساری زندگی جب اپنا نظریہ اور عقیدہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالم اجسام میں قبل از بعثت بھی بالفعل نبی (بمعنی مصطفیٰ) تھے تو اس وقت ائمہ و علماء اعلام مابعد تو درکنار حضرات صحابہ کرام کا عقیدہ بھی نبی بتاتے تھے اور احادیث مبارکہ سے اس پر مہر تصدیق حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت کرتے تھے اور اب جب آپ کا نظریہ بدلا ہے تو دعویٰ کر دیا کہ آپ قبل از بعثت بالفعل نبی نہیں تھے بلکہ اس عقیدہ والے جاہل، نادان، عقل و فہم، دانش و بینش سے عاری اور خالی ہیں۔ دین و مذہب اور منصب نبوت کے ساتھ بدترین مزاح اور استہزاء کرنے والے قرار دے۔

(تحقیقات ص ۱۰۱، اشاعت ثانی) (نبوت مصطفیٰ ص ۲۰۶-۲۰۵)

آگے لکھتے ہیں:

اہل علم پر ہرگز مخفی نہیں کہ گزشتہ عملی زندگی میں مسئلہ نبوت میں ان کا قول شریف اور عقیدہ مبارکہ تو وہی تھا جو خیر القرون سے بطریقہ توارث ان کے مشائخ اور اساتذہ تک پہنچا تھا اور ان نفوس قدسیہ سے انہوں نے اخذ کیا تھا تو لامحالہ اب ان کے خلاف علمائے شرع کا اجماع بتانا علماء شرع پر بلا شبہ افتراء اور بہتان ہے۔ (نبوت مصطفیٰ ص ۲۰۶)

قارئین مذکورہ بالا دونوں عبارات سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ سیالوی صاحب کی زندگی کے ابتدائی دور میں عقیدہ اور تھا اور آخری ایام میں عقیدہ بدل گیا بعینہٖ ایسا تو مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب میں بھی پایا جاتا ہے۔ شروع زندگی والا عقیدہ اور اور آخری زندگی والا عقیدہ اور۔۔

دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ سیالوی کے جو ہم عقیدہ نہیں وہ سب اجماع کے منکر جاہل، نادان، دین و مذہب اور منصب نبوت کے ساتھ بدترین مزاح اور استہزاء کرنے والے ہیں۔
کہنے والے نے کیا خوب کہا

؎ اسی تیر کو اللہ ملک نہیں تیر کے جالے ؎

مفتی نذیر احمد سیالوی ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

صاحب تحقیقات نے خود اعتراف کیا کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ارواح میں بالفعل نبی تسلیم کرنے کے باوجود عالم اجسام میں قبل بعثت نبی ہونے کی نفی کرنے کا نظریہ اور عقیدہ پہلے علمائے اسلام میں سے کسی کا بھی نہیں بلکہ فاضل محقق کی اپنی اختراع ہے۔ (نبوت مصطفیٰ ص ۲۰۸)

قارئین آپ نے ایک بریلوی محقق کی تحریر پڑھ لی کہ سیالوی صاحب کا اعتراف ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم الارواح میں بالفعل نبی ہیں اور یہ علماء اسلام کا عقیدہ ہے۔ تو اب حضرت مولانا قاسم نانوتوی پر اعتراض ختم ہو گیا۔ قارئین پر واضح رہے کہ مفتی نذیر کی کتاب نبوت مصطفیٰ عقیدہ جمہور اکابر علمائے امت پر متعدد بریلوی اکابرین کی تصدیقات بھی موجود ہیں۔

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی تائید اور تصدیق کرنے والے مسلمہ اکابرین امت اور بریلوی علماء

قارئین کرام ہم صرف ان علماء کی فہرست پیش کرنے لگے ہیں جو حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی عقیدہ ختم نبوت میں تائید فرما رہے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ فہرست بریلوی عالم مفتی عبد المجید خان سعیدی کی کتاب تنبیہات بجواب تحقیقات سے اختصاراً نقل کی ہے۔ مفتی صاحب کی کتاب پڑھیں۔ چنانچہ مفتی عبد المجید خان سعید لکھتے ہیں:

قبل تخلیق آدم علیہ السلام بالفعل نبی ہونے پر تصریحات اکابر علماء اسلام نیز علماء وہابیہ دیوبندیہ غیر مقلدین نیز سرگودھی صاحب سے ثبوت۔ (تنبیہات ص ۱۸۳)

علامہ سبکی رحمہ اللہ علیہ	علامہ ابن الجزار رحمہ اللہ علیہ
علامہ سید احمد عابدین شامی رحمہ اللہ علیہ	علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ علیہ
علامہ مناوی رحمہ اللہ علیہ	علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ علیہ
علامہ اسماعیل حقی حنفی رحمہ اللہ علیہ	علامہ سید میر غنی رحمہ اللہ علیہ
شیخ عبد الحق شاہ محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ	حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ علیہ
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	علامہ فضل حق خیر آبادی
علامہ نور بخش توکلی	پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی
پیر سید شریف جماعتی	شہزادہ اہل سنت حضرت مفتی اعظم
صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب	تلمیذ صدر الشریعہ مفتی جلال الدین امجدی
علامہ سید محمود احمد رضوی	شیخ القرآن علامہ منظور احمد حنفی
مبلغ اسلام سید سعادت علی کاظمی	سید محمد سعید الحسن شاہ
قاضی عبد الرزاق بھترالوی	پیر محمد کرم شاہ الازہری
مفتی احمد یار خان نعیمی	محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد
شیخ الحدیث غلام جیلانی میرٹھی	خواجہ دوست محمد قند ھاروی
بحر العلوم علامہ عبد العلی	علامہ شاہ تراب الحق قادری

قارئین بریلوی محقق شیخ الحدیث نے ان تمام علماء مذکورہ بالا عنوان کے پیش نظر اپنے عقیدہ اور نظریہ کی تائید میں پیش کیا ہے۔ جو در حقیقت حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی تصدیق اور تائید کرنے والے ہیں۔ کیونکہ سیالوی صاحب کا حوالہ "نظریہ" کے حوالے سے آپ پڑھ چکے ہیں کہ اگر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عالم ارواح میں بالفعل نبی مان لیا جائے تو حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی قابل اعتراض نہیں ٹھہرتے۔

جمہور علمائے امت کا حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی تائید کرنا

قارئین آپ حضرات نے اشرف سیالوی کی عبارت پڑھ لی ہوگی کہ اگر حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے تو حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی بات درست ثابت ہو جاتی ہے اور حضرت نانوتوی پر اعتراض وارد نہیں ہوگا۔ اب ایک بریلوی مذہب کے شیخ الحدیث مفتی نذیر احمد سیالوی کی عبارت ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ مفتی صاحب موصوف لکھتے ہیں:

باجماع اہل السنۃ والجماعۃ شرعاً و عقلاً اگرچہ زوال نبوت ناممکن اور محال ہے اور جمہور علمائے امت کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد اور اس مضمون والی دیگر احادیث مبارکہ اپنے حقیقی معنی پر محمول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سے عالم ارواح میں بالفعل نبوت عطا کی گئی ہے تب سے ابد الآباد تک بالفعل نبی (مفتی مصطفےٰ) ہیں۔ (نبوت مصطفےٰ ص ۱۹۸)

قارئین کرام آپ مفتی سیالوی صاحب کی مذکورہ بالا عبارت پر غور فرمائیں کہ ساری امت کا اجماع ہے کہ آپ عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے، تو مفتی صاحب موصوف کی رو سے تو جمہور علمائے اسلام نے حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی تائید کر دی۔ قارئین پر واضح رہے کہ مفتی نذیر احمد سیالوی صاحب نے پیر مہر علی شاہ صاحب اور فاضل بریلوی کا بھی یہی عقیدہ بیان فرمایا ہے اور موصوف کی کتاب پر جید بریلوی علماء کی تقاریظ بھی موجود ہیں۔ ان میں سے چند شخصیات کے نام ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں:

(۱) مفتی عبد الرشید جھنگوی

(۲) شیخ الحدیث علامہ مفتی احمد یار صاحب اوکاڑوی

(۳) علامہ سید شاہ تراب الحق قادری

(۴) محقق العصر علامہ مفتی محمد خان قادری

(۵) مولانا محمد شریف رضوی بھکر

(۶) مناظر بریلویہ مفتی محمد شوکت علی سیالوی

مزید بارہ عدد علماء کی تائیدات اور تقاریظ بھی موجود ہیں۔

نیز اہلسنت کے لیے خوشی کا مقام ہے کہ بریلوی مفتی و شیخ الحدیث نے اپنے موقف کی تائید میں جملہ صحابہ، تمام تابعین، جملہ محدثین کو اپنے عقیدہ کی ترجمانی میں پیش کیا ہے جو دراصل حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی زبردست تصدیق اور تائید ہے۔

چنانچہ مفتی عبدالمجید خان سعیدی لکھتے ہیں:

تمام اجلہ صحابہ کرام جیسے حضرت فاروق اعظم، حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عرباض بن ساریہ اور حضرت میسرہ وغیرھم رضی اللہ عنہم نیز وہ تمام تابعین اور اتباع اور مابعد ھم نیز وہ جملہ محدثین جنہوں نے اپنی اسناد سے ان احادیث (کنت نبیاً و آدم بین الروح والجسد) کو اپنی اپنی کتب میں روایت کیا ہے۔ اصولی طور پر سب اس کے قائل ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے مقدم ہے اور آپ تخلیق آدم سے پہلے بھی بالفعل نبی تھے۔

(تنبیہات ص ۱۹۴)

بزرگان دیوبند سے ثبوت اور حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی

قارئین کرام ہم صرف مفتی عبدالمجید سعیدی کے نقل کردہ حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں کہ علمائے دیوبند خصوصاً حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا اشرف علی تھانوی صاحب، شیخ الحدیث مفتی محمد شفیع صاحب، مولانا انور شاہ کشمیری، مولانا حسین احمد مدنی وغیرھم علمائے اہلسنت کا یہی عقیدہ تھا۔ جس کے تفصیلی حوالہ جات مفتی عبدالمجید خان سعیدی نے

اپنی کتاب تنبیہات پر نقل فرماتے ہیں۔ جس پر ہم مفتی عبدالمجید خان سعیدی کے بے حد مشکور ہیں۔

چنانچہ مفتی عبدالمجید خان سعیدی حضرت نانوتوی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

بانی فکر دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب حدیث "کنت نبیاً و آدم بین الماء والطین" بھی اسی کی جانب مشیر ہے (تحذیر الناس ص ۷ طبع رحیمیہ دیوبند) نیز نانوتوی صاحب نے حدیث لولاک لما خلقت الافلاک کو صحیح مانا ہے۔

(آب حیات ص ۱۸۶ طبع قدیمی دہلی) (تنبیہات ص ۲۱۴)

قارئین آپ از خود فیصلہ فرمائیں کہ تحت تحقیقات اور نظریہ سیالوی کے حوالے سے تو یہ تمام مسلمہ اکابرین اہلسنت اور بریلوی علماء کرام حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی تائید کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جناب علامہ اشرف سیالوی اور علامہ نصیر الدین سیالوی جو بریلوی مذہب کی مسلمہ شخصیات ہیں اور بہت سے بریلوی اکابرین کی تائیدات بھی ان کو حاصل ہیں۔ کے قائم کردہ اصول و ضوابط کی روشنی میں حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ فللہ الحمد

حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی تائید خود سیالوی صاحب کے قلم سے

قارئین آپ تحت تحقیقات کے حوالے سے یہ حوالہ پڑھ چکے ہیں کہ اگر آقا دو عالم سے پہلے ختم نبوت سے متصف ہیں تو حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کا کلام تحذیر الناس قابل اعتراض نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ بریلوی محقق دوراں مفتی عبدالمجید خان سعیدی رقمطراز ہیں:

مسئلہ ہذا کے حوالے سے سرگودھوی صاحب (سیالوی صاحب، از مولف) اب سے کچھ عرصہ پہلے تک پوری زندگی جس امر کے قائل رہے اور تحریراً تقریراً بڑی شد و مد کے ساتھ اس کا چرچا کرتے رہے اور اس پر زور دیتے رہے اور منکرین پر برق خاطف بن کر ان کا رد فرماتے رہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے کوئی زمانہ خالی نہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ولادت باسعادت سے بعمر چالیس سال وحی جلی کے نزول تک بھی نبی تھے۔ چالیس سال بعد نبی بنے نہیں بلکہ نبی،

رسول ہونے کا اظہار فرمایا۔ (تنبیہات ص ۴۴)

ایک اور مقام پر مفتی صاحب موصوف اشرف سیالوی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام حضرت ابوالبشر سے قبل خارج میں متحقق تھی، اور وصف نبوت بلکہ خاتم النبیین والے وصف سے موصوف تھی اگرچہ وجود عنصری کے لحاظ سے ظہور بعد میں ہوا۔ (تنبیہات ص ۵۰)

مفتی صاحب بطور نتیجہ کے لکھتے ہیں:

مسئلہ ہذا کے حوالہ سے سرگودھوی صاحب کا پہلا نظریہ درست تھا تو ان کے یہ ایام کفر میں گذر رہے ہیں اور اگر ان کا دوسرا نظریہ صحیح ہے تو ان کی زندگی کا سابقہ بیشتر حصہ کفر پر گذرا۔ (تنبیہات ص ۴۵)

قارئین آپ نے سیالوی صاحب کا نظریہ مذکورہ بالا دونوں عبارتوں کی رو سے پڑھ لیا ہے اور اس پر بریلوی محقق مفتی عبدالمجید خان سعیدی کا تبصرہ بھی پڑھ لیا اب اگر سیالوی صاحب کا دوسرا نظریہ تسلیم کر لیا جائے تو حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی پر اعتراض از خود رفع ہو جاتا ہے اور ہم مقصود بس یہی ہے۔ سیالوی صاحب مسلمان ہیں یا کافر مذکورہ بالا عبارت سے قارئین از خود نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔

تحذیر عقیدہ ختم نبوت اور مشہور بریلوی عالم اشرف سیالوی صاحب

سیالوی صاحب رقمطراز ہیں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول نبی ہوں گے یا نہیں؟ بصورت اولیٰ آپ کی امتیازی شان خاتم النبیین ختم ہو جائے گی اور اگر نبی نہیں ہوں گے تو کیا ان کی نبوت سلب ہو چکی ہوگی؟ نعوذ باللہ! اگر زمین والوں کے ایک دور کا نبی دوسرے زمانے میں ان کے پاس تشریف لائے تو اس کا ان کے لیے بالفعل نبی ہونا لازم اور ضروری نہیں ہے۔ (نظریہ ص ۱۷)

اس عبارت پر ایک بریلوی محقق زمان کا تبصرہ ملاحظہ فرمائیں۔

یہ حکم اور عقیدہ ضروری ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد بدستور نبی اور رسول ہونا تسلیم کرنا جو کہ اسلام میں قطعیات اور ضروریات دین سے ہے صاحب نظریہ کے نزدیک نزول کے بعد ان کا نبی نہ ہونا قطعی اور ضروری ہے۔ (تصریحات ص ۹۶)

ایک اور جگہ مفتی صاحب موصوف لکھتے ہیں:

باجماع علمائے امت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے بعد ایک لحظہ کے لیے بھی ان کے نبی ہونے کی نفی کرنا اسلام کے ایک قطعی اور ضروری امر کا انکار ہونے کی وجہ سے کفر ہے۔ (تصریحات ص ۱۰۷)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا عقیدہ ختم نبوت

مفتی عبدالمجید خان سعیدی فاضل بریلوی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

جب آخر الزمان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے بدستور منصب رفیع نبوت و رسالت پر ہوں گے (تجلی الیقین ص ۱۵) (تصریحات ص ۱۱۱)

قارئین اگر سیالوی صاحب کی یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اگر بعد از نزول نبی اور رسول مان لیا جائے تو ختم نبوت کا انکار ہو جائے گا جبکہ فاضل بریلوی کا یہی عقیدہ ہے جو مفتی صاحب نے بیان کیا ہے۔ تو فاضل بریلوی منکر ختم نبوت قرار پائے اگر تسلیم نہ کیا جائے تو ضروریات دین اور قطعیات کا منکر سیالوی صاحب کو قرار دیا جائے۔

بریلوی علماء و محققین جس کے فریق کے حق میں فیصلہ کفر یعنی فتویٰ کفر دیں بیان کی صورت پر منحصر ہے۔

دست و گریباں

مسئلہ پنجم

(اشرف سیالوی صاحب کا انکار عقیدہ نبوت و رسالت)

مؤلف: مناظر اہلسنت مولانا ابو یوسف قادری

اشرف سیالوی صاحب کا انکار

عقیدہ نبوت و رسالت

اشرف سیالوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ صرف پیدائشی نبوت کے منکر ہیں بلکہ پیدائش سے پہلے بھی آپ کی نبوت و رسالت کے منکر ہیں۔ پوری تفصیل تحقیقات نامی کتاب میں درج ہیں۔ چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱) یہ دعویٰ کرنا کہ نبی پیدا ہوتے ہی نبی ہوتا ہے بلکہ پیدا ہونے سے پہلے بھی جیسے سید ذاکر حسین نے دعویٰ کیا ہے اہل اسلام کے اجماع کے خلاف ہے۔

(تحقیقات ص ۳۳۱)

(۲) سرکار علیہ السلام کو چالیس سال بعد نبوت ملنے پر اجماع ہے۔

(تحقیقات ص ۳۶۹)

(۳) ازلی اجراء قبل رسول ہونے کا اثبات سراسر دھاندلی اور تحکم ہے۔

(تحقیقات ص ۳۷۰)

(۴) آدم علیہ السلام کے روح اور جسم کی تخلیق اور آپ کے جوہر نوری اور حقیقت محمدیہ کی تخلیق کے درمیان ہزاروں سال بلکہ لاکھوں سال کا فاصلہ ہے۔ اگر عالم ارواح میں تخلیق پانے کے باوجود ہزاروں سال بلکہ لاکھوں سال عطائے نبوت میں تاخیر اور التواء روا ہے اور سراسر حکمت ہے کیونکہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ تو جسمانی تخلیق کے چالیس سال بعد اس اعزاز و کرامت اور شرف فضل کی تاخیر و التواء میں بھی حکمت اور مصلحت تامہ کاملہ ہے لہٰذا اس کو گستاخی اور بے ادبی ٹھہرانا سراسر دھاندلی اور سینہ زوری ہے۔

(تحقیقات ص ۳۷۹)

اشرف صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں صرف پیدائشی نبوت کا منکر نہیں بلکہ پیدائش سے پہلے بھی سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کا منکر ہوں۔ لہٰذا مجھے کافر اور گستاخ نہ کہا جائے۔ لیکن

سیالوی صاحب تھوڑی دیر کے لیے اگر سوچتے تو یہ واویلا ہرگز نہ کرتے کہ مجھے کافر نہ کہو مجھے گستاخ نہ کہو کہ میرا خطاب تو ان لوگوں کو ہے جن کا دھندہ ہی امت مسلمہ کو کافر قرار دینا ہے جیسا کہ سیالوی صاحب کا بھی یہی کاروبار ہا کہ اپنے عقیدہ کے خلاف خواہ کوئی بھی ہو اسے دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

سیالوی صاحب کے مخالف قطعاً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج

ابو الحسنات اشرف سیالوی نے جو نبوت و رسالت کے انکار کا عقیدہ اختیار کیا جنہوں نے اس عقیدہ کو تسلیم نہ کیا ان کو قطعی کافر قرار دیا۔ خود بریلوی علماء کی تحریرات اس پر کافی و وافی ہیں۔

مفتی نذیر احمد سیالوی بریلوی لکھتے ہیں:

اس نظریہ اور عقیدہ کے حاملین اور معتقدین کی قطعی تکفیر کر دی اور یہ دعویٰ کیا کہ اس تکفیر کی زد میں اپنے مشائخ اور اساتذہ بمعیت خیر القرون تک آ رہے ہیں اور مزید وہ تکفیر ہے جس کو لکھنے کی ہمت نہیں اور گذشتہ ساری زندگی اپنی بھی اس میں شامل ہو رہی ہے۔

(نبوت مصطفیٰ ص ۲۸۵)

چند دیگر علماء کی تقریظات اور حاشیات اس کتاب میں موجود ہیں۔

(۱) مناظر بریلویہ شوکت سیالوی، شاہ تراب الحق قادری اور مفتی محمد خان قادری اور دیگر بارہ علماء بریلوی کے نام بھی شامل ہیں۔

نذیر سیالوی میں تو لکھنے کی ہمت نہیں مگر ہم لکھ دیتے ہیں۔ جناب ہمت کیوں نہیں منکر نبوت و رسالت اور پوری امت مسلمہ کو کافر قرار دینے والے کے خلاف اور ان کی تکفیروں پر نہ لکھنا اس کے در پردہ مقاصد ہیں۔ فاضل بریلوی کے مشن فتنہ تکفیر امت کو سیالوی صاحب نے خوب اپنا رکھا ہے۔ آپ صاف اسے کافر کہنے کی جسارت کیوں نہیں کرتے۔

کبھی آپ لکھتے ہیں:

قبل از بعثت صرف ولی تسلیم کرنا امر و قطعیات کا انکار ہے۔

(نبوت مصطفیٰ ص ۹۷)

کبھی آپ کہتے ہیں:

اس نے ایک لمحہ کے لیے یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ یہ تحقیقات نامی کتاب جو تحقیق کے نام پر سراسر مکر اور فریب اور تحقیق کے ساتھ بدترین مزاح اور استہزاء ہے یہ رئیس المحققین و المدرسین امام المناظرین عمدۃ الاذکیا فخر الاماثل کی درحقیقت تصنیف و تالیف ہے۔ (نبوت مصطفی ص ۲۵۵)

کبھی آپ لکھتے ہیں:

اس عظیم فتنہ کی روک تھام کی ذمہ داری بھی اس ذات والا پر عائد ہوتی ہے جن کی طرف کتاب مذکور منسوب ہے۔ (نبوت مصطفی ص ۳۳۳)

کبھی آپ لکھتے ہیں:

عوام الناس اور نام کے علماء اور کثیر طلبا جو اس کو پڑھ کر اس کے مطابق عقیدہ و نظریہ اختیار کریں گے ان کا کیا بنے گا۔ وہ کیا جانیں محدثین کی اصطلاح کو وہ تو سیدھے تیس سال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکر ہی بنیں گے۔
(نبوت مصطفی ص ۳۳۲)

جناب سیالوی صاحب ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں تحقیقات اشرف سیالوی کی کتاب ہے اگر ہماری بات پر یقین نہ آئے تو ان کے بیٹے جناب غلام نصیر الدین سیالوی سے آپ پوچھ سکتے ہیں۔ اتنی آسانی سے آپ کی جان بھی نہیں چھوٹے گی۔ اس کتاب پر بڑے بڑے اکابرین کی تصدیقات درج ہیں ان کا کیا بنے گا اور ایک عدد خواب بھی درج ہے جس میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو پڑھنے کی تلقین فرمائی، معاذ اللہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تحقیقات کی تصدیق فرمانا

اللہ بخش نامی ایک شخص سیالوی صاحب کو اس کی کتاب تحقیقات پر مبارکباد دینا چاہتا تھا لیکن اس کے پاس الفاظ نہ تھے تو اس کشمکش کے دوران اسے خواب آگیا۔

لکھتے ہیں:

میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں اور مجھے کہہ رہے

ہیں اللہ بخش تم کیوں تذبذب میں پڑے ہوئے ہو محمد اشرف سیالوی کی کتاب تحقیقات پر مبارکباد کیوں نہیں دیتے۔ (تحقیقات ص ۵۲)

جناب نذیر حسین سیالوی صاحب کو اب تو یقین آگیا ہوگا کہ تحقیقات کتاب سیالوی صاحب نے خود لکھی ہے۔

[illegible]

[illegible]

مفتی نذیر حسین سیالوی کے لیے لمحہ فکریہ

مفتی صاحب خود ہی فیصلہ فرما دیں کون سا عقیدہ درست ہے۔ انکار نبوت والا یا اثبات نبوت والا یا صاف لفظوں میں سیالوی صاحب کی تکفیر کیجیے جس طرح خود سیالوی صاحب نے صاحبزادہ پیر نصیر الدین گولڑوی کو گستاخ، وہابی، کافر، ملحد کہہ کر اپنی جان بخشی کروالی ہے۔ ورنہ آپ پر بھی کوئی صاحب فتوی کفر عائد کر دے گا۔

اشرف سیالوی کے فتوی کفر کی زد میں آنے والے بریلوی علما اکابرین

اشرف سیالوی نے اپنے عقیدے کو تسلیم نہ کرنے والوں کو جن القابات سے نوازا ہے وہ قارئین نے پڑھ لیے ہیں۔

صاحبزادہ سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

بعض حضرات ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ نیا مسئلہ چھیڑ کر خواہ مخواہ فتنہ پیدا کیا گیا ہے اس بارے میں گزارش ہے کہ جس مسئلہ پر تقریباً چھ قرآنی آیات موجود ہوں اور پانچ احادیث صحیحہ موجود ہوں اور اجماع امت ہو تو اس کو فتنہ کہنا بجائے خود بہت بڑا فتنہ ہے۔ (تحفہ تحقیقات ص ۳۹۹)

آگے لکھتے ہیں:

اس مسئلہ کے بارے میں اجماع امت تقریباً دس صحابہ کے اقوال۔
(تحفہ تحقیقات ص ۳۰۰)

صاحبزادہ صاحب مخالفین پر رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہمارے مخالفین ہمارے ان دلائل شرعیہ پر ایمان لانے کے یہودیوں کا قول پیش کرتے ہیں اور یہودیوں کے قول پر کیوں ایمان لاتے ہو۔

سیالوی صاحب مزید لکھتے ہیں:

حضرت سیدنا غوث پاک کا نظریہ حضور پیر خواجہ شمس العارفین علیہ الرحمہ کا نظریہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا ارشاد...... حضور پیر سید مہر علی شاہ علیہ الرحمہ کا ارشاد...... (تحقیقات ص ۹)

گویا یہ تمام حضرات سیالوی صاحب کے موئدین ہیں لہٰذا اب ہم جو فہرست مخالفین کی پیش کر آئے ہیں وہ سب گستاخ اور دائرہ اسلام سے خارج قرار پائیں گے۔

قبل از بعثت نبوت کے قائلین

قارئین محترم! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ فریق اول میں سے ہر شخص یہی مطالبہ کرتا ہوا نظر آتا ہے کہ کسی مسلمہ بزرگ یا اکابرین کے ارشاد پیش کئے جائیں تو ہم شخصیت کی پیروی کے بجائے حق کی پیروی کریں گے۔ اور بعض یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ اہل علم میں سے کسی کا موقف یہ نہیں ہے۔ لہٰذا ہم اپنی واقفیت کے مطابق ان تمام اکابرین اور ہم عصر علماء و محققین و مفتیان عظام کے نام تحریر کرتے ہیں جن کا موقف یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ قبل از بعثت نبوت کے مقام پر فائز تھے۔ ان میں سے اکثر کے اقوال کتاب "نبوت مصطفیٰ ﷺ" میں موجود ہیں، مزید عبارات عرک پنجم کے تحت آئیں گی اور جو علماء بفضل باری تعالیٰ موجود ہیں، ان سے رابطہ کر کے ان کا موقف پوچھا جا سکتا ہے۔

1۔ امام ابو بکر بن حسین آجری (المتوفی ۳۶۰ھ)
2۔ امام تقی الدین سبکی (المتوفی ۷۵۶ھ)
3۔ امام تاج الدین سبکی (المتوفی ۷۷۱ھ)
4۔ امام جلال الدین سیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ)
5۔ علامہ احمد بن محمد قسطلانی (المتوفی ۹۱۱ھ)
6۔ علامہ محمد یوسف شامی (المتوفی ۹۴۲ھ)

7۔ علامہ علی قاری (المتوفی ۱۰۱۴ھ)
8۔ امام ابن رجب حنبلی (المتوفی ۷۹۵ھ)
9۔ امام ابو شکور سالمی
10۔ شیخ مصطفیٰ بن بابلی (المتوفی ۱۰۶۹ھ)
11۔ سیدی محمد ابی السعود الحنفی (المتوفی ۹۸۲ھ)
12۔ علامہ عمر بن نجیم المصری (المتوفی ۱۰۰۵ھ)
13۔ علامہ علی قاری (المتوفی ۱۰۱۴ھ)
14۔ علامہ سید طحطاوی (المتوفی ۱۲۳۱ھ)
15۔ علامہ شامی (المتوفی ۱۲۵۲ھ)
16۔ علامہ یوسف نبہانی (المتوفی ۱۳۵۰ھ)
17۔ امام فخر الدین رازی (المتوفی ۶۰۶ھ)
18۔ علامہ آلوسی حنفی (المتوفی ۱۲۷۰ھ)
19۔ علامہ اسماعیل حقی (المتوفی ۱۱۳۷ھ)
20۔ علامہ فاسی (المتوفی ۱۰۵۲ھ)
21۔ علامہ حسن چلپی
22۔ رئیس المتکلمین علامہ نقی علی خاں (المتوفی ۱۲۹۷ھ)
23۔ امام احمد رضا خاں (المتوفی ۱۳۴۰ھ)
24۔ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں
25۔ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں
26۔ صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی
27۔ علامہ عبد السلام قادری
28۔ علامہ برہان الحق جبل پوری

29۔علامہ محمد رضا خان صاحب قادری
30۔محدث اعظم پاکستان
31۔مفتی اجمل سنبھلی
32۔امام النحو علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی
33۔مفتی احمد یار خاں نعیمی
34۔علامہ احمد سعید کاظمی
35۔علامہ ابو الحسنات محمد احمد قادری
36۔علامہ محمود احمد رضوی
37۔علامہ جلال الدین احمد امجدی
38۔مفتی شریف الحق امجدی
39۔نائب محدث اعظم شیخ الحدیث ابو محمد محمد عبد الرشید سمندری
40۔علامہ نور بخش توکلی
41۔مفتی آگرہ محمد عبد الحفیظ
42۔مفتی غلام فرید ہزاروی
43۔علامہ فیض احمد اویسی
44۔شیخ الحدیث عبد الحکیم شرف قادری
45۔مفتی غلام سرور قادری (راقم الحروف کی ملاقات مع محترم مجاہد اہل سنت فرحان قادری صاحب
46۔شیخ الحدیث علامہ عبد الرشید جھنگوی
47۔علامہ صوفی اللہ دتا
48۔شیخ الحدیث علامہ شریف رضوی
49۔شیخ الحدیث مفتی عبد اللطیف جلالی (آپ نے مفتی جلال الدین امجدی کے فتوی کی

تصدیق فرمائی ہے۔ یہ فتوی حصہ اول میں ملاحظہ فرمائیں۔)
50۔شیخ الحدیث علامہ محمد عرفان مشہدی
51۔شیخ الحدیث علامہ عبد التواب صدیقی
52۔شیخ الحدیث علامہ خادم حسین رضوی
53۔مفتی احمد یار صاحب (اشرف المدارس، اوکاڑہ)
54۔مفتی انوار حنفی
55۔مفتی مظہر اللہ سیالوی
56۔مفتی نعیم اختر نقش بندی (کاموکی)
57۔مفتی محمود احمد جلالی
58۔مفتی جمیل احمد صدیقی
59۔مفتی نذیر احمد سیالوی
60۔مفتی ثناق
61۔مفتی محمد عابد جلالی
62۔مفتی تحریر (جامع نظامیہ)
63۔مفتی ہاشم (جامعہ نعیمیہ)
64۔مفتی عمران (جامعہ نعیمیہ)
65۔مفتی ہاشم عطاری
66۔مفتی راشد محمود رضوی
67۔مفتی عبد المجید سعیدی
68۔مفتی محمد خاں قادری
69۔علامہ کاشف اقبال مدنی
70۔علامہ غلام مرتضی ساقی

71۔ علامہ اللہ بخش نیر

72۔ علامہ طاہر تبسم

73۔ علامہ ظہیر بٹ

74۔ علامہ شوکت سیالوی

75۔ علامہ قاضی محمد عظیم نقش بندی (کھوئی رٹہ)

76۔ مفتی طارق محمود نقش بندی (راول پنڈی)

اہم نوٹ: یاد رہے کہ ہم نے یہ ترتیب کسی محقق کی علمی قابلیت ولیاقت کی برتری کے لحاظ سے نہیں دی۔

لیجیے! ایک کیا ہم نے چھہتر (۷۶) اکابرین ومعاصرین کے اسما نقل کر دیے ہیں۔ فیصلہ اب آپ کے ہاتھ ہے۔

<u>مسئلہ نبوت عند الشیخین</u>

سعید اسعد مشہور بریلوی مناظر کو اگر چہ تحقیقات پر تقریظ لکھنے کا موقع نہ مل سکا البتہ دوران تقریر سیالوی صاحب کے عقیدہ کی توثیق ضرور فرمائی۔

مفتی عبد المجید سعیدی بریلوی رقمطراز ہیں:

مولانا محمد سعید اسعد صاحب (نجاہ اللہ تعالیٰ من الفتنۃ الحادثۃ) آف فیصل آباد نے جلسہ عام میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عمر شریف کے چالیس سال سے پہلے معاذ اللہ نبی نہیں تھے۔ جبکہ صحیح حقیقت ان پر ان کے شیخ (مولف تحقیقات) کی برکت سے اب کھلی ہے کہ یہ نظریہ درست نہیں۔ (مسئلہ نبوت عند الشیخین، صفحہ ۱)

<u>مشہور مناظر سید اسعد کا سیالوی صاحب کی زبردست تائید کرنا</u>

مفتی عبد المجید خان سعیدی لکھتے ہیں:

مولانا نے ملتان کے بیان میں نہایت ہی خطرناک طرز پر اپنے سامعین کو

مخاطب کر کے ان سے سوال کیا کہ بتاؤ کہ اگر حضور کو پہلے سے نبی مان لیا جائے تو ختم نبوت کا کیا مطلب ہوگا یعنی آپ خاتم النبیین کیونکر ہو سکیں گے۔

(مسئلہ نبوت عند الشیخین، صفحہ ۲۵)

تحریر تحقیقات میں بھی اس سے ملتی جلتی عبارت موجود ہے۔

اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی ہے تو آپ خاتم النبیین کیونکر ہو سکتے ہیں اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے متصف تھے تو پھر بعد میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بعد میں کیسے مبعوث ہوئے۔

اس طرح تو پھر نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا کہ بعد از زمانہ نبوی بھی کوئی اور نبی آ جائے تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ (تحریر تحقیقات ص ۳۹۲)

<u>مفتی عبد المجید سعیدی کے دبے الفاظ میں صاحب تحقیقات کو کافر کہنا</u>

سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

ان کا چیلا اور اس کے توسط سے مولانا نادرست اور موید عقیدہ وکفریہ نانوتوی بنا رہے ہیں۔ (مسئلہ نبوت عند الشیخین صفحہ ۳۰)

سعیدی صاحب سیالوی صاحب اور ان کے چیلے نے حق کہا مگر آپ اس پر کما حقہ تصریح نہ کر سکے اس کے در پردہ کیا مقاصد تھے اس سے پردہ ہم اٹھا دیتے ہیں۔ یعنی ممکن ہے کہ سیالوی صاحب کی نسبت بریلویت کی طرف ہے اس لیے دبے الفاظ میں تردید کی ہے ورنہ اگر کوئی سنی عالم اس طرح لکھتا جس طرح بریلوی عالم نے لکھا ہے تو جانے سعیدی صاحب کیا گھمسان کا رن کرتے۔

سعیدی صاحب کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ کتاب تحقیقات پر علامہ علی احمد سندیلوی، مفتی عبد الرشید رضوی کے علاوہ متعدد علماء کرام کی تقریظات بھی موجود ہیں۔

الفضل ما شہدت بہ الاعداء

فضیلت تو وہی ہے جس کا اقرار دشمن بھی کریں

ابوالحسنات اشرف سیالوی منکر شان رسالت

مفتی محمد حسین شائق بریلوی لکھتے ہیں:

علامہ سیالوی کو کیا ہو گیا؟ کہ وہ عمر کے آخری حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدائشی نبی اور رسول ہونے کی نفی کر کے منکرین شان رسالت میں شامل ہو رہے ہیں۔ (تجلیات علمی ص ۸۷)

مفتی محمد حسین شائق کا اشرف سیالوی کو کافر قرار دینا

سیالوی صاحب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ جملہ "آپ چالیس سال کی عمر سے پہلے نبی و رسول نہ تھے" استعمال کرنے سے پہلے ہزار بار سوچیں اور انی رسول اللہ الیکم جمیعا اور للعالمین نذیرا پر غور کریں یہ آپ کی رسالت عامہ کا بیان ہے اور آپ کی رسالت ثقلین جن و انس کو شامل ہے جیسا کہ نصوص اس کے ساتھ ناطق ہیں۔ حتی کہ علماء نے رسالت عامہ کے منکر کو کافر قرار دیا ہے۔ (تجلیات علمی ص ۸۹)

اشرف سیالوی کی زبردست گرفت

قاری محمد یوسف بریلوی اسی کتاب پر تقریظ لکھی ہے۔ موصوف لکھتے ہیں:

ورنہ رضائی تخریب کتاب تحقیقات منانے والوں کو اس جشن کی ضرورت نہ تھی جو معرکہ اکابرین دیوبند سے نہ مارا جا سکا وہ معرکہ اشرف العلماء نے انجام دیا کیونکہ انہیں کتاب تحقیقات میسر آ گئی۔ (تجلیات علمی ص ۲۷)

جناب یوسف صاحب ہمارے ہاتھ صرف تحقیقات ہی نہیں تحقیق نامی کتاب بھی لگ گئی ہے۔ تحقیق نامی کتاب کا صفحہ ۲۲ بھی پڑھ لیں۔

شکریہ شریف اور اشرف سیالوی

شکریہ شریف کے پیر طریقت فخر السادات سید دلشاد حسین منظور نے تحقیقات کا رد منظوم

صورت میں کیا ہے اب ذیل میں شکریہ والوں کے تاثرات درج کیے جاتے ہیں۔

اشرف سیالوی لبادہ شریعت میں چھپا ہوا بدذات قرار دینا

مشہور و معروف گدی نشین شکریہ شریف والے لکھتے ہیں:

کرے شواہد کو جو نہ تسلیم
ہے لبادہ شریعت میں چھپا بدذات

اشرف سیالوی کو ابلیس کا ساتھی قرار دینا

کثرت علمی لے ڈوبی ہے بہتوں کو
ابلیس سے ہوتی ہے جس کی شروعات

اشرف سیالوی کو خارجیوں کا باشندہ قرار دینا

کھل گیا بحث کا ایک نیا باب
دم تھیں پہلے سے خارجیوں کی ہفوات

اشرف سیالوی کو کثرت علم نے بگاڑ دیا

خواجہ حمید الدین سیالوی لکھتے ہیں:

محمد اشرف نام کا ایک آدمی ادھر سیال شریف رہتا تھا یہاں سے کہیں چلا گیا پتہ نہیں کہاں گیا ہے کثرت علم نے بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔ (تحقیقات علمی ص ۱۶)

عقیدہ علمائے دیوبند کی تائید بزبان بریلوی

مفتی محمد شائق بریلوی لکھتے ہیں:

افسوس صد افسوس دیوبندی مکتبہ فکر کا مولوی آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبوت مع احکام تخلیق آدم سے پہلے تسلیم کرتا ہے اور یہی حدیث ترمذی کا مفہوم سمجھتا ہے مگر بریلوی عالم بلکہ اشرف العلماء کا فہم اس حقیقت کے ادراک سے خالی ہو بلکہ قاصر ہو۔ (تحقیقات علمی ص ۲۲۰)

(١) مجھے اپنی عمر کی قسم۔ (تجلیات علمی ص ٣٦)

(٢) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ ایمان۔

(تحقیقات علمی ص ١١٣)

(٣) آیت کا ظاہر دلالت کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وحی سے قبل ایمان کے ساتھ متصف نہ تھے۔ (تجلیات علمی ص ١٣١)

(٤) قرآنی الفاظ کے مطابق مومن نہ تھے جو مومن نہ ہو وہ ولی کیسے ہو سکتا ہے؟

(تجلیات علمی ص ٤٦)

(٥) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ازل میں میری نبوت سے بے خبر تھے۔ (تجلیات علمی ص ١٩٩)

اشرف سیالوی کا ذکر پاک کی توہین کرنا

مفتی محمد محمود شائق بریلوی رقمطراز ہیں:

علامہ سلوی نے پنجاب میں رائج ذکر پاک

حق لا الٰہ الا اللہ یا محمد سرور صل علی

کے بارے میں فتویٰ دیا کہ خلاف شرع ہے اس فتویٰ میں یہ ہے وہ جملہ بھی مذکور ہے کہ یا معاملہ "یا محمد سرور صل علی" کا تو یہ کلمات مہمل ہیں۔

(تحقیقات علمی ص ٢٩٥)

مفتی موصوف اس فتویٰ کی اشاعت کرنے والے محمد دین سے مخاطب ہو کر لکھتے ہیں:

آپ علامہ سلوی سے کہیں کہ وہ اپنے فتویٰ سے فوراً رجوع کا اعلان کرے اور توہین آمیز جملے سے توبہ کرے۔ (تحقیقات علمی ص ٢٩٥)

درود ابراہیمی کو گناہ کبیرہ قرار دینا

مفتی اقتدار احمد نعیمی لکھتے ہیں:

درود ابراہیمی صرف نماز میں پڑھنے کے لیے ہے بیرون نماز یہ درود شریف ناقص ہے کیونکہ اس میں سلام نہیں ہے اور سلام کے بغیر درود شریف پڑھنا حکم

اشرف سیالوی اشرف علی تھانوی کی طرح متنازعہ

مفتی موصوف لکھتے ہیں:

مجھے یقین ہے کہ اگر توبہ کے بغیر اشرف العلماء کا انتقال ہو گیا تو صبح قیامت تک اشرف علی تھانوی کی طرح متنازعہ ہی رہیں گے۔ (تحقیقات علمی ص ٢٣٢)

مفتی صاحب کی ویسے بڑھک ہے ورنہ الحمد للہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ کا ہمارے ہاں بڑا احترام ہے۔

تحقیقات نامی کتاب کو جعلی قرار دینا

مفتی صاحب موصوف لکھتے ہیں:

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ من تلک الخرافات التی فی التحقیقات الجعلیۃ

تحقیقات علمی کے مصنف کا عجیب و غریب خواب

مفتی صاحب موصوف رقمطراز ہیں:

ایک رات خواب میں ایک خوش پوش سفید ریش بزرگ سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا "محمد اشرف کا نظریہ باطل ہے جواب لکھو انشاء اللہ آپ پر اللہ کا فضل ہوگا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم ہوگی۔ (تحقیقات علمی ص ٣٦)

گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

قارئین یہ ایک اور خواب آپ نے پڑھ لیا فیصلہ آپ پر ہے تحقیقات نامی کتاب کی تصدیق حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں اور تحقیقات علمی کی توثیق ایک نامعلوم سفید پوش بزرگ۔ بہر حال اس عقدہ کا حل کوئی بریلوی صاحب تحقیق ضرور پیش کرے گا۔

مفتی محمود حسین شائق علماء کی عدالت میں

مفتی محمود شائق کی کچھ عبارات بے لگام علماء بریلوی کی عدالت میں پیش کرتے ہیں پھر دیکھتے ہیں۔ علماء بریلوی مفتی صاحب موصوف پر کیا فتویٰ لگاتے ہیں۔

قرآن کے خلاف ہے اس لیے مکروہ تحریمی ہے اور ہر مکروہ تحریمی گناہ کبیرہ ہوتا ہے۔ (تحقیقات ص ۲۱۰)

ایک محقق بریلوی سیالوی صاحب نے ذکر پاک کی توہین کی اور دوسرے محقق بریلوی نے درود ابراہیمی نماز کے علاوہ پڑھنے کو گناہ کبیرہ قرار دیا۔ (معاذ اللہ)

پیر مہر علی شاہ صاحب کے فتویٰ کی رو سے اشرف سیالوی گستاخ رسول ہے

سیالوی صاحب کی کتاب تحقیقات کے رد میں پروفیسر عرفان قادری بریلوی نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ رکھا۔

عرفان قادری صاحب نے پیر مہر علی شاہ کے فتویٰ کے حوالے سے سیالوی صاحب کو گستاخ رسول قرار دیا ہے۔

قادری صاحب موصوف لکھتے ہیں:

اس عبارت میں پیر صاحب نے واضح طور پر جناب حضور پر کثافت کے اطلاق کو سخت گستاخی اور بے ادبی اور قائل کو واجب القتل قرار دیا ہے۔ (مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ)

اشرف سیالوی اور مرزا قادیانی

قادری صاحب موصوف نے پیر مہر علی شاہ کا فتویٰ سیف چشتیائی سے نقل کیا ہے جو دراصل مرزا قادیانی کے بارے میں ہے۔

پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں:

قادیانی صاحب کا لکھنا اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں گئے تھے سخت گستاخی اور بے ادبی ہے۔ (سیف چشتیائی ص ۳۱) (نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ ص ۴۹)

اشرف سیالوی نے یہی لفظ "کثافت" حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لکھا عرفان قادری صاحب موصوف تحقیقات صفحہ ۲۶۰ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

اس لیے اس کی کثافت کو بار بار کے شق صدر اور چلہ کشی وغیرہ کے ذریعہ سے جب لطیف کر دیا گیا۔ (نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ ج ۲ ص ۴۵)

لہٰذا مرزا قادیانی اور اشرف سیالوی دونوں گستاخ قرار پائے۔

اشرف سیالوی اپنے فتویٰ کی رو سے گستاخ

پروفیسر عرفان قادری نے اولاً سیالوی صاحب کی ایک مدد عبارت پر گرفت کی اور یوں خطاب کیا:

تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف کو کسی بے شعور و بے عقل شے کے وصف کا عین قرار دینا یا اس سے تشبیہ دینا بدرجہ اولیٰ ثابت ہو سکتا ہے لہٰذا حضرت اس عبارت کے متعلق ذرا اظہار خیال فرمائیں؟

پھر یہ کہ کر آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا۔

(نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ ج ۲ ص ۵۲)

قادری صاحب موصوف نے سیالوی صاحب کی کوثر الخیرات کے حوالہ سے ایک عبارت نقل کی جو سیالوی صاحب نے حضرت تھانوی کے رد میں لکھی۔

حضرت لکھتے ہیں:

حیوان و بہائم سے تشبیہ دینا صریح بے ادبی و گستاخی نہیں ہے؟

(نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ)

ان دونوں عبارتوں کو ملانے سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ سیالوی صاحب اپنے فتویٰ کی رو سے بے ادب اور گستاخ ہیں۔

اشرف سیالوی کی شان رسالت میں سنگین جسارت اور گستاخی

پروفیسر عرفان قادری لکھتے ہیں:

لیکن خود ساختہ علمیت کے نامعقول نشہ میں مدہوش آپ عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک سنگین جسارت کا ارتکاب کر گئے لہٰذا ابھی اللہ جل جلالہ کے حضور سربسجود ہوں اور اس گستاخانہ عبارت سے رجوع کریں۔

(نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ ص ۹۳ حصہ اول)

سیالوی صاحب نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوجہل وغیرہ کفار سے تشبیہ دی اس پر بریلوی علماء اشرف سیالوی پر برس پڑے۔

اشرف سیالوی نے ضالا کا ترجمہ جاہل کرنے کو پسند کیا

ابھی تک مغفرت ذنب کی بحث باقی تھی ہم نے ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے جو یقیناً بریلوی علماء کے لیے حیران کن ہوگی۔ قرآن میں اللہ رب العزت نے فرمایا:

ووجدک ضالا فھدیٰ

ترجمہ کنزالایمان کو اردو کا قرآن کہنے والوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے کیونکہ پروفیسر نے جو انکشاف کیا ہے وہ قابل غور ہے۔

پروفیسر عرفان قادری بریلوی لکھتے ہیں:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لفظ "جاہل" کا استعمال اور مولانا کا بالخصوص اس قول کو پسند کرنا بھی ایک تشویشناک امر ہے۔ (نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ ص ۴۷)

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

غلام نصیر الدین سیالوی کو زندیق قرار دینا

پروفیسر عرفان قادری نے صاحبزادہ غلام نصیر الدین سیالوی جو سیالوی صاحب کا بیٹا ہے، کو زندیق قرار دیا ہے۔

پروفیسر صاحب موصوف لکھتے ہیں:

اس زندیق مضمون نگار نے نہ صرف خواجہ بختیار کاکیؒ کی بلکہ اکثر صحابہ کرام کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جزوی فضیلت دی ہے۔

(نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ ص ۷۵ حصہ اول)

غلام نصیر الدین سیالوی کو کافر قرار دینا

موصوف سیالوی صاحب کا رد کرتے لکھتے ہیں:

ناظرین کرام بالا تحریر عبارت میں کیا گیا استدلال خبیث ترین ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ پر معاذاللہ جزوی فضیلت دینے کی ذلیل ترین جسارت کی گئی ہے۔ لہٰذا اس عبارت کے کفر ہونے میں کوئی شک نہیں۔

(نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ ص ۷۵ حصہ اول)

ناظرین کرام باپ اور بیٹا دونوں کافر و مرتد، گستاخ و زندیق قرار پائے۔ ہم پروفیسر عرفان قادری کے تہہ دل سے مشکور ہیں اور رہیں گے۔

پروفیسر عرفان قادری اور غلام مرتضیٰ ساقی علماء بریلی کی عدالت میں

پروفیسر عرفان قادری کی عبارت بریلوی علماء کی عدالت میں فتویٰ کے لیے پیش خدمت ہے۔ ساقی صاحب نے چونکہ اس کتاب پر تقریظ لکھی ہے اس لیے ان کا بھی تو آخر حق بنتا ہے کہ ان کو بھی بریلوی علماء کوئی تمغہ امتیاز عطا فرمائیں۔

موصوف صاحب قادری لکھتے ہیں:

ہم چالیس سال قبل اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مانتے ہیں نہ کہ رسول۔ (نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ ص ۱۳۶ حصہ اول)

تحقیق پروفیسر اور ساقی صاحبان منکرین رسالت قرار پاتے ہیں یا نہیں فیصلہ انصاف پسند بریلوی علماء کی عدالت میں پیش خدمت ہے۔ یہ بات بریلوی اصول و ضوابط سے سوچی جائے

منکرین تحقیقات کا حکم سیالوی صاحب کے نزدیک

سیالوی صاحب نے اپنے نہ ماننے والوں کو جن القابات سے نوازا ہے ان کا خلاصہ ہم خود ایک بریلوی محقق عالم مفتی عبدالمجید خان سعیدی بریلوی کے حوالہ سے پیش کرتے ہیں جو انہوں نے تحقیقات کے حوالہ سے لکھے ہیں۔ اگر یہ القابات کسی کو کم محسوس ہوں تو مزید تحقیق فرما

کر تحقیقات پر نظر ثانی کر سکتا ہے۔

مفتی عبد المجید صاحب کے نقل کردہ الفاظ

ذلیل و رسوا، علم کے جھوٹے دعویدار، مکمل بریتے، علم و دانش سے خالی دامن، نا سمجھ، بڑے جاہل، فاتر العقل، کم فہم، زمرۂ عقلاء سے خارج، عقول و اذہان کو بیچ دینے رکھنے والے، سنیت کے جھوٹے مدعی، کم اور اصول شریعت سے ناواقف و لاعلم، سنی منافقوں پر چلنے والے، بارگاہ مصطفوی کے بے ادب گستاخ، بغض و عناد والے، معاندین، شکوک و شبہات کا شکار ہونے والے، جہالت سے بھر پور، دھوکے باز۔ (تنبیہات ص ۵۵)

عرفان شاہ مشہدی اور کاشف اقبال مدنی دونوں کے لیے لمحۂ فکریہ

عرفان شاہ مشہدی اور کاشف اقبال مدنی دونوں نے نبوت مصطفی ہر آن ہر لحظہ پر اپنی تقریظیں لکھی ہیں۔ سیالوی صاحب نے اپنے مخالفین کو جو گالیاں سنائی ہیں وہ دونوں ان گالیوں کے اولین مصداق قرار پائے اور بے ادب اور گستاخ بھی۔

عرفان مشہدی اور اقبال مدنی فاضل بریلوی کے عقیدہ کی رو سے کافر

سیالوی صاحب کے نزدیک فاضل بریلوی کا عقیدہ بھی وہی ہے جو سیالوی صاحب کا ہے۔ سیالوی صاحب کی کتاب تحقیقات کے صفحہ ۹ کی عبارت اس بات کی ترجمانی کرتی ہے گویا سیالوی صاحب فاضل بریلوی کے ہم عقیدہ ہوئے جبکہ عرفان مشہدی اور کاشف اقبال مدنی دونوں کا عقیدہ وہ نہیں جو فاضل بریلوی کا ہے۔

بریلوی علماء نے صاف لکھا ہے جو فاضل بریلوی کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔

مولانا حشمت علی کی ترتیب سے چھپنے والی کتاب الصوارم الہندیہ میں لکھا ہے:

رہی یہ بات کہ جو اعلیٰ حضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو اس کو وہ کافر جانتے ہیں یہ درست ہے۔ (الصوارم الہندیہ ص ۱۳۸)

والد اعلیٰ حضرت نقی علی خان کا تعاقب

پروفیسر عرفان سیالوی صاحب کے خلاف لفظ "جاہل" کے ضمن میں تقریباً صفحہ سے زائد عبارت لا کر خوب خبر لی ہے، جبکہ یہی لفظ فاضل بریلوی کے والد نقی علی خان کا بھی نقل کیا ہے۔

مولانا موصوف نقل کرتے ہیں:

حضرت کے نزدیک نزول وحی سے پہلے احکام شریعت سے جہالت اور دین حق کی طلب اور تلاش منافی مرتبہ نبوت نہیں۔

(نبوت مصطفی ہر آن ہر لحظہ ص ۸۳ حصہ دوم)

عرفان مشہدی صاحب اور کاشف اقبال صاحب اگر اس تعاقب سے متفق ہیں تو تحریک اور مناسب وقت کا انتظار فرمائیں۔

اشرف سیالوی کو یزیدی قرار دینا

مفتی عبد المجید خان سعیدی نے اپنی کتاب تنبیہات میں مفتی احمد حسن رضوی کا ایک واقعہ نقل کیا ہے جو انہوں نے خود سیالوی صاحب کی زبان سے سنا۔

مفتی صاحب موصوف لکھتے ہیں:

نیز وہ (اشرف سیالوی) از ناقل ایہ بھی برملا کہتے ہیں کہ تحقیق یہ ہے کہ سید الشہداء امام اہل حق نواسہ رسول حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ معاذ اللہ یزید کی بیعت کے لیے تیار ہو گئے تھے جو یزیدیوں کا باطل نظریہ ہے۔ (تنبیہات ص ۱۷)

مولانا شعیب بریلوی وہابیہ کے نقش قدم پر

مفتی عبد المجید خان سعیدی لکھتے ہیں:

خالصتہً وہابیہ کا طرز استدلال اپناتے ہوئے ہدا کے حوالہ سے ماضی میں جتنے منفی الفاظ وہابیہ اور دیوبندیہ کے زبان و قلم سے نکلے اور پڑھے جاتے تھے وہ سب مولوی شعیب مذکور نے یک دم دیے اور اپنے گندے قلم سے لکھ حتی کہ اس اجمل

احمق شخص نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق العیاذ باللہ جاہل وغیرہ کے نازیبا
الفاظ بار بار بلا دھڑک نقل کر دیے۔ (تنبیہات ص ۱۴)

سیالوی صاحب کو ملنے والے القابات، تحفے جات

سیالوی صاحب نے از خود اپنی ذات کو ملنے والے القابات کا اقرار کیا ہے۔ کیا القابات ملے مفتی عبد المجید خان سعیدی نے ہماری آسانی کے لیے تحقیقات کے حوالہ جمع کر دیے ہیں۔
مفتی صاحب موصوف لکھتے ہیں:
خود سرگودھوی صاحب نے فرمایا کہ انہیں منکر نبوت و رسالت قرار دے کر سابقہ عقیدہ ترک کر کے وہابیہ والا نظریہ اپنانے والا، ضال، مضل، گمراہ، بے دین، خارج از اہل سنت، منافق، کافر۔ (تنبیہات ص ۶۵)

غوث پاک، خواجہ شمس الدین سیالوی، پیر مہر علی شاہ اور فاضل بریلوی ان القابات کی زد میں

سابقہ سیالوی عرف علوی یا سرگودھوی نے اپنے علماء کی ایک طویل فہرست پیش کی ہے۔ مذکورہ بالا چاروں شخصیات کو بھی اپنا ہم عقیدہ قرار دیا ہے۔ (تحقیقات ص ۹)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی فتوی تکفیر کی زد میں

علامہ غلام محمد سیالوی لکھتے ہیں:
بہت سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بھی یہی عقیدہ و نظریہ منقول ہے تو گویا اس فتوی کی زد میں وہ سارے اکابرین ملت و اساطین امت بھی آجائیں گے۔
(تحقیقات ص ۳۶)

عبد المجید خان سعیدی نے اہلسنت کے اکابرین کے عقائد کو بڑے کھلے ذوق سے لکھا ہے اور خود اقرار کیا کہ ہمارا عقیدہ بھی وہی ہے جو اکابرین اہلسنت دیوبند کا ہے۔
ان حضرات اہلسنت کو اپنی حمایت میں پیش کیا ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:
مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، شیخ

الحدیث مولانا زکریا سہارنپوری، حجۃ الاسلام قاسم نانوتوی رحمہ اللہ علیہم، مولانا انور شاہ کشمیری، سید اسماعیل دہلوی شہید بھی ان میں شامل ہیں۔
(تنبیہات ص ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷)

پیر کرم شاہ الازہری اور غزالی زمان مرشد کاظمی فتوی تکفیر کی زد میں

مفتی عبد المجید خان سعیدی نے پیر کرم شاہ الازہری اور اپنے مرشد برحق علامہ کاظمی کو بھی اپنا ہم عقیدہ تسلیم کیا ہے۔ (تنبیہات ص ۲۰۷)
لہذا سیالوی صاحب نے اپنے مخالفین کو جن تحفہ جات سے نوازا، ان کے حقدار مذکورہ بالا دونوں شخصیات بھی ہونی چاہئیں کیونکہ یہ دونوں حضرات محسن مسلک بریلویت میں شمار کی جاتی ہیں۔

شیخ القرآن علامہ فیضی یادوں کے دریچے میں

ہمارا ذوق یہی ہے کہ مذہب بریلوی کا کوئی فرد ایسا نہ ہے جن کو ہم اپنے اس اختلاف کے تذکرہ میں شامل نہ کریں۔ آخر فیضی صاحب بھی بہت بڑے عالم تھے ان کو بھی خدمات کا معاوضہ ملنا چاہیے تو بھی سیالوی صاحب کے مخالفین میں شمار ہوتے ہیں۔ تفصیل کے لیے تنبیہات کا مطالعہ فرمائیں۔ (تنبیہات ص ۲۱۰)

صاحب تحقیقات و تحقیق علامہ اشرف سیالوی کا ذاتی و شخصی تعارف

علامہ صاحب ۱۹۴۰ء میں موٹے والا تحصیل بھلوت ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ موصوف کے آباؤ اجداد کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے۔ ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد عالم فاضل کا کورس کیا، خواجہ قمر الدین سیالوی کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور صاحبزادہ خواجہ قمر الدین سیالوی نے مولوی صاحب کے بارے میں عجیب و غریب انکشاف کیا ہے جو یہ قارئین کیا جاتا ہے۔
چنانچہ خواجہ محمد حمید الدین سیالوی لکھتے ہیں:
محمد اشرف نام کا ایک آدمی ادھر سیال شریف رہتا تھا۔ یہاں سے کہیں چلا گیا پتہ نہیں کہاں گیا ہے کثرت علم نے بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔ (تجلیات علمی ص ۱۱۶)

بریلوی طبقہ میں مناظرہ جھنگ کے عنوان مشہور ہوئے اور مناظرہ جھنگ میں سیالوی صاحب کو دن کو آسمان کے ستارے نظر آنے لگے تھے۔ انتہائی پریشانی کے عالم میں حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ایک سوال کا بھی جواب نہ دے سکے۔ بالآخر شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ جس کا اقرار خود بریلوی علماء نے بھی کیا ہے۔

چنانچہ پیر نصیر الدین گولڑوی گولڑہ شریف لکھتے ہیں:

اسی موضوع پر سیالوی صاحب ایک عدد مناظرہ کر کے شہرت و دولت کی تحصیل میں مصروف بھی ہیں۔ جبکہ مقابل مناظر نے ان کے ایک ممدوح کی جس عبارت کو گستاخانہ قرار دیا تھا سات گھنٹے جاری رہنے والے اس مناظرے میں سیالوی صاحب قبلہ نہ تو اس کی صفائی پیش کر سکے اور نہ ہی اسے ثابت فرما سکے

میرا انداز تخیر جہاں سے بھی جدا

سب میں شامل ہوں مگر سب سے الگ بیٹھا ہوں

(لطمۃ الغیب ص ۹۴)

قارئین پیر صاحب نے سیالوی صاحب کو واضح الفاظ میں ناکامیاب اور شکست خوردہ قرار دیا ہے۔ مناظرہ جھنگ پر تفصیلی نوٹ پڑھنے کے لیے مناظرہ جھنگ نمبر کا مطالعہ فرمائیں اور مناظرہ جھنگ پر انتہائی مختصر تبصرہ آنے والے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس مضمون کو ترتیب دینے والے حافظ محمد اسلم صاحب ہیں۔

"مناظرہ جھنگ" پر ایک نظر (از حافظ محمد اسلم)

27 اگست 1979ء میں بمقام محلہ والا جھنگ پر "گستاخ رسول ﷺ کون ہے؟" پر مناظرہ ہوا علمائے اہلسنت کی طرف سے مناظر اہلسنت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ اور علمائے بریلوی کی طرف سے مناظر مولوی اشرف سیالوی صاحب تھے۔ سات گھنٹے کے ہونے والے اس مناظرے میں کون کامیاب رہا اور کون ناکام رہا؟ اس کا خلاصہ ہم بریلویوں کے ملتہ فریدیہ ساہیوال سے چھاپی گئی کتاب "مناظرہ جھنگ" کو سامنے رکھ کر آپ کے سامنے پیش

کرتے ہیں۔

(۱) کیا سیالوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے؟

"گستاخ رسول کون؟" کے موضوع پر ہونے والے سات گھنٹے کے مناظرے میں سیالوی صاحب بریلویوں کی گستاخانہ عبارات کا جواب دینے میں بری طرح ناکام رہے۔ اس کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے:

(۱) (الف) تھانوی کو چاہیے کہ کلمے پر نازل ہونے والے قرآن پر ایمان لے آئے تاکہ دامان مصطفیٰ تمہیں کچھ رکھیں (مقیاس حنفیت)۔

(ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کلام اور عمل میں فرق آگیا اور وہ اپنے مقصد میں ناکام ہو گئے۔ (مقیاس حنفیت)۔

جب یہ گستاخانہ عبارات پیش کی گئیں (دیکھیے مناظرہ جھنگ ص 133، ص ۱۹۹) تو سیالوی صاحب جب جواب دینے سے عاجز آ گئے تو آخرکار سیالوی صاحب نے اپنے مولوی کو غیر معتبر کہہ کر جان چھڑانے کی کوشش کی کہ مولوی عمر اچھروی تو میرا ہم عصر ہے اور اس سے بریلوی مسلک کا تشخص نہیں (مناظرہ جھنگ ص 203)۔ جبکہ مولوی عمر اچھروی کو بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری نے اپنے اکابر میں شمار کیا ہے۔ (تذکرہ اکابر اہلسنت)

(۲) پیر جماعت علی شاہ کی صورت نبی علیہ السلام کی تصویر تھی (انوار رسالت)۔

جب یہ گستاخانہ عبارت پیش کی گئی (دیکھیے مناظرہ جھنگ ص 144) تو سیالوی صاحب جب اس کا جواب دینے سے بھی عاجز رہے تو اس سے بھی جان چھڑاتے ہی بنی اور پیر جماعت علی شاہ کے خلیفہ حاجی اللہ دوحایا صاحب کو "نسی مرید" کہہ کر غیر معتبر اور غیر مستند قرار دے دیا (مناظرہ جھنگ ص 152)۔ سیالوی صاحب کا یہ "نسی مرید" نہیں بلکہ پیر جماعت علی شاہ صاحب کا خلیفہ مجاز ہے۔ عوام کو دھوکہ دے رہے ہو "نسی مرید" کہہ کر۔

☆ کیا پیر جماعت علی شاہ کا خلیفہ غیر معتبر ہے؟

☆ کیا پیر جماعت علی شاہ غیر معتبر لوگوں کو خلافت دیتے تھے؟

کیا خوب!! جب جواب نہ آیا تو پیر جماعت علی شاہ کا تحفہ بھی معتبر نہیں۔

(۳) بریلویوں کے پیر میں محمد ﷺ ہیں (تحفت القاب)۔

جب یہ گستاخانہ عبارت سیالوی صاحب کے سامنے پیش کی گئی (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 201) تو سیالوی صاحب نے پیر غلام جہانیاں صاحب آف ڈیرہ غازی خان کو بھی بریلوی تسلیم ماننے سے انکار کر دیا اور ان سے برات کا اظہار کیا (مناظرہ جھنگ صفحہ 221)۔

(۴) الف: جھنڈہ میں باجے والا جھنڈا نبی اکرم ﷺ سے بھی بلند ہوگا (فوائد فریدیہ)۔

(ب) باجے یہ عرش و کرسی اور لوح و قلم ہیں۔ باجے یہ جبرائیل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل ہیں اور باجے یہ موسیٰ و عیسیٰ ہیں (فوائد فریدیہ)

(ج) لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ (فوائد فریدیہ)۔

جب یہ گستاخانہ عبارات پیش کی گئیں (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 224-223) تو سیالوی صاحب نے فوائد فریدیہ اپنی کتاب ماننے سے انکار کر دیا اور یہ عبارات جو بریلویوں کے شہنشاہ ولایت، شہباز طریقت حضرت خواجہ غلام فرید کی طرف منسوب کی ہوئی ہیں۔ سیالوی صاحب نے خواجہ غلام فرید صاحب کا دفاع کرنے سے انکار کر دیا گویا خواجہ صاحب کو بھی ماننے سے انکار کر گئے۔ (مناظرہ جھنگ)

قارئین کرام! جھنگ بریلویوں کے چوٹی کے عالم ابوالحکیم صدیق فانی نے فوائد فریدیہ اپنی کتاب بھی مانا اور اس کتاب پر ہونے والے اعتراضات کو بھی تسلیم کیا اور خواجہ غلام فرید صاحب کا دفاع کرنے کی بھی کوشش کی (آئینہ اہلسنت ص 44) یہ کتاب ڈاکٹر اشرف آصف جلالی نے لکھی ہے۔ قارئین کرام! پتہ چلا کہ جب سیالوی صاحب مناظرے میں جواب دینے سے عاجز ہو جاتے تھے تو بڑی آسانی سے اپنے بڑے بڑے بریلوی اکابر کا انکار کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اپنے شہنشاہ ولایت کا بھی انکار کر گئے۔ سیالوی صاحب کے علم کا پول تو یہیں سے کھل جاتا ہے۔

(۵) (الف) حضرت آدم علیہ السلام شرک کرنے سے پریشان ہو کر خجل تھے (اوراق غم)

(ب) امام الانبیا علیہ السلام کی نبوت کو وفات کے بعد زوال آگیا (اوراق غم)

(ج) فاضل بریلوی ایسے شخص کو کافر نہیں کہتا جو اپنے پیر کو نبی مانتا تھا اور اپنے پیر پر وحی نازل ہونا مانتا تھا اور اپنے پیر کے نام پر اللھم صل علیہ پڑھتا تھا (الکوکبۃ الشہابیہ و تمہید ایمان)۔

(د) حضور علیہ السلام کی تمام صفات چاہے وہ ختم نبوت کی صفت ہو چاہے معصومیت کی صفت ہو، غوث اعظم میں پائی جاتی ہیں (فتاویٰ افریقہ) جب علیحضرت اعلیٰ حضرت اور اعلیٰ حضرت بریلوی مولوی احمد رضا خاں کی گستاخانہ عبارات سیالوی صاحب کے سامنے پیش کی گئیں۔ (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 214-213، ص 227-226) تو سیالوی صاحب جان بوجھ کر ان کا جواب دینے سے بھاگتے رہے اور فضول بحث میں وقت ضائع کرتے رہے اور ان اعتراضات کو مناظرے میں چھوا تک نہیں۔ آج دیکھو تو بے جس کی پردہ داری ہے؟ گھر آ کر حاشیے میں اور گھر میں جواب دینے کی ناکام کوشش آخر یوں کی گئی؟ مناظرے میں جواب نہ آیا تو گھر میں دینے کی کوشش۔ کیا خوب!! سیالوی صاحب گھر میں جواب دے کر بھلا کیسے کامیاب قرار پا سکے؟

(۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کے ڈر کی وجہ سے تبلیغ کا فریضہ سر انجام نہ دے سکے اور آپ قتل ہو گئے (انوار شریعت جلد دوم) جب یہ گستاخانہ عبارت سیالوی صاحب کے سامنے پیش کی گئی (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 131) تو قارئین کرام! سیالوی صاحب نے پہلے تو اپنی پرانی عادت کے مطابق انوار شریعت کے مرتب مفتی محمد اکمل قادری علوی رضوی کو "ساالا محمد اسلم" اور "صوفی محمد اسلم" کہہ کر معتبر ماننے سے انکار کیا (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 146)۔ حالانکہ مفتی محمد اسلم قادری علوی رضوی کی تقریظ "التصدیقات لدفع التلبیسات" میں موجود ہے۔ اس کتاب میں سوا سو سے زائد مفتیان بریلوی کی تقاریظ ہیں۔ یہ کتاب مفتی محمود ساقی اور کرنل انور مدنی کے خلاف لکھی گئی ہے۔ اور یہی وہی مفتی محمد اسلم قادری صاحب ہے جنہوں نے جید بریلوی مولوی نور محمد قادری کے مواعظ کو کئی جلدوں میں مرتب کیا ہے "مواعظ رضویہ" کے نام سے۔ کیا

خوب کہ مفتی محمد اسلم قادری تو آپ نہیں جانتے۔ سیالوی صاحب کے مطالعے اور علم کا یہ حال ہے! لیکن جب سیالوی صاحب اس گستاخانہ عبارت کے سامنے بالکل پھنس گئے اور ان کو جان چھڑانی مشکل ہو گئی تو آخر کار اس عبارت کو گستاخانہ عبارت مان کر بریلوی کے گستاخ ہونے پر مہر ثبت کر دی (مناظرہ جھنگ ص 202) یہ بات بھی مناظرے کی۔ سیالوی صاحب بعد میں گھر میں بیٹھ کر جاتے میں بریلوی مناظر کو کافر بھی لکھ گئے۔ (مناظرہ جھنگ ص 166) قارئین کرام! سیالوی صاحب کی اس عبارت پر بھی نظر دوڑائیں جو انہوں نے "مناظرہ جھنگ" کے شروع میں بطور تنبیہ نقل کی ہے کہ: "جو عبارات پیش کی گئیں وہ بھی محض اپنی حاشیہ آرائی سے گستاخانہ بنانے کی سعی لا حاصل کی گئی ورنہ دراصل عبارات میں کوئی ایسا امر یا ضمنی مضمون و مفہوم ہرگز نہ تھا جیسے کہ مناظرہ کی تفصیلات سے ناظرین کو اندازہ ہوگا۔" (تنبیہ مناظرہ جھنگ ص 35-36)۔ سیالوی صاحب کا یہ سفید جھوٹ قارئین آپ کے سامنے ہے کیونکہ خود اوپر تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ عبارت گستاخانہ ہے پھر بھی محض جھوٹ اور ہٹ دھرمی سے کہا کہ کوئی گستاخانہ عبارت پیش نہ کی جا سکی تو اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے بھلا؟ "ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور"۔ قارئین کرام! سیالوی صاحب نے تو اپنی علمی کمزوری کی وجہ سے بریلوی مناظر اسلام نظام الدین ملتانی بریلوی کا دفاع نہ کر سکے اور ان کو کافر لکھ دیا۔ جبکہ بریلوی مسلک کے چوٹی کے عالم مولوی ابو الکلیم صدیق فانی صاحب کے سامنے جب یہ اعتراض آیا تو انہوں نے سیالوی صاحب کی طرح اپنی علمی کمزوری کی وجہ سے نہ اس عبارت کو گستاخانہ مانا اور نہ بریلوی مناظر کو کافر کہا بلکہ ان کا دفاع کرنے کی کوشش کی اور ان کو مسلمان کہا ہے۔ (آئینہ اہلسنت ص 394) یاد رہے کہ یہ کتاب ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کے حکم سے لکھی گئی ہے تو ان کی ہی شمار کی جائے گی۔ اب فیصلہ بریلوی حضرات کے ہاتھ میں ہے کہ ایک طرف اشرف سیالوی صاحب ہیں جو بریلوی مناظر کو گستاخ اور کافر کہتے ہیں۔ دوسری طرف ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب ہیں جو بریلوی مناظر کو مسلمان مانتے ہیں۔ اب سچا کون ہے؟ اشرف سیالوی یا ڈاکٹر اشرف آصف جلالی جس کا بریلوی مسلک میں بڑا نام ہے؟

(۷) (الف) نبی اکرم ﷺ شکاری کی طرح کافروں کو دھوکہ دیتے تھے (جاء الحق)

(ب) نبی اکرم ﷺ نے کافروں کو جھوٹ بولا اور دھوکہ دیا کہ میرا پیاس خواہ نہیں ہیں (معاذ اللہ) (جاء الحق)۔ جب یہ گستاخانہ عبارات سیالوی صاحب کے سامنے پیش کی گئی۔ (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 47-49) تو سیالوی صاحب جب مناظرے میں ان گستاخانہ عبارات کا جواب دینے میں ناکام رہے تو بھی حاشیہ میں اس طرح جواب دینے کی ناکام اور جاہلانہ کوشش کی کہ: "مولانا صاحب (حق نواز شہید۔ اسلم) اس کی وضاحت فرما سکیں گے کہ دھوکہ دینا شرعاً حرام ہے۔" (حاشیہ مناظرہ جھنگ ص 48)۔ سیالوی صاحب ذرا فاضل بریلوی کے ملفوظات ہی پڑھ لیے ہوتے تو ایسا جاہلانہ جواب بھی نہ دیتے۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں کہ: "دھوکہ دینا شرعاً بعث پرہ لیس فرمائی اور حدیث میں ہے "من غشنا فلیس منا" وہ ہم میں سے نہیں جو دھوکہ دے" (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص 411 مطبوعہ مشتاق بک کارنر لاہور)۔ اسی عبارت کا بھی حاشیے پر یوں جواب دینے کی ناکام کوشش کی کہ نبی اکرم ﷺ کو بری تشبیہ دینے میں توہین نہیں کیونکہ مثال میں ساری صفات اس میں نہیں مانی جاتی کسی ایک بات میں تشبیہ ہوتی ہے (حاشیہ مناظرہ جھنگ ص 52) تو سیالوی صاحب نے یہ مانا کہ نبی اکرم ﷺ کو شکاری دھوکہ دینے والے شخص سے تشبیہ دینے میں توہین نہیں اور نبی اکرم ﷺ دھوکہ دیتے ہیں اور دھوکہ دینا حرام نہیں۔

لیجئے اس کے جواب میں ہم بریلوی مسلک کے گھر کی گواہی دیتے ہیں۔ مولوی کوکب نورانی اوکاڑوی بریلوی لکھتے ہیں کہ "آپ ایسی تشبیہات اور وہ الفاظ استعمال نہ کریں جو کسی طور پر مناسب نہ ہوں۔" (دیوبند سے بریلی ص 38)۔ آگے لکھتے ہیں کہ: "نبی پاک ﷺ سے بڑھ کر مخلوق کوئی نہیں۔ ان کے لئے کوئی گھٹیا اور عامیانہ اور نامناسب یا بری تشبیہ کسی طور پر درست نہیں۔ (دیوبند سے بریلی ص 40) تفسیر نور العرفان سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 48 حاشیہ نمبر 6 میں مفتی صاحب خود لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کی شان میں الٹی مثالیں دینا کفر ہے۔ قارئین کرام! آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو شکاری دھوکہ دینے والے شخص سے تشبیہ یا مثال دینا ٹھیک ہے یا غلط؟

قارئین کرام! یہی وہ بکی گستاخانہ عبارت جس کا جواب سیالوی صاحب اپنا پورا زور لگانے کے باوجود نہ دے سکے۔ آخر کار بریلوی مسلک کے سجادہ نشین کو بھی یہ گواہی دینی پڑی کہ سیالوی صاحب ناکام رہے۔ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"اور اسی موضوع پر سیالوی صاحب ایک عدد مناظرہ کر کے شہرت و دولت کی تحصیل میں مصروف ہیں جبکہ مقابل مناظر نے ان کے ایک ممدوح کی جس عبارت کو گستاخانہ قرار دیا تھا، بات کھنچتے جاری رہنے والے اس مناظرے میں سیالوی صاحب قبلہ اس کی صفائی پیش کر سکے اور نہ اسے ثابت فرما سکے" (لطمۃ الغیب علی ازالۃ الریب ص 92) حافظ امانت علی سعیدی نے اپنی کتاب میں پیر صاحب کو مجدد اور مستند عالم مانا ہے۔ (حیات غزالی زماں ص 6) اس کتاب پر ڈاکٹر سرفراز نعیمی، پروفیسر سید مظہر کاظمی اور مفتی محمد صدیق ہزاروی کی تقاریظ موجود ہیں۔"

یوں قارئین کرام! کیا آپ اب بھی سمجھتے ہیں کہ سیالوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے؟ جبکہ سارے براہین و دلائل ان کے خلاف ہیں۔ آپ یقیناً یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ نہیں، ہرگز نہیں۔ "مناظرہ جھنگ" نامی کتاب میں آپ کو سیالوی صاحب کے یہ الفاظ واضح طور پر نظر آئیں گے کہ چونکہ میری تقریر کا وقت ختم ہو گیا تھا تو اس کا جواب میں مناظرے میں نہ دے سکا اب اس کا جواب بطور حاشیہ میں گھر بیٹھ کر دیتا ہوں۔ اور قارئین کرام! آپ کو جگہ جگہ سیالوی صاحب کا حاشیہ لکھا ہوا نظر آئے گا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ سیالوی صاحب مناظرے میں جواب نہ دے سکے اب بیٹھ کر حاشیے میں دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں۔ مگر ہائے سیالوی صاحب! اکیلے ہی مناظرہ کر رہے ہیں حاشیہ پر۔ کیا خوب!!

(1) اور یہ عقدہ بھی بریلوی ہی حل کریں کہ سیالوی صاحب کے معاون مناظر پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب نے "مناظرہ جھنگ" کے بعد مولانا جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آ کر معافی کیوں مانگی کہ حضرت ہمیں معاف کر دیں کہ ہم نے آپ سے مناظرہ کیا؟ (شرح الفضل الموہبی از مفتی غلام سرور قادری بریلوی لاہوری)

(2) کیا سیالوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے؟

قارئین کرام! جو مناظر محض اپنی کم علمی اور جواب نہ آنے کی صورت میں اپنے ہی علماء اور کتب سے مناظرے میں براءت کا اظہار کرتا ہے اور ان کو ماننے سے انکار کر کے راہ فرار اختیار کرے تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ وہ مناظر کامیاب رہا؟ آپ یقیناً یہی کہیں گے کہ نہیں اور ہرگز نہیں۔ تو اشرف سیالوی صاحب کی مولوی عمر اچھروی سے براءت، بریلوی مناظر اسلام نظام الدین ملتانی کو کافر گستاخ، مفتی محمد اسلم قادری عطاری سے براءت اور فرقہ بندیہ سے براءت کا اظہار آپ مذکورہ بالا عبارات میں پڑھ چکے ہیں۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا اور اجمل العلماء مولوی الحاج میں اجمل شاہ صاحب بریلوی جو کہ "شہاب ثاقب" کے مصنف ہیں جس کی بریلوی علماء بھی تشہیر کرتے ہیں۔ جب ان کی بات کی گئی تو سیالوی صاحب نے ان سے بھی براءت کا اعلان کر دیا (مناظرہ جھنگ ص 243) آگے سیالوی صاحب نے مولانا ذاکر صاحب سے بھی اعلان براءت کر دیا اور جمعیت علمائے پاکستان کے بریلوی مولوی عبد الستار نیازی سے بھی اظہار براءت کر دیا (مناظرہ جھنگ ص 245) کیا سیالوی صاحب ان ٹھوس ثبوتوں کے باوجود بھی کامیاب رہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔

(3) کیا سیالوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے؟

قارئین کرام! کبھی بھی مناظرے سے فیصلے کا دارومدار منصفین اور فیصلے کرنے والے ججز حضرات پر ہوتا ہے اور اگر منصفین کسی ایک فریق کی طرف داری یا جانبداری کریں تو یقیناً وہ فیصلہ کبھی بھی قابل قبول نہیں ہوتا اور کوئی عقل مند شخص اس فیصلے کو صحیح تسلیم کرتا ہے۔ تو مناظر اہلسنت نے بھی منصفین کی طرف داری دیکھنے کے بعد منصفین کے طرف دارانہ فیصلے کو ماننے سے انکار کر دیا (مناظرہ جھنگ ص 196) منصفین کی طرف داری ملاحظہ فرمائیں۔

(1) مناظر اہلسنت جب بریلوی مسلک کے ایک صدر العلماء قاضی عبد النبی کوکب "مصنف مقالات یوم رضا" کا حوالہ پیش کرنے لگے تو "صدر منصف پروفیسر تقی الدین انجم" نے ٹوک دیا کہ "قاضی عبد النبی کوکب کا حوالہ نہ دیں وہ میری طرح کا ایک استاد اور لیکچرر تھا۔ اس سے بریلوی مسلک کا تشخص قائم نہیں ہوا۔" (مناظرہ جھنگ ص 267)

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ منصف کو یہ حق کس نے دیا کہ بریلوی مسلک کے تشخص کا تعین کریں۔ مگر منصف صاحب کا یہ کہنا محض طرفداری پر مبنی تھا۔ کیونکہ "یوم رضا" پر پڑھے جانے والے مقالات ہی اس کتاب میں ہیں جو جید علماء کے تھے اور اس پر تصدیقات بھی جید علماء کی ہیں تو یہ منصف کا ٹوکنا جانبداری نہیں تو کیا تھا؟

(۲) مناظر اہلسنت جب پیر جماعت علی شاہ صاحب کے خلیفہ حاجی اللہ دوحایا صاحب کی کتاب انوار رسالت کا حوالہ پیش کر رہے تھے تو صدر منصف پروفیسر تقی الدین انجم صاحب نے ٹوک دیا کہ: "مستند کتابوں کا حوالہ پیش کریں۔"

مناظر اہلسنت: "کیا یہ بریلوی کی کتاب نہیں ہے۔"

منصف جناب انجم صاحب: "ہو یا نہ ہو آپ یہ حوالہ پیش نہیں کر سکتے۔"

قارئین کرام! یہ طرفداری نہیں تو اور کیا ہے؟

(۳) صدر منصف پروفیسر تقی الدین انجم صاحب علمائے اہلسنت والجماعت علمائے دیوبند سے کہنے لگے کہ: "جب مانتے ہو کہ گستاخی رسول اللہ ﷺ کفر ہے تو اس پر اڑے ہوئے کیوں ہو؟ اور محض لفظوں میں الجھا دیا کہ لوگوں کے دماغ خراب کر رہے ہو۔ کیا مدارس قائم کرنے اور طلباء کو پڑھانے کا تمہارے سامنے یہی مقصد ہے ان کے ذہنوں میں صرف یہی چیز ڈالتے ہو اس وقت عالم اسلام تم سے کیا تقاضا کرتا ہے۔ ملک پاکستان کس امر کا متقاضی ہے اور غیر تمہارے متعلق کیا سوچتے ہیں مگر تم صرف لفظی بحثوں پر لڑ رہے ہو" (مناظرہ جھنگ ص195)

قارئین کرام! جو منصف پہلے ہی کسی فریق کو گستاخ سمجھتا ہو اور کہتا ہو تو اس منصف سے حق کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے۔ وہ منصف طرفداری نہیں کرے گا تو اور کیا کرے گا۔

(۴) اس کے علاوہ منصفین مناظر اہلسنت کی تقریر کے دوران بولتے رہے، جو کہ ان کی طرفداری کا پکا اور ٹھوس ثبوت ہے (حاشیہ مناظرہ جھنگ 268)۔ یہ طرفداری نہیں تو پھر جانے طرف داری کس چیز کا نام ہے؟

(۵) منصفین دوران مناظرہ میں مناظر اہلسنت کو بار بار اور بلاوجہ ٹوکتے رہے (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 244,135,144-145,268,264,253-254,83-84) منصفین کے بار بار ٹوکنے پر مناظر اہلسنت بھی شکوہ کیے بغیر نہ رہ سکے۔ (مناظرہ جھنگ ص183)

(۶) ناظرین منصفین حضرات میں شیعہ اور بریلوی تھے۔

قارئین کرام! ایسا ان براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ کے بعد بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ سیالوی صاحب کامیاب ہوئے؟

فیصلہ مناظرہ جھنگ پر ایک نظر

قارئین کرام! سازش پہلے سے تیار تھی کیونکہ پروفیسر تقی الدین انجم (صدر منصف) نے ایک نجی محفل میں یہ کہا کہ ہم پر سرکاری دباؤ تھا کہ ہم مولوی حق نواز کی شکست کا فیصلہ دیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ فیصلہ ایک سال پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ فیصلے کی عبارت کے نیچے جو تاریخ مع دستخط کے ساتھ موجود ہے اس میں تاریخ 1978ء کی ہے اور مناظرہ 1979ء میں ہو رہا ہے۔ اب ہم فیصلے کی عبارت کی طرف آتے ہیں کہ "منصفین نے اشرف سیالوی کو مثبتانہ انداز استدلال کی بناء پر کامیاب قرار دیا ہے۔" فیصلہ دلائل کی بنیاد پر ہوتا ہے استدلال کی بنیاد پر نہیں۔

اس فیصلے کا مطلب یہ ہے کہ اگر 21 فیصد دیوبندی گستاخ رسول ﷺ ہے تو 19 فیصد بریلوی گستاخ رسول ﷺ ہے کیونکہ "مثبت" "معمولی فرق" کو کہتے ہیں۔ تو مناظر اہلسنت نے تو فیصلے کو قبول نہ کیا جبکہ سیالوی صاحب نے فیصلے کو صحیح مان کر خود کو گستاخ رسول ﷺ اور بریلویوں کو گستاخ رسول ﷺ مان لیا۔ رہی بات "کامیاب" کے لفظ کی تو اس کی حقیقت ہم نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے کہ کون کامیاب رہا اور کون ناکام رہا؟! اگر گستاخ رسول ﷺ ہونے کو کامیاب قرار دیتے ہو تو ایسی کامیابی سیالوی صاحب ہی کو مبارک ہو۔

سیالوی صاحب کی دو رنگی

سیالوی صاحب نے کہا کہ ہمارے بریلوی مسلک کا تشخص اعلیٰ حضرت کی وجہ سے ہے ان کے شاگردان کرام "مولانا نعیم الدین مراد آبادی" "مولانا ظفر الدین بہاری اور مولانا امجد علی بہار

شریعت وغیرہ ہم سے ہے۔ (مناظرہ جھنگ ص 203)۔ سیالوی صاحب نے دوران مناظرہ تو مذکورہ بالا بریلوی علماء کا نام لیا مگر گھر آکر ان کو اپنی غلطی اور جہالت کا احساس ہوا تو گھر آکر لکھا کہ "الغرض مولوی صاحب اپنی تمام کوشش کے باوجود اکابر اہلسنت علی الخصوص مولانا فضل رسول بدایونی شہید ملت حضرت مولانا فضل حق بدایونی خیر آبادی، حضرت پیر مہر علی شاہ دامت فیوضہم امام اہلسنت حضرت احمد رضا خاں صاحب بریلوی حضرت نعیم الدین مراد آبادی، حضرت مولانا امجد علی خان صاحب، حضرت مولانا ظفر الدین بہاری، حضرت غلام محمود پپلانوی وغیرہم کی کوئی عبارت پیش نہ کر سکے۔ (تنبیہ مناظرہ جھنگ ص 15) مناظرے میں تو ان اکابر کا نام تک نہ لیا اب لے رہے ہیں؟ یہ دورنگی کس وجہ سے ہوئی؟ یہ تو بریلوی علماء ہی بتاسکیں گے۔

(۲) سیالوی صاحب نے مناظرے میں تو اپنے بریلوی عالم عبدالستار خان نیازی کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس کا دفاع نہ کیا مگر گھر آکر حاشیہ چڑھا کر ان کو مان کر ان کا دفاع کرتے ہیں "اگر حق نواز صاحب نے مزید تسلی کرنی ہو تو مولانا عبدالستار خان صاحب سے یہی سوال لکھ کر جواب منگوالیں تاکہ قول قائل کا زبان قائل ہی فیصلہ ہو جائے (مناظرہ جھنگ ص 243)۔ سیالوی صاحب اگر تمہارے لئے قائل کا قول حجت ہے تو علماء دیوبند سے مناظرہ کرنے ہی کیوں آئے بلکہ ان کی طرف سے صفائی تو کب سے آچکی تھی اس دورنگی کا بھی بریلوی مولوی ہی جواب دیں گے؟

(۳) سیالوی صاحب نے اسی طرح مولانا ڈاکٹر صاحب خلیفہ ضیاء الدین سیالوی صاحب کو معتبر ماننے سے مناظرے میں انکار کر دیا تھا اور ان کا دفاع نہ کیا مگر گھر آکر سیالوی صاحب کو جانے کیا سوجھی اور حاشیہ میں دفاع کرنے لگے۔ (مناظرہ جھنگ ص 244)

(۴) سیالوی صاحب نے مناظرہ جھنگ میں مفتی محمد اسلم قادری کو ماننے سے انکار کر دیا تھا لیکن سیالوی صاحب کی دورنگی ملاحظہ کریں کہ "فیصلہ معرفت مذہب" میں اس کی تقریظ لکھی ہے۔

(سیالوی صاحب پر ایک نظر)

(۱) سیالوی صاحب نے جگہ جگہ علمائے اہلسنت دیوبند کے ساتھ "مولانا صاحب" کہا ہے۔ (دیکھئے مناظرہ جھنگ) جبکہ فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان کے فتاویٰ جات کی رو سے دیوبندی مولویوں کو "مولانا صاحب" لکھنا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 15، والطاری الداری)۔ اس رو سے تو سیالوی صاحب کیا ثابت ہوئے؟ آپ خود فیصلہ کریں؟

(۲) سیالوی صاحب نے مناظرے میں جگہ جگہ نبی پاک علیہ السلام کے لئے "رسالت مآب" اور "آنحضرت" کے الفاظ استعمال کئے۔ (دیکھئے مناظرہ جھنگ)۔ جبکہ بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار نعیمی کے صاحبزادے مفتی اقتدار احمد خان نعیمی نے لکھا ہے کہ یہ الفاظ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کیلئے استعمال کرنا گستاخی ہے۔ اور یہ عامیانہ الفاظ ہیں۔ (فتاویٰ نعیمیہ) تو سیالوی صاحب نے گستاخی کی۔

(۳) سیالوی صاحب نے تحذیر کی نسبت نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طرف کی ہے (کوثر الخیرات) جبکہ مولوی محبوب علی خان قادری برکاتی نے لکھا ہے کہ نبی پاک علیہ السلام کی طرف [illegible] کی نسبت کرنے والا کافر ہے۔ (نجوم شہابیہ) تو سیالوی اپنے مولوی کے فتوے کی رو سے کافر ہوئے۔ اس نجوم شہابیہ پر بریلوی اکابر کے دستخط ہیں۔

(۴) سیالوی صاحب نے لکھا ہے کہ نبی اور شیطان کا علم برابر ہے۔ (کوثر الخیرات) [illegible] غلام الدین ملتانی بریلوی لکھتا ہے کہ جو شخص کہے کہ نبی اور شیطان کا علم برابر ہے وہ شخص کافر ہے۔ (انوار شریعت ج ۱)

(۵) مفتی محمود ساقی اور کرنل انور مدنی نے لکھا ہے کہ اشرف سیالوی گستاخ غوث اعظم بلکہ گستاخ رسول ﷺ بھی ہے۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۱۷۶)

(۶) مفتی محمود ساقی اور کرنل انور مدنی نے یہ بھی لکھا ہے کہ اشرف سیالوی آپ کے [illegible] ہے۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں)

(۷) اشرف سیالوی کے شیخ طریقت پیر خواجہ قمر الدین سیالوی نے اس کو [illegible] کر دیا۔

اس کے کلام کو فضول اور اسے بے ادب اور مغضوب قرار دیا۔ (انوار قمریہ ج 3 ص 235 مطبوعہ پنجابی کالونی کراچی بحوالہ پیر کرم شاہ کی کرم فرمایاں ص 175 نیا مطبوعہ)

(۸) بریلویوں نے لکھا ہے کہ اشرف سیالوی شیطان کی مسند پر بیٹھتا ہے۔ (ایضا ص 306)

(۹) بریلوی نے لکھا ہے کہ اشرف سیالوی یہودیوں کی طرح ہے۔ (ایضا ص 306)

(۱۰) پیر نصیر الدین گولڑوی سجادہ نشین گولڑہ شریف لکھتے ہیں کہ کعب بن اشرف قرظی یہودی سے مولوی اشرف سیالوی تقریبًا چار قدم آگے ہیں۔ (لطمۃ الغیب علی ازالۃ الریب)

تلک عشرۃ کاملۃ

کیا سیالوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے یا ناکام؟؟؟

یقینا ہر طرف ناکام رہے۔ اپنوں میں بھی غیروں میں بھی۔ ثبوت حاضر ہیں!!!

فیصلہ مناظرہ جھنگ اور کیا یہ فیصلہ ہے...؟

قارئین بریلوی علما مناظرہ جھنگ پر کیے گئے فیصلہ پر خوش ہوتے ہیں حالانکہ ان کے مناظر اشرف سیالوی کو اپنے اصول کی رو سے خوش نہ ہونا چاہیے تھا کیونکہ یہ فیصلہ خود سیالوی صاحب کے اصول کے بھی خلاف تھا۔ مختصر طور پر یوں سمجھیے کہ سیالوی صاحب نے ایک عدد کتاب تحقیقات نامی لکھی۔ بریلوی علما نے اس کی تردید کی اور سیالوی صاحب کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا۔ الغرض فریقین کے مابین ایک متفقہ حکم تجویز کیا گیا۔ جس کا تعلق نہ صرف بریلوی مذہب سے ہے بلکہ بریلوی علماء میں نہایت ثقہ مستند اور قابل اعتبار تسلیم کیے جاتے ہیں۔ ان حکم کا نام پیر محمد چشتی پشاوری ہے۔ مولانا موصوف نے جو فیصلہ لکھا اس کو سیالوی صاحب نے ہرگز قبول نہ کیا بلکہ ایک رسالہ "کیا یہ فیصلہ ہے" تحریر کیا اس کا ایک اقتباس ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

میری کتاب کا اگر مطالعہ کر رکھا تھا اور میرے نظریے سے واقف تھے اور اس کے خلاف تھے تو وہ خود فریق تھے ان کو ثالث بننے کا حق نہ تھا اور نہ بنائے جانے کا مطالبہ کرنا زیبا تھا حالانکہ وہ ثالث بنائے جانے کے مطالبہ کرنے سے پہلے بار

بار ملاقاتوں میں اور فون وغیرہ پر دلاشوں میں یہی تاثر دیتے رہے کہ میں آپ کے موقف کے لیے فضا ساز گار کر رہا ہوں اور جو اس موقف میں بندہ کے مخالف تھے ان کے بارے میں سخت تشویش اور اضطراب کا اظہار کرتے رہتے تھے۔

لیکن بعض ازاں میرے والا موقف تسلیم کرنے کے باوجود پیر اچھیری سے کام لیا بہر کیف اس کو فیصلہ کا نام دینا سراسر زیادتی ہے یہ صرف اور صرف یک طرفہ کاروائی ہے اور سینہ زوری ہے۔ (کیا یہ فیصلہ ہے، ص ۷)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

نیز علامہ صاحب نے از رو ئے فیصل ہونے کے فریقین کے دلائل کا موازنہ پیش کرنا تھا نہ کہ اپنا نظریہ مسلط کرنا تھا۔ (کیا یہ فیصلہ ہے، ص ۹)

قارئین بریلوی مذہب کے مشہور عالم پیر محمد چشتی نے جب سیالوی کے خلاف فیصلہ لکھا تو سیالوی صاحب نے پیر محمد چشتی صاحب کو جانب دار اور پیر اچھیری کا مرتکب قرار دیا اور اگر سیالوی صاحب کے حق میں فیصلہ ہوتا جیسا کہ پیر صاحب نے فون پر باور کرایا تھا اگرچہ بعد میں مکر گئے تو سیالوی صاحب کبھی بھی ان کو پیر اچھیری کرنے والا قرار نہ دیتے۔ اب اگر مناظرہ جھنگ میں بنے والے ثالثین جوکہ بریلوی مذہب اور شیعہ مذہب سے تعلق رکھنے والے تھے ان کو ہم جانبدار قرار دیں تو بریلوی قلمکار حرکت میں آجاتے ہیں "خالص اللہ المشتکی"

سیالوی صاحب کے تاریخی کارنامے

قارئین ایک عدد تاریخی کارنامہ مناظرہ جھنگ پر ایک نظر آپ نے پڑھ لیا اب ایک اور کارنامہ بھی پڑھ لیں۔ بریلوی مذہب میں شرک کے بکثرت جراثیم موجود ہیں۔ البتہ سیالوی صاحب نے جو تحریک چلائی اس کو شرکیہ تحریک کا عنوان دیا جا سکتا ہے۔ البتہ پیر نصیر الدین گولڑوی سجادہ نشین گولڑہ شریف کی شرک و بدعت کی تردید میں کاوش قابل تحسین ہے۔ چنانچہ پیر نصیر الدین گولڑوی صاحب سیالوی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حالانکہ جھنگ جہاں آپ جمعہ پڑھاتے ہیں اس علاقے میں متعدد دربار ایسے ہیں

جہاں واضح طور پر قبروں کے سامنے سجدہ ہوتا ہے، مزارات کے طواف ہوتے ہیں۔ لوگ درختوں کے نیچے کپڑے پھیلا کر اولاد مانگتے ہیں اگر چادر پر پتا آ جائے تو بیٹا اور اگر پتہ آ گرے تو بیٹی (معاذ اللہ) انہوں نے کبھی اس شرک صریح اور بدعت قبیح کے خلاف کوئی کتاب لکھی ہو تو منظر عام پر لائیں۔
(لطمۃ الغیب ص ۳۷)

پیر نصیر الدین کا اشرف سیالوی کو غیرت دلانا

پیر صاحب فاضل بریلوی کا ایک شعر لکھنے کے بعد سیالوی سے مخاطب ہیں:

کثرت بعد قلت پہ اکثر درود
عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

سیالوی صاحب اب فرمائیں کہ فاضل بریلوی جو میرے خیال میں آپ سے زیادہ فاضل اور عالم باعمل اور ناموس مصطفیٰ اور اولیاء کے محافظ تھے اس محولہ بالا شعر میں کس عزت اور کس ذلت کا ذکر فرما رہے ہیں۔ کیا ان کو شان رسالت کا علم نہ تھا کہ انہوں نے ذلت کی نسبت آپ کی ذات عالیہ کی طرف کر دی کیا آپ کے فتویٰ گستاخی کی زد میں نہیں آتے؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں۔ معلوم ہوا کہ فاضل بریلوی نے اپنے اس شعر میں مکی دور کے مصائب اور طرح طرح کے توہین آمیز سلوک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے آقا و مولیٰ آپ کی اس عزت پر لاکھوں سلام ہوں جو مدنی دور کی تھی وہ اس ذلت کے بعد آپ کو عطا کی گئی۔
(لطمۃ الغیب ص ۳۲)

آگے پیر صاحب لکھتے ہیں۔
اگر آپ کے نزدیک ذوات انبیاء کی طرف کسی قسم کی ذلت یا رسوائی کا انتساب یا منسوب کرنا اس لحاظ سے بھی بصورت امتحان ذلت آ سکتی ہے انبیاء کی گستاخی ہے تو لیجیے سب سے پہلے آپ مولانا احمد رضا خان پر گستاخی کا فتویٰ داغ دیجیے۔ جس نے

بالی سے آپ کے صحابہ کرام نے مجبوراً ہجرت اور گمراہی وغیرہ کے الفاظ بولے ہیں۔
(لطمۃ الغیب ص ۳۳)

علامہ اشرف سیالوی اور امور شرکیہ

سیالوی صاحب نے اپنی عاقبت خراب کرنے کے لیے توحید جیسے بنیادی عقیدہ کو داغدار کرنے کی سعی ناکام کی ہے اور امور شرکیہ کو صحیح ثابت کرنے کے لیے ایک مستقل کتاب تحقیق توحید و رسالت بھی تحریر فرمائی ہے۔ (اور اس کا جواب ہمارے گلستان توحید و رسالت میں ملاحظہ فرمائیں) بریلوی علماء آج کل ایک نئی تحقیق پیش کرتے ہیں کہ اس امت سے شرک ہو ہی نہیں سکتا۔ اور دلیل میں ایک حدیث بطور حوالہ کے پیش کر دیتے ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس پر تفصیلی بحث دیکھنے کے لیے گلستان توحید و رسالت دیکھیں وہاں پر اس پر عمدہ بحث کی گئی ہے۔ البتہ یہ جو بریلوی علماء ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ امت شرک کر ہی نہیں سکتی اور اس شرکیہ امور کو توحید ثابت کرنے کا ذمہ مشہور بریلوی عالم اشرف سیالوی صاحب ہیں۔
اب ذیل میں آنے والے صفحات پر بریلوی مذہب کی مسلمہ شخصیات سے شرک کی تعریفات پیش کرتے ہیں پھر اس پر تبصرہ ملاحظہ فرمائیں۔

شرک کی تعریف بریلویت کی مسلمہ شخصیات سے

(۱) یہی شرک ہے کہ جس سے ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی محبت دل میں ہو۔ (ملفوظات ضیاء الامت ص ۴۹ پیر کرم شاہ صاحب مجدد اعظم صاحب فاضل بھیرہ شریف)

(۲) صرف بتوں کی پوجا ہی شرک نہیں بلکہ شرک یہ ہے کہ تو اپنی خواہش کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا دنیا اور آخرت کی کسی چیز کو بھی چاہنا شرک میں داخل ہے پس اللہ تعالیٰ کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ اس کا غیر ہے جب تو اس کے ماغیر کی طرف مائل ہو گا تو بے شک تو نے غیر کو خدا کا شریک ٹھہرایا اس لیے اس کے ماسوا سے پرہیز کر۔ (فتوح الغیب ص ۷۲ تا ۹۸، شیخ جیلانی ترجمہ

عبدالاحد قادری)

(۳) ضرر اور نقصان سے بچنے کے لیے غیر کی طرف نہ دیکھ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ شرک ہے۔ (فتوح الغیب ص ۱۴۳ شیخ عبدالقادر جیلانی)

(۴) انبیاء اور اولیاء کو ہر وقت حاضر و ناظر جاننا اور اعتقاد رکھنا کہ ہر حال میں وہ ہماری ندا سنتے ہیں اگرچہ دور سے بھی ہو شرک ہے۔ کیونکہ یہ صفت اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے۔ (مجموعہ الفتاوی عبدالحی لکھنوی ص ۳۶)

(۵) شفیع غالب کے معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہماری سفارش کرے گا اور اتنا غلبہ حاصل ہے کہ خدا اس کی سفارش کو رد نہیں کر سکتا یہ بھی شرک ہے۔

(راہ ورسم منزل ہا ص ۱۴۵۔ پیر نصیر الدین گولڑوی)

(۶) حقیقی معنی کے لحاظ سے غوث اعظم اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کسی اور کو یہ لقب دینا شرک ہے۔ (امانت واستعانت ص ۱۸)

(۷) مجازاً کسی کی طرف دستگیری و مشکل کشائی کی نسبت کر دینا موجب کفر نہیں۔ تاہم بلند درجہ اور مقام کے صوفیاء سے بھی شرک میں شمار کرتے ہیں۔

(کشف المحجوب غنیۃ الطالبین فتوحات مکیہ وغیرہ امانت واستعانت ص ۳۶)

(۸) یا رسول اللہ کہنا وقت سونے اور نشست اور ہر کار وغیرہ کے وقت ممنوع ہے اور بحیثیت حاضر و ناظر کہنا شرک ہے۔ (فتاویٰ مسعودی ص ۵۳۹)

(۹) بفرمان نبوت غیر اللہ کی قسمیں کھانے والا کافر و مشرک ہو جاتا ہے۔

(العطایا الاحمدیہ ج ۳ ص ۳۹۳)

(۱۰) حقیقت یہ ہے کہ امر اس میں بالعموم افعال شرکیہ کا ارتکاب ہونے لگا ہے۔

(فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں ص ۵۳ ڈاکٹر محمد مسعود)

(۱۱) حضور کو سجدہ بنظر عبادت ہو تو کفر و شرک۔

(مولانا نقی علی۔ جواہر البیان ص ۲۳۸)

(۱۲) امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی پیدائش سے قبل کی پیش گوئی ہے ایک روز حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز جنگل میں بیٹھے ہوئے مراقبہ میں مشغول تھے کہ یکایک آسمان سے ایک نور ظاہر ہوا جس سے تمام عالم منور ہو گیا۔ آپ کو اس وقت الہام ہوا کہ آپ کے پانچ سو سال بعد جبکہ تمام عالم میں ضلالت و گمراہی و شرک و بدعت کا دور دورہ ہو گا اس وقت ایک بزرگ وحید امت پیدا ہو گا جو دنیا کو الحاد و زندقہ اور شرک و بدعت کا نام مٹا دے گا۔

(خزینۂ معرفت ص ۱۳۹، میاں شیر محمد شرقپوری)

(۱۳) پیر نصیر الدین گولڑوی گستاخ زمان مولوی اشرف سیالوی سے مخاطب ہو کر تحریر کرتے ہیں:

حالانکہ جھنگ جہاں آپ جمعہ پڑھاتے ہیں اس علاقے میں متعدد دربار ایسے ہیں جہاں واضح طور پر قبروں کے سامنے سجدہ ہوتا ہے۔ مزارات کے طواف ہوتے ہیں۔۔۔ معاذ اللہ انہوں نے کبھی اس شرک صریح اور بدعت قبیح کے خلاف کوئی کتاب لکھی ہو تو منظر عام پر لائیں۔ (لطمۃ الغیب ص ۳۷)

(۱۴) شرک فی الاستعانہ مردوں سے استعانت اور حاجتیں طلب کرنے اور ان کی توجہ مبذول کرنے میں شرک کا ارتکاب کرنا شرک کی قبیح ترین صورت ہے حالانکہ عبادت اور استعانت تو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔

(تذکار بگویہ ج ۱ ص ۱۱۵)

(۱۵) مولانا احمد الدین بگوی لکھتے ہیں:

اس دور میں شرک اور اس کی مختلف اقسام عوام و خواص میں پھیلی ہوئی ہیں۔

(تذکار بگویہ ج ۱ ص ۱۸)

(۱۶) کسی کو خدا کی طرح حاضر و ناظر جان کر پکارنا شرک ہے۔

تمہارے نام پر قربان یا رسول اللہ

فدا ہے تم پہ میری جان یا رسول اللہ

اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ میری جان حضرت پہ قربان اور اس کی جملہ خبریہ ہے کہ اس نے ندائیہ جملہ بولا ہے کیا ضرور کہ یوں کہو کہ یہ شخص تو خدا کی طرح حاضر و ناظر جان کر پکارتا ہے۔ ہاں البتہ تم خود معنی شرک اور کفر کے لوگوں کے دلوں میں جماتے ہو یہ تحفہ کرکے یا نہیں ہوتا مگر واسطے حاضر کے اور خطاب نہیں کیا جاتا مگر حاضر کو حالانکہ یہ قاعدہ غلط ہے کلام عرب میں غائب کو خطاب اور ندا موجود ہے۔

(انوار ساطعہ ص ۴۵۹)

(۱۷) خواجہ غلام فرید صاحب فرماتے ہیں:

وہابی کہتے ہیں کہ انبیاء اور اولیاء سے مدد مانگنا شرک ہے بے شک غیر خدا سے مدد مانگنا شرک ہے۔

(مقابیس المجالس ص ۷۹۶)

(۱۸) سید احمد کبیر رفاعی لکھتے ہیں:

اولیاء سے مدد مت مانگو اور ان سے فریاد کرو اس لیے کہ یہ شرک ہے۔

(البرہان المؤید ص ۱۳۶)

قارئین کرام، بریلوی مذہب کی مسلمہ شخصیات سے شرک کی تعریفات آپ نے پڑھ لیں اگر صرف ان تعریفات کو سامنے رکھ کر بریلوی کتب سے حوالہ جات اکٹھے کیے جائیں تو ایک مکمل شرعیہ دستاویز اور زلزلہ نامی کتاب کا الزامی جواب بصورت احسن دیا جا سکتا ہے تا ہم زلزلہ نامی کتاب کا عدا ان شمن جواب خصوصا توحید کا نجز نا قابل تردید ہے۔

اب بریلوی علماء کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ سیالوی صاحب مذکور کے بالخصوص مشن احیاء شرک کو چھوڑ کر توحید کا دامن تھام لیں تا کہ کسی قسم کی ذلت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑے۔

مشہور بریلوی مناظر گستاخ شیخ عبدالقادر جیلانی کی تصدیق کرنے والے بریلوی علماء کرام

مشہور گستاخ ذوالجلال اشرف سیالوی کی متعدد بریلوی علماء نے ان کے مرنے کے بعد ان کی نہ صرف تائید فرمائی ہے بلکہ اس کی تعریف اور تحسین اور اکابر علماء میں ان کا شمار کیا ہے۔

بانی دعوت اسلامی محمد الیاس عطار قادری

سوتی پیغام بنام صاحبزادہ مولانا فرید الدین سیالوی

ان کا انتقال ہو گیا بڑا افسوس ہوا موت العالم موت العالم، بہت بڑے پائے کے عالم تھے آپ کے والد صاحب اکابر علماء میں سے تھے۔ ان کا سایہ اٹھ گیا، اہل سنت ایک بہت بڑی شخصیت سے محروم ہو گئے اللہ تعالیٰ حضرت کو خوب رحمت فرمائے حضرت کے درجات بلند فرمائے۔ (تحفۃ الاسلام اشرف سیالوی نمبر ص ۲۸۷)

پیر محمد امین الحسنات شاہ

شیخ الحدیث مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے ممتاز عالم دین ہیں جنہوں نے اپنا اوڑھنا بچھونا ہی علم کو بنائے رکھا ان کو شہرت بھی علم سے ملی اور بعد از وصال بھی علم ہی ان کی شناخت ٹھہرا۔ آپ کے وصال سے اہل سنت ایک بہت بڑی علمی شخصیت سے محروم ہو گئے اور اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

کوئی شہ کار بنتا ہے جگر کا خون دینے سے
ہنر اپنا دکھانے میں زمانے بیت جاتے ہیں

(تحفۃ الاسلام نمبر ص ۲۸۸)

جماعت اہلسنت پاکستان

شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی سفیر عشق رسول تھے۔ ان کی دینی خدمات اور تحقیقی خدمات (بالخصوص تحقیقات اور تحقیق از مولف) ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی ان کی وفات اہل حق کے لیے ایک بڑے سانحے سے کم نہیں حضرت شیخ الحدیث نے گمراہی اور جہالت کے خلاف زندگی کے آخری سانس تک بھی جہاد جاری رکھا اہل اسلام ان کی کتابوں اور فتووں سے راہنمائی حاصل کرتے رہیں گے۔

مرکزی امیر صاحبزادہ مظہر سعید کاظمی مرکزی ناظم اعلیٰ سید ریاض حسین شاہ دیگر رہنماؤں میں شاہ تراب الحق قادری، مفتی محمد اقبال چشتی علامہ سید مظفر شاہ جمالی پیر سید شمس الدین شاہ پیر سید خضر حسین شاہ سیالوی محمد نواز کھرل کا مشترکہ بیان (ہفت روزہ اخبار العلماء راولپنڈی ۸ اپریل ۲۰۱۳ء)

چند اور شخصیات

تحفۃ الاسلام میں لکھا ہے:

ان گنت اہم شخصیات کے تاثرات کے باوجود کیا آخر تک حضرات سے فون پر بات ہوئی کچھ نے زبانی تعزیت اور دعائے مغفرت کی اور موسمی مصروفیات اور جسمانی عوارض کے باعث لکھنے سے معذرت کی لیکن حالات کے حسب معمول پر آجانے پر لکھنے کا وعدہ فرمایا، ان میں مولانا مفتی حبیب الرحمان ہزاروی، علامہ مفتی جمیل احمد نعیمی، حاجی محمد حنیف طیب، شیخ الحدیث علامہ عبد الستار سعیدی، علامہ سید شاہ حسین گردیزی، علامہ محمد اعظم سعیدی، مولانا محمد شریف رضوی، مولانا مفتی گل احمد خان عتیقی، مفتی محمد رضا، المصطفیٰ محمد شریف القادری نمایاں ترین شخصیات ہیں۔

(تحفۃ الاسلام نمبر، ص ۳۳۲)

جنازہ میں شریک ہونے والے بریلوی علماء و مشائخ

مدیر تحفۃ الاسلام لکھتے ہیں:

حسب وصیت علامہ مقصود احمد قادری (سابق خطیب مسجد داتا دربار لاہور) نے امامت کرائی۔ قبرگاہ میں سیکڑوں علماء اور ہزاروں عوام تھے۔ پیرزادہ امین الحسنات شاہ، صاحبزادہ محمد محب الحق محمودی، علامہ محمد شریف رضوی، مولانا سعید احمد اسد، حضرت مولانا محمد ابراہیم سیالوی، مولانا محمد احمد بصیر پوری، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری، صاحبزادہ ابو الحسن شاہ، مولانا حافظ محمد خان نوری، پیر سائیں غلام رسول قاسمی، مفتی محمد فضل رسول سیالوی، مفتی محمد اقبال مصطفوی، مولانا غلام نصیر الدین چشتی، مفتی غلام حسن قادری، ڈاکٹر ممتاز احمد حریری، جناب صبغت اللہ قادری، مولانا جان

محمد مصطفائی اور دعوت اسلامی کی کابینہ کے ارکان نے شرکت کی۔

(تحفۃ الاسلام نمبر، ص ۲۹۰)

چند دیگر محققین اور فضلاء کی تائیدات

تحفۃ الاسلام نمبر میں متعدد بریلوی علماء و مشائخ کی تائیدات موجود ہیں تاہم بطور اختصار کچھ کے نام لکھے جاتے ہیں۔

علامہ قاضی عبد الرزاق بھترالوی، پیر سائیں غلام رسول قاسمی، مفتی محمد ابراہیم سیالوی، مفتی محمد فضل رسول سیالوی، مولانا محمد عمر حیات باروی، مفتی غلام حسن قادری، پیر مشتاق احمد شاہ الازہری۔ (تحفۃ الاسلام نمبر، ص ۳)

لمحہ فکریہ

قارئین اتنی بڑی تعداد میں بریلوی علماء و مشائخ نے سیالوی صاحب کی تائیدات اور تصدیقات کی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب حضرات سیالوی صاحب کے عقائد و نظریات سے بھی متفق ہوں گے تاہم اگر کوئی فاضل محقق ہماری اس تحریر کو پڑھ کر اپنی براءت کا اظہار کرے تو اس کی اپنی سوابدید ہوگی۔

دست و گریباں

مسئلہ ششم

(حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کو کافر و مشرک قرار دینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت نسبی پر حملہ ہے۔)

مؤلف: مناظر اہلسنت مولانا ابوایوب قادری

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کو کافر ومشرک قرار دینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت نسبی پر حملہ ہے۔

بریلوی مناظر مولانا اشرف سیالوی گستاخ شیخ جیلانی رقمطراز ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی باپ اور والد کو کافر ومشرک قرار دینا بہت بڑی جسارت اور بے باکی ہے اور نازیبا اور ناملائم حرکت ہے۔

(گلشن توحید ورسالت، ۱/۱۵۴)

بریلوی مذہب کے دوسرے مناظر مفتی محمد حنیف قریشی لکھتے ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کافر ومشرک آزر کا بیٹا ثابت کر کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت نسبی پر حملہ کیا گیا ہے۔ (آزر کون تھا ص ۷)

بریلوی محقق اعظم مولانا غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

چونکہ اردو محاورے میں چچا پر باپ کا اطلاق نہیں ہوتا اس لیے ان آیات میں اب کا صحیح ترجمہ چچا ہے۔ (شرح مسلم، ۱/۳۲۸)

بریلوی مذہب کی چوتھی شخصیت مفتی احمد یار خان گجراتی لکھتے ہیں:

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب شریف کفر وشرک اور زنا سے پاک ہے۔

(تفسیر نعیمی، ۷/۵۳۹)

شیخ الحدیث علامہ فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

ہم اہلسنت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ صرف والدین ماجدین طیبین طاہرین کے ایمان کے قائل ہیں بلکہ آپ کے جملہ آباؤ امہات کے مسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔ (ابوین مصطفی ص ۳)

اب ہم ذیل میں ان حضرات کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب پاک پر نہ صرف حملہ کر چکے ہیں بلکہ ان کا یہ اقدام بہت بڑی جسارت اور نازیبا حرکت ہے۔ قارئین پر واضح رہے کہ سعیدی صاحب کے اصول کی رو سے اردو محاورہ میں باپ کا معنی چچا کرنا صحیح نہیں ہے۔ اب حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

حضور نبی کریم کی طہارت نسبی پر حملہ کرنے والے کون؟

قارئین آپ نے پچھلے صفحات پڑھ چکے ہوں گے کہ اردو محاورہ میں چچا پر باپ کا اطلاق نہیں ہوتا لہٰذا ان تحریروں میں باپ کا صحیح ترجمہ چچا نہیں ہے۔ اب اس اصول کے پیش نظر چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) فاضل بریلوی نے اب کا ترجمہ اردو زبان میں باپ سے کیا:

واذ قال ابراہیم لابیہ آزر — اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا۔

(کنز الایمان، ۷۴/۶)

(۲) آسان ترجمہ قرآن میں بھی اوپر والا ترجمہ "اپنے باپ آزر سے کہا" سے کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ یہ ترجمہ مفتی محمد حسین نعیمی اور ڈاکٹر سرفراز نعیمی کا مصدقہ ہے۔

(آسان ترجمہ قرآن، ۷۴/۳)

(۳) مفتی مظہر اللہ دہلوی والد مسعود ملت پروفیسر مسعود بریلوی لکھتے ہیں:

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سات برس کے ہوئے تو آپ نے اپنی والدہ سے دریافت کیا میرا رب یعنی پالنے والا کون ہے انہوں نے کہا میں، پھر فرمایا تمہارا رب کون ہے انہوں نے کہا تمہارا باپ پھر فرمایا ان کا رب کون ہے اس وقت والدہ نے کہا خاموش رہو اور اپنے شوہر یعنی ابراہیم علیہ السلام کے والد کو یہ واقعہ سنایا۔ (تفسیر مظہر القرآن، ۱/۳۹۱)

یہاں سے تو بات اور واضح ہو جاتی ہے

(۴) سید ابو الحسنات قادری لکھتے ہیں:

ما کان للنبی والذین اٰمنوا کا شانِ نزول حضرت علی المرتضیٰ سے مروی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی لاستغفرن لک تو میں نے سنا کہ ایک شخص نے اپنے والدین کے لیے دعائے مغفرت کر رہا ہے اور اس کے والدین مشرک تھے تو میں نے اس کو منع کیا اور بتایا کہ مشرکوں کے حق میں دعائے مغفرت ممنوع ہے اس نے جواب دیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر کے لیے دعا فرمائی حالانکہ آزر بت تراش اور مشرک تھا میں یہ سن کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ سنایا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں جواب دیا گیا کہ دعا ابراہیم بہ امید اسلام تھی جس کا وعدہ آزر آپ سے کر چکا تھا اور آپ آزر سے وعدہ فرما چکے تھے۔

(تفسیر الحسنات، ۵۳/۳)

(۵) مفتی محمد خلیل برکاتی مترجم لکھتا ہے:

ابراہیم خلیل اللہ آزر بت پرست سے پیدا ہوئے۔ (سبع سنابل، ص ۹۳)

قارئین پر واضح رہے کہ یہ اردو نسخہ برکاتی صاحب کا ترجمہ کیا ہوا ہے اس پر مشہور بریلوی عالم عبد الحکیم اختر شاہ جہاں پوری نے کی ہے اور سبع سنابل قادری نسخہ کی تصدیق عبد الحکیم شرف قادری نے بھی کی ہے بلکہ اس کتاب کو بارگاہِ رسالت میں مقبول و منظور لکھا ہے۔

(۶) شیخ الحدیث فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا۔ (ابوین مصطفیٰ ص ۳۵)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام وہ خلیل اللہ نبی ہیں جنہوں نے خداوند تعالیٰ کی عبادت کے لیے کعبہ کی بنیاد رکھی آپ اس (آزر) کے بیٹے ہیں اور آزر کا پیشہ بت پرستی اور بت تراشی تھا۔ (شرح قصیدہ نور ص ۴۶۹)

(۷) مفتی نظام الدین ملتانی بریلوی لکھتے ہیں:

اسی قوم سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا باپ آزر بت پرست بھی تھا۔

(فتاویٰ نظامیہ ص ۶۲۰)

(۸) جید بریلوی عالم مولانا شمس لکھتے ہیں:

علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں تارخ بن ناحور کو آزر کہتے ہیں۔

(نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۴۸)

(۹) پیر کرم شاہ بھیروی اس آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

اور یاد کرو جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے۔

(تفسیر ضیاء القرآن ص ۵۷۱/۱)

(۱۰) شیخ یحییٰ منیری کے مکتوبات (ترجمہ بریلوی) میں لکھا ہے:

کبھی تو آزر کے بت خانہ سے خلیل پیدا کرتا ہے۔ (مکتوبات دو صدی ص ۲۸۱)

تلک عشرۃ کاملۃ من شاء اکثر من ذالک فلیراجع الی کتب البریلویہ

فاضل بریلوی سے ایک اور ناقابلِ تردید حوالہ اور ثبوت

قارئین آپ نے دس عدد حوالہ جات پڑھ لیے جو تلک عشرۃ کاملۃ کا مصداق ہیں صرف ایک اور حوالہ پڑھیں۔ واضح رہے کہ یہ ہم اس لیے پیش کر رہے ہیں کہ جس کتاب سے یہ حوالہ نقل کرنے لگے ہیں اس کتاب میں فاضل بریلوی نے جو تحقیق کی ہے اس پر تقریباً ۱۸ عدد بریلوی علماء کی تصدیقات ہیں۔

چنانچہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم) نے پھر تشریف لا کر ابوطالب پر اسلام پیش کیا ابوطالب نے کہا کہ لوگ حضور پر طعنہ کریں گے کہ حضور کا چچا موت سے گھبرا گیا اس کا خیال نہ ہوتا تو میں حضور کو خوش کر دیتا۔ جب وہ مر گئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعائے مغفرت کی مسلمانوں نے کہا ہمیں اپنے والدوں قریبوں کے لیے دعائے مغفرت سے کون مانع ہے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لیے استغفار کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کے لیے استغفار کر رہے ہیں۔ یہ کہہ کر مسلمانوں نے اپنے

اقارب مشرکین کے واسطے دعائے مغفرت کی۔ (رسائل رضویہ، ص ۳۲۶)

اگر باپ سے مراد چچا ہوتا تو فاضل بریلوی باپ اور چچا کو مقابل کیوں لاتا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لیے دعا کی اور حضور علیہ السلام نے چچا کے لیے دعا کی اور قارئین یہاں یہ بھی مولانا احمد رضا خان نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کے لیے دعائے مغفرت کی۔ اگر اب سے مراد چچا ہوتا تو سعیدی صاحب کے اصول کی رو سے ترجمہ بھی چچا کرنا چاہیے تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ فاضل بریلوی نے علامہ شفیق قریشی کے حوالہ کی رو سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب نامہ پر حملہ کیا ہے اور اشرف سیالوی گستاخ کے حوالہ سے نازیبا حرکت ثابت ہوئی۔

اگر قریشی صاحب اور سیالوی صاحب کی ذریت میں اتنی ہمت ہے تو ان سب کے بارے میں واضح حکم لکھیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ان حضرات کا قلم بھی نہ اٹھے گا۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

قارئین پر یہ بھی واضح رہے کہ بعض حوالہ جات مذکورہ میں والدہ اور والد کا لفظ آیا ہے علامہ کیہ ورانی اولاذونی لکھتے ہیں:

والد کا لفظ حقیقی باپ اور والدہ کا لفظ حقیقی ماں کے لیے ہے۔

(والدین، رسالت مآب، ص ۳۰۶)

دست و گریباں



(بحث ایمان ابوطالب اور تکفیر ابوطالب)

مؤلف: مناظر اہلسنت مولانا ابو یوسف قادری

بحث ایمان ابوطالب اور تکفیر ابوطالب

قارئین آپ نے میرا قائم کردہ عنوان پڑھ لیا ہے۔ بریلوی علما میں حضرت ابوطالب کے بارے میں دو فرقے بن گئے ہیں۔ ایک فرقہ ابوطالب کے ایمان کا قائل ہے اور دوسرا فرقہ حضرت ابوطالب کو کافر اور ابدی جہنمی قرار دیتا ہے۔ حتیٰ کہ فرقہ ثانیہ کے سربراہ فاضل بریلوی نے اس موضوع پر ایک مدد کتاب بنام "شرح المطالب فی بحث ابی طالب" تحریر کی ہے۔ ہمارا اس موضوع پر قلم اٹھانا کسی بھی فرقہ کی تائید یا تردید مقصود نہیں بلکہ امت مسلمہ کے سامنے بریلوی علماء کے مابین اس اختلاف کو نمایاں کرنا ہے تاکہ امت ملت بریلویہ میں موجود اختلافات سے متعارف ہوسکے۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی کا ابوطالب کو کافر اور جہنمی قرار دینا

مذکورہ بالا سطور سے آپ کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ فاضل بریلوی نے حضرت ابوطالب کو کافر اور جہنمی ثابت کرنے کے لیے ایک مدد کتاب لکھی ہے۔ ہماری ناقص معلومات کے مطابق تاریخ اسلام میں پہلا شخص ہے جس نے حضرت ابوطالب کو کافر اور ابدی جہنمی ثابت کرنے کے لیے پوری کتاب لکھ دی ہے اگرچہ علماء اسلام نے اس عنوان کے تحت کچھ نہ کچھ لکھا مگر اجمالی صورت میں نہیں۔ ذیل میں اس کتاب کے کچھ عنوانات پڑھ لیں۔

فاضل بریلوی رقمطراز ہیں:

آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ متواترہ متظافرہ سے ابوطالب کا کفر پر مرنا اور دم واپسیں ایمان لانے سے انکار کرنا اور عاقبت کار اصحاب نار سے ہونا اسے روشن ثبوت سے ثابت ہے جس میں کسی سنی کو مجال دم زدن نہیں۔

(رسائل رضویہ، ص ۳۵۱)

فاضل بریلوی کہنا چاہتے ہیں یعنی حضرت ابوطالب کا کافر ہونا اور جہنمی ہونا قرآن وحدیث سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کوئی سنی بریلوی اس کا انکار نہیں کرسکتا۔

اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطالب کے استغفار سے منع کیا اور صاف ارشاد فرمایا کہ مشرکوں دوزخیوں کے لیے استغفار جائز نہیں۔ (رسائل رضویہ ۲/۴۱۴)

فاضل بریلوی کا ابوطالب کے کافر اور جہنمی ہونے پر قرآن و حدیث سے استدلال کرنا

فاضل بریلوی نے شرح المطالب فی مبحث ابی طالب میں تین آیات، چند احادیث اور اسی صحابہ کرام اور تابعین عظام اور علماء اعلام کے ایک سو پچاس اقوال سے اس امر کی تحقیق فرمائی۔ (رسائل رضویہ ۲/۳۷۷)

یہ بات بریلوی عالم اختر شاہجہاں پوری نے لکھی ہے۔

مزید فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

اے نبی تم ہدایت نہیں دیتے جسے دوست رکھو ہاں خدا ہدایت دیتا ہے جسے چاہے وہ خوب جانتا ہے جو راہ پانے والا ہے۔

مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ آیت کریمہ ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی۔

(رسائل رضویہ ص ۲/۴۱۱)

اسی آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں:

ہدایت دینا اور دل میں نور ایمان پیدا کرنا محض فعل حضرت اللہ عزوجل کا اختیار ہے۔ (رسائل رضویہ ۲/۴۱۴)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

اس حدیث سے ابوطالب کا شرک پر مرنا ثابت ہوتا ہے۔

(رسائل رضویہ ۲/۴۲۱)

ایک اور جگہ یوں لب کشائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

امام شافعی کی روایت میں ہے فقلت یا رسول اللہ انہ مات مشرکا قال اذہب فوارہ میں نے عرض کیا وہ تو مشرک مرا ہے فرمایا جاؤ دبا آؤ۔ امام الائمہ ابن خزیمہ نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے۔ (رسائل رضویہ ۲/۴۲۲)

فاضل بریلوی کا ابوطالب کو کافر و مشرک ثابت کرنے کے لیے اجماع کا قول کرنا

فاضل بریلوی لکھتے ہیں ملا علی قاری کے حوالے سے:

جسے شہادت کلمہ اسلام کا حکم دیا جائے اور وہ باز رہے اور اسے شہادت سے انکار کرے جیسے ابوطالب تو وہ بالاجماع کافر ہے۔ (رسائل رضویہ ۲/۴۳۰)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

دوسرا وہ حقیقی آخر جب حالت غرغرہ ہو پردے اٹھ جائیں جنت و نار پیش نظر ہو جائے یومنون کا محل نہ رہے کافر کا اس وقت ایمان لانا بالاجماع مردود و نامقبول ہے۔ (رسائل رضویہ ۲/۴۶۴)

مزید فاضل بریلوی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

حضور کا چچا وہ بڈھا گمراہ جو مر گیا جاؤ اسے دبا آؤ۔ (رسائل رضویہ ۲/۴۲۱)

دیکھیے فاضل بریلوی کی زبان کس انداز سے عربی کے فصیح کلمہ ضالا کا ترجمہ جو جناب ابوطالب کے حق میں بے استعمال ہو رہی ہے۔ "بڈھا گمراہ اسے دبا آؤ" قارئین توجہ کے ساتھ یہ کلمات پڑھیں۔

فاضل بریلوی کا ابوطالب کو مسلمان اور مومن کہنے والوں کو رافضی قرار دینا

فاضل بریلوی نے اس مسئلہ میں ان حضرات کو جو حضرت کے موقف سے اختلاف رکھتے تھے شیعہ اور رافضی قرار دیا ہے۔

فاضل بریلوی لکھتے ہیں صاحب نسیم الریاض کے حوالے سے:

غرائب سے ہے یہ جو بعض نے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے والدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ابوطالب کو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زندہ کیا کہ بعد مرگ بھی مشرف باسلام ہوئے۔ میرے گمان میں یہ رافضیوں کی گھڑت ہے۔

قارئین پر واضح رہے کہ فاضل بریلوی نے اس عبارت پر "اقول" کہہ کر صحیح قرار دیا ہے۔ آگے لکھتے ہیں:

ابو طالب کی موت کفر پر ہوئی اور بعض رافضیوں کا دعویٰ باطلہ کہ وہ اسلام لائے محض بے اصل ہے۔ (رسائل رضویہ ۴۴۲ / ۲)

رافضیوں کا ایک گروہ کہتا ہے کہ ابو طالب مسلمان مرے۔

(رسائل رضویہ ۴۲۲ / ۲)

شیخ فرماتے ہیں حدیث صحیح ابو طالب کا کفر ثابت کر رہی ہیں علمائے اہل سنت ابو طالب کا کفر مانتے ہیں شیعہ انہیں مسلمان جانتے ہیں۔ ان کے دلائل مردود و باطل ہیں۔ (رسائل رضویہ ۴۵۱ / ۲)

قارئین آپ نے فاضل بریلوی کے حوالہ سے چند اقتباسات پڑھ لیے مزید ایک حوالہ بھی پڑھ لیں:

جب ابو طالب کا کفر اولہ کا نہار سے آشکار تو رضی اللہ عنہ کہنے کا کیونکر اختیار اگر اختیار ہے تو اللہ تعالیٰ پر افترا، کفار کو رضائے الٰہی سے کیا بہرہ اور اگر دعا ہے کما ھو الظاہر تو دعا بالمحال حضرت ذی الجلال سے معاذ اللہ استہزاء۔۔۔ علمانے کافر کے لیے دعائے مغفرت پر سخت اشد حکم فرمایا اور اس کے حرام ہونے پر تو اجماع ہے یعنی امام شہاب مالکی نے تصریح فرمائی ہے کہ کفار کے لیے دعائے مغفرت کرنا کفر ہے کہ اللہ عزوجل نے جو خبر دی اس کو جھوٹا کرنا چاہتا ہے۔

(رسائل رضویہ ۴۶۶ / ۲)

فاضل بریلوی اور تحقیقات مزیدہ

قارئین فقط یہ نہیں کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے ابو طالب کو کافر و مشرک اور ابدی جہنمی ثابت کرنے کے لیے کتاب لکھی ہے بلکہ ان کے لیے دعائے مغفرت کرنے کو حرام اور کفر لکھا ہے اور متعدد بریلوی علمانے اس پر تصدیقات کی ہیں نہ صرف تحقیق بلکہ ان موئدین اور مصدقین نے اس تحقیق کو حرف آخر قرار دیا ہے اور اس کے علاوہ دوسری بات کو یکسر رد کر دیا ہے۔

ابو الفضل غلام علی بریلوی لکھتے ہیں:

اعلیٰ حضرت کی ان تحقیقات عالیہ کے بعد اب کسی صحیح العقیدہ سنی بالخصوص رضوی کے لیے جدید تحقیق کا دعویٰ سراسر باطل ہے یہ تحقیق نہیں بلکہ تخریب ہے جس سے جماعت میں انتشار پھیلنے کا خطرہ ہے۔۔۔ فقیر ان محققین کی خدمت میں عرض گذار ہے کہ دنیا روزے چند، عاقبت کار و بار خداوند، محض سستی شہرت حاصل کرنے یا حطام دنیا جمع کرنے کے لیے ایسے نازک اور اہم دینی مسائل پر قلم اٹھانے کی جرات نہ کریں۔ (رسائل رضویہ ۴۷۹ / ۲)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی تائید کرنے والے بریلوی علما کے اسمائے گرامی

فاضل بریلوی نے حضرت ابو طالب کو دلائل قاہرہ سے کافر اور جہنمی اور مشرک قرار دیا ہے۔ فاضل بریلوی کی تائید میں چند علماء کے نام لکھے جاتے ہیں:

(۱) فقیر قادری ابو البرکات مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

(۲) الفقیر عبد المصطفیٰ الازہری کراچی

(۳) الفقیر ابو الفضل غلام علی صاحب

(۴) الفقیر ابو داؤد محمد صادق گوجرانوالہ

(۵) شیخ الحدیث الفقیر فیض احمد اویسی بہاولپور

(۶) محمد مختار احمد خادم دار العلوم قادریہ رضویہ

(۷) محمد ولی النبی

(۸) فقیر ابو سعید محمد امین مدرسہ امینیہ رضویہ فیصل آباد

(۹) محمد حسین نعیمی جامعہ نعیمیہ لاہور

(۱۰) غلام رسول سعیدی جامعہ نعیمیہ لاہور

(۱۱) محمد مہران الدین، عبد القیوم ہزاروی محمد عبد الحکیم شرف قادری گل احمد عتیقی، فقیر محمد عنایت احمد سانگلہ ہل سید جلال الدین شاہ، نکھی شریف اور سید محمود احمد رضوی شامل ہیں۔

قارئین یہ سب تصدیق کرنے والے اکابر بریلوی محققین ہیں تفصیل کے لیے دیکھیے (رسائل رضویہ جلد ۲)

تحقیق ایمان ابوطالب اور بریلوی علماء کرام

قارئین گذشتہ اوراق میں آپ نے فاضل بریلوی کے حوالے سے پڑھ چکے ہیں کہ وہ حضرت ابوطالب کو کافر مشرک جہنمی بدھا گمراہ قرار دے چکے ہیں اور جو شخص حضرت ابوطالب کو مومن و مسلمان قرار دے اسے شیعہ اور رافضی قرار دے چکے ہیں۔

نیز بریلوی مذہب کا مشہور قلمکار شیخ الحدیث فیض احمد اویسی لکھتا ہے:

ابوطالب کے جہنمی ہونے پر نص موجود ہے۔(ایمان ابوین ص ۲۲۷)

دوسری طرف بریلوی مذہب میں ایک اور فریق ہے جو حضرت ابوطالب کو مسلمان اور مومن قرار دیتا ہے اس فرقہ کے بانی بریلوی مذہب میں مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی معلوم ہوتے ہیں۔

مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی بریلوی کا مختصر تعارف

مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی بہت سے بریلوی محققین کا استاد الحدیث ہے۔

(۱) شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب تحقیقات و تحقیق

(۲) شیخ الحدیث مولانا عبدالحکیم شرف قادری (حکم مسلم مابین پیر نصیر الدین گولڑوی و اشرف سیالوی

(۳) حضرت مولانا پیر محمد چشتی (حکم مسلم مابین اشرف سیالوی اور اس کے مخالفین

(۴) شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی شارح بخاری

(۵) شیخ الحدیث علامہ مفتی احمد علی سندیلوی صاحب تحریک بر تحقیقات

اور دیگر بہت سے بریلوی علماء کی استادی کا شرف حاصل ہے۔ نیز خواجہ ضیاء الدین سیالوی کی دعوت پر تدریس کرنا اور گولڑہ شریف میں تدریس کرنا بھی شامل ہے۔

بریلوی مذہب کا مجدد ثانی پیر عطا محمد چشتی گولڑوی

قارئین آپ نے کتب بریلویہ میں یہ تو پڑھا ہوگا کہ فاضل بریلوی مجدد ہیں مگر آج ایک نئے مجدد کے بارے میں پڑھ کر حیرت میں پڑ جائیں کیونکہ بریلوی مذہب میں دوسرے

مجدد بھی موجود ہیں جن کا تذکرہ کسی مناسب مقام پر کریں گے انشاء اللہ۔ اب عطا محمد چشتی کو مجدد کس نے کہا اس کا حوالہ پڑھیں۔

مولانا نذر حسین چشتی گولڑوی لکھتے ہیں:

آپ امام العلماء والفضلاء بحر العلوم مجدد مسلک اہلسنت ہونے کے باوجود بھی اپنے نام کے ساتھ کوئی لقب تحریر نہ فرماتے۔(تحقیق ایمان ابوطالب ص ۲۸،۲۹)

ابوطالب کے ایمان کے قائلین علماء کرام

حضرت ابوطالب کے ایمان پر علامہ محمد بن رسول برزنجی نے ایمان ابوطالب پر ایک رسالہ تحریر فرمایا۔۔۔

علامہ برزنجی کی وفات گیارہ سو تین ہجری ۱۱۰۳ھ میں ہوئی اس کے بعد اس مسئلہ پر علامہ سید احمد بن زینی دحلان مفتی الحرمین رحمہ اللہ علیہ نے رسالہ تحریر فرمایا۔

(تحقیق ایمان ابوطالب ص ۲۸،۲۹)

اس کتاب ایمان ابوطالب پر پیر نصیر الدین گولڑوی کی ایک طویل نظم ایمان ابوطالب پر موجود ہے۔ صرف ایک شعر ملاحظہ ہو:

بعض تحقیق احادیث و روایات نصیر
میرا دل قائل ایمان ابوطالب ہے

قارئین آپ نے پچھلے اوراق میں پڑھا ہوگا کہ حضرت ابوطالب کو مومن تسلیم کرنے والے شیعہ اور رافضی ہیں اب اگر فاضل بریلوی کی بات درست ہے تو ایک رافضی سے اپنی کتاب امام الحرمین پر تقریظ لینے کی کیا حاجت تھی۔ میری مراد اس سے سید احمد بن زینی دحلان مفتی الحرم ہے۔ نیز مولانا احمد رضا خان کی تحقیق کو حرف آخر ماننے والے صاف الفاظ میں پیر نصیر الدین شاہ گولڑوی اور مولانا عطا محمد چشتی کو رافضی اور شیعہ قرار دیں۔

ملک المدرسین مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی اور تحقیق ایمان ابوطالب

صاحب چشتی بریلوی نے حضرت ابوطالب کے ایمان کو ثابت کرنے کے لیے ایک کتاب

"تحقیق ایمان ابو طالب" لکھی۔ اس کتاب پر ایک طویل تقریظ مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی نے لکھی جو ایک الگ کتاب کی صورت میں اسی نام کے ساتھ شائع ہوئی۔ اس کتاب کے چند اقتباسات سنیے:

مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی لکھتے ہیں گویا کتاب ان الفاظ سے شروع فرماتے ہیں:

حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت جاریہ ہے کہ دنیا میں وقتاً فوقتاً ایسے علماء کرام پیدا فرماتا رہے گا جو کہ علمائے سوء کی تاویلات باطلہ اور مبطلین کے فرمودات فاسدہ سے مسلمانوں کو متنبہ کرتے رہیں گے .... چنانچہ تاریخ دان حضرات پر واضح ہے کہ ہر دور میں صالحین نے مبطلین کا رد فرمایا اور دین کی تجدید فرمائی۔ (تحقیق ایمان ابو طالب ص ۲۵)

تبصرہ

اس عبارت سے تو سمجھ میں آتا ہے کہ مولانا موصوف کے مخالفین منکرین ایمان ابو طالب علمائے سوء میں ہیں اور یہ ایمان ابی طالب پر کتاب لکھنا ایک تجدیدی امر ہے۔

مولانا موصوف لکھتے ہیں:

ان (اشعار) سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابو طالب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق قلبی اور اقرار لسانی دونوں حاصل تھے اور وہ ظاہر اور باطن میں مومن تھے۔ (تحقیق ایمان ابو طالب ص ۳۱)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

حضرت ابو طالب کو اللہ تعالیٰ نے خیر کثیر عطا فرمائی ہے اور جس کو موت کفر پر ہو اس کے لیے خیر کثیر کا اثبات نہیں کیا جاتا اور کافر کے متعلق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایسے الفاظ نہیں فرما سکتے۔ (تحقیق ایمان ابو طالب ص ۳۲)

مزید قمطراز ہیں:

حضرت ابو طالب کے ایمان پر دلائل گذر چکے ہیں کہ ان کے دل میں تصدیق تھی او

زبان سے اقرار کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام عمر حمایت کی، دشمن کے شر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا اور ابو طالب کے ایمان کا اقرار کرنا ہوگا۔ (تحقیق ایمان ابو طالب ص ۳۸)

مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی کے ایمان ابو طالب کے بارے میں متضاد دعوی جات

قارئین پر یہ بات تو واضح رہے کہ مولانا موصوف حضرت ابو طالب کے ایمان کو ثابت کرتے اور مانتے ہیں۔ مگر اس کتاب میں کچھ متضاد دعوی جات بھی سامنے آتے ہیں۔ پہلے دعوی جات، پھر اس پر تبصرہ ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی لکھتے ہیں:

حضرت ابو طالب منکر تھے اگر اس وقت صراحۃ اپنے ایمان کا اقرار کرتے تو ان کو اپنی جان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کا خطرہ تھا۔ (تحقیق ایمان ابو طالب ص ۴۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کو خطرہ تھا اس لیے کفار قریش کے سامنے کا ہے (بھی) ایسے الفاظ استعمال فرماتے تھے جن میں ایمان اور کفر دونوں کا احتمال ہوتا تھا کا ہے زبان سے صریح کفر بھی جاری کرتے تھے لیکن دل ایمان سے معمور ہوتا تھا۔ (تحقیق ایمان ابو طالب ص ۴۵)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جب دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے تو اس زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مردہ کو باذن خدا زندہ فرمائیں گے اور وہ مردہ جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے گا اور یہ مردہ حضرت ابو طالب ہوں گے۔ (تحقیق ایمان ابو طالب ص ۵۳)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

جتنے قول ابوین کریمین کے ایمان میں ہیں اتنے قول ہی حضرت ابو طالب کے ایمان میں ہیں۔ (تحقیق ایمان ابو طالب ص ۵۵)

پھر اگلے صفحہ پر فقہ اکبر کے حوالے سے لکھا ہے:

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی موت کفر پر ہے۔

(تحقیق ایمان ابوطالب ص ۵۶)

مولانا موصوف ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

جس کی موت کفر پر ہو اس کے لیے خیر کثیر کا اثبات نہیں کیا جاتا۔

(تحقیق ایمان ابوطالب ص ۳۲)

قارئین یہ اقوال پڑھیے ان میں کتنا تضاد ظاہر اور بین ہے۔

فاضل بریلوی اور ان کے ہم عقیدہ علماء ابوطالب کو سب و دشنام دینا

مشہور بریلوی محقق مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی رقمطراز ہیں:

حضرت ابوطالب کو سب کرنا (برا بھلا کہنا) علویوں کی دل آزاری ہے بلکہ یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء ہو البتہ ابوطالب کے معاملہ میں احتیاط لازم ہے۔ (تحقیق ایمان ابوطالب)

آگے مولانا موصوف لکھتے ہیں:

حضرت ابوطالب کو مسلمان اور مومن کہنے تو کسی کی دل آزاری نہیں البتہ اس قول پر کہ وہ مسلمان نہیں حضرت ابوطالب کو سب اور دشنام ہے تمام علویوں کی دل آزاری ہے کیونکہ حضرت ابوطالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں اس لیے ان کو سب اور دشنام کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذاء کا بھی احتمال ہے کیونکہ کفر بہت بڑی سب اور دشنام ہے اس سے ہر زمانے کے علویوں کی دل آزاری ہے اور یہ ممنوع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا پر وعید شدید ہے اس لیے جہاں ایذاء کا احتمال بھی ہو تو سمجھدار آدمی وہاں سے بھی کام لے گا۔ (تحقیق ایمان ابوطالب ص ۵۱)

پیر نصیر الدین گولڑوی رقمطراز ہیں:

میں کہوں گا ہم محروم بڑی نعمت سے
جو کوئی بست کش خوان ابوطالب ہے
بعد تحقیق احادیث و روایت نصیر
میرا دل قائل ایمان ابوطالب ہے

(تحقیق ایمان ابوطالب ص ۴)

قارئین آپ نے بریلوی فقہ اور شخصیت مولانا عطا محمد چشتی کا تبصرہ پڑھ لیا۔ جس مسئلہ میں علویوں کی دل آزاری، آقا دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذاء کا احتمال اور حضرت ابوطالب کو کافر کہنا مشرک اور جہنمی قرار دینا بد اور گمراہ کے القابات دینا، فاضل بریلوی کے قلم سے سادر سب کچھ لکھا جا چکا ہے۔

ایمان حضرت ابوطالب اور پیر مہر علی شاہ گولڑوی آستانہ عالیہ گولڑہ شریف

تحقیق ایمان ابوطالب پر تقدیم لکھنے والے مولانا فدا حسین چشتی گولڑوی لکھتے ہیں:

قبلہ استاذی المکرم اپنے مرشد گرامی اور آپ کی اولاد کے ہر فرد سے انتہائی عقیدت رکھتے تھے بالخصوص صاحبزادہ والا شان پیر سید نصیر الدین گولڑوی سے نرالا پیار اور انوکھا تعلق تھا اور آپ ان کے ساتھ بڑی علمی گفتگو فرماتے تھے۔

اسی طرح ایک مرتبہ دوران گفتگو سید نصیر الدین شاہ صاحب نے آپ سے فرمایا کہ حضور قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ صاحب نے اپنی کتب میں سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو چچے یعنی حضرت ابو حمزہ اور حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہما کے مسلمان ہونے کا تذکرہ فرمایا ہے حضرت ابوطالب کا ذکر نہیں کیا تو قبلہ استاذی المکرم نے فرمایا کہ حضور قبلہ عالم پیر مہر علی شاہ صاحب نے پرانے مصنفین کا طریقہ اختیار فرمایا ہے یعنی آپ نے حضرت سیدنا امیر حمزہ اور حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہما کے نام کے ساتھ فقط کی قید نہیں لگائی اگر آپ فقط کی قید لگاتے تو پھر یہ بات ثابت ہوتی کہ صرف حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دو چچے مسلمان ہیں۔ (تحقیق ایمان ابوطالب ص ۴۲)

قارئین آپ نے متعدد حوالہ جات پڑھ لیے ایک اور حوالہ بھی پڑھ لیں۔
بریلوی شیخ الحدیث فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک پر یہ کفر لوٹے گا یعنی یا یہ کہنے والا کافر ہو جائے گا یا جس کو کافر کہا وہ واقع میں کافر ہوگا۔ (ایمان ابوین ص ۱۴)
ناظرین توجہ طلب بات ہے اگر حضرت ابوطالب مسلمان ہیں جیسا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب، پیر سید نصیر الدین گولڑوی اور مولانا علامہ محمد چشتی گولڑوی کا موقف ہے تو مخالفین کا حکم کیا ہے؟ اور اگر حضرت ابوطالب مسلمان نہیں جیسا کہ فاضل بریلوی اور اس کے ہم عقیدہ کا موقف ہے تو قائلین پر کیا حکم لگتا ہے اس کا فیصلہ ہم موجودہ دور کے بریلوی محققین اور مفکرین کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔

فاضل بریلوی اور اس کے ہم عقیدہ علماء نے آقائے دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت داری کا خیال نہیں کیا

مشہور بریلوی مناظر شیخ الحدیث فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:
حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ سبیعہ بنت ابولہب حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو دوزخ کے ایندھن کی بیٹی ہے یہ سن کر حضور رحمت عالم کھڑے ہو گئے اور فرمایا جو لوگ مجھے رشتہ داروں کے بارے میں ایذا دیتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ جو مجھے ایذا پہنچاتے ہیں وہ در حقیقت اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچاتے ہیں۔
ابولہب کے دوزخی ہونے میں شک کی گنجائش نہیں اس لیے کہ بحکم قرآن وہ قطعی دوزخی ہے اور ابوین کریمین بارشاد نبوی جنتی ہیں اور سبیعہ کا تعلق قرابت بعیدی یعنی عمزادہ ہے۔ (ابوین مصطفیٰ ص ۳۲۸)
آگے لکھتے ہیں سمرقند مجوسی کا واقعہ نقل کرنے کے بعد

دلیل طلب کرنے والا بریلوی مسلمان بھی جنت سے محروم ہو گیا اور نسبت رسول کا لحاظ کر کے بغیر دلیل کے بھی تعظیم و ادب کرنے والا ایک مجوسی بھی دولت ایمان سے مشرف ہو کر جنت پا گیا۔
معلوم ہوا کہ ادب و تعظیم رسول کے باب میں بات بات پر دلیل طلب کرنے والے برائے نام مسلمان بدبخت اور محروم ہو جاتے ہیں۔
(ابوین مصطفیٰ ص ۳۳۶)
فاضل بریلوی کا ایک اور حوالہ پڑھیں:
ایک جمعہ میں خطیب کے قریب تھا اس نے خطبہ میں پڑھا
"وارض عن اعمام نبیك لاطالب حمزۃ والعباس وابی طالب"
یہ بدعت تازہ ایجاد ہوئی پہلی بار کی حاضری میں یہ تھی اور بدعت بجانب حکومت تھی اسے سنتے ہی فوراً میری زبان سے باآواز بلند نکلا اللھم ھذا منکر۔
(رسائل رضویہ ص ۳۸۶)

دعوت فکر

بریلوی علماء اپنے اصول کی رو سے بتائیں کہ یہ بدعت منکر رہے یا پھر حضرت ابوطالب کا نام سننا گوارا نہیں کیا اور آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت داری کا خیال نہیں کیا۔ کیا صاحب بصیرہ کے منکر رہیں گے۔

ایمان ابوین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور علمائے اہلسنت دیوبند

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوین کریمین کے جنتی ہونے پر اہلسنت والجماعت دیوبند کے کئی (۱۰) اکابر علماء کی تصریحات موجود ہیں۔ اور کئی حضرات کا عقیدہ یہی ہے۔ جس کا اقرار خود بریلوی شیخ الحدیث فیض احمد اویسی نے بھی کیا ہے۔ (ابوین مصطفیٰ ص ۹۳)
مفتی محمود حسن گنگوہی صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:
جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے رسائل مستقل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

والدین کے متعلق تحریر کیے ہیں جن میں ایمان کو ثابت کیا ہے اور ملا علی قاری رحمہ اللہ نے تردید کی ہے اس مسئلہ پر گفتگو مناسب نہیں، خلاف ادب ہے جن اکابر نے گفتگو کی ہے وہ روایات حدیث کی تحقیق کے سلسلے میں کی ہے اب کیا ضرورت باقی رہی۔ (فتاوی محمودیہ ۹-۳/۱)

خیر الفتاوی میں درج ذیل عبارت ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے بارے میں بعض روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ اللہ تعالی نے ان کو زندہ کیا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے مگر اہل سنت والجماعۃ کا مسلک یہ ہے کہ ایسے مسائل میں الجھنا اور بحث کرنا جائز نہیں۔ (خیر الفتاوی ۳۲۲/۱)

محمد انور عفا اللہ عنہ

بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ

ایمان ابوین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی لکھتے ہیں:

حضرت خیر البشر حبیب خدا احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین شریفین کے عدم اسلام کا علما متقدمین کو تو یقین ہے اور متاخرین ابن حجر وغیرہ کا یہی مسلک ہے مگر بعض متاخرین محققین اہل فقہ وحدیث نے اسلام ابوین شریفین حضرت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کو احادیث سے ثابت کیا ہے۔ بلکہ جمیع آبا و امہات حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام حضرت آدم علیہ السلام تک پایہ ثبوت کو پہنچایا ہے۔ (ابوین مصطفی ص ۸۳)

ایمان ابوین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب رحمہ اللہ

حضرت رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایمان میں اختلاف ہے۔ (تالیفات رشیدیہ ص ۱۰۳)

قارئین اتنی بات تو بریلوی مذہب کی کتب میں بھی موجود ہے۔ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کی عبارت بھی آپ نے پڑھ لی ہے جو انہوں نے متقدمین اور علامہ ابن حجر رحمہ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھی اور ان کا مسلک اور مذہب بیان فرمایا ہے۔ اب ایک اور عبارت بھی پڑھ لیجئے۔

صاحبزادہ کوکب نورانی اوکاڑوی لکھتے ہیں:

المستند المعتمد شرح المعتقد المنتقد حضرت مولانا فضل رسول بدایونی کی کتاب ہے اور اس کتاب میں امام اہلسنت اعلی حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی کے حواشی ہیں یا اس کی شرح فاضل بریلوی نے کی اس کے حواشی میں یہ عبارت ہے

اور اس (ایمان ابوین کے) کے بارے میں حق وہی ہے جو امام سیوطی رحمہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے کہ یہ مسئلہ خلافیہ (اختلافی) ہے اور اس مسئلہ کے فریقین (ماننے والے اور نہ ماننے والے) بڑے بڑے امام ہیں اور قرآن کریم میں اس بارے میں کوئی قطعی نص بھی نہیں ہے ۔۔۔۔۔ پس منکرین کے لیے طریقہ اسلم (ایمان ابوین کا) قبول ہے ورنہ تسلیم (نہ انکار نہ اقرار) اور سکوت خاموشی۔ (والدین رسالت مآب ص ۳۲)

بریلوی مذہب کے شیخ الحدیث مولانا فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

اگر امام بیہقی کا کفر ابوین کا عقیدہ بھی ثابت ہو کر یہ استدلال صحیح مان لیا جائے تو یہ استدلال یا اجتہاد مبنی برخطا ہے اور یہ عقیدہ کا مسئلہ تو نہیں جس پر کسی کو طعن و تشنیع کیا جائے۔ (ابوین مصطفی ص ۲۹۱)

اور اہلسنت کے نزدیک یہ فضائل کے ابواب میں سے ہے اس لیے اس کا منکر کافر تو دور کی بات ہے فاسق بھی نہیں اس لیے کہ اس میں متقدمین رحمہ اللہ میں منکرین تھے اور چند ایک متاخرین میں بھی۔ (ابوین مصطفی ص ۲۹۲)

قارئین آپ نے متعدد حوالہ جات بریلوی مذہب کے اکابرین کے پڑھ لیے۔ اصولی

اور پھر ہمیں حضرت گنگوہی صاحب رحمہ اللہ کی طرف سے جواب دینے کی ضرورت نہیں جو انہوں نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک بیان فرمایا ہے۔ تاہم امام صاحب کی عبارت فقہ اکبر کے حوالے لکھی گئی ہے۔ اس کے جوابات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

بریلوی عالم شیخ الحدیث فیض احمد اویسی شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

بمقتضائے اس آیت شریفہ کے زمانہ فترت کے لوگ قابل مواخذہ اور سزا اور عذاب کے نہیں اور باعتبار اس مسلک کے فقہ اکبر کی عبارت بھی صحیح ہو سکتی ہے کیونکہ اس میں وہ ماتا علی الکفر موجود ہے ان کے تعذیب کا مجوزہ تو نہیں اب صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ناجی ہوں گے۔ (ابوین مصطفی، ص ۷۱)

آگے لکھتے ہیں:

دوسرا مسلک علمائے کرام رحمہ اللہ علیہم اجمعین کا ہے کہ جناب سرور کائنات **فخر موجودات عالم ماکان وما یکون وسید الاولین والآخرین خاتم النبیین حبیب رب العالمین علیہ من الصلوٰۃ اکملہا ومن التحیۃ افضلہا** کے والدین کرام بعد از وفات زندہ کیے گئے اور انہوں نے بعد احیاء آپ کی نبوت و رسالت کو صحیح وسالم تسلیم کیا اور یہ مسلک بھی بالکل فقہ اکبر کی عبارت کے منافی نہیں۔ (ابوین مصطفی، ص ۷۲)

اویسی صاحب چونکہ بریلوی ہیں اس لیے ایسے الفاظ لکھ گئے ورنہ اہل السنۃ تو اس کو خاصہ خدا جانتے ہیں یعنی عالم ماکان وما یکون ہونا خاصہ خدا ہے۔

مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی بریلوی لکھتے ہیں:

دیکھیے مسلم شریف میں ایک حدیث ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا کافر ہونا ثابت ہے حالانکہ محققین کے نزدیک ترجیح ان احادیث کو حاصل ہے جن سے آپ کے والدین کا مسلمان ہونا ثابت ہے۔

(تحقیق ایمان ابوطالب، ص ۴۲)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

جس طرح ابوین کریمین کے ایمان میں اختلاف ہے اسی طرح حضرت ابوطالب کے ایمان میں بھی اختلاف ہے اور جتنے دلائل عدم ایمان کے قول ابوین کریمین کے ایمان میں ہیں اتنے قول ہی حضرت ابوطالب کے ایمان میں ہیں۔

(تحقیق ایمان ابوطالب، ص ۵۳)

قارئین تمام حوالہ جات کو بغور پڑھیے آیا مولانا رشید احمد گنگوہی قابل اعتراض ٹھہرتے ہیں تو امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر بھی یہی اعتراض ہوگا بلکہ بقول پیر مہر علی شاہ گولڑوی تمام محققین اور ابن حجر رحمہ اللہ علیہ بھی اس ضمن میں قابل اعتراض ٹھہریں گے۔ اس کا جواب ایک پیر مہر علی شاہ صاحب نے اور علامہ شامی نے یہ دیا ہے کہ ماتا علی الکفر کفر پر وفات ہونا بعد میں ایمان کے ملنے سے انکاری نہیں یعنی وفات تو کفر پر ہوئی اور بعد میں والدین کریمین کو زندہ کر کے ان کو اسلام کی دولت سے مالا مال کر دیا گیا اور یہی توجیہ و تاویل فقیہ النفس قطب الارشاد حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے ارشاد کی ہے

دست و گریبان

مسئلہ ہشتم

(پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کے گستاخ بریلوی علماء)

مؤلف: مناظر اہلسنت مولانا ابوایوب قادری

پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کے گستاخ بریلوی علماء

بریلوی علماء و محققین کی زبان سے شاید ہی کوئی مسلمان محفوظ ہوا ہو، ایسی گندی زبان اور بدتہذیبی کی مثال لانی ناممکن ہے۔ ان کی ننگی تلوار اتنی تیز ہے جو صرف اپنی گردنوں پر بلکہ بڑے بڑے محسن اسلام محبوب سبحانی پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کی گردن پر بھی پھیر دی جاتی ہے۔

ایک بریلوی محقق زمان مولانا محمد احمد بصیر پوری نے ایک کتاب لکھی جس کا نام حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ رکھا۔ یہ کتاب بقول بصیر پوری صاحب حضرت مخدوم المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے ایماء پر لکھی گئی بلکہ یہ موضوع بر سجادہ موصوف نے لکھنے کا حکم دیا۔ (افضلیت غوث اعظم ص ۱۸)

اور اس کتاب پر تقریظ بریلوی مذہب کے مشہور مناظر گستاخ اشرف سیالوی نے لکھی۔ نیز اس کتاب کا پیش لفظ جناب غلام قطب الدین نبیرہ شریف خواجہ یار محمد فریدی نے لکھا ہے۔ اس میں پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کے خلاف ایسی گندی زبان استعمال کی جس کو دیکھ کر بقول پیر نصیر الدین گولڑوی غیر مسلم بھی ورطہ حیرت میں پڑ جائیں۔

قارئین بجائے یہ کہ ہم ان پر لب کشائی کریں۔ خود اسی خانوادہ کے چشم و چراغ سجادہ نشین گولڑہ شریف پیر نصیر الدین گولڑوی کے بارے میں ان پر تبصرہ ملاحظہ فرمائیں تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے کہ بریلوی علماء پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے بھی گستاخ ہیں۔ چنانچہ پیر نصیر الدین اپنی کتاب لطمۃ الغیب پر اس کو نمایاں انداز میں یوں لکھتے ہیں:

اب سنئے پیر نصیر الدین گولڑوی سے:

سیالوی صاحب کے قلم سے ظہور پذیر ہونے والی گستاخیاں

1۔ شیخ عبدالقادر الجیلانی نے اپنے ہم عصر اور ہم مرتبہ و منصب لوگوں پر برتری اور فضیلت ظاہر کی، بلکہ اپنے سے بلند مرتبہ لوگوں پر بھی دعویٰ برتری کیا۔ جبکہ یہ سوء ادب یعنی

طریقت کی دنیا میں بے ادبی ہے۔ (حکایت قدم غوث ص 41)

2۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ان حضرات میں سے تھے، جنہوں نے اولیاء اور انبیاء پر اپنے حال کے مطابق حق کی صورت میں شطح سے کام لیا، پس وہ محفوظ اور معصوم زبان والے نہ تھے۔

(حکایت قدم غوث ص 42)

3۔ صاحب فتوحات نے شیخ عبدالقادر جیلانی کے مرید اور شاگرد کو بھی ان پر فضیلت دے ڈالی۔ (کتاب مذکور ص 42)

4۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے دعویٰ کی مثال ایسے ہے، جیسے آخری آخری شخص دوزخ سے چھٹکارا حاصل کر کے اللہ کے فضل سے مشرف ہو کر پکارنے لگے گا کہ جو مرتبہ مجھے ملا کسی کو نہ مل سکا، حالانکہ حقیقت میں اس کا مرتبہ سب سے کم ترین ہوگا۔ (کتاب مذکور ص 44)

5۔ فتوح الغیب اگرچہ حضرت غوث پاک کے خطبات کا مجموعہ ہے، مگر اس میں کچھ باتیں ایسی ہیں، جنہیں کلام باطل نظام کہتے ہیں۔ (ازالۃ الریب ص 70)

6۔ حضور اکرم ﷺ غار حرا میں جبرئیلؑ کے وحی لانے سے پہلے نہ نبی تھے اور نہ ہی رسول تھے۔ (حکایت قدم غوث ص 29)

بصیر پوری صاحب کے قلم سے صادر ہونے والی گستاخیاں

1۔ حضرت غوث پاکؒ نے اپنے مرتبے کا اظہار کیا، جبکہ دوسرے بزرگ خاموش ہے۔ اظہار کرنے والوں سے خاموش رہنے والے افضل ہوتے ہیں۔

(حکایت قدم غوث ص 53)

2۔ صاحب سکوت، صاحب کلام سے افضل شیخ عبدالقادر صاحب کلام تھے۔

(کتاب مذکور ص 58)

3۔ حقیقت یہ ہے کہ بڑے بڑے متقی اور پرہیزگار بننے والے قادری حضرات (صدیوں سے آنے والے اولیاء) بھی اس موضوع پر رطب و یابس (کمزور اور جھوٹی باتیں کرنے) سے گریز نہیں کرتے۔ (کتاب مذکور ص 60)

4۔ موت سے کچھ دیر پہلے شیخ عبدالقادر اپنے دعووں کی وجہ سے شرمندہ ہو کر توبہ کرنے لگے۔ (کتاب مذکور ص62)

5۔ آپ نے قدمی ھذہ، اللہ کے حکم سے نہیں فرمایا (نفس کی خواہش کے پیچھے چلے)
(کتاب مذکور ص62)

6۔ حضرت غوث پاک آخر عمر تک نشے اور فخر و ناز میں پھنسے رہے، موت سے کچھ دیر پہلے آپ کی اس حالت سے خلاصی ہوئی۔ (کتاب مذکور ص62)

7۔ آپ نے نفس کی خواہش پر عمل کیا اسی لئے شرمندگی ہوئی۔ (کتاب مذکور ص63)

8۔ آپ کا یہ دعویٰ نفس کی چوری کی ہوئی بات تھی مگر آپ سمجھ نہ سکے۔ (ص64)

9۔ غوث پاک خود پسندی کا شکار رہے۔ (ص64)

10۔ غوث پاک کا فرمان اپنی تعریف آپ کرنے (عجب) کے مترادف ہے۔
(ص65)

11۔ شیخ عبدالقادر سکر والے ہیں اور ایسے لوگ انبیائے کرام کے برخلاف ہیں۔
(ص67)

12۔ شیخ عبدالقادر کامل ولی نہیں تھے، کیونکہ جو کامل ہوتے ہیں، وہ راز ظاہر نہیں کرتے آپ نے راز ظاہر کر دیا۔ (ص68)

13۔ حضرت بایزید بسطامی نے آخری عمر میں فرمایا کہ میں اب تک یہودی تھا۔
(ص69)

14۔ جو شخص حضرت شیخ جیلانی کے سکر (نشے) کا انکار کرے، وہ جھوٹا اور جھٹلانے والا ہے۔ (ص71)

15۔ متعصب قادری (کئی سو سال کے بزرگان دین خصوصاً حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور مولانا احمد رضا خان بریلوی) حضرت شیخ کے سکر کا انکار کرتے ہیں۔ (ص76)

16۔ حضرت شیخ شطح سے کام لینے والے تھے، حالانکہ یہ بے ادبی ہے۔ (ص78)

17۔ حضرت شیخ ادلال میں پھنسے رہے، نہ انہیں اللہ تعالیٰ کے قرب خاص کا پتہ تھا اور نہ ان میں اس کی اہلیت تھی۔ (ص79)

18۔ حضرت شیخ اولیاء کے علاوہ انبیاء پر بھی اظہار شطح (انبیاء کی بے ادبی) کرتے رہے۔ (ص79)

19۔ ہر مدلل بقدر ادلال خود معرفت باللہ میں ناقص ہوتا ہے۔ (گویا غوث پاک نے بہت زیادہ ادلال کیا لہٰذا وہ اللہ تعرفت میں بالکل ناقص تھے۔ (کتاب مذکور ص81)

20۔ حضرت شیخ کو اعلیٰ مقام وفات کے وقت ہی نصیب ہوا۔

(حکایت قدم غوث ص81)

21۔ صاحب ادلال اپنے بہت سے سانس ضائع کر دیتا ہے۔ حضرت شیخ صاحب ادلال تھے۔ (ص84)

22۔ شیخ عبدالقادر تا مدت حیات صاحب حلال رہے صاحب مقام نہ تھے۔ (ص85)

23۔ عراق والے بزرگوں پر سکر غالب ہوتا ہے اور سکر یہ ہے کہ احکام خداوندی کی خلاف ورزی کے باوجود ان پر نعمتیں جاری رہیں۔ (ص86)

24۔ جو شطح کرتا ہے وہ اللہ کی معرفت سے بھی جاہل اور اپنی ذات سے بھی جاہل ہوتا ہے۔ معاذ اللہ شیخ عبدالقادر بھی شطح کرتے رہے لہٰذا وہ بھی جاہل ہوئے۔ (ص86،87)

25۔ شیخ ابوالسعود (پیران پیر کے مرید) کو جو مقام رفیع عطا ہوا، اس کے مقابلے میں شیخ جیلانی کا مقام ناقص ہے۔ (ص93)

26۔ تمام مقامات سے اعلیٰ مقام عبودیت محضہ ہے۔ (جو حضرت شیخ کو صرف موت سے تھوڑے دن پہلے نصیب ہوا)۔ (ص94)

27۔ اپنے آپ کی پاکیزگی بیان نہ کرو اللہ جانتا ہے جو متقی پرہیزگار ہے (حضرت شیخ کو اسیر پوری کی تنبیہ)۔ (ص106)

28۔ حضرت شیخ مقام ادلال میں رکے رہے۔ (ص113)

29۔ ایک بزرگ نے کہا: اللہ کی قسم میں عبد القادر کے حال کو خوب جانتا ہوں، وہ اپنے اہل کے ساتھ کیسا تھا اور وہ اب اپنی قبر میں کیسے ہے۔ (ص 114)

30۔ حضرت کا کلام "قدمی ھذہ" ایسا ہے جس سے خود بینی ظاہر ہوتی ہے۔ (جو فخر میں قابل گرفت ہے)۔ (ص 117)

31۔ متعصب نالیو! بتاؤ کہاں ہے تمہارا صرف قبیح و شنیع، جس نے صحابہ کرام و اہل مقام کو اسم ولی سے محروم کر دیا (یہ غوث کی بات کرنے والے متعصب اور غالی پیر مہر علی شاہ گولڑوی ہیں معاذ اللہ)۔ (ص 133)

32۔ صحابہؓ کی روش کی پیروی ضروری ہے، انہوں نے نہ تو دعوے کیے اور نہ کرامتیں ظاہر کیں، اسی طریقہ میں سلامتی ہے، باقی اس سے ہٹ کر دوسرے طریقوں میں سلامتی نہیں، بہت خطرہ ہے (جبکہ شیخ عبد القادر نے معاذ اللہ دعوے کر کے اور کرامتیں ظاہر کر کے صحابہ والا محفوظ اور سالم طریقہ چھوڑ دیا)۔ (ص 140)

33۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کا وہ مکتوب جس میں حضرت غوث پاک کا مرتبہ بیان کیا گیا ہے، وہ جعلی، خود ساختہ اور مسترد کیا ہوا ہے۔ (ص 149،150)

34۔ یا تو سارے قطبوں کو اصلی قطب مان لو، یا پھر حضرت غوث پاک بھی اصلی قطب نہ رہیں گے، صاحب فتوحات نے ایسی بات کہہ دی، جس سے سارے قادریوں کو نقصان اٹھانا پڑا، جس پہ شیخ تھانوی پیچ و تاب دینے لگے (ص 178)

35۔ شیخ عبد القادر صاحب حال صدق تھے، صاحب مقام صدق نہ تھے۔ (ص 185)

36۔ حضرت شیخ صاحب حال تھے اور صاحب حال مغلوب العقل ہوتا ہے، جو مجنون کی طرح ہے، ان سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے۔ نہ ان کے گناہ لکھے جاتے ہیں، نہ نیکیاں (چلو جان ہی چھوٹ گئی)۔ (ص 185)

37۔ ایک بزرگ نے فرمایا "شیخ عبد القادر مرتبہ میں مجھ سے پیچھے ہیں۔" (ص 201)

38۔ سلسلہ چشتیہ میں محبوب سبحانی کی طرح کے بے شمار محبوب ہیں۔ (ص 202)

39۔ حضرت شیخ کا یہ قول بیکار ہے، ہمارے سامنے کوئی قادری دم نہیں مار سکتا۔ (ص 203)

40۔ غوث پاک کے قدم کی فضیلت ہر زمانے میں ماننے والے جاہل اور متعصب ہیں۔ (ص 204)

41۔ اس قول کا صرف صدق ثابت ہوا، حق ہونا بھی ثابت نہ ہوا، چہ جائیکہ حضرت شیخ قدس سرہ کا اس امر کا مامور ہونا ثابت ہوتا۔ (ص 233)

42۔ حضرت جیلانی پیالے پی کر مست ہو جاتے ہیں اور راز ظاہر کر دیتے ہیں، جبکہ ہمارے مشائخ دریا نوش کر کے بھی کچھ ظاہر نہیں کرتے۔ (ص 250)

43۔ غوث پاک کی کیفیت دریا کے شور والی ہے، جبکہ ہمارے مشائخ چشت سمندر کی طرح خاموش ہیں۔

کہہ رہا ہے شور دریا سے سمندر کا سکوت
جس میں جتنا ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے (ص 251)

44۔ حیرت ہے جن غالی لوگوں (قادری بزرگوں) کے شیخ (پیران پیر) تمام عمر وجد و عروج و حال و ادلال و ہو و غوغا و دعاوی طویل و عریض و شطحیات کیے۔ کا کثرت اظہار فرماتے رہے اور وہ ہمارے مشائخ کو جو تمام حیات مقام عبودیت محضہ میں رہے اور کامل ان اصحاب کو تھے کم ظرف بتلاتے ہیں، ایسے ہی موقع کے لئے کسی نے یہ شعر کہا تھا

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

(ص 251)

45۔ حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ ساری زندگی صاحب سکر و حال و ادلال ہی میں رہے، عمر شریف کے آخری چار دن میں عبدیت و نزول کی طرف کسی قدر رجوع نصیب ہوا مگر مقام عبدیت و نزول تام نہ ہو سکا۔ (ص 251)

46۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ایک ایسا شیخ جس کی ساری زندگی قرب و ادلال اور ناز و دلال میں گزری ہے، اس کی زندگی کے آخری ایام میں یک لخت تغیر و انقلاب کیوں واقع ہو گیا؟ اس کی زندگی کے آخری ایام میں کس اتنی مقدس ہستی کا فیض ہوا کہ ساری زندگی کے ادلال و ناز کو چھوڑ کر مقام عبدیت و نیاز کی طرف آ گئے (ص 278)

47۔ ابراہیم قدوزی مجذوب ایک بار غوث پاک کے ساتھ مسجد میں اکٹھے ہوئے۔ حضرت غوث پاک کے سرہانے ایک بڑا پتھر لے کر کھڑے ہو گئے اور کہا جی چاہتا ہے کہ سر کچل دوں، مگر تیری ماں ضعیف ہے اسے صدمہ ہوگا۔ (ص 279)

48۔ حضرت شیخ اپنی شان میں قصیدے لکھتے رہے اور ساری زندگی دعاوی طویلہ و عریضہ و کثیرہ کا اظہار فرماتے رہے۔ مگر آپ بوجہ سکر و حال معذور تھے (ص 280)

49۔ اسے زیادہ سے زیادہ مباح کے درجہ میں شمار کرو گے، جبکہ متمکن کا ورع و تقویٰ مباحات میں ہی ہوتا ہے (یعنی حضرت شیخ متقی بھی نہ ہوئے معاذ اللہ) (ص 280)

50۔ حضرت پیران پیر تمام مدت حیات صاحب مقام نہ ہو سکے، صاحب حال رہے اور صاحب حال پردے میں ہوتے ہیں، ان کی آنکھوں سے پردے نہیں اٹھ سکتے۔ (ص 282)

51۔ حضرت شیخ سے کسی ایسی عجیب و غریب کرامت کا صدور نہیں ہوگا جس کا ظہور کسی اور سے نہ ہوا ہو (ص 282، 283)

52۔ البتہ ہمارا دعویٰ بدستور باقی ہے کہ کوئی قادری تاقیامت [illegible] سب قادریوں کو سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہو جانا چاہئے۔ (ص 311)

53۔ جس قادری کو بھی فیض غوثیہ ملے گا، بوساطت حضرت مجدد الف ثانی ہی ملے گا۔ (ص 311)

54۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ ابو یعقوب یوسف ہمدانی قدس سرہ جیسے بزرگ موجود تھے، جن سے سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی فیض حاصل کرتے رہے، روحانی مشکلات حل کرواتے رہے (ص 312)

55۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت خواجہ معین الدین اجمیری قدس سرہ جیسے مرد موجود تھے جو مقام ادلال و ناز میں پھنسے ہوئے لوگوں کو نکال کر مقام عبدیت و نیاز پر پہنچا دیتے (ص 312)

56۔ ثابت ہوا کہ شیخ عبد القادر جیلانی کو ایک نقشبندی بزرگ نے غوث اعظم بنایا۔ (ص 315)

57۔ شیخ عبد القادر جیلانی کی زندگی نے وفا نہ کی کہ آپ منصب ولایت کی تکمیل کر پاتے (ص 316)

گستاخیوں کی اس مجمل فہرست پر نگاہ ڈالنے سے آپ پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی کہ ہم نے ان بد مذہب مولوی صاحبان کے متعلق ناروا سختی کا مظاہرہ بالکل نہیں کیا بلکہ ایسے موقع پر ان جیسے لوگوں سے نرمی برتنا بجائے خود ایک گناہ ہوتا ہے۔

بقول سعدی شیرازی

نکوئی با بدان کردن چنان است — کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

اگر جواب آں غزل کے طور پر میری تحریر میں آپ کو کچھ سختی نظر آئے تو ذرا ان آیات پر بھی نگاہ ڈال لیجئے کہ جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے گستاخوں کو زد میں لیتے ہوئے انہیں ابتر اور ہلاک قرار دے دیا اور پھر ان آیات میں مندرجہ ذیل حدیث شریف کے الفاظ بھی قابل غور ہیں کہ جب یہود بنو قریظہ کی اسلام دشمن پالیسیاں واضح طور پر سامنے آ گئیں اور انہوں نے پیغمبر اسلام کے اہل بیت عظام کے بارے بد زبانی اپنا شیوہ بنا لیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ خندق سے فراغت کے بعد ان سے بھی نمٹ لیں۔ چنانچہ آپ ان کے قلعوں کے پاس تشریف لائے۔ ایک طرف اس مجسمۂ رافت و رحمت، شفقت اور تہذیب و ادب کے لعل بے بہا شخصیت کو دیکھئے جس کے فرق اقدس پر وانک لعلیٰ خلق عظیم کا منصوص تاج رکھا گیا اور دوسری طرف ان کلمات پر بھی ذرا غور فرمائیں۔ آپ نے یہود بنو قریظہ کو مخاطب فرماتے ہوئے باآواز بلند فرمایا: یا اخوۃ القردۃ والخنازیر! اے بندروں اور سوروں کے بھائیو! اب

یہودیوں نے آپ کی زبان اقدس سے خلاف توقع ایسے سخت کلمات سنے تو حیرت زدہ ہو کر کہنے لگے یا ابا القاسم ما کنت فحاشا ترجمہ: کہ اے ابو القاسم ﷺ آپ اس سے پہلے تو ایسے غیر مہذب الفاظ بولنے والے نہ تھے۔ (ملاحظہ ہو المستدرک للحاکم الجزء الثالث ص 37 مطبوعہ بیروت سن طباعت ۱۹۹۰ء)

اب غور فرمائیے کہ آخر وہ کیا کیفیت تھی، جس نے آپ جیسی سراپا حلم و حیا اور مجسم مہر و وفا ذات کو ایسی گفتگو پر مجبور کر دیا تھا لہٰذا اس معاملے میں میری طرف سے بھی معذرت قبول کیجئے۔

پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے نسب پر رکیک حملہ

پیرو شریف والوں کا نسب بعض بریلوی علماء کی تحقیق کے مطابق سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ جبکہ مشائخ پیرو اس بات پر بضد ہیں کہ ہمارا نسب یہ نہیں بلکہ ہم سید ہیں اور اسی بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچانے کے لیے ان حضرات نے ایک مستقل کتاب اثبات النسب تحریر کی ہے جس پر متعدد مشائخ کی تقاریظ بھی ثبت ہیں۔

ان حضرات میں سے بعض حضرات کا وفد اپنے نسب نامہ کی تحقیق کے لیے اوچ شریف آ دھمکا۔ وہاں ان حضرات کی ملاقات پیر سید افتخار احمد گیلانی سجادہ نشین اوچ شریف سے ہوگئی۔ جب ملاقات ہوئی تو کیا ہوا خود اسی قافلہ والوں کی زبانی سنیں:

جب ہم پیر صاحب سے ملاقات کے لیے ان کے کمرہ میں پہنچے تو ہمارے علاوہ متعدد لوگ وہاں پر موجود تھے پیر صاحب (سید افتخار گیلانی۔ از ناقل) نے فرمایا کہ ان کے پاس جو قلمی نسخے ہیں وہ چوری کے خطرے کے پیش نظر صندوقوں میں مقفل کیے ہوتے ہیں ان کو کھولا نہیں جا سکتا۔ دوران ملاقات ایک عجیب صورتحال پیش آئی جب آپ نے فرمایا کہ وہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو گیلانی سید تسلیم نہیں کرتے اور ان کے شجرہ نسب مستند نہیں ہے۔ (اثبات النسب ص ۸۰)

پیر جماعت علی شاہ کے نسب پر حملہ

مشائخ پیرو شریف والے رقمطراز ہیں:

علم انساب سے تعلق رکھنے والوں کے نزدیک تین نسلوں کا فرق کوئی معمولی فرق نہیں ہے بلکہ یہ ایک صدی کے وقفہ کا فرق ہے لہٰذا ان دونوں کے شجرہ میں ان حضرات کے درمیان زمانے کا فرق جس بات کی غمازی کر رہا ہے اس کو اہل علم بخوبی جان سکتے ہیں کہ یہ بناوٹی شجرہ نسب ہے۔ (اثبات النسب ص ۱۹۹)

لہٰذا اوپر والی عبارت سے ثابت ہوا کہ امیر ملت پیر جماعت علی شاہ کا نسب نامہ بناوٹی ہے۔

پیر مہر علی شاہ گولڑوی علامہ فیض اویسی کے فتویٰ گستاخی کی زد میں

پیر مہر علی شاہ صاحب اپنی کتاب سیف چشتیائی میں لکھتے ہیں:

واللہ خیر الماکرین کہ الٰہی مکر ہی غالب رہتا ہے۔ (سیف چشتیائی ص ۱۰۳)

دوسری جگہ لکھا ہے:

غور سے سوچو یہ ایک مکر الٰہی تھا مقابلہ مکر قادیانی۔ (سیف چشتیائی ص ۱۰۳)

اب علامہ فیض احمد اویسی اس لفظ مکر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے پہلے مترجمین سے اس طرح کی گستاخی الوہیت منقول ہے آپ کے بعد والے مکر کے معنی کو صرف تدبیر کے معنی میں لائے اور الوہیت کی گستاخی سے بچے۔ (سیدنا اعلیٰ حضرت ص ۴۱)

علامہ اویسی صاحب کا تبصرہ آپ نے غور سے پڑھ لیا ہو گا، علامہ صاحب کے فتویٰ کی رو سے پیر مہر علی شاہ اللہ تعالیٰ کے گستاخ قرار پائے۔

اویسی صاحب کے فتویٰ کی رو سے فاضل بریلوی بھی اللہ تعالیٰ کے گستاخ ٹھہرے

فاضل بریلوی نے مکر کی نسبت اللہ رب العزت کی طرف کی ہے:

گو اخفیٰ تھا ان کا مکر
مگر مکر حق تھا بڑا عجب ہول

(حدائق بخشش حصہ سوم ص ۴۱)

بریلوی علماء کا سجادہ نشین گولڑہ شریف پیر نصیر الدین کو وہابی قرار دینا

مفتی اعظم پاکستان صاحبزادہ اقتدار احمد نعیمی نے ایک استفتاء بنام پیر نصیر الدین گولڑوی کے تحریر فرمایا جس کو ان کے تلمیذ صاحبزادہ ڈاکٹر بھانجے اختر رضا نعیمی نے شائع کیا۔ چنانچہ اس کتاب کے پہلے صفحہ پر یہ لکھا ہے، گویا کتاب بغیر بسم اللہ یہاں سے شروع ہوتی ہے:

شرعی استفتاء نصیر الدین وہابی ہے

۳۶ سوالات کے جوابات دو

واضح رہے کہ یہ سوالات بریلوی دین و مذہب کے مفسر قرآن شیخ الحدیث مفتی اسلام علامہ اقتدار احمد نعیمی نے لکھے ہیں۔ ان سوالات کے لکھنے کے باعث ایک سائل سید نعیم الرحمن بریلوی قادری ہے، گویا یہ نعیم الرحمن بریلوی سائل ہے اور مفتی اعظم مجیب۔ مگر میں پوری کتاب کو پڑھنے کے بعد یہ فیصلہ نہیں کر سکا کہ آیا یہ نعیم الرحمن خود سائل ہے یا خود ہی مجیب۔ سوالات میں کئی جگہ جناب سوال کے فیصلہ کن جواب بھی لکھ دیے جاتے ہیں۔ قارئین کو پڑھ کر خود اندازہ ہو جائے گا۔

سید نعیم الرحمن بریلوی کے پیر نصیر الدین گولڑوی کے بارے میں تاثرات

چنانچہ سید موصوف رقمطراز ہیں:

اس مصنف نے جھوٹے قلم سے کہیں اعلیٰ حضرت یا امام اہل سنت نہیں لکھا بلکہ نہیں لکھتا ہے فاضل بریلوی لکھتا ہے یا مولانا احمد رضا خان بریلوی۔ یہی طریقہ چلے وہابیوں کا ہے۔ (شرعی استفتاء، ص ۵)

مگر پیر نصیر الدین صاحب کا فقرہ جھوٹا ہے جو صرف خان صاحب کو فاضل بریلوی کے نام سے لکھتا ہے مگر پوری کتاب "فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں" کا فقرہ اس سے بڑھ کر بڑا جھوٹا ہوگا جس نے اسی عنوان سے پوری کتاب لکھ ماری ہے۔ (فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں جس کتاب کا نام)

یہ بدنصیب مصنف (پیر نصیر الدین۔ از ناقل) تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آقا اور

سیدنا نہیں لکھتا بلکہ عام سیاہ دل، رسالت مآب، آنحضرت، آنجناب ہی لکھتا ہے یا محمد، یہ لفظ بھی وہابی انداز۔ (شرعی استفتاء، ص ۳)

پیر صاحب پر سید صاحب خوب برسے مگر فاضل بریلوی کو یکسر بھول گئے جو حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا اور آقا تو دور کی بات درود لکھنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں یہ عبارت بایں الفاظ لکھی ہوئی ہے:

پس حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد، حضور کا رب اول و آخر ظاہر و باطن ہے اور حضور اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ص ۶۶۴/ ۱۵)

نصیر الدین گولڑوی کے نزدیک پیران پیر کا درجہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہے

سید نعیم الدین قادری اپنے سوالنامہ میں لکھتے ہیں:

غوث پاک کا درجہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ بتایا گیا ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب اعانت و استعانت کے صفحہ ۱۲۷ پر لکھا ہے کہ بعض اولیاء ایسے ہیں جن کے احوال سے انبیاء و مرسلین بے خبر ہیں۔ (شرعی استفتاء، ص ۹)

مفتی اعظم اقتدار احمد نعیمی سائل کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کتاب اعانت کے صفحہ ۱۴۳ پر رسالہ غوث پاک میں سے ایک مقالہ نقل کیا گیا ہے جس میں غوث اعظم کی شان میں تمام انبیاء و مرسلین ملائکہ مقربین سے زیادہ ثابت کی گئی ہے۔ (شرعی استفتاء، ص ۱۸)

مفتی اعظم اقتدار احمد بریلوی اس مقالے کے حوالے سے آگے رقمطراز ہیں:

(۱) اس مقالے میں تین گستاخیاں کی گئی ہیں: نبی کریم کے عشق الٰہی کو ناقص قرار دیا، غوث پاک اور صحابہ اماموں کا عشق زیادہ کامل ثابت کیا گیا ہے۔

(۲) تمام انبیاء و مرسلین کو بہت کم ثابت کیا اور غوث اعظم کو بڑھایا گیا۔

(۳) ملائکہ مقربین کی تحقیر کی گئی۔ (شرعی استفتاء، ص ۱۸)

گویا وہ مقالہ جس کی نسبت پیر نصیر الدین گولڑوی نے پیران پیر کی طرف کی ہے اس

مقالہ میں بقول مفتی اعظم بریلوی غوث پاک نے تین گستاخیاں کی ہیں۔ (معاذ اللہ)

پیر نصیر الدین گولڑوی کی زبردست توہین کرنا

سائل سید موصوف لکھتے ہیں:

ہم سمجھتے ہیں کہ نصیر الدین کی پیدائش شیطان کی ایک نئی کروٹ ہے۔
(شرعی استفتاء، ص ۷)

آگے لکھتے ہیں:

ابلیس کی عداوت، ابوجہل کی جہالت، دیگر شیاطین کی خباثت اس مجموعے کا نام وہابیت ہے اور نصیر الدین کی ان دو کتابوں میں انہی چیزوں کی بھرمار ہے۔
(شرعی استفتاء، ص ۱۸)

پیر نصیر الدین کو گستاخ رسول قرار دینا

سائل سید نعیم الدین قادری بریلوی لکھتے ہیں:

دوم یہ کہ انہوں نے توحید کی آڑ لے کر دراصل ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی کی ہے اور موحدیت کا ڈھونگ رچایا ہے بلکہ لفظ توحید کی ایجاد ہی توہین نبوت کے لیے ہوئی ہے۔ (شرعی استفتاء، ص ۱۳)

سید صاحب موصوف لکھتے ہیں:

ہم کہتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں تو ہندوؤں سکھوں اور مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھیں بلکہ نکات شاعری کے اعتبار سے ان کا کلام تمہارے کلام سے بلند ہے۔ نعتیں لکھ دینا ادب واحترام اور حقانیت کی دلیل اور شہادت نہیں یہ تو شاعرانہ فنکاری کا مظاہرہ کرنے کے لیے بھی لکھ دی جاتی ہیں۔ (شرعی استفتاء، ص ۱۳)

قارئین یہ عبارت غور سے پڑھیں کہ قادیانی کا کلام پیر نصیر الدین گولڑوی کے کلام سے بلند ہے۔

مفتی اعظم علامہ اقتدار احمد نعیمی کا پیر نصیر الدین گولڑوی کو گستاخ قرار دینا

قارئین آپ نے سائل کا تبصرہ پڑھا جس سے آپ کو سائل کی ذہنیت اور بدتہذیبی کا اندازہ ہو گیا ہوگا۔ اب مجیب مفتی اعظم پاکستان صاحبزادہ اقتدار احمد نعیمی نے جو کچھ لکھا اس کے بھی چند اقتباسات پڑھ لیجیے۔

مفتی اعظم اقتدار احمد نعیمی رقمطراز ہیں:

انہی دو کتابوں (اعانت واستعانت اور علم الغیب۔ از ناقل) میں انبیاء کرام مرسلین عظام کی اتنی تحقیر کی گئی ہے گویا انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ایک بیکار و فضول چیز ہیں۔ آپ کے نزدیک انبیاء سے استعانت واستمداد شرک ہے اور ان سے محبت کرنا خلاف توحید ہے۔ آپ کے مسلک میں غوث اعظم کی شان وعزت اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ۔
(شرعی استفتاء، ص ۲۱)

موصوف آگے رقمطراز ہیں:

کئی جگہ آپ نے صاف لفظوں میں لکھا کہ جس طرح بت اور ٹھاکر ہیں اسی طرح انبیاء اولیاء ہیں۔ نہ وہ کچھ دے سکیں نہ یہ کچھ دے سکیں۔ بتوں سے مانگنا بھی شرک ہے انبیاء سے مانگنا بھی شرک ہے۔ (شرعی استفتاء، ص ۲۲)

قارئین بریلوی مذہب کے مفتی اعظم نے جو تبصرہ پیر نصیر الدین گولڑوی پر کیا ہے وہ خود واضح ہے کسی تبصرہ کی حاجت نہیں۔

پیر نصیر الدین گولڑوی کو وہابی قرار دینا

صاحبزادہ صاحب رقمطراز ہیں:

آپ کی ان کتابوں کو پڑھ کر آپ سے تقریباً پانچ درجے آپ کو وہابی ثابت ہیں: وہابیوں نے خرافات اپنی مرضی سے اپنے ذہن میں ایجاد کر لیے ہیں جن کا قرآن وحدیث میں کہیں ذکر نہیں نہ آج تک کوئی ثبوت دے سکا: (۱) لفظ توحید (۲) لفظ موحد۔ مقالات غوث اعظم میں لفظ توحید اور لفظ موحد استعمال کرنا بدعتی کی علامت

بے شک غوث اعظم ایسے لفظوں استعمال فرماتے جو اللہ رسول کو پسند نہیں۔

(شرعی استفتاء، ص ۴۴)

وہابی کہنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ آپ نے مطلقاً ہر نبی و ولی کو کفار اور بتوں کی مثل اور کافر بنا دے کہ ہر نبی و ولی کو غیر اللہ اور من دون اللہ میں شمار کیا ہے۔

(شرعی استفتاء، ص ۴۵)

مفتی اعظم نے پیر مہر علی شاہ صاحب کے استاد کو بھی معاف نہیں کیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے استاد احمد علی سہارنپوری تھے حقیقت یہ ہے کہ مولوی احمد علی بدترین گستاخ نبی وہابی تھا۔ (شرعی استفتاء، ص ۴۶)

صاحبزادہ افتخار احمد نعیمی کا پیر مہر علی شاہ کو وہابی قرار دینا

اگرچہ صاحبزادہ صاحب نے پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے وہابی ہونے کا انکار کیا ہے، لیکن جو لوگ مولانا فیض احمد فیض کو معتبر مانتے ہیں جیسا کہ فی الواقع گولڑہ شریف سے نسبت رکھنے والے ان کو معتبر تسلیم کرتے ہیں، اس نقطہ نظر کی رو سے تو پیر صاحب صاحبزادہ کی رو سے وہابی قرار پاتے۔ چنانچہ صاحبزادہ کے ملفوظات پڑھیں:

آپ کو بھی یاد رہے کہ دیوبندی اس شہر کا نام ہی نہیں بلکہ ہر دیوبندی اور گستاخ شخص ہر جگہ ہوتا ہے جس دیوبندی وہابی سے کوئی پڑھے یا ان سے عقیدت رکھے وہ حقیقت میں دیوبندی وہابی ہی ہے۔ (شرعی استفتاء، ص ۳۶)

موصوف آگے لکھتے ہیں:

یہ معلوم فیض احمد وہابی کس چالبازی منصوبہ بندی کے تحت دربار گولڑہ شریف میں داخل ہوا۔ پیرزادوں کا استاد بن بیٹھا جس نے آستانہ عالیہ کو وہابیت میں ملوث و مشکوک کر دیا۔ (شرعی استفتاء، ص ۳۰)

مزید لکھتے ہیں:

آپ نے لکھا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب ابن تیمیہ کا احترام کرتے تھے اور ان کے

لیے مغفرت کی دعا بھی کرتے تھے میں سمجھتا ہوں یہ بھی فیض احمد وہابی کی شرارت و ملاوٹ ہے۔ (شرعی استفتاء، ص ۳۸)

صاحبزادہ افتخار احمد نعیمی تو اب فوت ہو چکے ہیں البتہ ان کی روحانی اولاد ایک اور حوالہ ملاحظہ کریں تاکہ لاہور شہر کے مقام اچھرہ کے مولانا عمر اچھروی بھی وہابی ہیں۔ چنانچہ مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں:

واقعی میرا اصول علم تمام وہابیہ سے ہے۔ (مقیاس حنفیت، ص ۲)

قارئین پر یہ بھی واضح رہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب کے استاد مولانا احمد علی سہارنپوری تھے۔ (مہر منیر، ص ۹۲)

صاحبزادہ صاحب آگے چل کر مزید لکھتے ہیں:

آپ کو وہابی سمجھنے کی پانچویں وجہ یہ ہے کہ آپ نے ان کتابوں میں گستاخ وہابی اکابر کی بہت تعریف کی ہے۔ ان گستاخوں کو مولانا اور شاہ اسماعیل شہید جیسے با عزت و صد احترام القابات سے نوازا ہے۔ (شرعی استفتاء، ص ۴۸)

صاحبزادہ کے پیر نصیر الدین گولڑوی پر مزید فتوے

گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

صاحبزادہ افتخار احمد نعیمی مفتی اعظم پاکستان نے پیر نصیر الدین کو تو وہابی قرار دیا اور پیر مہر علی شاہ صاحب کے استاد محترم کو بھی معاف نہیں کیا۔ نیز مزید چند اور انکشافات ہدیہ قارئین ہیں۔

صاحبزادہ صاحب پیر صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ نے بعض حوالے اور مقالے اپنی توحید کے بیان میں ایسے لکھ دیے جس سے تو اللہ تعالیٰ کی سخت گستاخی اور توہین ہو رہی ہے۔ (شرعی استفتاء، ص ۳۱)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ پر رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

امام غزالی کی یہ کفریہ کذبیہ تحریر جو کہ آپ نے بڑی خوشی سے نقل کی ہے لہٰذا آپ پر واجب ہے کہ اس کا ثبوت پیش کریں۔ (شرعی استفتاء، ص ۳۲)

آگے لکھتے ہیں:

آپ کی بیان کردہ حکمت بالغہ میں گستاخی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نمایاں ہے۔ (شرعی استفتاء، ص ۳۳)

اولیاء و انبیاء کی قبور مبارکہ کی توہین یعنی قبور مبارکہ کو بت قرار دینا

پیر نصیر الدین گولڑوی بریلوی مسلک میں نہایت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں حتیٰ کہ پیر عرفان شاہ مشہدی جیسے متعصب بریلوی بھی پیر صاحب کی تائید کرتے ہیں:

پیر عرفان شاہ مشہدی لکھتے ہیں:

حضرت سید نصیر الدین مدظلہ اصول و فروع میں اپنے جد بزرگوار اعلیٰ حضرت گولڑوی قدس سرہ العزیز کے متبع ہیں۔ (تقریظ اعلام حق بر الاکفو النکاح ص ۲)

مفتی منیب الرحمان اور مفتی غلام مصطفے نے بھی تعریفی کلمات لکھے ہیں دیکھئے طریق الفلاح اور عبدالحکیم شرف قادری نے بھی اپنی کتاب میں تعریف کی ہے۔

صاحبزادہ وقار احمد نعیمی رقمطراز ہیں:

آپ (پیر نصیر الدین گولڑوی، از ناقل) نے صفحہ ۳۴ پر پیر مہر علی شاہ صاحب کے حوالہ سے اولیاء اور انبیاء کی قبور کو بت کہا ہے۔ مودودی صاحب نے ایک بار گنبد خضریٰ کو صنم اکبر کہا تھا اس پر مودودی کو وہابی کہا گیا بتایئے مودودی اور پیر صاحب میں کیا فرق رہا۔

(شرعی استفتاء، ص ۳۹)

گویا صاحبزادہ کے نزدیک اگر یہ بات ثابت ہے تو مودودی اور پیر مہر علی شاہ صاحب دونوں وہابی قرار پائے۔

پیر نصیر الدین گولڑوی کو اللہ عزوجل کا گستاخ قرار دینا

صاحبزادہ صاحب لکھتے ہیں:

یہ خطاب عاداللہ ہے دل کتا یا اس کو کتابا دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی تین گستاخیاں ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کی بے خبری۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی وعدہ خلافی۔

(۳) آپ نے اللہ تعالیٰ کو بدباتی مانا ہے۔ (شرعی استفتاء، ص ۳۵)

اشرف سیالوی کا پیر نصیر الدین کو گستاخ، وہابی، بدمذہب اور ملحد قرار دینا

پیر صاحب موصوف لکھتے ہیں:

(اشرف سیالوی نے) اپنی کتاب ازالۃ الریب میں صراحۃً میرا نام لے کر مجھے گستاخ، وہابی، بدمذہب اور ملحد قرار دیا ہے میرے عقائد و نظریات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:

لعنت برین عقیدہ باد۔ (لطمۃ الغیب، ص ۹۳)

مزید حاشیہ پر یہ عبارت لکھی:

افسوس کہ اشرف سیالوی صاحب میرے عقائد کی آڑ میں مجھ پر بھی چار حرف بھیج گئے۔

گلشن کے بدلتے ہوئے حالات نہ پوچھو
اب پھول بھی کانٹوں کی زبان بول رہے ہیں

سیالوی صاحب کی تاویل کا رد اور اہلسنت دیوبند کی صفائی دینا

پیر صاحب رقمطراز ہیں:

اگر سیالوی صاحب کی تاویل اپنی عبارات کے معاملہ میں مسموع و مقبول ہے تو یہ فتویٰ ہائے کفر جن کی تشہیر قریباً صدی بھر سے کی جا رہی ہے ان پر اس قدر اصرار کیوں آخر ان عبارات کی تاویلات کیوں قبول نہیں جب ان عبارات کے لکھنے والے حضرات بھی اپنی زندگی یہ تاویلیں پیش کرتے رہے لیکن اس وقت سے لے کر آج تک یہی ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے کہ یہ عبارتیں کفریہ ہیں۔

(لطمۃ الغیب، ص ۹۴)

پیر صاحب زندہ باد آپ نے تو بریلویوں کے منہ بند کر دیئے مگر ان حالات میں شاید آپ اولیاء کا احمد نہ ہو کیونکہ جو لوگ اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ مانتے ہوں

آپ کی بات کب تسلیم کریں گے۔

پیر نصیر الدین گولڑوی کا اشرف سیالوی کو مشرک قرار دینا

بریلوی حضرات آئے روز عامۃ الناس کو یہ باور کراتے آئے ہیں کہ یہ امت شرک نہیں کر سکتی جبکہ ابو الحسنات مولوی اشرف سیالوی گستاخ شیخ عبد القادر جیلانی شرک کا ارتکاب کر چکے ہیں اور توبہ اور رجوع کی کوئی خبر یا حوالہ ہمارے پاس تا حال موجود نہیں لہٰذا ہم یہ لکھیں کہ جناب کا خاتمہ اسی عقیدہ پر ہوا۔

شرکیہ عبارت جو اشرف سیالوی نے لکھی:

اللہ تعالیٰ پوری کائنات میں ہر کام اور ہر فعل میں مؤثر اور مدبر نہیں بلکہ دوسرے حضرات بھی اس کے ساتھ تدبیر و تصرف میں شریک ہیں بلکہ مشکل کام اولیاء و مرشدین کے سپرد فرماتا ہے اور نہایت آسان کام اپنے ذمے کر لیتا ہے۔ (ازالۃ الریب ص ۶۳)

پیر نصیر الدین کا اس شرکیہ عقیدہ پر تبصرہ اور چیلنج

پیر صاحب موصوف رقمطراز ہیں:

میری حیرت کی انتہا ہو گئی کہ ایک پرانے مولوی اور شیخ الحدیث کے قلم سے ایسی عبارت کیونکر نکل سکتی ہے میں نے اسے کئی بار بغور پڑھا حتیٰ کہ اپنے ملنے والے متعدد علمائے کرام کے سامنے وہ عبارت رکھی لیکن اس عبارت کو مفہوم شرک سے مبرا قرار نہ دیا جا سکا میں سیالوی صاحب کو پورے استقلال اور مکمل حوصلے سے دعوت بحث دیتا ہوں کہ اپنی اس شرکیہ عبارت پر میرے ساتھ گفتگو فرما کر اپنا شوق پورا فرمائیں۔ (لطمۃ الغیب علی ازالۃ الریب ص ۹۳)

اس عبارت کو شرک سے مبرا قرار دینا شرک ہونے کی علامت ہے۔

پیر نصیر الدین گولڑوی سجادہ نشین گولڑہ شریف اور اشرف سیالوی بریلوی

فاضل بریلوی خان صاحب کے فتنہ تکفیر امت مسلمہ میں تمام علماء بریلویت نے بڑھ

چڑھ کر حصہ لیا لیکن ابو الحسنات اشرف سیالوی نے چونکہ اکابر اہلسنت دیوبند کی دشمنی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس لیے اس کے تاثرات خود ان کے بزرگوں پر بھی وارد ہوئے۔ تفصیل کے لیے آنے والے صفحات کا انتظار فرمائیں۔

علامہ اشرف سیالوی کا پیر نصیر الدین کو گستاخ قرار دینا

اعلیٰ حضرت گولڑوی کے مقدس خانوادے کے چشم و چراغ نے بھی انبیاء و رسل اولیاء اور اصفیاء کی جناب میں جسارت اور جرات اور گستاخی اور بے حیائی کو توہین آمیز اور حقارت آمیز الفاظ کے استعمال کو توحید خالص کے بیان کے لیے بنیادی شرط بنا ڈالا ہے۔ (ازالۃ الریب ص ۱۵)

شاہ اسماعیل دہلوی سے پیر صاحب چار قدم بڑھ کر گستاخ

شاہ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا تھا کہ ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ مگر شاہ نصیر الدین صاحب اس سے بھی آگے چلے گئے ہیں لیکن ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے مقبولان بارگاہ ناز اس سولی لٹکے شخص کی مانند ہیں جس کے پاؤں اس کی گردن کے ساتھ باندھ کر اوپر کی طرف سے سولی پر چڑھا دیا گیا ہو۔ (ازالۃ الریب ص ۱۶)

آگے لکھتے ہیں:

حالانکہ شاہ اسماعیل نے صرف پستی اور کمزوری اور مقام و مرتبہ کی حقارت اور شدید پستی کے لحاظ سے تشبیہ دی ہے لیکن شاہ نصیر الدین نے حقیر و ذلیل پر معذب اور مبغوض اور مغضوب شخص کے ساتھ تشبیہ دے کر نصیری توحید کو اسماعیلی توحید پر بدرجہا فوقیت دینے کی ناپاک سعی اور نا مسعود جد و جہد فرمائی ہے۔

(ازالۃ الریب ص ۱۶)

گولڑوی صاحب اگر تھوڑی سی توجہ مزید دیتے تو معلوم ہو جاتا کہ شاہ شہید کی عبارت میں انبیاء و اولیاء کا ذکر ہی نہیں۔

شاہ نصیر الدین کے ہاں علما اور انبیاء و رسل کو قتل کرنا واجب ہے

ابو الحسنات اشرف سیالوی پیر نصیر الدین گولڑوی کے بارے میں یوں لب کشا ہیں:

جوش توحید میں آپ نے انبیاء و رسل اور اولیاء کرام کا قتل بھی واجب و لازم ٹھہرا لیا۔

(ازالۃ الریب ص ۱۸)

پیر صاحب کے نزدیک انبیاء کی تعظیم اور ان سے محبت شرک ہے

علامہ صاحب موصوف شاہ صاحب کے خلاف یوں رقمطراز ہیں:

رسل و انبیاء علیہم السلام اور اولیاء و احباء خداوند تعالیٰ کی محبت اور تعظیم و تکریم اور ان سے امید و رجا اور نفع و ضرر کی توقع اور ان سے توسل اور تشفع شرک۔

(ازالۃ الریب ص ۱۹)

مذکورہ عبارات سے قارئین کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ ابو الحسنات مشہور گستاخ غوث پاک اشرف سیالوی نے پیر نصیر الدین گولڑوی کو کافر اور گستاخ رسول قرار دیا ہے۔ ابو الحسنات جو کچھ عقائد پیر نصیر الدین گولڑوی کے بیان کیے ہیں بریلوی علماء سے امید ہے جو کچھ سیالوی صاحب پیر صاحب کے بارے میں کہا ہے وہ ضرور تسلیم فرمائیں گے ورنہ نتیجہ خود نکھر کر سامنے آئے گا کہ بریلوی علماء و مناظرین کسی کی عبارت میں گستاخی اور کفر کے معنی نکالنے میں مہارت تامہ رکھتے ہیں جبکہ عبارات بریلی شریف سے ان کو بطور ورثہ ملی ہے۔ جس بنیاد پر یہ منگھی ملا کے سب کو گستاخ کہتے آ رہے ہیں۔

انصاف پسند بریلوی علماء سے عاجزانہ درخواست

علامہ اشرف سیالوی کی ایک عدد عبارت پیش خدمت ہے۔

بریلوی مناظر مشہور گستاخ اشرف سیالوی رقمطراز ہیں:

جب حضرت یوسف ان کے ساتھ (یعنی زلیخا) زفاف فرمایا اور ان کو باکرہ اور کنواری پایا آپ نے ان کے ساتھ ہمبستری فرمائی اور مہر بکارت کو توڑا۔ (معاذ اللہ از ناقل) اس بند ڈبیا کی چابی اپنے ترو تازہ یاقوت (رنگ سرمگیں) کو

بنایا اور اس بند ڈبیا کو کھولا اور اس میں مادہ تولید والا گوہر ڈالا۔

(تحقیق ازا اشرف سیالوی ص ۴۲، ۴۳)

کیا کوئی بریلوی یہ عبارت فاضل بریلوی کے متعلق لکھنے کی جسارت کر سکتا ہے اگر نہیں تو پھر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں یہ لرزہ خیز عبارت علامہ صاحب نے کیوں لکھی اور آیا علامہ موصوف نبی کی گستاخی کا ارتکاب تو نہیں کر چکے؟

فیصلہ انصاف پسند بریلوی علماء کریں۔

پیر نصیر الدین گولڑوی کا اپنے ہم عصر علماء سے شدید اختلاف کرنا

پیر نصیر الدین گولڑوی کا موقف یہ ہے کہ سیدہ کا نکاح غیر سید مرد کے ساتھ ہو سکتا ہے اسی طرح احمد سعید کاظمی بھی اس مسئلہ میں پیر نصیر الدین کے ساتھ ہیں۔

(طریق الفلاح حل مسئلۃ الکفو للنکاح ص ۱۰۲)

جبکہ مولانا مشتاق مدرس جامعہ غوثیہ مہریہ اور دوسرے بعض علماء ان سے شدید اختلاف رکھتے ہیں۔ پیر نصیر الدین شاہ گولڑوی بسا اوقات اپنے مخالفین کو کھری کھری سناتے ہیں۔ چنانچہ پیر نصیر الدین اپنے مخالفین کے بارے میں لکھتے ہیں:

چونکہ موصوف غزالی زماں علامہ احمد سعید کاظمی کے اشد کامنہ دشمن سے ہونے کے ساتھ ساتھ علوم اسلامیہ بالعموم اور حدیث و فقہ پہ بالخصوص کج نظر رکھتے ہیں ان کے ساتھ ساتھ میں ان کی مجذوبانہ کیفیات کا بھی قائل ہوں کہ جب وہ میرے جد امجد حضرت بابوجی کے دور کی محافل قوالی میں اپنے فطری ذوق و شوق کے تحت ہو کر محفل میں چیخ چلاتے ہوئے اپنے گریبان کو نہایت بے دردی سے چاک کر دیا کرتے تھے۔ (طریق الفلاح ص ۱۰۲)

چونکہ پیر صاحب کے مخالفین کا موقف یہ ہے کہ سیدہ لڑکی کا نکاح غیر سید لڑکے سے منعقد نہیں ہوتا تو پیر صاحب اس مسئلہ کا تجزیہ ذرا سخت لب و لہجے کے ساتھ یوں نکالتے ہیں۔

قارئین کرام غور فرمائیں کہ ان دو نفس [illegible] جو کچھ

دستِ گریباں



(تکفیر امت اور بریلوی علماء کرام)

مؤلف: مناظر اہلسنت مولانا ابو ایوب قادری

تحریر کیا جس اوپر ذکر ہوا ان کی ایسی تحریر کردہ بیان و منطق کے مطابق تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پر معاذ اللہ ایک فعل قبیح (یعنی زنا از ناقل) کی تہمت لگتی ہے کیا نیاز مندی اہل بیت اور احترام صحابہ کا حق اسی طرح ادا کیا جاتا ہے؟ (طریق الفلاح ص ۸۵)

پیر سید نصیر الدین گولڑوی کی تائید کرنے والے بریلوی علماء

پیر سید نصیر الدین گولڑوی نے شرک و بدعات کے خلاف خوب آواز اٹھائی ہے اور توحید باری تعالیٰ کے مقدس عنوان پر بھی خوب کاوش کی ہے جو لائق مدح ہے۔ اپنے بزرگوار پیر ان پیر شیخ عبد القادر جیلانی کی نیابت کا حق ادا کر دیا ہے۔ پیر صاحب موصوف تنہا نہیں ہوتے بلکہ بریلوی مسلک کی قد آور مذہبی شخصیات ان کے ساتھ کھڑی ہیں۔ ذیل میں ان کے اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں

علامہ سید عرفان مشہدی کی پیر نصیر الدین کے ساتھ عقیدت

مشہدی موصوف قمطراز ہیں:

حضرت سید نصیر الدین نصیر مدظلہ اصول و فروع میں اپنے جد بزرگوار حضرت گولڑوی قدس سرہ کے متبع ہیں۔ ([illegible] ص ۳)

علامہ مفتی منیب الرحمن چیئرمین رؤیت ہلال کمیٹی پاکستان

حضرت موصوف لکھتے ہیں:

حضرت علامہ پیر سید نصیر الدین گولڑوی زید مجدہم کی شخصیت بڑا غنیمت ہے کیونکہ انہیں اپنے عہد کے عالم ربانی، عارف کامل، مجاہد و ثنا خواں ختم نبوت اور شریعت و طریقت کے مجمع البحرین حضرت قبلہ سید پیر مہر علی شاہ گولڑوی نور اللہ مرقدہ سے نسبی قرابت کا شرف بھی حاصل ہے بعض دوستوں سے ان کے انداز خطابت کے بارے میں کچھ شکایات و حکایات سننے کو ملتی رہیں اگر وجہ شکایت فقط یہی ہے کہ وہ توحید کو موضوع کلام بناتے ہیں تو یہ ہمارے تمام متقدمین اولیاء کا مطمح نظر رہا ہے۔ (طریق الفلاح ص ۷،۹)

تکفیر امت اور بریلوی علماء کرام

مولانا احمد رضا خان صاحب نے امت مسلمہ میں افتراق و انتشار پیدا کرنے کی غرض سے علماء اسلام کی عبارات میں نہ صرف ترمیم و تحریف کی بلکہ خود اپنی طرف سے فتویٰ گھڑ کر علماء اسلام کو کافر و مرتد قرار دیا۔ اپنے مخصوص نظریات کو اپنا دین و مذہب قرار دیا۔ اور ساتھ ہی مرتے وقت اپنے بیٹوں کو ان الفاظ میں وصیت فرمائی۔

اعلیٰ حضرت کی وصیت

میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ (وصایا شریف ص ۱۰ مطبع چشتی بریلی)

جو فاضل بریلوی کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے

اس وصیت کو مدنظر رکھتے ہوئے مولانا احمد رضا خان کے جانشین مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے ہر اس مسلمان کو کافر قرار دیا جو مولانا احمد رضا خان کا ہم عقیدہ نہ ہو۔

اور یہ بات جو اعلیٰ حضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو اس کو ولی ماننا کہاں درست ہے۔
(انوار شریعت ص ۴۰ درج ادبی دار الاشاعت فیصل آباد)

بریلوی علماء کے نزدیک ہر وہ شخص بھی کافر ہے جس نے کسی بھی ولی اللہ کا انکار کر دیا ہو یا اس کی ولایت سے ناواقف ہی کیوں نہ ہو خواہ یہ انکار زبان کے ساتھ ہو یا دل میں ہو۔

کسی ایک ولی اللہ سے قلب و زبان سے انکار کرنا خواہ وفات پا چکے ہوں یا زندہ ہو خواہ منکر نے پہچان لیا ہو اور یا نہ پہچانا ہو جب کہ منکر اولیاء کے احوال حجت اور افعال مستحسنہ عند اللہ سے ناواقف ہے تب بھی تمام مذکورہ صورتوں میں یہی انکار کفر صریح ہے اور منکر اجماع مسلمین اور جمیع مذاہب اسلام کے نزدیک کافر ہے۔

(ہدایۃ السالکین ص ۲۹۳ مدرسہ دار العلوم العربیہ الحنفیہ المصطفیٰ پیر جیت الرحمٰن بیر اربیلی)

بریلوی علما کے نزدیک علماء حق کی توہین کرنے والا صرف کافر بلکہ یہودی بھی ہے

ڈاکٹر طاہر القادری، مفتی منیب الرحمن صاحب، خواجہ مظفر صاحب عبد الرحیم بستوی صاحب، اور مولانا الیاس عطار قادری اور تمام علمائے حق میں سے کسی کی بھی شان میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنا صریح کفر ہے لہٰذا انجمن مذکورہ کافر یہودی ہے۔

(دعوت اسلامی کے خلاف پروپیگنڈے کا جائزہ ص ۷ ۱۹ تنظیم اہلسنت پاکستان)

حیرت کی بات ہے کہ بریلوی علماء کی توہین کرنے والا صرف کافر بلکہ یہودی بھی لیکن صحابہ کو گالیاں دینے والا کافر نہیں بلکہ بدعتی یعنی مسلمان ہے۔

مخالف ما دا کار فضل علیا و سب الصحابہ رضی اللہ عنہم فانہ مبتدع لا کافر

(فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین ص ۷۰ مکتبہ حامدیہ احمد رضا خان)

بریلوی علماء اور اصول تکفیر

بریلوی علماء کا دل اکابرین اہلسنت کی نفرت سے لبریز ہے ان پر فتاوی کفر و گستاخی لگانے میں ذرا بھر بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ صرف اپنے اصول سے ان حضرات کو کافر کہتے ہیں بلکہ جو ان کے کفر میں ذرا بھر بھی شبہ کرے اسے بھی کافر و مرتد قرار دیتے ہیں۔

مفتی غلام محمد بن محمد انور امام کعبہ اور امام مدینہ یعنی ائمہ حرمین شریفین کے بارے میں لکھتے ہیں:

امام کعبہ اور امام مسجد نبوی کافر ٹھہرے مرتد ٹھہرے اور جو ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ (کیا ہر فرقہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے؟ ص ۲۲، مدینہ العلوم جامعہ نبویہ شرقپور، روڈ ناصر کالونی لاہور)

بریلوی علماء اپنی طرف سے اصول تکفیر بنا کر اپنے ماسوا تمام افراد کو کافر و مرتد بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ انہیں اصول تکفیر کے تناظر میں ان کے چند علماء کا تذکرہ موضوع کے عین مناسب ہے۔

مولانا غلام مہر علی بریلوی اور اصول تکفیر

ابو الخیر زبیر حیدر آبادی کی مغفرت ذنب نامی کتاب کے خلاف مولانا غلام مہر علی لکھتے ہیں:

سید المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تقریباً ۱۲۰ مرتبہ گناہ، خطا، لغزش، خلاف اولی، ترک افضل، بیات اولی کوتاہی، معافی کا بار بار اس طرح گھمایا ہے جیسے بعض عاملین کسی گمشدہ کی بازیابی کے لیے چرخہ یا تعویذ باندھ کر گھماتے ہیں۔ یقین نہیں آتا یہ کسی مسلمان کی تحریر ہے۔ کیونکہ کوئی باحیا مسلمان تو کیا کوئی یہودی اور عیسائی بھی اپنے نبی کے بارے میں ایسے شرمناک الفاظ کا دیدہ و دانستہ تکرار اور ان پر اصرار نہیں کر سکتا بلکہ کوئی سکھ، آریا، چوڑا، چمار یا بد مت بھی اپنے کسی پیشوا یا بزرگ کے لیے ایسے گندے الفاظ استعمال نہیں کرتا۔ ایسی بے حیائی دشمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم راجپال، دیانند سرسوتی یا سلمان رشدی یا کوئی رجل عالم اور یا پھر یہ مولوی محمد زبیر۔

(عصمۃ النبی المصطفی ص ۶)

آگے لکھتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خلاف اولی نہیں ہو سکتا جو آپ خلاف اولی کہیں رہیں گے اور آپ کو خلاف اولی رسانا انکار نص قطعی اور کفر ہے۔ (عصمۃ النبی المصطفی ص ۱۲)

خلاف اولی منافقین کا فعل ہے اور باعث غضب الہی ہے تو محبوب رب العالمین کے لیے باعث ناراضگی اور غضب رب وفعل منافقین کی نسبت کرنا خواہ ظاہر ہی کیوں نہ ہو اسر جہالت، شقاوت و گستاخی ہے۔ (عصمۃ النبی المصطفی ص ۱۳)

سرور کون و مکان کے متعلق گناہ یا خلاف اولی لغزش، خطا اور اس کی بخشش اور معافی کا ہونا اس کے لیے یہ لفظ لکھنا تو درکنار آپ کے بارے میں دل میں ان کا خیال آنے سے بھی آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ (عصمۃ النبی المصطفی ص ۱۹)

آگے مولانا غلام مہر علی تحریر فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لفظ گناہ بولے لکھے پھر اس میں کوئی بھی وجہ بتاتا

پھر سے وہ اللہ تعالیٰ کو گناہ کا الزام لگاتا ہے۔ کافر ہے مرتد ہے اور ملعون ہے۔

(عصمۃ النبی المصطفیٰ ص ١٧)

بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کی۔

سراسر عصمت رسول سے بغاوت وجہالت وشقاوت ہے۔ نبی کی نبوت کا انکار اور کفر ہے۔ (عصمۃ النبی المصطفیٰ ص ٢٠)

مولانا غلام مہر علی نے اس جرم میں بریلوی مذہب کی دو اور اہم ترین شخصیات کو بھی اس میں شامل کر دیا بلکہ فی الواقع ان کے نزدیک شامل ہیں۔ ان دونوں مذکورہ بالا افراد کے بارے میں مولانا موصوف یوں رقمطراز ہیں:

بظاہر یہ فساد مولوی محمد زبیر حیدر آبادی کے رسالہ مغفرت ذنب سے رونما ہوا۔ محمد زبیر نے یہ سارا مواد مولوی غلام رسول سعیدی کی کتاب شرح مسلم ج ٧ سے اخذ کیا ہے۔ اور اس سعیدی نے اپنے استاد جناب احمد سعید شاہ کاظمی ملتانی کے ترجمہ قرآن البیان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بظاہر خلاف اولیٰ کو صحیح ثابت کرنے کے لیے یہ سب پاپڑ بیلے ہیں۔ (عصمۃ النبی المصطفیٰ ص ٤٣)

آگے لکھتے ہیں:

کوئی راضی ہو یا ناراض ہم برملا کہتے ہیں کہ اس ترجمہ کا یہ سب تنگی گو کہ دستہ اپارگاہ رسالت میں سوء ادبی ہے۔ (عصمۃ النبی المصطفیٰ ص ٤٥)

لوگوں کی نظروں میں ظاہر خلاف اولیٰ ممنوع شرعی بہت بڑی جسارت اور سنگین گستاخی ہے۔ (عصمۃ النبی المصطفیٰ ص ٤٧)

نیز ایک اور حوالہ بھی زیر نظر رہے:

بخشش مجرم کی ہوتی ہے معصوم کی نہیں۔ (عصمۃ النبی المصطفیٰ ص ٤٧)

آپ سے خلاف اولیٰ ماننا آپ کی صریح گستاخی اور توہین انبی ہے۔

(عصمۃ النبی المصطفیٰ ص ١٣٥)

لاکھ مکر یں مار لو اعلیٰ حضرت بریلوی کی تو جیہ ترجمہ کے علاوہ کسی صورت میں بھی گستاخی سے نہیں بچا جا سکتا۔ (عصمۃ النبی المصطفیٰ ص ٦٨)

مولانا غلام مہر علی کی تکفیر کی زد میں آنے والے بریلوی علماء

سب سے پہلے ان علماء بریلویت کا نام جن کا نام لے کر علامہ غلام علی بریلوی نے گستاخ رسول قرار دیا ہے انہیں کے الفاظ میں انہی کی زبانی سنیے:

محمد شفیع نے سنگل گستاخی کی سعیدی اور رضی نے ڈبل گستاخی کی ہے۔

(عصمۃ النبی المصطفیٰ ص ٧١)

قارئین توجہ فرمائیں آج تک جو علمائے اہلسنت کو گستاخ رسول کہا کرتے تھے آج انہیں کے دین ومذہب کے معتبر ترین علماء اپنے ہی اکابرین کو گستاخ رسول تسلیم کر چکے ہیں۔ واضح رہے کہ سعیدی اور رضی سے مراد مولانا غلام رسول سعیدی بریلوی اور ابو الخیر زبیر حیدر آبادی ہیں۔ لہٰذا یہ دونوں مولانا غلام مہر علی کے فتویٰ کی رو سے کافر مرتد گستاخ رسول قرار پائے۔

الحمد للہ علی ذلک۔

مولانا غلام مہر علی بریلوی نے غزالی زمان سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی کو بھی کافر ومرتد قرار دیا

مفتی عبد المجید خان سعیدی رقمطراز ہیں:

معترض موصوف نے دیگر متعدد فاسد مقاصد کے علاوہ انتہائی گندی اور گھٹیا قسم کی زبان استعمال کر کے ناپاک کوشش کی ہے کہ غزالی زمان کا یہ ترجمہ نہ صرف غلط ہے بلکہ منافی عصمت نبوت قطعیہ اور کفر ہے اور حضرت مترجم میت قدس سرہ صریحاً اور رسالت اس کے حمایتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے ادب گستاخ دائرہ اسلام سے خارج مرتد اور راجپال اور شردھ جیسے ملعون اور کافر ہیں۔ (مواخذہ معترض الذنب ص ٥، کاظمی کتب خانہ)

اس عبارت سے واضح طور پر پتہ چل رہا ہے کہ مولانا غلام مہر علی نے غزالی زمان کو کافر مرتد وملعون قرار دیا ہے۔

مولانا غلام علی بریلوی نے امت بریلویہ پر ایک اور احسان کیا ہے کہ ان کے پیر و مرشد احمد رضا خان بریلوی کو بھی دو ٹوک لفظوں میں گستاخ رسول قرار دیا ہے۔

مفتی عبد المجید خان تحریر فرماتے ہیں:

غلام مہر علی نے بارگاہ امام احمد رضا میں زبان درازی کرتے ہوئے اس سب کو دو ٹوک لفظوں میں نبوت و رسالت کی گستاخی اور بے ادبی قرار دیا ہے۔

(موازنہ و معرکۃ الذنب ص ۳۳)

مذکورہ بالا بحث سے بظاہر مولانا غلام مہر علی بریلوی مصنف کتاب دیوبندی مذہب نے صرف چار عدد بریلوی علما کو کافر و مرتد و ملعون اور گستاخ قرار دیا ہے۔ نام یاد رکھنے کے لیے دوبارہ ان حضرات کو یاد کر لیتے ہیں۔

(۱) مولانا احمد رضا خان بریلوی

(۲) مولانا سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب

(۳) مولانا غلام رسول سعیدی صاحب

(۴) مولانا ابو الخیر زبیر حیدر آبادی

دیکھنے میں تو صرف چار عدد حضرات ہیں جو غلام علی بریلوی کے نشانۂ تکفیر پر بالکل فٹ اور نمایاں ہیں۔

مگر درپردہ وہ علما بھی کافر اور مرتد و گستاخ اور ملعون قرار پائیں گے جنھوں نے مغفرت ذنب نامی کتاب کی تائید و توثیق فرمائی۔ لیجیے ان سے بھی پردہ اٹھا دیتے ہیں۔ مغفرت ذنب کی تصدیق میں چھپنے والی کتاب کا نام

فیصلہ مغفرت ذنب از اشرف العلما علامہ ابو الحسنات محمد اشرف سیالوی مع تصدیقات قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی و دیگر علمائے پاک و ہند و کشمیر

اس کتاب میں تقریباً ۲۰۳ علمائے کرام کافر و مرتد ملعون اور گستاخ قرار پائے۔ ان علما کی فہرست ہم جلد اول میں لکھ چکے ہیں۔

مفتی عبد المجید خان سعیدی بریلوی یہ نہ سمجھیں کہ غلام مہر علی بریلوی نے ان حضرات کو کافر و مرتد قرار دیا ہے اور باقی بریلوی علما ان کے ساتھ نہیں۔ یہ ان کی واضح غلطی ہوگی۔ یہ لیجیے مولانا غلام مہر علی کی تائید اور توثیق میں مزید فتاوی جات ہم پیش کر دیتے ہیں تاکہ مفتی صاحب ان حوالہ جات پر غور فرمائیں اور یہ کہنے یا لکھنے پر مجبور ہو جائیں کہ جو اصول و ضوابط ہم نے علماء اہلسنت دیوبند والوں کے خلاف ان کو کافر و مرتد قرار دینے کے لیے استعمال کیے تھے آج انہیں اصولوں کی رو سے پوری ملت بریلویہ کافر و مرتد قرار دی جا چکی ہے۔

آسان لفظوں میں جو گڑھا آپ نے علمائے اہلسنت کے لیے کھودا تھا آج آپ خود اس میں گر چکے ہیں۔

لیجیے مفتی صاحب

بریلی شریف کا فتویٰ تو آپ کے ہاں خاصی اہمیت کا حامل ہوگا۔ امید ہے آپ اس کا رد کر سکیں گے۔

مولانا محبوب علی قادری بریلوی نے اپنی کتاب النجوم الشہابیہ پر یہ عنوان باندھا ہے:

حضور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین۔ (النجوم الشہابیہ ص ۴۳)

نیچے مختلف علماء کے تراجم کو پیش کیا ہے۔

واضح رہے کہ اس کتاب پر مولانا حشمت علی قادری بریلوی (النجوم الشہابیہ ص ۸۰) نیز سید میاں قادری برکاتی (النجوم الشہابیہ ص ۸۲) کے علاوہ تقریباً ۵۴ علماء کی تقریظات اور تائیدات ثبت ہیں۔

جن تراجم کو مولانا محبوب علی خان قادری نے ہدف تنقید بنایا ان سے ملتے جلتے تراجم خود کتب بریلویہ میں بکثرت موجود ہیں۔

چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) فضائل دعا نامی کتاب والد اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان کی ہے اور اس کی تائید خود مولانا احمد رضا خان نے کی ہے۔

مغفرت مانگ اپنے گناہوں کی۔ (فضائل دعا، ص ۸۶، مکتبہ دعوت اسلامی)

(۲) حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیے ہیں۔

(فیصلہ مغفرت ذنب، ص ۳۲، جماعت اہلسنت حیدرآباد)

(۳) اللہ نے آپ کے سب اگلے پچھلے گناہ پہلے ہی معاف فرما دیے۔

(پندرہ تقریریں، مولانا حشمت علی قادری، نوری کتب خانہ، ص ۲۴۶)

(۴) اقوال علما اس کی تفسیر میں مختلف ہیں بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد بار گناہ ہے یعنی قبل نبوت و ایام جاہلیت میں جو لغزشیں اور غفلتیں اور خطاء سہو و نسیان حضور سے سرزد ہوا تھا، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو معاف فرما دیا۔

(پندرہ تقریریں، ص ۳۵۶)

(۵) محدث اعظم پاکستان لکھتے ہیں:

جب نازل ہوئی آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیے گئے۔ (التصدیقات لدفع التلبیسات، ص ۵۰، کاظمی پبلی کیشنز)

صرف پانچ مذکورہ حوالہ جات پر اکتفا کرتا ہوں ورنہ مذکورہ بالا عنوان کے پیش نظر پچاس سے زائد حوالہ جات میری نظر میں ہیں۔

مولانا غلام مہر علی کے فتویٰ تکفیر کی تائید میں دارالافتاء بریلی شریف سے

فقیر قادری محمد سبحان رضوی رقمطراز ہیں:

یقیناً مولوی اشرف علی اور ان کے اذناب کے مندرجہ بالا اور سابقہ تراجم عشق و ایمان کی خوشبو سے یکسر خالی ہیں۔ بلکہ توہین الوہیت اور کسر شان رسالت کے سبب سے ایمان شکن اور اسلام شکن ہیں۔ (التصدیقات لدفع التلبیسات، ص ۵۰)

کتبہ فقیر قادری محمد فاروق

دارالافتاء منظر اسلام

بریلی شریف الہند

بریلی شریف کا دوسرا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں

زید کا یہ قول اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے غلط و باطل اور سخت جرات اور بے باکی ہے اور شان رسالت میں توہین ہے لہٰذا زید کافر و مرتد ہے۔ (فتاویٰ بریلی شریف، ص ۳۰۹، شبیر برادرز لاہور)

قاضی عبدالرحیم بستوی کی اس فتویٰ پر تصدیق ہے۔

مرکزی دارالافتاء سوداگران بریلی شریف

دیکھیے جناب مفتی صاحب ان حضرات کو کافر و مرتد قرار دینے والے اکیلے مولانا غلام مہر علی بریلوی نہ سمجھے جائیں بلکہ دوسرے بریلوی علما بھی ان کے ساتھ ہیں۔

غلام مہر علی بریلوی کا شاہ ولی اللہ اور محدث دہلوی اور ان کے خاندان کو گستاخ رسول قرار دینا

علمی حلقوں میں ان حضرات کا تعارف کسی تفصیل کا محتاج نہیں۔ تاہم مولانا غلام مہر علی نے نور بخش توکلی کے حوالے سے جو الفاظ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے بارے میں نقل فرمائے ہیں وہ کلمات یہ ہیں:

شاہ ولی اللہ نے شاہ عبدالعزیز نے اس بد بختی (الی ملہم اسماعیل) نے اسے سارے ملک کو متعفن کر دیا۔ (عصمۃ النبی المصطفیٰ، ص ۸)

اب مفتی عبدالمجید خان سعیدی مولانا غلام مہر علی بریلوی سے سخت نالاں ہیں اور کہتے ہیں کہ مولانا غلام مہر علی نے شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کو گستاخ رسول قرار دیا مفتی صاحب لکھتے ہیں:

مولوی غلام مہر علی نے اس کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے ان حضرات کو گستاخان عصمت رسالت، سارے فسادی کی جڑ، نجدی، تحقی علما، خارجیت زدہ کے گندے الفاظ سے یاد کر کے گویا یہ سارا کچھ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کو کہہ دیا۔

(مواخذہ معرفۃ الذنب، ص ۳۴)

لگتا ہے مفتی عبدالمجید خان سعیدی نے بیچارے اکیلے غلام مہر علی بریلوی کو اس کا قصور وار

قرار دیا ہے مفتی مذکور اپنے مسلک کی کتب کو ہاتھ تک نہیں لگاتے ورنہ یہ بات مفتی صاحب ہرگز نہ کہتے۔

متعدد بریلوی علماء کا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے بارے میں موقف

مفتی عبد المجید خان سعیدی اس وجہ سے بھی غلام مہر علی بریلوی سے ناراض ہیں کہ مولوی احمد رضا خان نے تو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے بیٹوں کو سنی قرار دیا ہے مگر غلام مہر علی نے ان کو گستاخ رسول۔

مفتی صاحب کے الفاظ غور سے پڑھیں:

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ علیہ نے اپنی متعدد کتب میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے صاحبزادگان حضرت شاہ عبد العزیز صاحب، حضرت شاہ رفیع الدین صاحب اور حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمہ اللہ علیہم اجمعین کے اقوال فتاوی سے استناد ہی نہیں بلکہ انہیں سنی علما قرار دے کر ان کے ناموں کے ساتھ الفاظ ترحم بھی تحریر فرمائے ہیں۔ (مواخذہ معرکۃ الذہب ص ۳۴)

حالانکہ خود مولوی احمد رضا خان نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو معجزہ شق القمر کا منکر قرار دیا ہے۔

خان صاحب رقمطراز ہیں:

شاہ ولی اللہ نے تفہیمات الٰہیہ میں لکھا ہے کہ شق القمر کوئی معجزہ نہیں ہے۔

(ملفوظات حصہ چہارم ص ۳۳۲ شبیر برادرز)

بریلوی علما نے اس شخص کو جو اس معجزہ کا انکار کرے کافر قرار دیا ہے۔

مفتی نظام الدین ملتانی بریلوی لکھتے ہیں:

یہ معجزہ آپ کی ذات کو ہی ملا اور اس پر اجماع امت کا ہے اور اس سے انکار کرنا صریح کفر ہے۔ (فتاوی نظامیہ ص ۳۱۰، اشاعت القرآن پبلی کیشنز)

مشہور بریلوی مناظر عالم مولوی عمر اچھروی شاہ ولی اللہ کے بارے میں رقمطراز ہیں:

محمد بن عبد الوہاب کی عقیدہ کی چہ کتاب میں البلاغ المبین وغیرہ انبیاء و اولیاء کی توہین میں شائع ہیں

دہلی میں ایک شور برپا ہو گیا کہ ولی اللہ وہابی ہو چکا ہے چنانچہ حیات طیبہ کے صفحہ ۱۱۲ پر درج ہے کہ تمام علما اسلام نے متفقہ طور پر فتوی کفر صادر کیے اور چونکہ مسلمان فرقہ وہابیہ سے ناآشنا ہو چکے تھے اس لیے عوام و خواص ان کو بجائے محمدی کے وہابی ہی کہتے تھے کیونکہ شاہ صاحب سے اول کوئی عالم وہابی نہ تھا۔

(مقیاس حنفیت ص ۵۷۶)

تیسرا حوالہ بھی سنیے:

مولانا رضا المصطفیٰ اعظمی بریلوی نے بھی ان حضرات یعنی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے بیٹوں کو شان الوہیت اور شان رسالت کا بے ادب قرار دیا ہے۔

مولانا رضا المصطفیٰ اعظمی لکھتے ہیں:

اگر قرآن کا لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو اس سے بے شمار خرابیاں پیدا ہوں گی کہیں شان الوہیت میں بے ادبی ہوگی تو کہیں شان انبیاء میں اور کہیں اسلام کا بنیادی عقیدہ مجروح ہوگا چنانچہ مندرجہ بالا تراجم پر غور کریں۔ (مقدمہ کنز الایمان ص ۲۹)

مندرجہ بالا مترجمین میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبد القادر رحمہم اللہ کے نام بھی شامل ہیں۔

اب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے خاندان اور خود ان کی ذات پر فتاوی لگانے والے اکیلے مولانا غلام مہر علی نہیں بلکہ مولانا عمر اچھروی بریلوی اور مولانا رضا المصطفیٰ اعظمی صاحب بھی شریک ہیں۔

مفتی عبد المجید سعیدی کا یہ کہنا کہ جو الفاظ غلام مہر علی نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے بارے میں تحریر کیے ہیں گویا وہ اعلیٰ حضرت کو کہہ دیے ہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت ان کو سنی قرار دیتے تھے۔ اب جو الفاظ مولانا عمر اچھروی بریلوی نے حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے بارے

ہیں لکھے ہیں کیا یہ مولانا عمر اچھروی نے اعلیٰ حضرت کو کب دیے ہیں؟

سچ ہے جو شخص امت مسلمہ کی تکفیر میں پچاس سال محنت کرتا ہے ان کو ان کے مسلک کے علما ایسے القابات دیں تو یہ ہر گز نارو انہ ہوگا۔

مولانا احمد رضا خان کی اقتدا میں مولانا غلام مہر علی کی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی

مولانا احمد رضا خان نے حدائق بخشش میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں شدید گستاخی کا ارتکاب کیا۔

گستاخانہ لب ولہجہ میں خانصاحب موصوف گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تنگ و چست ان کا لباس اور جوبن کا ابھار

مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر

(حدائق بخشش حصہ سوم ص ۳۷ کتب خانہ اہلسنت جامع مسجد ریاست پٹیالہ)

آگے اشعار لکھتے ہوئے مجھے ہمت نہ ہو سکی۔ امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تیری عظمت پہ ہمارا سب کچھ قربان ہو!

بعض ہمارے بریلوی حضرات اس کا جواب دیتے ہیں کہ مولانا محبوب علی قادری مرتب کتاب ہذا نے توبہ کر لی تھی۔ وہ جناب گستاخی احمد رضا کرے اور توبہ مولانا محبوب علی قادری۔

الغرض مولانا احمد رضا نے ام المومنین امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں شدید گستاخی کی اور ان کی پیروی میں مولانا غلام مہر علی بریلوی۔ انہی نے امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کافر کہنے کی گستاخی کی ہے۔ اگر ہم مولانا موصوف کی عبارت کا مطلب نکالتے تو شاید بریلوی حضرات ناراض ہو جاتے تاہم اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے خود انہیں کے مذہب کا معتبر عالم مفتی عبدالمجید خان سعیدی کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔

مفتی عبدالمجید خان سعیدی رقمطراز ہیں:

ام المومنین کی شان میں سخت گستاخی اس پر بس نہیں کیا بلکہ اپنے اس تحقیقی

مرہابت کی صحیح نمک حلالی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہوں نے صدیقہ بنت صدیق زوجہ محبوبہ محبوب رب العالمین حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو کافر کہنے کی گستاخی بھی کی ہے۔

چنانچہ معرکۃ الذنب ص ۹۵، پر ام المومنین سے یہ کفریہ عقیدہ منسوب کیا کہ ام المومنین (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کو عام لوگوں پر قیاس کرتے ہوئے ذنب کنا لیا جو ان کی اجتہادی غلطی ہے۔ (مواخذہ معرکۃ الذنب ص ۱۷)

آگے لکھتے ہیں:

اس معترض کا بار بار اجتہادی غلطی کہنا یہ شان صدیقہ میں اس کی ذیل کالی اور مزید گستاخی ہے۔ (مواخذہ معرکۃ الذنب ص ۱۷)

مفتی عبدالمجید خان سعیدی کے لیے لمحہ فکریہ

بریلوی مذہب کے معتبر عالم مفتی نظام الدین ملتانی، بریلوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

یہ فیصلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن مجید اور حدیث مرفوعہ اور فیصلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اصحابہ وتابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بر خلاف ہے۔

(فتاویٰ نظامیہ ص ۵۳ اشاعت القرآن)

مفتی عبدالمجید سعیدی صاحب بتائیں کہ غلام مہر علی تو اس بنیاد پر رافضی قرار پائیں کہ انہوں نے اجتہادی خطا کا لفظ وہ بھی اگر ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی کی ہے۔ مگر اپنے ہی مذہب کے بید عالم مفتی نظام الدین ملتانی کے بارے میں کیا فرمائیں گے۔

ذرا سوچ سمجھ کر انصاف کا دامن تھام کر تعصب کا چشمہ اتار کر۔

مختصر الفاظ میں مفتی نظام الدین کے بارے میں تبصرہ فرمائیں۔ میری غرض مفتی عبدالمجید سعیدی کو چیلنج اور ریاصرف ان کو مخاطب ہی نہیں کوئی بھی بریلوی اس عقدہ کو حل فرمائے تاکہ ان کے حب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی اندازہ ہو سکے۔

مفتی عبد المجید سعیدی کا غلام مہر علی کی حقیقت کا انکشاف کرنا

غلام مہر علی بریلوی نے اہلسنت کے خلاف ایک کتاب لکھی تھی، جس کا نام تھا "دیوبندی مذہب" نیچے حضرت کا نام یوں درج ہے:

مناظر اسلام حضرت مولانا غلام مہر علی شاہ صاحب

رحمۃ للعالمین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا کہ جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی کرے اللہ تبارک تعالیٰ عزوجل کا اس کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا وہ حق اور سچ ہے۔ اب سنیے مولوی غلام مہر علی کے بارے میں ان کے مرشد کیا فرماتے ہیں۔

غلام مہر علی شاہ کے پیر و مرشد کی پیشگوئی

مفتی عبد المجید خان سعیدی یوں رقمطراز ہیں:

حضرت سید غلام محی الدین المعروف بابو جی سائیں رحمہ اللہ علیہ کی پیشگوئی ہے کہ غلام علی آخر میں مرتد ہو جائے گا جو من و عن پوری ہو رہی ہے۔ (معرکۃ الذنب ص ۲۰)

مفتی صاحب کا غلام مہر علی کو گستاخ صحابہ قرار دینا

مفتی صاحب اپنے مذہب کے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس دشمن اعلیٰ حضرت گستاخ صحابہ گستاخ ام المومنین رضی اللہ عنہا خطرناک شیعہ نام نہاد غلام مہر علی سے ہر طرح سوشل بائیکاٹ کر کے اسے ان گستاخیوں سے تائب ہونے پر مجبور کر دیں۔ (معرکۃ الذنب ص ۱۹)

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

مولانا غلام رسول سعیدی اور تکفیر امت

مولانا احمد رضا خان نے تکفیر امت مسلمہ و علماء اسلام کا جو دھندہ شروع کیا تھا وہ آج کل

درج بالا ہے۔ بریلوی علماء اکابرین اہلسنت کو کافر کہنے میں ذرا بھی حیا نہیں کرتے۔ گویا ان حضرات کا پسندیدہ مشغلہ امت مسلمہ کو کافر قرار دینا ہے۔

ان تمام فتاویٰ جات کا سہرا مولانا احمد رضا خان کے سر پر جاتا ہے کیونکہ یہ بدعت تکفیر حضرت ہی کی مرہون منت ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی نے صحابی رسول حضرت عبد الرحمن قاری کی نہ صرف تکفیر کی بلکہ انہیں شیطان اور خبیث بھی کہا۔

فاضل بریلوی کا ملفوظ پڑھیے

عبد الرحمن قاری کے کافر تھا ــ اسے قرات سے قاری نہ سمجھیں بلکہ قبیلہ بنی قارہ سے تھا ــ اس خبیث کو شیر نے خوک شیطان کو دے مارا۔

(ملفوظات ص ۱۹۱ بشیر برادرز)

جب بریلوی علماء سے اس اعتراض کا جواب نہ بن پڑا تو خط کشیدہ الفاظ کے بارے میں لکھا کہ یہ سراسر کسی کا تصرف ہے۔

حوالہ پڑھیے

خط کشیدہ عبارات نہ اعلیٰ حضرت کا ارشاد ہے نہ حضور مفتی اعظم کی توضیح بلکہ یہ سراسر کسی کا تصرف ہے۔ (جہان مفتی اعظم ص ۱۳۷ بشیر برادرز)

دعوت اسلامی کے امیر اور مریدین کے لیے لمحہ فکریہ

دعوت اسلامی کے امیر الیاس عطار قادری کے بارے میں وضاحت طلب امور بھی آپ کے سامنے لائے جائیں گے۔ سردست ایک کارروائی سے پردہ اٹھاتے ہیں تاکہ بریلوی علماء و عوام مذکورہ بالا تنازعہ کی صورت میں کوئی فیصلہ کر سکیں۔

مولانا الیاس عطار قادری کے زیر نگرانی علماء اور محققین کا ایک بورڈ ہے جن کی زیر نگرانی مکتبۃ المدینہ سے فاضل بریلوی کے علاوہ دیگر مصنفین کی کتب بھی چھپتی رہتی ہیں، ابھی صرف ایک حوالہ ہدیہ قارئین ہے۔

دعوت اسلامی کی طرف سے ملفوظات اعلیٰ حضرت شائع ہوا تو انہوں نے مذکورہ بالا

اعتراض کو ختم کرنے کے لیے قابل اعتراض خط کشیدہ عبارت از اور عبد الرحمن قاری و فزاری سے بدل دیا۔

عبارت ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔

ایک بار عبد الرحمن فزاری کہ کافر تھا۔ (ملفوظات ص ۳۲۹ مکتبۃ المدینہ ۲۰۰۹ء)

خط کشیدہ عبارت اس نسخہ سے غائب کر دی گئی ہے۔

جبکہ اس نسخہ کی اشاعت کے بعد واللہ اعلم کون سے مقاصد پوشیدہ تھے جن کو بنیاد بنا کر دوبارہ پھر عبد الرحمن قاری لکھ دیا گیا اور خط کشیدہ الفاظ دوسرے نسخے میں دوبارہ لکھ دیے گئے۔

عبارت ملاحظہ ہو:

ایک بار عبد الرحمن قاری کہ کافر تھا ... اسے قرات سے قاری نہ سمجھیں بلکہ قبیلہ جو قارہ ہے۔ (ملفوظات ص ۳۲۹ سال ۲۰۱۲ء)

مولانا احمد رضا خان صحابی رسول حضرت عبد الرحمن قاری رضی اللہ عنہ کو برملا کافر کہہ چکے ہیں۔ اب اس طرح کی کچھ تاویلات سے کیا بنتا ہے۔ مولوی محبوب علی قادری نے تو احمد رضا خان کی گستاخی پر توبہ کر لی تھی اب آپ یہاں پہ توبہ کون کرے گا؟

۱۔ مولانا احمد رضا خان صاحب ملفوظ

۲۔ مولانا مصطفیٰ رضا خان جامع ملفوظ

۳۔ ناقل، جو ابھی تک بریلوی علما متعین نہیں کر سکے۔

فی الحال ہمارے علم میں مذکورہ بالا تاریخ کی صورت میں توبہ تو موجود نہیں ہے۔ جب تک بریلوی علما توبہ نامہ نہ دکھائیں گے اس وقت تک فتوی تکفیر کے ذمہ دار فاضل بریلوی اور مولانا مفتی مصطفیٰ رضا خان ہیں۔

بریلوی انصاف پسند علما سے اپیل

اگر انصاف پسند علما بریلوی دنیا میں موجود ہیں تو خود آپ کے گھر سے ایک اصول پیش کرتے ہیں کہ اگر کسی کتاب میں کفریہ کلمات ہوں تو اس کا راقم، ناشر اور مویدین سب کافر قرار پاتے ہیں۔

مصنف کتاب الذہب فی القرآن سید شاہ حسین گردیزی نے ایک مقالہ مغفرت ذنب تحریر فرمایا اس میں ایک کفریہ عبارت بھی درج کی جس کو ہدف طعن بناتے ہوئے مولانا غلام رسول سعیدی نے اس کتاب کے مصنف، ناشر اور مویدین سب کو کافر قرار دیا۔

شاہ حسین گردیزی بریلوی کی زبانی سنیں:

مگر چند ماہ کی خاموشی کے بعد مولانا سعیدی نے اچانک اس بحث میں اس انداز سے قدم رکھا کہ اہل علم ورطہ حیرت میں مبتلا ہو گئے یہ موقف اختیار کیا کہ حدیث کو کمزور اور ضعیف وغیرہ کہنا اس کا استخفاف اور استحقار ہے اور یہ کفر ہے لہذا اس کا راقم، ناشر اور موید سب دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(الذہب فی القرآن ص ۳۳ آستانہ حوک قاضیاں شریف)

اب اس اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے انصاف پسند بریلوی بتائیں کہ حدیث کو کمزور ضعیف وغیرہ کہنے کی وجہ سے مصنف، ناشر اور مویدین عبارت ھذا تو دائرہ اسلام سے خارج قرار پائیں مگر مقدس صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کافر، شیطان اور خبیث کہنے والے اور اس کتاب کی اشاعت کرنے والے مسلمان رہیں۔ بہر دو اقوال میں انصاف پسند بریلویوں سے اپیل کی جاتی ہے آیا کہ ملفوظات کے قائل، جامع، ناشر الیاس عطار قادری اور اس کی پوری ٹیم اس فتوی کی زد میں آتی ہے یا نہیں؟

مولانا غلام رسول سعیدی کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو کافر کہنا

شاہ حسین گردیزی مولانا غلام رسول سعیدی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

اگر وجہ تکفیر یہی ہے تو پھر حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت معاویہ اور امام حسین رضی اللہ عنہم اور دوسرے اکابرین کا دین کیا ہوگا؟ (الذہب فی القرآن ص ۳۱۱)

خلاصہ کلام عبارت بالا کا یہی ہے کہ اگر مولانا غلام رسول سعیدی بریلوی کا اصول تکفیر تسلیم کر لیا جائے تو پھر معاذ اللہ اور بہ مذکور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی کافر قرار پاتے ہیں۔ یہ اصول اگر پہ شاہ صاحب تو نہ مانیں گے لیکن اگر اس کو مان لیں تو خود کافر ہو جاتے ہیں البتہ مولانا غلام رسول سعیدی

بریلوی تو کسی صورت میں بھی اس اصول کے منکر نہیں ہو سکتے لہٰذا صحابہ کرام پہ مولانا سعیدی صاحب کا ہر فتویٰ کفر تا حال باقی رہا۔

مولانا غلام رسول سعیدی کا مشہور تابعی عطا خراسانی کو کافر قرار دینا

بریلوی علما مسئلہ تکفیر میں اتنے جری اور بے باک ہو چکے ہیں جن کے تکفیری فتنہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین محفوظ ہیں نہ تابعین۔ علامہ رسول سعیدی بریلوی نے مشہور تابعی عطا خراسانی رحمہ اللہ علیہ کو کافر قرار دیا ہے۔

محمد کامران قریشی مولانا غلام رسول سعیدی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آخر میں مولانا سعیدی سے درخواست ہے کہ وہ عطا خراسانی تابعی کی تکفیر سے توبہ کریں ... امام قرطبی، امام خازن، قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور امام بدر الدین عینی کی تکفیر سے بھی توبہ کریں۔ (الذہب فی القرآن ص ۸)

شاہ حسین گردیزی بریلوی لکھتے ہیں:

مولانا سعیدی نے ... حضرت خراسانی قدس سرہٗ کی دو وجہ سے تکفیر کر دی۔
(الذہب فی القرآن ص ۲۵)

مزید لکھتے ہیں:

مولانا سعیدی نے تکفیر بازی کے کام میں نہایت عجلت کا مظاہرہ کیا ہے اور تکفیر کی ہو وہ جس اختراع کی ہیں ان کا ارتکاب وہ خود بھی کر چکے ہیں۔ اگر ان سے کوئی کافر ہو جاتا ہے تو مولانا سعیدی اپنی اور اپنوں کی تحریر سے خود کافر قرار پائیں گے۔
(الذہب فی القرآن ص ۲۵)

مولانا شاہ حسین گردیزی کو یہ گلہ صرف سعیدی صاحب سے ہے جبکہ تمام بریلوی علما کا یہی حال ہے تفصیل کے لیے آئندہ آنے والے صفحات کا انتظار کریں۔

دست و گریبان



(مولانا غلام رسول سعیدی اور تکفیر بریلویت)

مؤلف: مظہر اہل سنت مولانا ابو ایوب قادری

مولانا غلام رسول سعیدی اور تکفیر بریلویت

مولانا غلام رسول سعیدی نے جو وجوہ کفر بیان کی ان کے حوالے سے بہت سے اسلاف اور اکابرین اہلسنت کو کافر کہا جا چکا ہے، مزید کچھ بریلوی علما بھی اس کی زد میں آتے ہیں وہ کون ہیں اور کس حیثیت کے مالک ہیں خود بریلوی علما کی زبانی سنیں۔

مولانا شاہ حسین گردیزی رقمطراز ہیں:

ہم مولانا سعیدی سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ کار تکفیر سازی ترک کر دیں جو قاعدہ انہوں نے اختراع کیا ہے اس کے مطابق ملا خراسانی تابعی کافر حضرت ابوبکر سرخسی کافر...... تمام علما اصول کافر اور پھر موجودہ دور کے سادات اہل علم مبلغ اسلام مولانا سعادت علی شاہ صاحب، مبلغ اسلام مولانا تراب الحق قادری، مولانا سید یوسف شاہ ہمدیالوی، شیخ الحدیث شمس العلوم سیالوی، مولانا سید عمر علی شاہ مہروی۔ مولانا سید عارف شاہ اویسی اور مولانا سید وجاہت رسول قادری سب کافر ہیں۔

(الذہب فی القرآن، ص ۵۳۰)

اس فہرست سے خارج کچھ دیگر علما بھی فتویٰ کی تکفیر کی زد میں

نامیاتی ہوگی محسن مذہب بریلوی عبد الحکیم شرف قادری، معروف بریلوی ماہر رضویات ڈاکٹر مسعود احمد اور جناب اقبال احمد فاروقی ان حضرات کو اس فتویٰ تکفیر کی زد میں دیکھا جائے تو آپ گردیزی شاہ صاحب کی کتاب حضرت ذہب کی تائید اور توثیق کرنے والے مذکورہ تینوں حضرات ہیں۔

عبد الحکیم شرف قادری (الذہب فی القرآن، ص ۷۹۵)

ڈاکٹر مسعود احمد (الذہب فی القرآن ص ۸۰۹)

جناب اقبال احمد فاروقی (الذہب فی القرآن ص ۸۱۸)

دیگر کچھ اور علما کے نام بھی ہیں جن میں اکثر غیر معروف ہیں۔ وہ بھی تکفیر کی زد میں

آتے ہیں ان کا ذکر اور اسماء جلد اول میں ملاحظہ فرمائیں۔

سعیدی صاحب کا فتویٰ گستاخی اور علماء بریلوی

فاضل بریلوی نے تکفیر امت کا جو بیج بویا تھا آج وہ پک کر بالکل تیار ہو چکا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہنا بریلوی علماء کے لیے فیشن اور تماشا بن چکا ہے۔ جو ان کی مانے وہ بھی کافر اور جو نہ مانے وہ بھی کافر۔

الغرض غلام رسول سعیدی بریلوی کا سر دست اصول پڑھ لیں۔

سعیدی صاحب رقمطراز ہیں:

واضح رہے کہ رسول اللہ نے جو احزاب کے شکست اور ان کے قدم اکھڑنے کی دعا فرمائی اس کو بددعا کہنا جائز نہیں اور ایسا کہنا رسول اللہ کی سخت توہین ہے یہ نہایت بے ادبی اور سخت توہین ہے۔ (شرح مسلم ج ۳ ص ۳۰۱، ۳۰۰)

اس فتویٰ گستاخی کی زد میں سر دست بریلی شریف والوں کا تذکرہ

فتاویٰ بریلی شریف مصدقہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری مصدقہ محمد عبد الرحیم نقوی میں یہ تحریر موجود ہے:

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کا نام لے کر بددعائیں فرمائیں جیسے ابولہب۔ (فتاویٰ بریلی شریف ص ا ے ا طبع بریلی)

باقی ہوئی اگر وہ عدد بریلوی علماء مرتبین کتاب ہذا کو اس فتویٰ کی رو سے گستاخ قرار پائے کیونکہ ضرور بضرور انہوں نے اس کتاب کی تالیف میں مشقت اٹھائی۔ اس دنیا میں ان مذکورہ بالا افراد خواہ مرتبین ہوں یا مصدقین گستاخی رسول کا سرٹیفکیٹ ملنا چاہیے۔ یہ سلسلہ ہے اکابرین اہلسنت کو گالیاں دینے اور کافر کہنے کا۔

خواجہ شمس الدین سیالوی فتویٰ گستاخی کی زد میں

خواجہ شمس الدین سیالوی کا ملفوظ پڑھیے

فرمایا سابقہ پیغمبر جب اپنی امت کی ایذا رسانی سے تنگ آ جاتے تو ان کے حق میں بددعا کرتے تھے۔ (مرآت العاشقین ص ۲۸۰ تصوف ایڈیشن)

اس کتاب کے مرتب سید محمد سعید اور ترجمہ صاحبزادہ غلام نظام الدین ایم اے مرولوی نے کیا ہے۔

لہٰذا مذکورہ بالا اصول کی رو سے مذکورہ بالا تینوں حضرات گستاخ قرار پائے۔

مفتی نظام ملتانی بریلوی گستاخی کی زد میں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت نے بھی ایک ماہ تک برائے دفعہ شرارت منافقین یہ دعا پڑھی اور بددعا کی۔ (فتاویٰ نظامیہ ص ۲۷۶)

واضح رہے کہ حضرت موصوف جو ابھی گستاخ قرار پائے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ کے خلیفہ ہیں۔ (فتاویٰ نظامیہ ٹائٹل)

اس کتاب پر تحقیقات العلیمہ کے نام سے ڈاکٹر غلام سرور قادری کی حاشیہ اور توثیق بھی ہے۔ (فتاویٰ نظامیہ ٹائٹل)

مولانا حشمت علی گستاخی رسول کی زد میں

مولانا حشمت کی خدمات بریلوی مذہب کی اشاعت میں کسی سے مخفی نہیں یہ تحفہ گستاخی ان کو بھی ملنا چاہیے۔

مولانا حشمت علی قادری بریلوی فرماتے ہیں:

خود حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے واسطے بددعا فرمائی ہے۔ (پندرہ تقریریں ص ۳۳ نوری کتب خانہ)

غلام رسول سعیدی کا مقام بریلوی علماء کرام میں

سید شاہ حسین گردیزی تحریر فرماتے ہیں:

مولانا سعیدی حضرت خراسانی قدس سرہ متوفی ۱۳۵ھ کی تکفیر کرتے اور انہیں کافر

قرار دینے میں منفرد ہیں ...... یہ وہ کام ہے جو ملت اسلامیہ کی تکفیر کرنے والے محمد بن عبد الوہاب نجدی نے بھی نہیں کیا تھا۔

(الذنب فی القرآن ص ۷۳۸)

دراصل اس تقابل پر شاہ کوئی اعتراض کرے دراصل تقابل تو فاضل بریلوی سے ہونا چاہیے جس نے اپنے چند ماننے والوں کے ماسوا پوری امت مسلمہ کو کافر و مرتد قرار دیا۔

سعیدی صاحب خود اپنے فتوی کی رو سے کافر

شاہ صاحب مذکور فرماتے ہیں:

مولانا اپنے یا پچوں کے فتوی سے کافر و ضال قرار پائے۔

(الذنب فی القرآن ص ۵۶۰)

سعیدی اور رضی ڈبل گستاخ رسول

مولانا غلام مہر علی رقمطراز ہیں:

سعیدی اور رضی نے ڈبل گستاخی کی۔ (مسعود النبی المصطفی ص ۷۱)

گستاخ رسول ڈبل یا سنگل ہوتا تو گستاخ ہی ہے یہ غالباً سعیدی صاحب کو شرح مسلم کا معاوضہ اسی دنیا میں ہی مل گیا ہے۔

صاحبزادہ ابوالخیر زبیر حیدر آبادی اور تکفیر بریلویت

جمہور علما اسلام کو کافر و مرتد قرار دینے کے بعد مولانا احمد رضا خان نے جو ترجمہ کنز الایمان کے نام سے قلمبند کرتے وقت لکھوایا بریلوی علما اس ترجمہ کو اردو زبان میں قرآن قرار دیتے ہیں۔

مولانا حسن علی قادری رضوی بریلوی رقمطراز ہیں:

(ترجمہ کنز الایمان) ...... درحقیقت وہ قرآن کی صحیح تفسیر اور اردو زبان میں قرآن ہے۔ (التصدیقات لدفع التلبیسات ص ۲۳۵)

اب اس اردو زبان کے قرآن میں نے ابوالخیر زبیر حیدر آباد نے تحریف کر ڈالی ہے۔ اس

کا بریلوی علما کو شدید دکھ ہوا۔ بریلوی علما زبیر حیدر آبادی کے خلاف جو زبان استعمال کرتے ہیں وہ خود زبیر صاحب کی زبانی سنیے گا البتہ سر دست مولانا ابوالخیر زبیر حیدر آبادی صاحب نے جو بریلوی علما اور عوام کو القابات عطا فرمائے ہیں وہ انہیں خود بریلوی اس انداز میں بیان کرتے ہیں۔

صاحبزادہ صاحب نے ترجمہ کنز الایمان کی تائید کرنے والوں کے بارے میں کیا کہا پروفیسر سہیل احمد قادری لکھتے ہیں:

صاحبزادہ نے محض انانیت پر اتر کر امام اہلسنت کے اس ترجمہ کے قائلین، مؤیدین کی اہل سنت والجماعت سے خارج، کافر اور گستاخ رسول قرار دینے کا عظیم کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ (اعلیٰ حضرت کے سنے اور پرانے قائلین ص ۱۹)

یہ کارنامہ عظیم ضرور ہے مگر کوئی قبول کرنے کے لیے بھی تیار ہو ورنہ صاحبزادہ صاحب کو جو ثواب اس عظیم کارنامے پر ملا جو ضرور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی روح کو ایصال ثواب کر دیں۔

صاحبزادہ موصوف نے بریلوی علما کے فتنہ تکفیر انبیا کو اجاگر کر دیا ہے

صاحبزادہ کی کتاب کی ابتدا انہیں ذیل میں درج شدہ الفاظ سے ہو رہی ہے۔

صاحبزادہ رقمطراز ہیں:

ہندو پاک میں جہاں قادیانیت، خارجیت، پرویزیت جیسے نئے نئے فرقے پیدا ہوئے وہاں ایک خطرناک فرقے کی بنیاد ڈالی جا رہی ہے۔ جس طرح بعض فرقوں نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عظمت کی آڑ میں اس کے پیارے نبیوں کی گستاخی کی اسی سے ملتا جلتا طریقہ اس نے فرقے میں بھی اختیار کیا جا رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان کی آڑ میں بڑے بڑے نبیوں ولیوں اور صحابہ کرام کو گستاخ بے ادب اور کافر بنایا جا رہا ہے۔ (مغفرت ذنب ص ۳)

صاحبزادہ صاحب اگر محسوس نہ کریں تو اتنی بڑی گستاخی کرنے کی جرات اور سبب کنز الایمان اور فاضل بریلوی بنے۔ نہ ایسا تحریف شدہ ترجمہ فاضل بریلوی کرتے نہ اس کے ضمن میں انبیا کو معاذ اللہ کافر کہا جاتا تو پہلے فاضل بریلوی کے متعلق فیصلہ فرمائیں

صاحبزادہ صاحب اس فرقے کی تعیین کرتے ہیں

مثلاً اس فرقے کا عقیدہ اور نظریہ یہ ہے کہ آیت مبارکہ لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر میں جو ذنب کی نسبت اللہ تعالیٰ نے حضور کی طرف کر دی ہے اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے وقت خواہ ذنب سے کوئی بھی معنی لیے جائیں اس کی کوئی سی بھی تاویل کی جائے بہر حال ذنب یا اس کا ترجمہ گناہ یا خطا وغیرہ کر کے اس کی نسبت حضور کی طرف قائم رکھنا غلط ہے بلکہ سنگین بے ادبی، گستاخی، جہالت اور گمراہی ہے ایسا کرنے والا نبی کا گستاخ اور کافر ہے۔ (مغفرت ذنب ص ۳)

بریلوی فرقے والوں کا اولیا اور انبیا کو کافر قرار دینا

صاحبزادہ موصوف لکھتے ہیں:

عشق مصطفیٰ کی آڑ میں نبیوں اور ولیوں صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار اور تمام مفسرین اور محدثین حتیٰ کہ اعلیٰ حضرت اور ان کے والد گرامی کو کافر بنا کر کس طرح لوگوں کے ایمان برباد کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ (مغفرت ذنب ص ۵)

بریلوی حضرات فاضل بریلوی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ رتبہ دیتے ہیں

معاذ اللہ ان کی نظر میں اعلیٰ حضرت کا مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں بڑھا ہوا ہے۔ (مغفرت ذنب ص ۷)

وہ بریلوی علما جو اس جدید بریلوی فرقے کی زد میں آتے ہیں

مدعیان عشق مصطفیٰ کا دعویٰ کرنے والوں نے اپنے مذہب وملت کے جن علما کو کافر وگستاخ قرار دیا ہے، صاحبزادہ کی زبانی سنیے۔

صاحبزادہ صاحب رقمطراز ہیں:

غزالی زمان علامہ سید شاہ کاظمی، علامہ محمد عمر اچھروی، علامہ محمد شفیع اوکاڑوی، علامہ غلام رسول رضوی، علامہ اشرف سیالوی۔ (مغفرت ذنب ص ۴)

صاحبزادہ صاحب کیا کہنا چاہتے ہیں اگر میں نے کوئی جرم کیا ہے جس کی بنیاد پر مجھے کافر کہا جا رہا ہے تو مذکورہ بالا افراد بھی یہی جرم کر چکے ہیں، لہٰذا یہ بھی کافر ہوئے۔

فاضل بریلوی کا عقیدہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدہ کے خلاف ہے

صاحبزادہ موصوف نے جس بات کا انکشاف کیا ہے اس سے اہل سنت کے دل تو شاد ہیں البتہ بریلوی خوب نالاں ہیں۔ کاش صاحبزادہ صاحب صرف ایک لفظ بڑھا کر "تمام" کا لفظ بھی شامل کر دیتے ہیں تو اہل سنت پر بہت بڑا احسان عظیم ہوتا۔

تاہم مذکورہ بالا تناظر میں صاحبزادہ صاحب لکھتے ہیں:

اس آیت میں امت کی مغفرت مراد لینا یہ اس حدیث مبارک اور صحابہ کے قول اور ان کے عقیدے اور نظریے کے بھی خلاف ہے۔ (مغفرت ذنب ص ۴۳)

واہ صاحبزادہ آپ نے علما اہل سنت دیوبند کے صحیح معنوں میں ترجمان ثابت ہوئے، ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ عقائد بریلویت کا عقائد صحابہ سے ذرا بھر بھی تعلق نہیں۔

اب ذرا فیصلہ مغفرت ذنب کتاب کے مویدین اور مصدقین اپنی کتاب سے رجوع نہیں کرتے تو یہ بات کہنے والے اب صرف صاحبزادہ موصوف نہیں بلکہ ۲۰۳ علما بھی ان کے ساتھ ہیں، صاحبزادہ صاحب گھبرائیے مت اس وقت پر اہل سنت دیوبند والے بھی آپ کی بھرپور تائید فرمائیں گے۔

صاحبزادہ موصوف اپنی تائید میں درج ذیل اکابرین کے تراجم کو بطور سند پیش کیا ہے۔

شاہ ولی اللہ، شاہ رفیع الدین، شاہ عبد القادر، شیخ محدث عبد الحق دہلوی، علامہ فضل حق خیر آبادی، مفتی اعظم ہندوستان محمد مظہر اللہ شاہ (مغفرت ذنب ص ۳۲)

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی (مغفرت ذنب ص ۴۳)

علامہ اشرف سیالوی، سید سعادت علی قادری، علامہ محمد شفیع اوکاڑوی (مغفرت ذنب ص ۴۴)

الغرض مندرجہ بالا تناظر کی صورت میں ہر وہ شخص فتویٰ تکفیر کی زد میں آسکتا ہے جو ذرا بھر

بھی بریلوی مذہب سے عقیدت رکھتا ہے کیونکہ دونوں طرف سے کثیر علما ایک دوسرے کو کافر کہہ رہے ہیں۔ اب بریلوی حضرات خود فیصلہ فرمائیں کہ یہ اپنے آپ کو سنی کہلانے کے حق دار ہیں جب کہ علامات ساری اہل بدعت کی موجود ہیں۔ ناراض نہ ہوں یہ علامات خود آپ کی کتب میں موجود ہیں۔

فاضل بریلوی کے والد گرامی کی کتاب میں یہ عبارت درج ہے:

اہلسنت کی خوبیوں میں سے ہے کہ کسی پر لعنت نہیں کرتے اور کسی کو کافر نہیں کہتے اور اہل بدعت کی برائیوں میں سے ہے کہ بعض ان کا بعض کو کافر کہتا اور بعض ان کا بعض پر لعنت کرتا ہے۔ (فضائل دعا ص ۱۹۸)

مفتی صاحب رقمطراز ہیں:

لعن و تکفیر تمام اہل بدعت خصوصاً شیعہ کا وظیفہ ہے۔ (فضائل دعا ص ۱۹۹)

قارئین بتائیں آیا بریلوی حضرات علما اہل بدعت کے زمرے میں آتے ہیں یا نہیں۔ اگر آتے ہیں تو یہ بھی شیعوں کا دھندا ہے اور اگر نہیں آتے تو پھر بھی ایک دوسرے کے فتویٰ کی رو سے کافر، مرتد، گستاخ، ملعون اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

سابقہ تحریروں میں یہ تمام الفاظ موجود ہیں۔

بریلوی علما کا صاحبزادہ کو گستاخ قرار دینا

فیصلہ مغفرت ذنب نامی کتاب میں لکھا ہے۔

موصوف اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

صاحبزادہ ابو الخیر سے اگر اعلیٰ حضرت کے ساتھ اختلاف اور زبان کی درشتی پر مواخذہ درکار ہے تو اس سے شدید تر مواخذہ کے حق دار وہ حضرات بھی ہیں جنہوں نے بلا تحقیق ان کو اہل سنت سے خارج کرنے اور گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمرے میں شامل کرنے کی سعی فرمائی۔ (فیصلہ مغفرت ذنب ص ۵۲)

لکھتا ہے اشرف سیالوی نے صاحبزادہ پر بہت نرم ہاتھ رکھا ہے شاید وہ اپنی گستاخی کی

راہ ہموار کرنا چاہتے ہوں جو انہوں نے بدنام زمانہ کتاب تحقیقات میں کی ہیں۔

مولانا حسن علی رضوی بریلوی کا ایک نیا انکشاف

موصوف لکھتے ہیں:

اس وقت حقیقی مجرم مصنف مغفرت ذنب اور مرتبین فیصلہ مغفرت ذنب کے باہم تصادم بار بار دو گستاخانہ طرز کی تحریر و اسلوب بیان و کلام پر صرف کرنا چاہیے

(التصدیقات مدمغ التلبیسات ص ۲۳۶)

حسن علی رضوی نے یہ تحریر کاظمی صاحب کی معافی میں لکھی ہے اور مغفرت ذنب اور فیصلہ مغفرت ذنب والوں کو حقیقی مجرم قرار دیا ہے۔

حسن علی رضوی کو میری گذارش ہے کہ ایک تفصیلی کتاب ان حضرات کے خلاف تحریر کریں

حسن علی رضوی کے لیے لمحہ فکریہ

حسن علی رضوی صاحب نے حقیقی مجرم جن کو قرار دیا ہے ان حضرات نے حقیقی مجرم فاضل بریلوی کو قرار دیا ہے۔ حسن علی رضوی کے ساتھ علماء کرام کم ہوں گے۔ ان حضرات کے ساتھ موید علماء کی تعداد ۲۰۳ ہے جن کا فیصلہ فیصلہ مغفرت ذنب نامی کتاب میں درج ہے۔

حسن علی رضوی صاحب جواب دیں

سوال یہ ہے کہ اگر یہ ترجمہ کرنا گستاخی ہے تو اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ایک زمانہ میں اس کا ارتکاب کیا تھا العیاذ باللہ۔ علاوہ ازیں اس سے توبہ و استغفار کیے بغیر محض دوسرا ترجمہ کر دینے سے گستاخی کی معافی تو نہیں ہو سکتی۔ (فیصلہ مغفرت ذنب ص ۳۹)

اب حسن علی رضوی صاحب سمجھ گئے ہوں گے کہ حقیقی مجرم کا نام لینا بھول گئے ہیں کوئی بات نہیں اگر یاد آ جائے یا سمجھ آ جائے تو صرف ایک رسالہ ہی لکھ دیں تاکہ اصلی مجرم سے پردہ اٹھ سکے۔

کنز الایمان پر پاک و ہند میں پابندی

پاک و ہند میں ایک دوسرے کو کافر کہنے کی جرات کرنے والے بریلوی کنز الایمان کو

اپنے ایمان کا معیار قرار دیتے ہیں بلاد عرب میں کنزالایمان پر پابندی کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے تاکہ عرب کے مسلمان بریلویت کے فتنوں سے محفوظ رہ سکیں۔

حکومت سعودیہ کی وزارت حج و اوقاف نے کنزالایمان وخزائن العرفان پر پابندی لگا دی۔ (اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت، ص ۴۷)

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

کتاب مغفرت ذنب اور پیر نصیر الدین گولڑوی

ماضی بعید میں دو بدنام زمانہ کتابیں منظر عام پر آئیں اور دونوں عقائد و نظریات اہل سنت کے بالعموم فاضل بریلوی کے بالخصوص متضاد و مخالف ہیں ایک مسئلہ مغفرت ذنب (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گناہ کی نسبت اور گناہوں کی معافی معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) دوسری حکایت قدم غوث پاک کا تحقیقی جائزہ (غوث پاک کے قدم مبارک کا اولیاء کی گردن پر ہونے کی حقیقت) لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ مولوی اشرف سیالوی صاحب نے اول الذکر کتاب کے مولف کی علمی و روحانی سرپرستی کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے ان کے سر پر دست شفقت رکھا اور ثانی الذکر کتاب پر تقریظ لکھ ماری۔ (لطمۃ الغیب علی ازالۃ الریب، ص ۱۳۴)

پیر نصیر الدین گولڑوی مزید لکھتے ہیں:

واہ کیا خوب تصنیف اور کیا عمدہ تقریظ ہے کہ گستاخی، بے ادبی، اور تکفیر کی تیز چھری غیروں کے ساتھ ساتھ اپنوں کی گردن پر بھی پھیر دی۔ (لطمۃ الغیب، ص ۱۶۴)

مغفرت ذنب اور فیصلہ مغفرت ذنب والے حقیقی مجرم

حسن علی رضوی لکھتے ہیں:

اتنا وقت حقیقی مجرم مصنف مغفرت ذنب اور مرتبین فیصلہ مغفرت ذنب کے باہم متصادم بار بار گستاخانہ طرز تحریر و اسلوب بیان و کلام پر صرف کرنا چاہیے۔ (التصدیقات، ص ۲۳۶)

دست و گریباں

مسئلہ یازدہم

(مرتبین فیصلہ مغفرت ذنب فتوی تکفیر کی زد میں)

مؤلف مناظر اہلسنت مولانا ابوایوب قادری

مرتبین فیصلہ مغفرت ذنب
فتویٰ تکفیر کی زد میں

قارئین آپ نے فہرست دست و گریباں جلد اول پڑھ لی ہوگی۔ اگر دوسرے حضرات کو چھوڑ بھی دیا جائے تو گستاخ اور کافر علماء کی تعداد ۲۰۳ ہوگی۔

مفتی اقبال سعیدی کو بریلوی عالم غلام مہر علی چشتی نے کافر سمجھا اور وجہ جرم یہ بتائی کہ انہوں نے نبی پاک کی طرف خلاف اولیٰ کی معافی کی نسبت کی ہے جو دراصل کاظمی شاہ صاحب کا ترجمہ ہے اس ترجمہ کی توثیق کرنے والے تقریباً ۱۲۰ بریلوی اکابرین ہیں۔ اب دیکھیں اتنی بڑی تعداد میں بریلوی علماء و مشائخ کافر و گستاخ قرار پاتے ہیں الامان والحفیظ

الیاس عطار قادری اور ان کے مریدین کا ذکر خیر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گناہ کی نسبت کرنے کی وجہ سے جن بریلوی علماء کو کافر اور گستاخ قرار دیا گیا ہے ان میں سب الیاس عطار قادری اور اس کی تمام جماعت پوری پوری شریک ہے۔ کیونکہ فضائل دعا نامی کتاب میں بھی صراحتاً گناہ کی نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے جس کی تصدیق اور اس بدنام زمانہ کتاب پر تقریظ عطاری صاحب نے خود لکھی ہے۔ تقریظ لکھنے والا ذمہ دار ہوتا ہے۔

گولڑوی صاحب لکھتے ہیں:

تقریظ لکھنے کے بعد اس کی صحت و سقم اور قوت و ضعف کی ذمہ داری مصنف پر کم اور تقریظ نگار پر زیادہ ہوتی ہے۔ (الطریۃ الغیب ص ۱۳۱)

کاظمی شاہ صاحب کے ترجمہ البیان پر ایک نظر

کاظمی شاہ صاحب نے البیان نامی ترجمہ قرآن منظر عام پر لائے۔ کاظمی شاہ صاحب نے تا اس امید پر ترجمہ کیا ہوگا کہ بریلوی علماء و عوام میں خوب مقبول ہوگی لیکن الٹا یہ تو بلائے عظیم ثابت

بریلوی کے ترجمہ قرآن کو اردو زبان کا قرآن قرار دیا جا چکا تھا۔ اب اگر فاضل والا ترجمہ کرتے ہیں تو کوئی خاص کارنامہ نہ ہوتا شاہ صاحب نے فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن میں تحریف معنوی کا ارتکاب متعدد مقام پر کیا ہے۔ تفصیل اس کی موقوف سمجھے اور اختصار کے ساتھ کچھ عرض کرتا ہوں۔

مذکورہ بالا تنازعہ کی رو سے صرف ایک ہی تحریف وہ بھی قارئین کی جاتی ہے۔ مغفرت ذنب کا اختلاف بریلوی ملت میں شدید اختلاف کا شکار ہو چکا ہے اور بریلوی علماء پر اپنے مذہب و ملت کے لوگوں نے فتویٰ کفر و گستاخی لگاتے کاظمی شاہ صاحب کو بھی متعدد افراد علماء بریلوی نے گستاخ اور کافر قرار دیا اور انتہائی گندی زبان استعمال کی۔

سید مظہر کاظمی کا واویلا

اپنے مخالفین کے فتویٰ جات جب نظر آئے تو علامہ صاحب موصوف لکھتے ہیں:

اس پے علامہ کاظمی معاذ اللہ گستاخ رسول قرار پا کر کافر و مرتد ہو گئے۔ اور غزالی دوراں قدس سرہ کی ذات پر ایسے رکیک حملے کیے اور سب و شتم کا ایسا بازار گرم کیا اور ایسی غلیظ زبان استعمال کی الامان والحفیظ

(التصدیقات مدفع التلبیسات ص مقدمہ)

شاہ صاحب تصدیق کر لیں ہو سکتا ہے یہ گندی زبان آپ ہی کے کسی محسن کی مرہون منت ہو یقین نہ آئے تو سبحان السبوح پڑھ لیں پھر بھی یقین نہ آئے تو احکام شریعت کا مطالعہ مفید رہے گا۔

مفتی محمد اقبال سعیدی کا مختصر تعارف اور مسرت

موصوف جامعہ انوار العلوم میں مفتی کے منصب پر فائز ہیں اور بہت عمدہ طریقہ سے جانبین میں فیصلہ کرنے کی مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ غالباً تاریخ میں ایسا کوئی شخص نہ ملے جو ایک ہی شخص کے بارے میں کہے کہ یہ مجرم بھی ہے اور مجرم بھی نہیں یقین نہ آئے تو حوالہ ضرور پڑھیں۔

صاحبزادہ مظہر سعید کاظمی نے آٹھ برس پر محیط تمام مواد انوار العلوم کے مفتی محمد اقبال صاحب کے سپرد کیا کہ وہ اس بارے میں اپنی رائے قائم کر سکیں۔ بقول صاحبزادہ صاحب ضخیم صفحات پر مشتمل تحقیقی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہوا کہ صاحبزادہ صاحب مجرم نہیں

ہیں مگر پھر بھی مجرم ہیں۔ (فیصلہ مغفرت ذنب ص ۲۱)

دیکھیے کیا فیصلہ فرمایا۔ ایسے محقق کو بھی بریلویوں نے گالیاں دیں صاحبزادہ مظہر سعید کاظمی لکھتے ہیں:

اہلسنت کے مایہ ناز عالم دین حضرت علامہ مفتی اقبال سعیدی کو بھی نشانہ بنایا اور منہ پھاڑ پھاڑ کر اور چیخ چیخ کر گالیوں کے ڈونگرے برسائے گئے۔

(التصدیقات لدفع التلبیسات ص مقدمہ)

صاحبزادہ آپ کے شیخ الحدیث کے مقام کی صحیح پوزیشن واضح ہوئی مگر مخالفین بریلوی علماء جو گالیوں کے ڈونگرے برسا رہے تھے ان سے اگر آپ کی صلح ہو گئی ہے تو پوچھیں کہیں یہ گالیاں دینے کی تربیت کسی عرفان مشہدی نامی شخص نے تو نہیں سکھائی۔ جو ہر ملا مجلس عامہ میں شاہ اسماعیل شہید دہلوی شہید پر ملا گالیوں کے ڈونگرے برساتا ہے۔ معاذ اللہ

جامعہ انوار العلوم ملتان کا مختصر تعارف

جامعہ انوار العلوم ملتان شہر میں واقع ہے۔ بریلی شریف کی طرح عوام و خواص میں کافی مقبولیت کا حامل یہ ادارہ ہے۔ گستاخانہ عقائد لکھنے والے بریلوی اکابرین کا دفاع بھی اس ادارہ کے مفتی کرتے رہے ہیں۔ ذیل میں مفتی احمد یار نعیمی کا ایک مدد فتویٰ ذکر کیا جاتا ہے۔ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر لگایا گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا (العیاذ باللہ)

مفتی احمد یار نعیمی گجراتی لکھتے ہیں:

حضور نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا۔

(نور العرفان ص ۱۷۳، پیر بھائی کمپنی)

دار الافتاء انوار العلوم جو بریلوی حضرات کا مرکز بریلی ہے کی طرف سے باقاعدہ اس فتویٰ پر مہر تصدیق ثبت کی اور لکھا کہ بالفرض اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احکام شریعت کے نزول سے قبل بتوں کے نام کا ذبیحہ کھا بھی لیا ہو تو یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ (فتویٰ انوار العلوم ملتان)

مولوی حشمت مسلی رضوی کو بھی سن لیں

بعض نے کہا کہ حضور ان امور پر قبل نبوت عمل کر چکے تھے اور بعد کو وہ حرام ہوئے جیسے گنگیں دیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے حضور سے وہ غم دور فرمایا۔

(پندرہ تقریر رسائل ص ۳۵ مولوی حشمت علی)

کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین کہ ایک مولوی صاحب نے دوران تقریر کہا کہ حضور علیہ السلام نے قبل از نبوت بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا تھا تو مجمع میں سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا اس نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بتوں کے نام کا ذبیحہ نہیں کھا سکتے کیونکہ وہ قبل از نبوت اور بعد از نبوت معصوم ہیں اور بتوں کا نام کا ذبیحہ حرام ہے۔ ... جھگڑا ہوا اس پر اس مولوی صاحب نے کہا کہ یہ بات بخاری شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے معاذ اللہ بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا اس نے کہا کہ مولوی صاحب نے بخاری پر الزام لگایا ہے اس مولوی صاحب نے کہا میں دکھا دوں گا اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس مولوی صاحب کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے اس کا ایمان، نکاح یا ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ آیا مولوی صاحب نے جو کہا ہے کیا سچ کہا ہے کہ بخاری میں یہ بات ہے یا پھر مولوی نے بخاری پر الزام لگایا ہے جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ حضور علیہ السلام نے بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا اس کے ساتھ اہل سنت والجماعت کیا عقیدہ رکھیں اور سلوک کریں؟

(بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب)

مستفتی

محمد عبد الواحد حیات ملتان

الجواب

برتقدیر صدق سوال صورت مسئولہ کے مطابق بالفرض اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احکام شریعت کے نزول سے قبل بتوں کے نام کا ذبیحہ کھا بھی لیا ہو تو یہ کوئی قابل

اعتراض بات نہیں۔

کیونکہ علماء نے کتب عقائد میں تشریح فرمائی ہے کہ ان سے قبل یہ ممتنع نہیں۔ واما قبلہ فلا دلیل علی امتناع صدور الکبیرۃ (شرح عقائد)

اذ لا دلالۃ للمعجزۃ علیہ (حاشیہ)

محمد حسن سعیدی

معاون مفتی صاحب

05-3-09

بخدمت اقدس حضرت مولانا مفتی غلام مصطفیٰ رضوی مفتی اعظم جامعہ انوار العلوم ملتان

سوال: یہ فتویٰ جو جامعہ انوار العلوم سے جاری ہوا کیا یہ صحیح فتویٰ ہے اور واقعی جامعہ انوار العلوم سے جاری کیا گیا ہے؟

اصل عبارت یہ ہے جس پر فتویٰ طلب کیا:

بخاری شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا۔

کیا واقعی یہ واقعہ بخاری شریف میں ہے اگر ہے تو حوالہ درکار ہے۔

(۲)۔ نبوت سے پہلے بھی انبیاء نبی و صاحب وحی رہے ہیں۔

(۳) شرح عقائد کی جو عبارت فتویٰ میں لکھی گئی ہے اس کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اس سے مستثنیٰ ہے۔

بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب

مستفتی

عبد الواحد حیات ملتانی

۰۹-۰۳-۲۰۱۰

[illegible]

[illegible]

بات کہیں اور چلی گئی مذکورہ بالا تینوں عبارات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس تناظر میں بھی بریلوی علما کو سوچنا چاہیے کہ اب کیا کرنا ہے۔

کاظمی شاہ صاحب کے ترجمہ البیان میں تحریف

مفتی اقبال نے اقبال جرم کیا ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے ترجمہ میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔

مولانا غلام مہر علی لکھتے ہیں:

کاظمی صاحب کے ترجمہ قرآن البیان کے ۲ ایڈیشن نکل چکے ہیں پہلے ایڈیشن میں اس آیت کے ترجمہ میں صورۃ گناہ کا لفظ تھا کاظمی صاحب کی وفات کے بعد دوسرے ایڈیشن میں صورۃ ذنب کا لفظ آیا ہے یہ تبدیلی کیوں کی گئی؟ اس کے متعلق حق ناحق جھگڑے کے لیے انوار العلوم کے بارے ہوئے یہ رحم زماں محمد اقبال صاحب فرماتے ہیں کہ یہ تبدیلی مقدمہ البیان میں آپ کی ہدایت کے مطابق کی گئی ہے اور وفات کے بعد کاظمی صاحب مجھے خواب میں ملے اور فرمایا کہ گناہ کا لفظ درست نہیں۔ (عصمۃ النبی المصطفیٰ ص ۲۹)

لیجیے محقق زماں انوار العلوم کے پالے ہوئے مفتی صاحب کو فاضل بریلوی اس کے والد اور دیگر بریلوی اکابرین بھی ضرور ملتے تاکہ مفتی صاحب ان کی کتب میں بھی تبدیلی فرما دیتے اور امت بریلویت نقصان عظیم سے بچ جاتی۔

تاہم امید ہے کہ اگر یہی اختلاف آگے بڑھا ہو سکتا ہے عطار قادری امیر دعوت اسلامی کو بھی خواب میں فاضل بریلوی ملیں اور وہ فضائل و ماناہی کتاب میں تحریف کروا دیں جیسے انہوں نے ملفوظات میں جی بھر کر تحریف کی ہے۔

کاظمی شاہ صاحب کی تائید میں کتاب التصدیقات میں جعلی تقریظ

صاحبزادہ مظہر سعید کاظمی نے کتاب التصدیقات میں مفتی عبد القیوم ہزاروی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی تائیدی تقریظ صفحہ ۹۸ تا ۹۹ پر چھپی ہے۔

کرنل انور مدنی بریلوی لکھتے ہیں کہ یہ تقریظ جعلی ہے۔ کرنل انور مدنی مزید تحقیق کریں ہو

سکتا ہے کچھ مزید جعلی تقریظات بھی نکل آئیں۔

کرنل صاحب کے الفاظ غور سے پڑھیں:

التصدیقات میں چھپا ہوا فتویٰ جعلی ہے جو کہ ان کے ہاتھ کی تحریر نہیں ہے انتظامیہ والے یہ اصل تحریر فراہم نہیں کر سکے چنانچہ یہ فتویٰ جعلی ہے۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۴۹)

اس حقیقت کو پڑھ لینے کے بعد بریلوی علما کو سوچنا چاہیے کیا مزید ان کتب و رسائل میں کہیں جعلی تقریظات تو نہیں، اگر ہیں تو ہم جعلسازی کا الزام خواہ مخواہ دیوبند والوں کو نہیں بلکہ ہم تو یہی کہیں گے اگر یہ تقریظ اور فتویٰ جعلی ہو سکتا ہے تو کذب خداوندی کا جو الزام فاضل بریلوی نے مولانا گنگوہی صاحب پر لگایا تھا وہ بھی جعلی تھا اور فی الواقع یہ جعل سازی کی تربیت بھی شاید اعلیٰ حضرت بریلی شریف میں دی جاتی ہو۔

کیا فائدہ تبدیلی اور تحریف کرنے کا اور جعلی فتویٰ اس کتاب میں لگانے کا۔ التصدیقات نامی کتاب تو خود متنازعہ صورت اختیار کر گئی ہے ذرا میرے انکشافات بریلوی مفکرین ملت تک پہنچنے دو۔

التصدیقات نامی کتاب کا مختصر تعارف

تصدیقات نامی کتاب غزالی دوراں کاظمی شاہ صاحب کے دفاع کے لیے لکھی گئی ہے۔ مگر یہ کتاب دفاع کیا کرتی مزید خانہ جنگی کا باعث بن گئی ہے۔ کیونکہ سرسری نظر سے اس کتاب کو پڑھنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب تضادات سے خوب لبریز ہے اگر تفصیلی مضمون اس پر لکھا جائے تو مضمون کافی لمبا ہو جائے گا بطور اختصار عرض کرتا ہوں۔

سید محمد مدنی کچھوچھوی کی بے بسی اور استدعا

فاضل بریلوی کی زندگی چونکہ تضادات کا مجموعہ تھی فاضل بریلوی نے متنازعہ دو عدد آیات کے ترجمے اپنی زندگی میں دونوں طرح کیے ہیں۔

اس پر مدنی صاحب یوں واویلا کرتے ہیں:

امام موصوف قدس سرہ نے سورۃ فتح کی آیت کی جو ترجمہ اپنی تصنیف جزاء اللہ عدوہ میں فرمائی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذنب کی اسناد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

طرف ہے اور اس سے آپ کے افعال مراد ہیں — اسی طرح سورۃ محمد کی آیت کی ایک توجیہ وہ بھی ہے جو ذیل الدعا میں ہے۔ جس میں ذنبک سے ذنب نبی علیہ السلام ہی مراد لیا ہے۔ (التصدیقات ص ۶۱،۶۲)

مدنی صاحب نے لکھا ہے تھوڑی سی ڈنڈی بھی ماری ہے۔ لفظ ذنب کو دونوں جگہ ذکر کیا ہے اب ہمیں بھی تو آخر حق ہے کہ اعلیٰ حضرت کی کتب سے مذکورہ بالا تنازع کی صورت میں دونوں ترجمے نقل کریں۔

فضائل دعا کتاب میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا ترجمہ

واستغفر لذنبك

مغفرت مانگ اپنے گناہوں کی۔ (فضائل دعا ص ۸۶)

علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فاضل بریلوی کا ترجمہ

تاکہ اللہ بخش دے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ

صحابہ نے عرض کی:

یا رسول اللہ آپ کو مبارک ہو خدا کی قسم اللہ عزوجل نے تو یہ صاف فرما دیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا۔ (علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۳)

لیجیے مدنی صاحب نے لفظ ذنب اور ادھر سے لفظ گناہ کے حوالہ جات بھی پیش ہو گئے۔ اب بریلوی انصاف پسند علماء ان کتب کو بھی دیکھ لیں جن سے مدنی صاحب نے حوالہ جات نقل کیے ہیں اگر لفظ ذنب تو مسئلہ صاف ورنہ مدنی صاحب قابل اعتراض۔

الغرض مدنی صاحب کی الجھن قارئین کو بتاتی تھی التصدیقات کے صفحہ ۶۱ پر اس ترجمے کو مختار قرار دیتے ہیں جس میں ذنب کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے پھر اگلے ہی صفحہ ۶۲ پر اس سے یکسر پھر گئے ہیں۔

تصدیقات میں فاضل بریلوی کے ترجمہ کو یکسر رد کر دیا گیا

سید محمد مدنی رقمطراز ہیں:

کنزالایمان میں ذنبک سے ذنب المومنین مراد لیا ہے یہ توجیہ تو صرف یہی نہیں کہ ظاہر نظم قرآنی سے ہٹ کر ہے بلکہ آیت کریمہ کے شان نزول سے کوئی بھی مطابقت نہیں رکھتی نیز اس آیت کو سن کر صحابہ کرام نے جو سمجھا پھر رسول کریم علیہ التحیۃ والسلام نے جس سمجھنے کی صحت کی خاموش تائید فرمائی اور پھر وحی الٰہی سے جس فہم کی صحت کی توثیق ہو گئی یہ توجیہ اس سے میل نہیں کھاتی۔

(التصدیقات ص ۵۹)

اس عبارت کو پڑھنے کے بعد شاہ حسین گردیزی ذرا سوچ لیں اور سوچ سمجھ کر اپنے مقالہ مغفرت ذنب سے رجوع فرمائیں کیونکہ شاہ صاحب آپ کا سارا مقالہ مغفرت ذنب حیا منثورا نظر آنے لگا ہے۔

جس توجیہ کی وحی الٰہی سے توثیق ہو جائے اس کو بھی شاہ گردیزی اور دوسرے بریلوی علماء ماننے کے لیے تیار نہیں ہوں گے اگر نہیں ہوتے تو نہ ہوں ہماری صحت پر کوئی اثر نہیں مگر بریلویوں کی تمام محنت پر اس عبارت مذکورہ بالا نے پانی پھیر دیا ہے۔

مولانا عبد الرزاق بھترالوی صاحب ہو یا کوئی اور مقالہ نگار کنزالایمان کا ترجمہ تصدیقات والوں کی تصدیق سے غلط قرار دیا جا چکا ہے۔

اب کیا لائحہ عمل اختیار کیا جاوے وہ بھی بریلوی علماء سوچ لیں ورنہ دلکھ دیں اور تسلیم کر لیں کہ اہلسنت دیوبند کا ترجمہ بالکل بے غبار ہے۔

تصدیقات اور جاء الحق کا تقابلی جائزہ

تصدیقات نامی کتاب میں فاضل بریلوی کے بارے میں جو الفاظ ہیں پہلے وہ پڑھ لیں۔ سچ فرمایا سیدنا محدث اعظم کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے زبان و قلم کو اللہ رب العزت نے اپنی حفاظت میں لے لیا تھا زبان و قلم ذرا برابر خطا کر کے اس کو ناممکن کر دیا تھا۔ (التصدیقات ص ۳۹)

یہ تحریر اور مضمون نگار کوئی عام شخص نہیں محمد سبحان رضا خان سبحانی محلہ سوداگران بریلی شریف

اب جاء الحق والے نے کیا لکھا وہ بھی پڑھ لیں:

وہ قرآنی آیات اور متواتر روایات جن سے ان حضرات کا کوئی جھوٹ یا کوئی اور گناہ ثابت ہو سب واجب التاویل ہیں کہ ان کے ظاہری معنی مراد نہ ہوں گے یا کہا جائے گا یہ واقعات اعلانِ نبوت کے پہلے کے تھے۔ (جاء الحق ص ۳۷۳)

آگے لکھتے ہیں:

انبیاء سے خطا ہو سکتی ہے نیز یہ واقعہ اعلانِ نبوت سے پہلے کا ہے۔

(جاء الحق ص ۳۷۹)

مزید لکھتے ہیں:

ذنب سے نبوت سے پہلے کی خطائیں مراد ہیں۔ (جاء الحق ص ۳۸۰)

قارئین خود غور فرمائیں فاضل بریلوی سے ذرا بھر بھی خطا ناممکن اور انبیاء سے وقوع معاذ اللہ اس تغافل سے اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔

علامہ نور بخش توکلی بریلوی علماء کی عدالت میں

علامہ نور بخش توکلی کی کتاب سیرت رسول عربی کے کچھ اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں۔ بریلوی علماء و مشائخ سے کامل امید ہے کہ وہ ان عبارات پر بھی فتویٰ کفر لگائیں گے۔

عبارت نمبر ۱

آپ کے پچھلے اگلے گناہ (بالفرض والتقدیر) معاف کر دیے گئے ہیں۔

(سیرت رسول عربی ص ۵۱۳)

عبارت نمبر ۲

اللہ ہنسی کرتا ہے۔ (سیرت رسول عربی ص ۳۵۷)

الا لنعلم کا ترجمہ "تا معلوم کریں" سے کیا گیا ہے۔

(سیرت رسول عربی ص ۳۵۷)

عبارت نمبر ۳

لا اقسم کا ترجمہ "میں قسم کھاتا ہوں" سے کیا گیا ہے۔

(سیرت رسول عربی ص ۱۰۷)

عبارت نمبر ۴

متعدد مقامات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "تو" سے خطاب کیا گیا ہے۔

(سیرت رسول عربی ص ۶۵، ۲۵۳، ۲۵۵، ۲۷۵، ۳۴۷، ۳۴۸)

عبارت نمبر ۵

حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کو رحمہ اللہ علیہ لکھا گیا ہے۔

(سیرت رسول عربی ص ۶۶۶)

بھرپور ان حوالہ جات پر تبصرہ فرمائیں کوشش کریں توکلی صاحب کا نام لے کر ان کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیں۔

علامہ فیض احمد اویسی کا علامہ نور بخش توکلی کو گستاخ قرار دینا

مشہور بریلوی عالم و مناظر فیض احمد اویسی رقمطراز ہیں:

للذین یستھدی بھم پر تبصرہ کرتے ہوئے

یہ آیت متشابہات سے ہے بخلاف دوسرے تراجم کہ ان میں اہل بیت کی کھلی اور واضح گستاخی ہے۔ (سیدنا اعلیٰ حضرت ص ۱۷)

الا لنعلم کے ترجمہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اعلیٰ حضرت نے اہل بیت کی گستاخی سے دامن بچا کر معتزلہ فرقے کے برعکس اہلسنت کے عقیدہ کی ترجمانی فرمائی۔ (سیدنا اعلیٰ حضرت ص ۱۷)

آگے اس عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

یہ ترجمہ کسی معتزلی کا ہے پھر اس سے اللہ تعالیٰ کی گستاخی کا بین ثبوت ہے۔

(سیدنا اعلیٰ حضرت ص ۲۰)

قارئین علامہ نور بخش توکلی کے حوالہ جات اور تراجم آپ نے پڑھے پھر فیض احمد اویسی کا تبصرہ بھی پڑھ لیا ہے تو فیض احمد اویسی کی رو سے علامہ نور بخش توکلی اللہ تعالیٰ کے کھلے گستاخ معتزلی قرار پائے امید ہے کہ موجودہ بریلوی علماء ومشائخ فیضی صاحب کا ضرور ساتھ دیں گے۔

دستِ گریباں

مسئلہ دوازدہم

(علامہ فضل رسول بدایونی بریلوی علماء کی عدالت میں)

مؤلف: مناظر اہلسنت مولانا ابو ایوب قادری

علامہ فضل رسول بدایونی بریلوی علما کی عدالت میں

علامہ فضل رسول بدایونی بریلوی حلقہ میں انتہائی مستند اور معتمد مانے جاتے ہیں۔ علامہ صاحب نے عقاید کے موضوع پر ایک مدہ کتاب لکھی۔ اس کتاب کا تعارف مشہور بریلوی عالم مولانا اختر رضا خان نے ان الفاظ میں کروایا ہے۔

> زیر نظر کتاب المعتقد المنتقد (١٢٧٠ھ) عقاید اہلسنت پر نہایت اہم کتاب ہے اس میں بعض نئے اٹھنے والے فتنوں کی سرکوبی کی گئی ہے جو ملہ معظمہ میں ایک بزرگ کی فرمائش پر تصنیف کی گئی ہے اس پر اپنے دور کے بڑے بڑے نامور علما و اعلام اور علم و فضل کے آفتاب و ماہتاب مثلاً مجاہد جنگ آزادی جامع معقول و منقول علوم عقلیہ کے امام استاذ مطلق مولانا محمد فضل حق خیر آبادی، مرجع علماء و فضلا حضرت مفتی صدر الدین خان آزردہ صدر الصدور دہلی، شیخ المشائخ مولانا شاہ احمد سعید نقشبندی اور مولانا حیدر علی فیض آبادی مولف منتہی الکلام وغیرہ نے نہایت گرانقدر تقریظات تحریر فرمائیں اور نہایت پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔۔۔ مفتی احمد حسی محدث سورتی ذیلی تعلیق المجیت علیہ الرحمہ پر امام اہلسنت حضور اعلیٰ حضرت نے نہایت بیش قیمت حاشیہ تحریر فرمایا۔ (المعتقد المنتقد ص ٧)

قارئین پر واضح رہے کہ اصل کتاب اور حاشیہ عربی زبان میں ہے اس کا ترجمہ مولانا مفتی اختر رضا خان قادری برکاتی ازہری نے فرمایا ہے۔ لہٰذا اب اس کتاب کے حوالہ جات کے ذمہ داران بریلوی اصول وضوابط کی رو سے تقریظ لکھنے والے بھی ہوں گے تقریظ کے حوالے بریلوی اصول بدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

پیر نصیر الدین گولڑوی لکھتے ہیں:

> تقریظ لکھنے کے بعد اس کی صحت و سقم اور قوت و ضعف کی ذمہ داری مصنف پر کم

اور تحریر انکار پر زیادہ ہوتی ہے۔ (لمعۃ الغیب ص ۱۳۸)

ایمان ابوین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور علامہ فضل رسول بدایونی عثمانی

علامہ فضل رسول بدایونی لکھتے ہیں:

ملا علی قاری نے فرمایا کہ یہ اس بات کے موافق ہے جو ہمارے امام اعظم نے کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی کفر پر وفات ہوئی۔ یہاں تک انہوں نے فرمایا لیکن اس بات کو مقام تحقیق میں ذکر کرنا جائز نہیں۔

(المعتقد المنتقد ص ۲۵۳)

فاضل مفتی احمد رضا خان کی عبارت پر بحث کرتے ہوئے بالآخر یہ قول لکھتے ہیں:

حق وہی ہے جو امام سیوطی نے افادہ فرمایا کہ مسئلہ اختلافی ہے اور دونوں فریقین جلیل القدر ائمہ ہیں۔ (المعتقد المنتقد ص ۲۵۶)

بریلوی شیخ الحدیث فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین پر کفر کا فتویٰ لگانے والوں نے بلا سوچے سمجھے یا مذہبی تعصب سے غلطی کی ورنہ کسی کو کافر کہنا آسان نہیں۔ ۔۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک پر یہ لوٹے گا یعنی یا یہ کہنے والا کافر ہو جائے گا یا جس نے کافر کہا وہ واقع میں کافر ہوگا۔ (ابوین مصطفی ص ۱۳، ۱۴)

ایک اور جگہ مفتی صاحب اویسی لکھتے ہیں:

اس سے واضح ہوا کہ منکرین ایمان ابوین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر کے خود کو معتزلہ میں داخل کر رہے ہیں۔ (ابوین مصطفی ص ۱۲۹)

آگے لکھتے ہیں:

پھر ہم اگر اپنی زبان کو آپ کے والدین گرامی کے حق میں بے ادبی یا گستاخی کی بات کہنے سے روک لیں تو یہ بے حد بہتر اور مفید بات ہے۔ (ابوین مصطفی ص ۳۲۰)

قارئین ملا علی قاری اور امام اعظم ابوحنیفہ اس کتاب کے مولف فضل رسول بدایونی، مفتی فاضل بریلوی اور اس کتاب کی تصدیق اور تائید کرنے والے بریلوی علما کے بارے میں تبصرہ کرنے پر ہمارا ارادہ نہیں کیونکہ اس موضوع پر لب کشائی سے بہتر توقف ہے۔ تاہم قارئین از خود اگر کسی نتیجہ پر پہنچ جائیں تو ان سوابدید پر منحصر ہے۔

علامہ فضل رسول بدایونی اور طہارت نسب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

علامہ صاحب لکھتے ہیں:

اور نسب میں پاکیزگی یعنی باپ دادا کی رذالت اور ماؤں کی بدکاری کے عیب سے سلامتی نہ کہ کفر اور اس جیسی باتوں سے سلامتی کہ یہ نبی کے لیے شرط نہیں جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کا باپ اور اس جیسے دوسرے لوگوں میں۔ (المعتقد المنتقد ص ۱۸۱)

جبکہ بریلوی علما نے مذکورہ بالا بات کرنے والے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت نسبی پر حملہ قرار دیا ہے چنانچہ بریلوی مناظر مفتی حنیف قریشی لکھتے ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کافر و مشرک آزر کا بیٹا ثابت کر کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت نسبی پر حملہ کیا گیا ہے۔ (آزر کون تھا؟ ص ۷)

ایک اور بریلوی مناظر اشرف سیالوی لکھتے ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافر و مشرک قرار دینا بہت بڑی جسارت اور بے باکی ہے اور نازیبا اور نالائق حرکت ہے۔ (گلشن توحید و رسالت، ۱/۱۵۴)

بریلوی مذہب کے ایک اور مشہور مذہبی شخصیت مفتی احمد یار گجراتی لکھتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب شریف کفر و شرک اور زنا سے پاک ہے۔

(تفسیر نعیمی، ص ۵۳۹/۷)

قارئین عقاید بریلویت کی کتاب المعتقد المنتقد میں نسب شریف میں کفر سے سلامتی کو شرط قرار نہیں دیا گیا اور باقی سب بریلوی مذکورہ بالا تاثرات میں جو کچھ لکھ رہے ہیں اس کے یقیناً مذکورہ بالا افراد مصداق قرار پاتے ہیں۔ یعنی بدایونی صاحب نے نسب شریف پر حملہ کیا اور تحریف

لکھنے والوں نے اس کی تصدیق اور تائید فرمائی۔

کتاب مذکور کے مترجم بریلوی علما کی طرف سے ہدیہ کفر کا فتویٰ

قارئین پر واضح ہو چکا ہے کہ کتاب مذکور عربی زبان میں تھی جس کا ترجمہ مفتی اختر رضا خان بریلوی نے کیا مولانا کی ایک عدد عبارت مترجم (ترجمہ شدہ) ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

مولانا اختر رضا خان لکھتے ہیں:

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کی بددعا سے ڈرو جب تم رسول کو ناراض کرو اس لیے کہ ان کی دعا واجب کرنے والی ہے دوسروں کی دعا کی طرح نہیں۔ (المعتقد المنتقد، ص ۲۱۵)

پاکستان کی مشہور و معروف بریلوی مذہب کی مقتدر و معتمد شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

واضح رہے کہ رسول اللہ نے جو احزاب کے شکست اور ان کے قدم اکھڑنے کی دعا فرمائی اس کو بددعا کہنا جائز نہیں اور ایسا کہنا رسول اللہ کی سخت توہین ہے یہ نہایت بے ادبی اور سخت توہین ہے۔ (شرح مسلم ۳۰۱-۳۰۰/۳)

قارئین کتاب مذکور کا ترجمہ کرنے والے چونکہ مولانا اختر رضا خان قادری ہیں اور اصل کتاب عربی میں ہے اس لیے ہدیہ مذکور کی ذمہ داری مولانا اختر رضا خان پر عائد ہوتی ہے کیونکہ ترجمہ اردو زبان میں کرنے والے مولانا موصوف ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفات کو ناقص قرار دینے کا عقیدہ

مولانا فضل رسول بدایونی لکھتے ہیں:

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جس کے حق میں ہر وہ صفت محال ہے جس میں نہ نقصان ہو نہ کمال صفات نقصان جیسے جہل، کذب اور عجز اس کے لیے بیشک ممکن ہوں گی۔ (المعتقد المنتقد، ص ۲۸)

قارئین مذکورہ بالا عبارت واضح ہے اللہ تعالیٰ کے حق پر وہ صفت محال ہے جس میں نہ نقصان ہو

اور نہ کمال اس کا واضح مطلب ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات جس میں نہ نقصان ہو اور نہ کمال وہ محال ہیں۔

قارئین کے لیے لمحہ فکریہ

مذکورہ بالا عبارت میں اگرچہ بظاہر تضاد نظر آ رہا ہے "تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جس کے حق میں ہر وہ صفت محال ہے جس میں نہ نقصان ہو نہ کمال" یعنی باری تعالیٰ کی صفات میں جہل اور کذب اور عجز والی صفات موجود ہیں۔

اور اگلی عبارت اس کی تردید کر رہی ہے:

صفات نقصان جیسے جہل، کذب اور عجز اس کے لیے بیشک ممکن ہوں گی۔

اس عقدہ کا حل تو بریلوی محققین فرمائیں گے تاہم اس کی ایک اور نظیر ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

مفتی احمد یار نعیمی گجراتی لکھتے ہیں:

نبی جنس بشر میں آتے ہیں اور انسان ہی ہوتے ہیں جن یا بشر یا فرشتہ نہیں ہوتے۔ (جاء الحق، ص ۱۵۶)

اب مذکورہ بالا تناظر کی صورت میں یہ عبارت بالکل اسی طرح ہے کہ نبی انسان ہوتے ہیں مگر بشر نہیں ہوتے۔ اب بریلوی علما بتائیں کہ انسان اور بشر میں کوئی اصطلاحی فرق ہے حالانکہ جنس بشر کا لفظ اسی عبارت میں موجود ہے۔

ہو سکتا ہے کوئی بریلوی قلم کار مذکورہ بالا دونوں عبارتوں کو کاتب کی غلطی (تحریف) قرار دے تو اس کے جواب میں ایک اور عبارت ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا۔ (نور العرفان، ص ۷۹۹، احمد یار نعیمی)

معاذ اللہ مذکورہ بالا عقیدہ بریلوی علما کا ہے اب اگر کوئی کہے کہ یہاں بھی کتابت کی غلطی ہے تو اس کی تردید خود بریلوی مفتیان فرما رہے ہیں کہ اس میں کتابت کی غلطی نہیں ہے اور اس تحریر مذکور پر جامعہ انوار العلوم ملتان سے فتویٰ جاری ہو چکا ہے کہ اگر ایسا ہوا ہے تو کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ اس فتویٰ کا عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

[illegible]

[illegible]

فرقہ سیفیہ کا مزید مختصر تعارف

یہ بریلویوں کی ہی ایک جماعت ہے۔ اس کے عقائد و نظریات فرقہ بریلویہ والے ہیں۔ ان کی کتب پر بریلوی زعماء و اکابرین کی تائیدات و تصدیقات ہیں۔

پیر سیف الرحمن پیر ارچی نے مولوی احمد رضا کی حسام الحرمین سے اتفاق کیا اور اس بناء پر بریلویت کا نام اپنے لئے پسند کرلیا۔ حیرت اور افسوس اس بات پر ہے کہ جس بریلویت کو کل تک وہ یہ کہتے تھے کہ اگر میں اپنے آپ کو بریلوی کہوں تو چار جھوٹ بولنے کا مرتکب ہو جاؤں گا۔ آج وہی الفاظ بریلویت اور بریلویت کا نام و نشان حسام الحرمین، جسے بریلوی قرآن پاک جتنی عظمت دیتے ہیں، تسلیم کرلیا۔

ہمارے خیال میں پیر صاحب کا یہ دھوکہ تھا، وہ کل بھی بریلوی تھے اور آج بھی۔ یہ سب کچھ انہوں نے لوگوں کو ورغلانے کے لئے کیا تاکہ لوگ ان کے دام تزویر میں پھنس جائیں۔ جب لوگ پھنس گئے تو پیر صاحب دوبارہ اسی بریلویت کو چاہنے اور ماننے لگ گئے جو تقیہ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی وہ اتار دی گئی۔

ہم اپنی اس بات میں کس قدر صادق ہیں اس کا اندازہ ان بریلوی علماء اور اکابرین کی تحریروں سے لگایا جا سکتا ہے۔ مندرجہ ذیل بریلوی شخصیات پیر صاحب کو پکا بریلوی تسلیم کرتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں۔

1۔ پروفیسر ڈاکٹر پیر آصف ہزاروی
2۔ علامہ مفتی محمد اقبال چشتی
3۔ مولانا فضل قادری
4۔ ملک محبوب الرسول قادری
5۔ مولانا فضل کریم چشتی
6۔ صاحبزادہ پیر محمد انوار المجتبیٰ چشتی
7۔ علامہ ابو یاسر اظہر حسین فاروقی
8۔ رانا محمد صدیق خان حامدی
9۔ صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی
10۔ میاں عابد علی مناواں
11۔ شینہ خالد گھرکی
12۔ سید شمس الدین بخاری
13۔ پروفیسر محمد عبد العزیز خان
14۔ علامہ محمد ندیم القادری

15۔ محمد شاہد منصور چشتی
16۔ علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
17۔ سجاد حسین شاہ
18۔ مفتی محمد غلام مرتضیٰ نقشبندی
19۔ مفتی سید مزمل حسین شاہ شرقپوری
20۔ صاحبزادہ محمد حسین آزاد الازہری
21۔ مولانا محمد ظفر الرحمن چشتی
22۔ مولانا محمد نواز خان
23۔ صاحبزادہ میاں محمد آصف سیفی
24۔ ملک حاجی سلطان محمد آفریدی
25۔ قاری محمد زوار بہادر
26۔ علامہ غلام محمد سیالوی
27۔ حافظ نصیر محمد قادری
28۔ علامہ محمد ضیاء المصطفیٰ رضوی
29۔ قاری سید غالب حسین شاہ
30۔ صاحبزادہ غلام مرتضیٰ شاذی
31۔ علامہ صاحبزادہ محمد نور الحق قادری
32۔ پیر رحمت کریم پیر آف ڈاک
33۔ اسماعیل خیل شریف نوشہرہ
34۔ ابو الحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی
35۔ مجاہد عبد الرسول خان
36۔ پیر سید محمد فاروق القادری
37۔ پیر میاں عبد الحق قادری
38۔ میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی
39۔ محمد عبد القیوم طارق سلطانپوری
40۔ محقق رضویات سید وجاہت رسول
41۔ مفتی منیب الرحمن رویت ہلال کمیٹی
42۔ مفتی جمیل احمد نعیمی
43۔ مولانا ڈاکٹر ابو الخیر محمد زبیر
44۔ علامہ محمد سعید احمد اسعد
45۔ ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی
46۔ پیر امجد تمیم محمدی سیفی
47۔ پیر محمد افضل قادری
48۔ علامہ سید حسین الدین شاہ
49۔ پیر صوفی عبد المنان سیفی
50۔ صاحبزادہ پیر سید افضال حسین شاہ
51۔ میجر (ر) محمد یعقوب محمد سیفی
52۔ مفتی محمد عابد حسین سیفی
53۔ خطیب پاکستان محمد ابوبکر چشتی
54۔ پیر محمد عبد الحکیم سیفی پیر پٹھان
55۔ پیر صوفی غلام مرتضیٰ سیفی
56۔ پیر سید صابر حسین شاہ بخاری
57۔ مفتی ہدایت اللہ پسروری
58۔ طاہر حسین طاہر سلطانی

59۔ علامہ سید ریاض حسین شاہ
60۔ علامہ سید تراب الحق شاہ
61۔ علامہ سید مظہر سعید کاظمی
62۔ صاحبزادہ حافظ حامد رضا
63۔ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی ازہری
64۔ شیخ الحدیث علامہ عبدالتواب صدیقی
65۔ مفتی محمد عبدالعلیم القادری
66۔ علامہ محمد اقبال اظہری
67۔ حافظ محمد فاروق خان سعیدی
68۔ عالمہ فاضلہ قاریہ ڈاکٹر تنویر زینت
69۔ صاحبزادہ محمد فضل الرحمٰن اوکاڑوی
70۔ علامہ صاحبزادہ محمد مظہر فرید شاہ ہاشمی
71۔ علامہ صاحبزادہ حفیظ اللہ شاہ مہروی
72۔ قاری محمد اعظم نورانی
73۔ علامہ قاری محمد غلام الرحمٰن
74۔ صاحبزادہ میاں محمد آصف محمدی سیفی
75۔ علامہ مولانا غفران محمود سیالوی
76۔ پروفیسر حبیب اللہ چشتی
77۔ محترمہ مسرت جبیں گلزار سیفی ہاشمی
78۔ علامہ صاحبزادہ غلام بشیر نقشبندی
79۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف سیالوی
80۔ محمد اکمل وینس مشہور نعت خوان
81۔ صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی
82۔ مخدوم غلام علی جیلانی
83۔ پروفیسر مظہر حسین قادری
84۔ پروفیسر محمد جعفر قمر چشتی سیالوی
85۔ علامہ پیر سید احمد علی شاہ سیفی
86۔ ڈاکٹر خادم حسین خورشید
87۔ علامہ سید شاہ حسین گردیزی
88۔ پیر صوفی گلزار احمد سیفی
89۔ علامہ مولانا پروفیسر افضل جوہر
90۔ علامہ مولانا عبدالرزاق جھنگ الوی
91۔ پیر محمد امین الحسنات شاہ
92۔ پیر محمد امجد ظہیر وکیل
93۔ علامہ محمد منصور احمد چشتی قادری
94۔ علامہ محمد بشیر الدین سیالوی
95۔ علامہ مفتی غلام فریدی ہزاروی سیفی
96۔ حافظہ قاریہ تسنیم کوثر ہاشمی
97۔ سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی
98۔ مفتی محمد حسین صدیقی گیلانی
99۔ مفتی ابوالحسن محمد اشرف قادری
100۔ مفتی محمد بشیر احمد غازی
101۔ صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ نقشبندی
102۔ جسٹس (ر) نذیر احمد غازی

103۔ کرنل محمد الطاف حسین سیفی
104۔ ڈاکٹر محمد قاسم چشتی محمدی سیفی
105۔ پروفیسر محمد نذیر چیمہ
106۔ انجینئر حکیم جاوید الرحمٰن سیفی
107۔ علامہ محمد باغ علی رضوی
108۔ علامہ مولانا قاری دوست محمد نقشبندی
109۔ رسالدار ملک نور خان محمدی سیفی
110۔ مولانا قاری کرامت علی نقشبندی
111۔ علامہ مولانا نذیر محمد امیر
112۔ علامہ مفتی محمد جمیل رضوی
113۔ شیخ الحدیث علامہ مولانا اللہ دِتہ
114۔ صوفی محمد عباس سیفی نقشبندی
115۔ پروفیسر حکیم مشتاق احمد حنفی
116۔ صاحبزادہ محمد نور المصطفیٰ رضوی
117۔ علامہ مولانا نذیر احمد فاضل
118۔ علامہ محمد اجمل فریدی
119۔ صاحبزادہ سعید احمد فاروقی ایم اے
120۔ حافظ نیاز احمد
121۔ مفتی ابومحمود حسین احمد
122۔ پروفیسر سید رضا حسین قادری
123۔ مفتی ابومحمد اسد اللہ وٹو
124۔ قاری غلام محی الدین چشتی گولڑوی
125۔ صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی
126۔ مولانا محمد امام بخش ندیم
127۔ تنویر شید احمد فیضی
128۔ سید ابو صدیق بخاری
129۔ علامہ خلیل الرحمٰن چشتی
130۔ محمد غلام رسول
131۔ علامہ مفتی عبدالحکیم ہزاروی
132۔ قاری علی اکبر نعیمی
133۔ سید احمد کوثر ایڈووکیٹ اوکاڑہ
134۔ سید علی ریاض کرمانی ایڈووکیٹ
135۔ قاضی محمد عبداللہ
136۔ قاری کرم حسین طاہر نظامی
137۔ قاری اقبال چشتی اوکاڑوی
138۔ رانا محمد اسلم ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
139۔ پیر ڈاکٹر محمد شعیب محمدی سیفی
140۔ قاری محمد حسین نورانی نظامی
141۔ مولانا محمد اشرف سعیدی
142۔ قاری غلام مرتضیٰ سہروردی قادری
143۔ قاری سعید احمد
144۔ پروفیسر محمد خان چشتی
145۔ مولوی عبدالحق نوری
146۔ طاہر علی خان قادری

147۔ محمد شفیق خان قمر	148۔ پیر محمد انیس الرحمن خان قادری
149۔ علامہ غلام شبیر فاروقی	150۔ الحاج محمد یوسف خان
151۔ سید محمد عاکف قادری	152۔ سید محمود محفوظ مشہدی
153۔ مولانا عاشق حسین ہاروی	154۔ شاہ رحمن سعیدی چشتی
155۔ مولانا محمد حمید رضوی	156۔ علامہ احمد سعید قادری
157۔ علامہ مشتاق احمد اعظمی	158۔ مولانا قاری غلام حسین خضدار
159۔ مولانا حافظ قاری محمد خان	160۔ مولانا قاری عمر حیات چشتی
161۔ پیر سید محمد ذاکر حسین شاہ سیالوی	162۔ ڈاکٹر کالہ جناب یو ایس اے
163۔ قاضی منظور احمد چشتی	164۔ ملک ابرار احمد
165۔ مولانا حافظ محمد صالحین	166۔ صاحبزادہ اللہ بخش چشتی
167۔ علامہ رضا المصطفیٰ نورانی	168۔ مولانا علی اشرف نقشبندی الوری
169۔ مولانا یوسف نقشبندی قادری	170۔ مولانا حافظ امین نقشبندی
171۔ قاری محمد اسلم نقشبندی الوری	172۔ ڈاکٹر سجاد صدیقی چشتی
173۔ مولوی محمد شاہ منصور چشتی	174۔ علامہ مفتی احمد دین آ گیری
175۔ مفتی محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی	176۔ مفتی محمد شریف ہزاروی
177۔ علامہ محمد رضا ثاقب مصطفائی	178۔ حافظ محمد یاسین نعیمی
179۔ سردار محمد خان قادری	180۔ قاری محمد برخوردار احمد سعیدی
181۔ مخدوم علی احمد صابر چشتی قادری	182۔ علامہ محمد ارشد القادری
183۔ طارق حسین ولد محمد حسین	184۔ پیر صوفی فیاض احمد محمدی چشتی
185۔ پیر محمد کبیر علی شاہ گیلانی	186۔ صاحبزادہ شاہ اویس نورانی
187۔ ڈاکٹر محمد مظاہر اشرف اشرفی	188۔ علامہ پیر محمد عتیق الرحمن نقشبندی

مجلہ الانوار رضا کا خندزادہ مبارک نمبر ص 3 تا 6، جلد نمبر 4، شمارہ 3

یہ دو سو کے قریب بریلوی شخصیات نے پیر صاحب کی تعریف کر کے بتا دیا ہے کہ یہ بریلوی پیر ہیں۔ باقی اگر کسی کو یہ اشکال ہو کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں اکابر دیوبند کے ناموں کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ لکھا ہے تو جواب یہ ہے کہ حسام الحرمین کے فتویٰ من شک فی کفرہم وعذابہم فقد کفر کا مصداق پہلے نمبر پر مولوی احمد رضا بریلوی کو ہونا چاہئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے ایک دفعہ حفظ الایمان، جو حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ کی تصنیف ہے، اس کی متنازعہ عبارت اپنے دوست مولانا عبدالباری فرنگی محلی کو دکھائی تو انہوں نے صاف کہا کہ مجھے تو اس میں کوئی گستاخی نظر نہیں آتی۔ پھر اعلیٰ حضرت نے کہا اس طرح دیکھیں تو سمجھ آئے تو انہوں نے کہا مجھے تو اس طرح بھی گستاخی نظر نہیں آتی۔ پھر اعلیٰ حضرت خاموش ہو گئے اور دوستی اور محبت کو برقرار رکھا۔ (سیرت انوار مظہریہ صفحہ 292)

پروفیسر ڈاکٹر مسعود لکھتے ہیں:

مولانا عبدالباری فرنگی محلی کو باوجود اس کے کہ انہوں نے ایک دیوبندی عالم کی (تعلیمات کی رعایت کرتے ہوئے) تکفیر سے انکار کیا تو آپ نے ان کی تکفیر نہیں فرمائی۔

فتاویٰ مظہریہ ص 499

اب بتایئے فتویٰ کفر تو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر آیا کہ نہیں؟ تو علماء دیوبند کی رعایت کرنا یہ فاضل بریلوی سے ہی چلا آ رہا ہے۔ آیئے چند مثالیں دیکھئے!

1۔ ''دیوبندیوں سے لاجواب سوالات'' کے ص 804 پر لکھا ہے:

علامہ شبیر احمد عثمانی"

2۔ مولوی نور بخش توکلی نے لکھا ہے:

مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم ص 666، ضیاء القرآن لاہور

3۔ پیر مہر علی شاہ صاحب کی کتاب کے پیش لفظ میں ہے:

جہاں آپ بریلوی مکتبہ فکر کے علماء کرام میں ایک عارف محقق اور عالم مدقق تسلیم کئے گئے

ہیں۔ وہاں دیوبندی طبقہ کے اکابر علماء بھی آں جناب کے علم و عرفان کے ثناء خواں آتے ہیں۔ اور ان دو بڑے اسلامی فرقوں کے علاوہ دیگر اسلامی وغیر اسلامی فرقوں میں بھی آپ ایک بلند مقام رکھتے ہیں۔ اعلیٰ رحمۃ اللہ

4۔ مولوی ابو الحسنات احمد قادری لکھتے ہیں:

دیوبند کے شیخ مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ نیا پہلے چار پاروں کا حاشیہ لکھا بقایا مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے۔ (تفسیر الحسنات ج 1 ص 74)

5۔ پیر محمد چشتی چترالوی لکھتا ہے:

"محدث کشمیری مرحوم" (اصول تکفیر ص 27)

"مفتی محمد شفیع مرحوم" (اصول تکفیر ص 32)

6۔ بریلوی پیر زادہ اقبال احمد فاروقی کے مکتبہ سے چھپنے والی کتاب "مجالس علماء" کے ٹائٹل پر نیچے بائیں طرف سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا شبیر احمد عثمانی کا نام لکھ کر نیچے لکھا ہوا ہے "رحمۃ اللہ علیہم اجمعین"

7۔ بریلوی مسلک کی مشہور کتاب۔ جمال کرم ج 2 ص 844 میں لکھا ہے:

مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

8۔ "تذکرہ تاجدار گولڑہ شریف" جس پر عبد الحکیم شرف قادری اور پیر نصیر الدین گولڑوی کی تقریظات ہیں۔ اس میں ہے:

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی علامہ انور کاشمیری علیہم الرحمۃ

دیکھیں ص 107

اور اس سے بھی بڑھ کر یہ عبارت ہے:

راقم تین بجے سو گیا اذان کے وقت خواب دیکھا کہ جنت الفردوس کی ایک روش پر سیدنا مہر علی شاہ قدس سرہ العزیز علامہ انور شاہ نور اللہ مرقدہ و سید عطاء اللہ شاہ بخاری کھڑے ہیں۔

ایضاً ص 117-118

9۔ صاحبزادہ محمد حسین للہی لکھتے ہیں:

شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی چشتی دیوبندی"

تذکرہ خواجہ سلیمان تونسوی ص 16

قارئین کرام! کیا یہ سب بریلوی نہیں؟ حالانکہ یہ لوگ اکابر دیوبند کو رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ لکھ دیتے ہیں۔ اگر یہ بس حضرات علماء دیوبند کو رحمۃ اللہ علیہم لکھنے کے باوجود بھی بریلوی ہیں تو سیف الرحمن پیر ارچی بھی بریلوی ہے۔

نوٹ: اب موجودہ ایڈیشن میں رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے الفاظ نکال دیے گئے ہیں۔

مزید دلیل یہ کہ پیر عابد حسین سیفی لکھتے ہیں:

فتاویٰ رضویہ، حسام الحرمین، کنز الایمان، الحق المبین کی تائید و توثیق کے حوالے سے حضرت پیر اخندزادہ صاحب نہایت متصلب ہیں اور ان کتابوں کے زبردست مؤید و قائل ہیں اور ان کے منکرین کے لئے سخت رویہ رکھتے ہیں۔

حضرت پیر اخندزادہ مبرج 4 شمارہ نمبر 3 ص 170

گستاخ رسول و اولیاء پیر سیف الرحمن بریلوی علماء کی نظر میں:

قارئین ذی وقار! اب یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو گئی کہ پیر صاحب مسلکاً بریلوی ہیں تو اب پیر صاحب کے متعلق جو خواب دیکھے گئے ان کو پڑھئے اور پھر بریلوی اصول دیکھئے تو خود بخود ثابت ہو جائے گا کہ بریلویانہ اصول کی روشنی میں پیر صاحب کے متعلقہ خواب گستاخی پر مبنی ہیں۔

1۔ خواجہ محمد حضرت کا مرید محمد یعقوب اپنا خواب بیان کرتا ہے کہ:

میں دیکھتا ہوں کہ ایک مسجد میں خواجہ محمد حضرت صاحب اور شیخ المشائخ حضرت اخندزادہ سیف الرحمن صاحب تشریف فرما ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہیں اسی اثناء میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اخندزادہ سیف الرحمن اگرچہ ولی اللہ ہیں نبی نہیں ہیں لیکن میں اس کی علو شان کی وجہ سے اس کو قیامت کے انبیاء کی صف میں کھڑا کروں گا۔

(یہ خواب واضح طور پر فقیر کے خوب کی تعبیر ہے۔)

2۔ مولوی محمد عابد حسین سیفی لاہوری خواب بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

میں خواب دیکھتا ہوں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا تو سید عثمان بخاریؒ کو جانتا ہے؟ وہ میرا شہزادہ ہے تم اپنے شیخ سے عرض کرو کہ وہ اپنے مریدوں کو حکم کریں کہ وہ مزار کو آباد کریں۔ میں نے غور کیا تو دوبارہ خواب آیا جو پہلے خواب کی طرح تھا جس میں وہی امر تھا دوسری دفعہ خواب دیکھنے کے بعد میں نے چند دوستوں کو عاطر کر کے کہا کہ بادشاہی قلعہ کے اندر حضرت عثمان بخاریؒ کا مزار ہے۔ وہاں چلیں چنانچہ میرے کہنے پر بعض ساتھیوں نے مزار پر حاضری کا کہا تھا لہٰذا تیسری مرتبہ خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ تم کسی کو حکم دو بلکہ میں نے تمہارے شیخ کے لئے کہا تھا کیونکہ تیرا شیخ اس وقت میرا نائب ہے اور مقام قیومیت صدیقیت اور عبدیت سے سرفراز ہے اور مجھے موجودہ عصر میں سب سے محبوب ہے۔ (میرے شیخ سے مراد حضرت قیوم زمان غوث دوران سرفراز مقام عبدیت صدیقیت حضرت اخندزادہ سیف الرحمن صاحب ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کے بارے میں ارشاد فرمایا۔)

3۔ جناب خلیفہ امان گل سیفی (کراچی) اپنا ایک واقعہ (کشف) بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

میں نے 1369ھ جمعہ کی رات کو ایک عجیب واقعہ (کشف) دیکھا واقعہ یہ کہ میں نے حضرت اخندزادہ سیف الرحمن صاحب کے اسم مبارک کے جزو اول (یعنی سیف) اور جزو ثانی (یعنی الرحمن) کے بارے میں عجیب و غریب معارف دیکھے۔ جزو اول (سیف) کے بارے میں یہ مشہور ہوا کہ یہ دنیا میں ہر باطل کو توڑتا ہے اور ختم کر دیتا ہے اور جزو ثانی (الرحمن) میں یہ نظر آتا کہ لوگوں کی ارواح کو فوق العرش مراتب تک عروج دیتا ہے۔ یہ حضرت صاحب کے ایسی خوارق ہیں یہ (سیف) وہی تلوار ہے کہ جس کے ذریعے جہاد بدر میں مشرکین کی گردنیں کاٹی گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس واقعہ میں مجھے ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ سیف

میری تلوار کی روح ہے۔ کیونکہ (اس وقت) دنیا میں اس (سیف) کے سامنے باطل قیام نہیں کر سکتا۔ دیگر اس (سیف) کے خوارق یہ ہیں کہ بہت سارے سالکین حضرت صاحب کی محبت کے جذبہ میں سرشار ہو کر سر کے بغیر لاشیں نظر آتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے حضرت صاحب کے سامنے اپنے سروں کو قربان کر دیا اور رحمن میں خوارق نظر آتے ہیں کہ اس کی اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک الرحمن کے ساتھ مشارکت ہے۔ (جو کہ اشتراک اسمی ہے) اور عرش پر مسطور اور قائم ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہ کریں۔

4۔ صوفی رستم خان نے خواب دیکھا وہ کہتا ہے کہ:

صحت کی حالت میں خواب دیکھتا ہوں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے اور اہل اللہ کے بڑے اجتماع کے سامنے ہمیں ارشاد فرمایا کہ عصر حاضر میں میرے اصلی وارث اور نائب حضرت اخندزادہ سیف الرحمن ہے اور اس مبارک محفل میں تمام انبیاء علیہم السلام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سابقہ اولیائے عظام اور حضرت صاحبؒ کے تمام مریدین موجود ہیں اسی اثناء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اخندزادہ مبارک قدس سرہ کو امامت کے لئے آگے کر دیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام حاضرین بمعیت حضرت اخندزادہ مبارک قدس سرہ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی اس سے یہ لازم نہیں ہے کہ ولی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہے۔ العیاذ باللہ بلکہ یہ چیز وراثت اور نیابت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ حضور نبی کریم نے اپنی زندگی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی تھی اور اسی طرح امام مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان امامت کا واقعہ بھی روایات میں مذکور ہے لیکن فرق صرف یہ ہے کہ یہاں شیخ جیسے موجود ہیں اور اہل تشیع وغیرہ نے حضرت صاحب قدس سرہ کی اقتداء نہیں کی بلکہ جو مختصری کر کے معترض ہو گئے۔ (ہدایہ السالکین)

فتاویٰ مبارکہ ارشاد جلیلہ
جلیل القدر نامور علماء کرام کے تاثرات

1۔ استاذ الاساتذہ علامہ مولانا عطا محمد بندیالوی

تمام اہلسنت کو واضح ہو کہ بندہ کو کچھ خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں اکابر اہلسنت کی توہین کی گئی ہے۔ یہ توہین ایک شخص مسمی پیر سیف الرحمن سرحدی نے کی ہے۔ مثلاً قطب الاقطاب حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ لکھا کہ حضرت غوث الاعظم سے چھ مرتبے فائق ہوں یعنی بلند ہوں۔ اب بندہ سیف الرحمن سرحدی کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتا ہے۔

☆ قرآن و حدیث میں اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کو اعلان جنگ کیا ہے۔ ایک سود کھانے والا اس کے متعلق فرمایا: فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔ یعنی اے سود خورو! خبردار ہو جاؤ اللہ رسول کی طرف سے تم کو اعلان جنگ ہے۔

دوسرا اس آدمی کو اعلان جنگ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقبولوں کی توہین کرتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ من عادیٰ لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب یعنی جس نے میرے مقبول ولی کی توہین کی میں نے اس کو اعلان جنگ کیا ہے۔

☆ حضرت غوث الاعظم تمام اولیاء کے سردار ہیں تو جو ان کی توہین کرتا ہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ ہے۔ اب پیر سیف الرحمن کو واضح ہو کہ اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اعلان جنگ کیا ہے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جائے لیکن اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ جنگ کی طاقت نہیں رکھتا۔ دوسری گزارش ہے کہ غوث الاعظم کا جو گستاخ ہے اس کو شدید خطرہ ہے کہ مرتے وقت اس کا ایمان ضائع ہو جائے۔ چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے "شرح مشکوٰۃ" میں لکھا ہے کہ "محدث ابن جوزی حضرت غوث الاعظم پر طعن کرتا تھا، تو جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو اس کو سخت تکلیف محسوس ہوئی۔ اس کے احباب نے اس کو کہا کہ یہ تکلیف تم کو اس لئے ہو رہی ہے کہ تم غوث الاعظم کے گستاخ ہو۔ لہٰذا اس کے احباب ابن

جوزی کو غوث الاعظم کی مجلس میں لے گئے اور عرض کیا کہ یہ آپ کا گستاخ ہے۔ اس کو مرنے کی سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ آپ اس کو معاف کر دیں۔ آپ نے معاف کر دیا تو اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گیا۔ اگر آپ معاف نہ کرتے تو خطرہ تھا کہ اس کا ایمان سلب ہو جاتا۔ اس سارے قصے کو علامہ بحر العلوم نے "شرح مسلم الثبوت" میں بھی تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ "شرح مسلم الثبوت" کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ "شیخ ابن جوزی حضرت غوث الاعظم پر طعن کرتا تھا جس کی وجہ سے وہ عظیم ہلاکت میں پڑ گیا اور کہا گیا ہے قریب تھا کہ اس کا ایمان سلب ہو جائے لیکن حضرت غوث الاعظم کی دعا سے اس کی موت ایمان پر ہوئی۔ لہٰذا تم کو چاہیے کہ اولیاء کرام کا ادب کرو۔ یہ اولیاء کرام اللہ کے رجال ہیں اور حضرت غوث الاعظم کی کرامات متواتر ہیں۔ اس کا انکار خدا کا دشمن اور پاگل ہی کرتا ہے۔ پس اللہ کے رجال کا ادب ملحوظ رکھو۔"

اس عبارت کے بعد بندہ عرض کرتا ہے کہ پیر سیف الرحمن سرحدی کو بھی سلب ایمان کا خطرہ (محسوس) ہونا چاہیے۔

☆ شریعت کی حقانیت چار مذہب میں منحصر ہے اور طریقت کی حقانیت بھی چار سلاسل میں منحصر ہے۔ جن عقائد کا ذکر کیٹیوں کے بارے میں کیا جا رہا ہے وہ نہ شریعت سے مطابقت رکھتے ہیں اور نہ طریقت سے اس لئے بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے غلط نظریات سے مسلمانوں کو پناہ دے۔ آمین

مولانا روم صاحب نے اپنی کتاب "مثنوی شریف" میں جعلی پیروں کی خوب خبر لی ہے اور اس کی مثال یہ دی ہے "شکاری پرندوں کے شکار کے لئے پرندوں والی بولی بولتا ہے اور پرندے سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارا ہم جنس ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ایسے فکر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی۔ دحوک دھمن پٹھان)

2۔ شارح بخاری شیخ الحدیث علامہ غلام رسول فیصل آباد

غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اور مذکورہ تحریر میں ان سے عبدیت کے مقام سے فوق چھ مقامات عبدیت تحریر کئے ہیں۔ اہلسنت و جماعت

ایسے عقیدہ سے نالاں ہیں۔ اگر واقعی مذکورہ تحریر واقع کے مطابق اور مولوی ضیاء اللہ کی تحریر حوالہ کے مطابق ہے اور معلوم بھی یوں ہی ہوتا ہے تو ایسا شخص عقیدہ کے اعتبار سے اہلسنت کے عقیدہ کے خلاف ہے اور بریلوی کہلانے کی نسبت کو چار مرتبہ گناہ کبیرہ کا مرتکب کہہ کر سراسر دنیائے اہلسنت کی توہین کی ہے۔ ایسا شخص شک وشبہ سے بالاتر نہیں۔

3۔ مولانا غلام نبی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد

"ہدایۃ السالکین" اور "سیف الرجال علی عنق الرجال" سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے تحریر کنندہ حضرات کے عقائد اہلسنت وجماعت کے مطابق نہیں ہیں۔ "واللہ اعلم بالصواب"

4۔ شیخ الحدیث والتفسیر علامہ محمد فیض احمد اویسی بہاولپور

پیر سیف الرحمن کی باتیں گمراہی سے بھرپور ہیں۔ مجھے ان علماء پر حیرانی ہے جو اس کی باتیں اور عبارتیں جاننے کے باوجود ان کے مرید وخلیفہ یا ہم [illegible] ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ اہلسنت کے عوام وخواص کو پیر سیف الرحمن سے دور رہنا لازم ہے۔ ورنہ وہی مثال صادق آئے گی کہ ہم تو ڈوبے ہیں صنم تمہیں بھی لے ڈوبیں گے۔

5۔ مناظر اسلام مولانا محمد ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی

استفتاء میں مذکورہ عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ پیر صاحب کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے چھ درجے فوق قرار دینا بھی زعم باطل ہے۔ فقیر کے نزدیک پیر صاحب ضالین کے راستہ پر گامزن ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

6۔ استاذ العلماء مولانا مفتی غلام سرور قادری لاہور

سیف الرحمن صاحب ارچی کے بارے میں ان کے مرید بہت غلو کرتے ہیں۔ ان کو سلطان الاولیاء مجدد عصر قیوم زماں وغیرہ از مقام صدیقیت وحیدیت وامامت قرار دیتے ہیں۔ جبکہ ہم نے ان سے خود ملاقات کر کے حالات کا جائزہ لیا ہے۔ وہ ایسے نہیں ہیں اور ان القابات میں سے کسی بھی لقب کے مستحق نہیں ہیں بلکہ ان کی کتاب ہدایۃ السالکین میں ایسی ایسی بے ہودہ باتیں ہیں جو کسی صحیح العقیدہ مسلمان سے سرزد نہیں ہو سکتیں۔ چہ جائیکہ کوئی بزرگی کا مدعی ایسی

باتیں کرے۔ اس میں انہوں نے سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے بھی اپنے آپ کو چھ درجے اونچا ولی ظاہر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ ایسے شخص سے اور اس کے سلسلہ والوں سے بیعت نہیں کرنا چاہئے۔

7۔ استاذ العلماء مولانا مفتی حاکم علی، راہوالی

پیر سیف الرحمن صاحب نے کتاب "ہدایۃ السالکین" میں جو کچھ لکھا ہے وہ اہلسنت وجماعت میں انتشار وافتراق کا سبب ہے۔ ایسے عقائد اہلسنت وجماعت کے ہرگز نہیں پھر اس میں سیدنا اعلیٰ حضرت کا ذکر باطل عامیانہ انداز میں جب کہ دیوبند کے امام انور شاہ کشمیری کو علامہ انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر کیا ہے۔

اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس پر اپنی برتری وبلندی کا دعویٰ۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ ایسے شخص سے لوگوں کو بچنا چاہئے۔ ایسے پیر لائق بیعت نہیں اور ان سے اجتناب لازم ہے۔

8۔ مولانا صاحبزادہ پیر سید افضل حسین صاحب علی پور شریف

حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق نے کتاب "ہدایۃ السالکین" کے بارے میں جو علمی تحقیق اور تحریر کیا ہے۔ میں اس سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں۔ وما علینا الا البلاغ

9۔ مولانا علامہ غلام نبی صاحب مہتمم دار العلوم عطاء العلوم گکھڑ

استفتاء مذکورہ میں پیر سیف الرحمن الخانی کے جن عقائد ونظریات اور خیالات ومبالغات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ عقائد ونظریات روح شریعت وطریقت کے مطابق نہیں اور نہ ہی سنیت وحنفیت کے خصوصاً شہنشاہ بغداد حضور غوث الثقلین محی الدین سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اپنی فوقیت والی شطحات اور لغو بیہودگی سے دیدہ ودانستہ آتی ہے اس کی غماز ہے کہ پیر موصوف ہرگز ہرگز پیر ومرشد اور رہبر نہیں۔ عوام اہلسنت کو اس پیر سے پرہیز واجتناب از حد ضروری ہے۔

10۔ استاذ العلماء مولانا مفتی محمد عبداللطیف گوجرانوالہ

حضور سیدنا غوث الثقلین غیاث الدین رضی اللہ عنہ سے چھ مرتبہ بلند ہونا تو درکنار برابر ہونا

بھی جناب غوثیت میں بہت، بہت سوءِ ادب ہے اور ایسے شخص کی بیعت کے باشد ناجائز و ناروا ہے اور ایسے فاسد عقیدہ والے کو امام و مقتدا تسلیم کرنا بریلوی مسلمان کے لئے سخت ناجائز اور ایسے عقائد والے شخص سے اجتناب لازمی و ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

11۔ استاذ العلماء مولانا عبد الرشید رضوی سمندری

جب پیر سیف الرحمن بریلویوں کی فی الجملہ تکفیر کرتا ہے۔ انہیں افراط و تفریط کا شکار اور صراط مستقیم سے منحرف قرار دیتا ہے۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی کو صرف "مولوی" لکھتا ہے اور طنزیہ طور پر بریلویوں کے قبلہ و کعبہ اعلیٰ حضرت لکھ کر ان سے بے تعلقی ظاہر کرتا ہے۔ بریلوی کہلانے کو گناہ کبیرہ سے تعبیر کرتا ہے۔ اس کا خلیفہ مولوی ضیاء اللہ سیفی مولوی کاشمیری دیوبندی کو امام العصر اور الشیخ الکبیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتا ہے تو ان تحریروں سے صاف ظاہر ہے کہ پیر سیف الرحمن اور اس کے ماننے والوں کے عقائد اہلسنت و جماعت بریلوی کے خلاف ہیں۔ انہیں پیر، امام یا مقتدا بنانا شرعاً ناجائز ہے۔

12۔ جانشین حکیم الامت مفسر قرآن مفتی احمد یار خان گجراتی

(پیر سیف الرحمن) ہدایۃ السالکین میں ایسی کچی باتیں لکھ گئے ہیں جن سے پیر مذکور کی علمی اور عقلی کیفیت کمزور نظر آتی ہے۔ مجھ کو تو ان کی مذکورہ کتاب میں صرف نادانیاں ہی نظر آئیں۔ اس کتاب کو پڑھ کر کوئی شخص پیر مذکور کے مسلک اور مذہب کا حتمی یقینی پتہ نہیں لگا سکتا۔ اس قسم کے لوگوں کے ایسے رویے سوائے دنیا پرستی اور چندہ گیری کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہ ابن الوقتی جلدی ختم ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے پیر مذکور کہیں تو اعلیٰ حضرت سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں اور کہیں اعلیٰ حضرت بھی لکھ رہے ہیں۔ مزید کم عقلی پر حیرانی ہے کہ لفظ بریلوی میں ان کو چار جھوٹ نظر آتے ہیں جبکہ جو کوئی اپنے آپ کو بریلوی کہے یاد رکھے مگر عند اللہ و عند الناس یہ نشان ہر طرف قائم ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہیں گے۔

مفتی اقتدار احمد خان گجرات

13۔ استاذ العلماء علامہ مفتی محمد عبد اللہ قصوری

افغانی پیر کا قول خبیث کہ وہ پیران پیر سے چھ مقامات میں فوقیت رکھتے ہیں، غلط ہے کسی مجنوں کی بڑ اور کسی جاہل کی جہالت کا نمونہ ہے۔ اسے اتنی جرأت نہیں کرنی چاہئے۔ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ تو فرماتے ہیں کہ میرے قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ پر "فتاویٰ رضویہ" میں "بہجۃ الاسرار" سے گیارہ روایتیں پیش کی ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوبوں کے عقیدت مندوں کو شیطان کے شر سے بچائے۔ (آمین)

14۔ استاذ العلماء علامہ مفتی محمد حسین سکھروی

"فرقہ سیفیہ کے بارے میں علماء حق نے جو اظہار حق فرمایا ہے اور فتویٰ صادر فرماتے ہیں فقیر اس پر متفق ہے اور ان کی تصدیق کرتا ہے۔"

15۔ مولانا علامہ محمد بشیر القادری کراچی

"جس طرح آج کل پیران پیر رضی اللہ عنہ پر فضیلت و فوقیت کے دعوے پیر سیف الرحمن اور ان کے خلفاء کر رہے ہیں۔ یہی شور سیدنا احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ہوا تھا۔ جن کی ولایت و قطبیت پر کسی کو بھی کلام نہیں مگر ان کی تفضیل اور فوقیت سیدنا عبد القادر جیلانی پر ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے مستقل کتاب "طرد الافاعی عن حمی ہاد رفع الرفاعی" تحریر فرمائی جب ایسے جلیل القدر بزرگ کی غوث پاک پر فضیلت و فوقیت نہیں تو پیر سیف الرحمن کس شمار میں ہیں۔"

16۔ علامہ مولانا غلام مصطفیٰ رضوی مفتی انوار العلوم ملتان

"پیر سیف الرحمن سرحدی کے عقائد و نظریات سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہر صحیح العقیدہ سنی مسلمان ایسے شخص سے مکمل طور پر اظہار نفرت کرنا چاہئے وہ ہرگز اس لائق نہیں کہ اس کی بیعت کی جائے یا اسے پیر تسلیم کیا جائے۔"

17۔ مولانا عمر صدیقی مفتی جامعہ خیر المعاد ملتان

"شخص مذکور سنی صحیح العقیدہ نہیں ہے اس لئے سنی صحیح العقیدہ لوگوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس سے تعلق جوڑنے کی بجائے تعلقات منقطع کرنا لازم ہے۔"

18۔ مولانا علامہ احمد حسین مہتمم جامعہ حسینیہ نارووال

"فقیر نے "ہدایۃ السالکین" کی جن عبارتوں کو پڑھا ہے بادی النظر میں یہ عبارتیں ٹھیک نہیں ہیں اور ان کو صحیح خیال کرنے والا صراط مستقیم سے دور ہے۔"

19۔ استاذ العلماء علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری لاہور

"مولانا پیر محمد صاحب مہتمم جامعہ غوثیہ معینیہ پشاور متبحر عالم اور سنی مسلمان ہیں ان کے بارے میں "ہدایۃ السالکین" میں جو فتوائے کفر دیا گیا ہے فقیر اس کے ساتھ متفق نہیں اور نہ ہی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ فتوائے کفر دینے والے غلطی پر ہیں۔ یہ فتویٰ غلط ہے اور یہ لوگ غلط ہیں۔ "کتاب "ہدایۃ السالکین" کے آنے کے بعد میں نے اس کی حمایت یا وکالت نہیں کی بلکہ پیر صاحب کے قریبی متعلقین سے کہہ دیا ہے کہ آئندہ ایڈیشن سے جاری کنندگان میں سے میرا نام حذف کر دیں۔ چھ درجے فوقیت والا خواب اور ایسی ہی اور بہت باتیں درج نہیں ہونا چاہیے تھیں جو شامل کتاب ہیں۔ رضائے مصطفیٰ کا فیاء پر عمل گیا ہے آپ نے صحیح لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

20۔ مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری مرید کے

علامہ شرف صاحب قادری مدظلہ تشریف لائے اور آپ کا مکتوب گرامی دیکھا۔ مولانا الموصوف ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ پر عمل پیرا ہیں اور آپ کا حسن بھی مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حال بہتر فرمائے۔ (آمین)

21۔ مولانا علامہ مفتی محمد اشفاق احمد (مہتمم جامع العلوم) کماجوال

"پیر سیف الرحمٰن سرحدی کے جو نظریات تحریر کئے گئے ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ یہ شخص راہ راست سے بھٹک چکا ہے۔ اپنی عارضی مقبولیت کے نشہ میں سواد اعظم اہلسنت و

جماعت بریلوی میں شمولیت کی سعادت سے خود کو محروم کر چکا ہے۔ اس لئے اسے بریلوی کہلانے میں معاذ اللہ کذب نظر آتا ہے۔ اپنے کو غوث پاک سے چھ درجے فوق ظاہر کرنا غوث اعظم کی عظمت سے بغض کی بناء پر ہے۔ ایسا شخص اہلسنت کا معتبر فرد بھی نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ اہلسنت کا پیر یا شیخ کہلائے۔ عوام کو ایسے شخص سے بچنا چاہیے اور علماء پر زیادہ ذمہ داری ہے وہ اگر کسی مفادی کی بناء پر آنکھیں بند کر لیں گے تو عوام کی گمراہی کے ذمہ دار ہوں گے۔"

22۔ مولانا مفتی محمد جمیل رضوی شیخوپورہ

ایسے شخص کی بیعت و امامت گناہ ہے۔

23۔ مولانا مفتی محمد نعیم اختر مہتمم دار العلوم حبیبیہ رضویہ کاموکی

"صورت مسئولہ میں جب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ شخص مذکور ان باتوں کا قائل یا مؤید ہے تو اس کی گمراہی میں کوئی شبہ نہیں۔ ایسے شخص کو امام بنانا گناہ اور پیر و مرشد ماننا بھی سخت و شدید قسم کا گناہ۔"

24۔ مولانا محمد بشیر احمد قادری کاموکی

الجواب صحیح یقیناً ایسے کلمات لکھنے یا ان کی تائید کرنے والا گمراہ ہے۔

25۔ مولانا علامہ محمد اسلم رضوی مفتی جامعہ رضویہ فیصل آباد

"جو لوگ گستاخ بے ادب ہیں ان کو اچھا جاننے والا اہلسنت سے کیسے ہو سکتا ہے۔ پیر صاحب مذکور کی تحریر اور مولوی ضیاء اللہ مذکور کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے عقائد اہلسنت و جماعت کے مطابق نہیں ہیں اور اہلسنت کے ساتھ تعلق نہیں ہے۔"

26۔ استاذ العلماء علامہ مولانا گل احمد عتیقی فیصل آباد

"پیر موصوف اپنے آئینہ تحریر کی روشنی میں گمراہ معلوم ہوتے ہیں اور معزز علماء اہلسنت و مفتیان با عظمت کے بیان سے اس کی گمراہی شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ لہٰذا پیر موصوف کو سر عام کھلم کھلا توبہ کرنی چاہیے۔"

27۔ مفسر قرآن مولانا مفتی محمد یاس الدین اٹک

بریلوی حضرات کے خلاف پیر صاحب نے جو زبان استعمال فرمائی ہے اس کے متعلق وہ خود ہی بتائیں کہ کہاں تک سنجیدہ ہے؟ پھر جب موصوف بقول اپنے نہ بریلوی ہیں نہ دیوبندی تو انہیں دیوبندیوں کی پاسداری اور مدح سرائی کی ضرورت کیوں پیش آئی ہے۔ ان کے کسی مولوی کو علامہ رحمۃ اللہ علیہ لکھنے کی کیا مجبوری تھی۔ پھر یہ لکھنے کی کیا محتاجی تھی کہ کس طرح چار دفعہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو بریلوی سے مسمّی کروں جو کہ بریلوی حضرات کے قبلہ و کعبہ ہے۔

☆ اگر لوگوں کو یہی بتانا تھا کہ بریلوی بھی کافر ہیں تو ان کا کافر قرار دینے کی کوئی وجہ بھی تو لکھتے جن دیوبندیوں کی تعریف بایں الفاظ کی ہے کہ وہ نہ وہابی ہیں اور نہ وہابیت کے مؤید ان کے مقابلے میں جو وہابی یا ان کے مؤید ہیں انہیں تو گستاخ ہونے کی بنا پر کافر کہنا فرض تھا۔ اس کے باوجود کھلے الفاظ میں لکھنے کی ہمت نہ ہوئی لیکن بریلوی سے بیزاری کا ہر پہلو کسی نہ کسی صورت لکھ ہی دینا ضروری سمجھا اور پھر اعلیٰ حضرت کے متعلق یہ تاثر دینے کی کیا ضرورت تھی کہ وہ صرف بریلیوں کے قبلہ و کعبہ ہیں۔ کیا اس میں بریلویوں اور بریلویت سے تنفر کا اظہار نہیں؟ عوام اہل اسلام اس سے کیا نتیجہ اخذ کریں گے۔ پھر جب بقول آپ کے بریلوی دیوبندی یکساں طور پر بہت سارے مسائل میں افراط و تفریط کا شکار ہیں تو پھر دونوں طرف سے ان مسائل کی نشاندہی کیوں نہ کی۔

☆ شہباز لامکانی سیدنا غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تقابل قائم کرنے اور ان کے مقابلے میں اپنے آپ کو سورج قرار دینے کی اور ان سے چودہ بے فوق ہو جانے کی تعلی کا دم بھر کر انہیں ہیچ در ہیچ ثابت کر کے پوری روئے زمین پر ان کے عقیدت مندوں کی عقیدت پر ضرب کاری لگانے کی کیا ضرورت تھی؟

اف توبہ!

پیر صاحب کے دل گردے کی بات ہے جنہوں نے ایسی معتبر توہین خوابوں کو بھی نہ

صرف خوابوں کی حد تک رہنے دیا بلکہ انہیں رویائے صالحہ لکھ کر اپنی ولایت و مجددیت پر دلیل بناتے ہوئے غوث العالمین بلکہ سید المرسلین (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) کی توہین کا ارتکاب کیا۔ جن میں نبیوں تو حبیب کبریا کو روکر کوشش کرنے کی فرمائش کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

☆ اور کہیں انبیاء کی موجودگی میں امامت کے لئے آگے کر دیتے ہیں اور کبھی یہ فرماتے ہیں کہ اس کے علو شان کی وجہ سے اس آستی کو قیامت کے دن انبیاء کی صف میں کھڑا کروں گا۔ خوابوں کے جتنے قصے اپنے کتاب میں بقلم خود درج کر کے پیر صاحب نے اپنی برتری پر ان سے استدلال کیا ہے۔ ایسے تمام خوابوں کے بارے میں کیا وہ یہ کہنے میں اپنی کسر شان سمجھتے تھے کہ میں تو کچھ بھی نہیں کجا میں اور کجا غوث صمدانی کجا میں اور کہاں مجدد الف ثانی کجا مجسمہ خس و خاشاک اور کہاں سرورکائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات۔ ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

☆ مجھے یقین کامل ہے کہ اگر اپنے مریدوں کے خوابوں کی کہانی سن کر بجائے اظہار تعلی، اظہار و تواضع کرتے مریدوں کو ایسے خوابوں کے بیان کرنے سے باز رہنے کی تلقین فرماتے۔ جن میں اولیاء بن امت سے لے کر شفیع المذنبین علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے ساتھ تقابل برابری یا تعلی و فوقیت کی صورت نظر آتی ہے۔ تو ان کا کوئی مرید ان سے منحرف نہ ہوتا اور نہ ہی آج جو لوگ ان پر بجا طور پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر رہے ہیں۔ انہیں اعتراض کی کوئی گنجائش ہوتی مگر ان چونکہ یہ سب کچھ ہو چکا ہے۔ بہر حال اب اختیار ان کے اپنے ہاتھ میں ہے کہ اپنے مریدوں کی صحیح راہنمائی کریں۔ انہیں دشمن و دوست، خبیث و طیب گستاخ اور باادب کا واضح فرق بتائیں۔

☆ تا حال پیر صاحب کو ان کی نا سمجھی اپنی تحریروں کے پیش نظر صحیح العقیدہ سنی حنفی بھی نہیں کہا جا سکتا۔ امام و مقتدا بنانا تو در کنار۔

نوٹ

جہاں تک میں تحقیق کر سکا ہوں تو وہ یہ ہے پیر صاحب کے معتقد پر تا حال اذان کے

اول وآخر صلوٰۃ وسلام اور نماز پنجگانہ کے بعد باآواز بلند ذکر شریف اور صلوٰۃ وسلام کی کوئی چیز نہیں اور نہ ہی بروز جمعۃ المبارک یا دیگر اجتماعات کے خاتمہ پر سلام وقیام کی کوئی صورت سامنے آسکتی ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم

28۔ مترجم قرآن مولانا مفتی محمد رضا المصطفیٰ ظریف القادری گوجرانوالہ

"صورت مسئولہ میں پیر سیف الرحمٰن کے نظریات بلاشبہ پیران اہلسنت کے نظریات نہیں۔ پیر صاحب پر لازم ہے کہ فوراً توبہ نامہ شائع کریں اور اپنی ذات ونظریات کے حوالے سے سواد اعظم اہلسنت والجماعت میں فتنہ پیدا نہ کریں۔ پیر صاحب چونکہ ابھی بقید حیات ہیں۔ لہٰذا جو چیز ان کی طرف منسوب کی جاتی ہے اس کے غلط ہونے کی صورت میں وضاحت کریں اور اس میں متنازع اور قابل اعتراض باتوں سے پیر صاحب توبہ کرتے ہوئے انہیں کتاب "ہدایۃ السالکین" سے خارج کردیں اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو علماء وعوام اہلسنت کو ان سے یا ان کے کسی خلیفہ سے بیعت ہونا جائز نہیں اور جو غلط فہمی میں بیعت ہیں وہ تجدید بیعت کریں۔

29۔ علماء اہلسنت وجماعت میلسی ضلع وہاڑی

"قطب عالم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے خود کو چھ درجے فوق کہنے والا کوئی گمراہ ہی ہو سکتا ہے۔ خصوصاً وہ شخص خود لیو غلط اور کس منہ سے چھ درجہ یا ایک درجہ فوق کہہ سکتا ہے جس کو حق و باطل میں امتیاز نہیں۔ مومن و منافق، سچے جھوٹے اور عاشق وگستاخ میں فرق و فیصلہ کی صلاحیت نہیں۔ مجدد کوئی شخص محض اپنے مریدوں شاگردوں کے کہنے سے نہیں بن سکتا۔ پیر مبارک صاحب کو اکابر ومشاہیر و اعاظم اہلسنت میں سے کسی نے بھی مجدد نہ مانا۔ پیر ارچی صاحب اور ان کے متعلقین کو بحث ومباحثہ اور غیر ضروری تاویلات میں ہرگز کچھ وزن نہیں ہے بلکہ شکوک وشبہات اور بڑھ رہے ہیں۔ جو دیوبندی مولوی پیر صاحب کے مرید ہو گئے ہیں۔ یا تو ان سے توبہ اور رجوع کرائیں یا ان کی بیعت فسخ کر کے حلقہ ارادت سے خارج ہونے کا اعلان کریں تب بات بن سکتی ہے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے مسلمانوں کو ہر پیدا ہونے والے فتنہ کے شر اور حیلہ سازی سے بچائے۔

آمین۔

مجاہد اہلسنت دافع نجدیت مولانا محمد حسن علی رضوی میلسی

30۔ تصدیقات: غلام حیدر اویسی مہتمم وصدر مدرس جامعہ اویسیہ رضویہ میلسی

31۔ مولانا محمد امیر احمد نقشبندی صدر مدرس مدرسہ مصباح العلوم

32۔ مولانا قاری عطاء اللہ فیضی مدرس مدرسہ مصباح العلوم وخطیب جامع مسجد غلہ منڈی

33۔ مولانا قاری غلام محمد چشتی گلزار مدنی محمدی جامع مسجد

34۔ مولانا قاری محمد اعظم اویسی خطیب مدینہ مسجد

35۔ مولانا قاری محمد کمال اویسی جامع مسجد فقہ

36۔ مولانا قاری محمد اقبال ناصر جامع مسجد ریاض الجنت میلسی

37۔ استاذ العلماء مولانا محمد معین الدین مہتمم دار العلوم نقشبندیہ ملک

"جو نظریات پیر سیف الرحمٰن سرہدی کے متعلق محولہ کتاب "ہدایۃ السالکین" تحریر کئے گئے ہیں۔ ایسے خیالات اہلسنت کے مطابق ہرگز نہیں ہیں۔ لہٰذا ایسا شخص مقتدا اور پیشوا ہونے کے لائق نہیں ہے۔" (واللہ اعلم بالصواب)

منکرین فضیلت غوث الوریٰ پر امام احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ

مشائخ میں کسی کی ہو جو تفضیل
بحکم اولیاء باطل ہے یا غوث

☆ نیز بارگاہ غوث اعظم میں عرض کیا۔ آپ وہ ہیں جن کا قدم اولیاء عالم کی گردنوں پر ہے۔ جبکہ خواجہ اجمیری سلطان الہند عطاء الرسول نے عرض کیا کہ آپ کا قدم صرف گردن پر نہیں بلکہ میرے سر آنکھوں پر۔ جو لوگ قدمی ہذہ کے فرمان میں بے جا تخصیص کرتے ہیں ان میں جو مخلصین اہل علم وفضل ہیں یہ ان کی لغزش ہے اور جو ضد ومقابلہ وعناد میں بہتان تراشی کرتے ہیں یہ ان کی ضلالت وگمراہی۔

حدائق بخشش جلد 2 صفحہ 67

حضرت استاذ العلماء علامہ عطا محمد بندیالوی کی بات ازالہ مغالطہ

فرقہ سیفیہ نے مجرمانہ خاموشی کے بعد حال ہی میں اپنے پیر صاحب کی سیرت پر ایک کتاب "تصویر مجدد الف ثانی" شائع کی ہے جس میں دیگر متنازعہ امور کے علاوہ فقیر راقم الحروف کو شخصی طور پر ناحق نشانہ بناتے ہوئے لکھا ہے کہ:

☆ "بقول مولانا عطا محمد صاحب بندیالوی مولانا ابو داؤد محمد صادق نے مولانا موصوف سے بدیں الفاظ سند کی وضاحت طلب کی کہ جو شخص اولیاء اللہ کا منکر ہو اور اپنے آپ کو حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے اعلیٰ سمجھتا ہو آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ مولانا ابو داؤد کا نشانہ پیر طریقت سیف الرحمن پیر ارچی مبارک تھے۔"

کتاب مذکور ص 52

کیسی عجیب بات ہے کہ نشانہ تو خود فقیر کو بنایا ہے اور الٹا الزام لگا دیا ہے کہ جس نے پیر صاحب کو حقیقی کا نشانہ بنایا ہے۔ حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ مولانا عطا محمد صاحب نے فقیر کے حوالہ کی بجائے عمومی طور پر خود لکھا ہے۔

"تمام اہلسنت کو واضح ہو کہ بندہ کو بھی خطوط موصول ہوئے ہیں کہ اکابر اہلسنت کی توہین کی گئی ہے اور یہ توہین ایک شخص کسی پیر سیف الرحمن نے کی ہے کہ قطب الاقطاب حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کہا ہے کہ میں حضرت غوث الاعظم سے چھ درجے فائق ہوں یعنی بلند ہوں۔"

☆ اب بندہ سیف الرحمن مرسدی کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتا ہے کہ حضرت غوث الاعظم تمام اولیاء کے سردار ہیں تو جو ان کی توہین کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ ہے۔ اب سیف الرحمن کو واضح ہو کہ اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اعلان جنگ کیا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جائے لیکن اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ جنگ کی طاقت نہیں رکھتا۔ دوسری گزارش ہے کہ وہ غوث اعظم کا گستاخ ہے اس کو بھی سلب ایمان کا خطرہ (محسوس) ہونا چاہئے۔ (دستخط: عطا محمد چشتی گولڑوی (مع نشان مہر))

فرقہ سیفیہ اور اس کے علماء و اسلاف حضرات علامہ عطا محمد صاحب کے مذکورہ فتویٰ کے آئینہ میں ملاحظہ فرمائیں کہ کتاب مذکور میں مجھ پر غلط الزام عائد کیا ہے۔ مولانا موصوف کی تحریر و فتویٰ میں ان الفاظ کا "نام و نشان" نہیں ہے۔ فقیر نے پیر سیف الرحمن کو نشانہ نہیں بنایا کہ ان کو اولیاء اللہ کا منکر لکھا ہے بلکہ علامہ عطا محمد صاحب نے "کئی خطوط" کے جواب میں فتویٰ لکھا ہے اور پیر سیف الرحمن کا نام لے کر غوث الاعظم کا گستاخ اور آپ کی توہین کا مرتکب قرار دیا ہے اور یہ میرے کہنے پر نہیں لکھا بلکہ "خطوط" کی بنا پر پیر صاحب کو اس لئے گستاخ قرار دیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے "حضرت غوث الاعظم سے چھ درجے فائق یعنی بلند ہوں" اور یہ بات میرے نشانہ بنانے کی وجہ سے نہیں بلکہ پیر سیف الرحمن کے اپنے قول کی وجہ سے انہیں غوث الاعظم کا گستاخ قرار دیا ہے۔

☆ اور یہ امر واقعہ ہے کہ پیر سیف الرحمن نے اپنے متعلق اپنی کتاب "ہدایۃ السالکین" میں اپنے مرید کے حوالے سے خود نقل کیا ہے کہ "حضرت مبارک (سیف الرحمن) صاحب تو چھ مقامات مجددیت کے مقام سے فوق (بلند) ہو گئے ہیں اور حضرت مبارک کا مقام پیران پیر کے مقام سے فوق ہے۔"

ہدایۃ السالکین ص 325

اور اسی بات پر اسی حوالے سے عطا محمد صاحب نے پیر صاحب کو گستاخ اور توہین کا مرتکب قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اوپر نقل ہوا اور فقیر کی کتاب "غلط دعا" میں بھی علامہ عطا محمد صاحب کا یہ فتویٰ شائع ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں فقیر کو ناحق مطعون کرنے کی بجائے فرقہ سیفیہ کو حقیقت کا اعتراف اور غلطی کا اقرار کر کے "پیر صاحب" سے توبہ و رجوع کرانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب تک ارتداد کا موقع ہو تو اس پر قائم رہے گا۔

☆ جب جماعت اہلسنت کے شرعی بورڈ نے بھی ان کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے تو پھر ان سے توبہ و رجوع کرانے میں تاخیر کیوں کی جا رہی ہے؟

حرف آخر

جہاں تک کتاب "تصویر مجدد الف ثانی" میں علامہ عطا محمد صاحب سے منسوب بیان کا تعلق ہے۔ یہ فرقہ سیفیہ کو مفید نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں "ہدایۃ السالکین" کے مذکورہ متنازعہ حوالہ کو زیر بحث نہیں لایا گیا جیسا کہ ہمارے پیش کردہ علامہ صاحب کے فتویٰ میں پیر سیف الرحمن کی اس بات پر انہیں گستاخ و توہین کا مرتکب قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا صرف اتنا شائع کر دینا کافی نہیں کہ پیر سیف الرحمن حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بالواسطہ اپنا شیخ اور پیر مانتے ہیں بلکہ "ہدایۃ السالکین" کے حوالہ کے متعلق بھی بتانا چاہئے تھا کہ اگر پیر صاحب حضور غوث اعظم کو اپنا شیخ اور پیر مانتے ہیں تو پھر انہوں نے اپنے متعلق "ہدایۃ السالکین" میں یہ کیوں نقل کیا ہے کہ "حضرت پیران پیر عبدیت کے مقام سے مشرف تھے اور حضرت مبارک (سیف الرحمن) صاحب نے چھ مقامات عبدیت کے (اس) مقام سے فوق (بلند) لئے ہیں اور حضرت مبارک کا مقام پیران پیر کے مقام سے فوق ہے۔" جبکہ کتاب "خطرہ کا سائرن" میں علامہ عطا محمد صاحب کا فتویٰ اسی عبارت کی بنا پر ہے اور اسی کے باعث انہوں نے پیر سیف الرحمن کو غوث اعظم کا گستاخ قرار دیا ہے۔ ایک طرف علامہ صاحب کے سامنے یہ غلط بیانی کرنا کہ پیر سیف الرحمن غوث الاعظم کو بالواسطہ اپنا شیخ اور پیر مانتے ہیں اور دوسری طرف "ہدایۃ السالکین" میں صراحۃً حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ پر اپنی فوقیت کا دعویٰ؟ دیانت کس قدر کذب بیانی اور دھوکہ دہی ہے۔ پیر سیف الرحمن کی طرح کسی اور مرید نے بھی کبھی اپنے آپ کو اپنے پیر بلکہ پیران پیر پر فوق و فائق ہونے کا تاثر دیا ہے۔ جیسی ہرگز نہیں تو پھر یہ مغالطہ اور دھوکہ نہیں تو اور کیا ہے؟

☆ کہ ایک طرف کچھ کہا جا رہا ہے اور دوسری طرف اس کے برعکس کچھ اور لکھا گیا ہے۔ ایسی دورخی و دھاندلی تو انصاف و دیانت کے بالکل خلاف ہے۔ بات تو تب بنتی جب "ہدایۃ السالکین" کی عبارت لکھ کر علامہ صاحب کا اس کی صحت و معقولیت پر فتویٰ و فیصلہ حاصل کیا جاتا۔

لہٰذا اس حوالہ و اختلافی بنیاد کو زیر بحث لائے بغیر غلط بیانی کر کے علامہ صاحب سے کچھ لکھوا لینا فرقہ سیفیہ کو مفید ہو سکتا ہے نہ اس سے "خطرہ کا سائرن" میں شائع شدہ علامہ صاحب کے اصل

فتویٰ میں کوئی شک و شبہ ہو سکتا ہے۔

ضروری یاددہانی

چند ماہ پیشتر جب کتاب "تصویر مجدد الف ثانی" دیکھنے میں آئی۔ مضمون اسی وقت لکھا اور کتابت کرا دیا گیا تھا لیکن پھر اپنی طرف سے حالات سازگار رکھنے کے لئے صبر کیا گیا اور اس کی اشاعت روک دی گئی۔

☆ دوبارہ میاں محمد یحییٰ صاحب کی طرف سے شائع کرایا گیا ایک پمفلٹ "پیغام" نظر سے گزرا اور اس میں بھی میرے خلاف کتاب "تصویر مجدد الف ثانی" کا مضمون شائع کر کے میرے متعلق غلط تاثر دیا گیا مگر اس پر بھی برداشت سے کام لیا گیا۔

☆ اب تیسری مرتبہ فرقہ سیفیہ کے ترجمان ماہنامہ "السیف الصارم" ماہ مارچ کی اشاعت میں علامہ عطا محمد بندیالوی کی بابت مغالطہ دینے کی وجہ سے مضمون ہذا لکھنا پڑا جو اوپر گزر چکا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ
فیصل شرعی بورڈ جماعت اہلسنت

مسئلہ تکفیر

شرعی بورڈ پوری تحقیق کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ ہر دو فریق نے ایک دوسرے کی تکفیر کی ہے۔ اخونزادہ پیر سیف الرحمن نقشبندی کے مختار راجہ صاحب اور محمد سعید صدیقی نے اپنے مرحوم مولانا امین اللہ کے ذریعے اعتراف کیا ہے کہ میرے والد صاحب نے پیر محمد یحییٰ کو کافر قرار دیا ہے جبکہ مولانا پیر محمد یحییٰ ایک طرف تو تکفیر سے انکار کرتے ہیں لیکن انہوں نے اپنے بیان میں جو ریکارڈ پیش کیا ہے میں فتویٰ تکفیر نہیں لگایا بظاہر حدیث کے مطابق وہ زد میں ہیں۔ لہٰذا شرعی بورڈ فیصلہ کرتا ہے کہ فریقین ایک دوسرے کے خلاف فتویٰ کفر سے رجوع کر لیں اور

تعالیٰ۔ یا وہ ہر دو فریق ایک دوسرے سے معذرت چاہیں کیونکہ جس بنا پر تکفیر کی گئی ہے اس میں نئی کفر کا احتمال موجود ہے۔

(نوٹ: دونوں فریق اپنی اپنی روش پر قائم ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف اب شائع کر رہے ہیں۔ مرتب)

لٹریچر

دونوں فریقین اپنا لٹریچر جس میں ایک دوسرے کے خلاف زہر اگلا گیا ہے فوری طور پر ضائع کر دیں اور اپنا اپنے حامیوں کو پوری تاکید کے ساتھ ہدایت کریں کہ وہ ایسا لٹریچر بھی فوراً ضائع کریں۔

بریلوی مسلک

چونکہ اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن نقشبندی کے مختار عام نے شرعی بورڈ کے ممبران حضرات مولانا غلام علی اوکاڑوی کے سامنے مورخہ 16-10-1996 کو یہ بیان دیا کہ میرے والد سیف الرحمٰن نقشبندی اب "حسام الحرمین" کے فتاویٰ کی مکمل تائید کرتے ہیں اور اسماعیل دہلوی کی تصنیف "تقویۃ الایمان" کی کفریہ عبارات کو بھی کفریہ قرار دیتے ہیں اور اس سے مکمل اتفاق مندی کی مجبوری ہے۔ جو لٹریچر بریلوی مسلک کے خلاف شائع ہوا ہے یا تو غلطی کی بنا پر ایسا ہوا ہے یا پھر بعض لوگوں نے پیر صاحب کی اجازت کے بغیر ایسا کیا ہے۔

لٹریچر

لہٰذا فیصلہ کیا جاتا ہے پیر سیف الرحمٰن صاحب اس لٹریچر کو فوری طور پر ضائع کرنے کے لیے اقدامات اٹھائیں اور "ہدایۃ السالکین" "صحبت تمام" وہ کتابیں جن میں بریلوی پر تنقید کی گئی ہے کو ضائع کرائیں اور پیر صاحب کے جن مریدین خلفاء نے بریلوی مسلک کے خلاف زہر اگلا ہے ان سے توبہ کروائیں یا پھر ان سے برأت کا اعلان کریں۔

مسئلہ عمامہ

عمامہ شریف کے بارے میں شرعی بورڈ کی تحقیق یہ ہے کہ سنت غیر مؤکدہ ہے کسی کا یہ کہنا

کہ عمامہ کے بغیر نماز ادا کرنا بدعت مکروہ اور واجب الاعادہ ہے۔ غلو فی الدین ہے۔

امام شعرانی "کشف الغمہ" (جلد اول صفحہ نمبر 85 مطبوعہ مصر) میں روایت فرماتے ہیں۔

کان صلی اللہ علیہ وسلم یامر بستر الراس فی الصلوٰۃ بالعمامۃ او القلنسوۃ وینھی عن کشف الراس فی الصلوٰۃ

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹوپی کے ساتھ سر ڈھانپنے کا حکم فرماتے تھے اور ننگے سر نماز سے منع فرماتے تھے۔

"کنز العمال" جلد نمبر 7 صفحہ 121 پر ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ کے نیچے ٹوپی اور ٹوپی بغیر عمامہ اور عمامہ کے بغیر ٹوپی کے پہنتے تھے اور مختلف ٹوپیاں پہنتے تھے۔

جامع ترمذی صفحہ 254 پر ہے۔ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ شہداء چار قسم کے ہیں۔ مومن شخص جو دشمن سے جنگ کرے اس اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرے حتیٰ کہ شہید ہو جائے یہی وہ شخص ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے روز اس طرح آنکھیں اٹھائیں گے اور یہاں تک اٹھایا حتیٰ کہ آپ کی ٹوپی گر گئی (راوی کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم حضرت عمر فاروق کی ٹوپی گری یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

فتاویٰ عالمگیری اور دیگر متعدد کتب فقہ میں ہے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپیاں تھیں جنہیں پہنتے تھے اور تحقیق یہ بات ثابت ہے اور ظاہر مراد بغیر عمامہ کے پہننا ہے یا مراد عام ہے۔ ان احادیث مبارکہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ صرف ٹوپی خلاف سنت نہیں اور صرف ٹوپی سے بھی نماز ہو جاتی ہے۔ اگرچہ عمامہ کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت زیادہ ہے۔

شیخ فقیہ امام محمد سرخسی اصول سرخسی میں فرماتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کی قسمیں مثل الازار سنت غیر مؤکدہ ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کالعمامۃ بعمامہ عمامہ۔

فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ 472 میں ہے۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ امام کے سر پر دستار ہو اور مقتدی کے دستار ہو تو کسی کی نماز میں کچھ خلل آتا ہے یا نہیں اور اگر کچھ خلل ہوتا ہے تو امام کے یا مقتدی کے؟ بینوا توجروا۔

جواب: کسی کی نماز میں خلل نہیں ہوتا عمامہ مستحبات نماز سے ہے اور ترک مستحب سے خلل درکنار کراہت نہیں آتی۔

بددیانتی

مقدمہ کی سماعت کے دوران صاحبزادہ محمد سعید کی حیدری کے مترجم مولوی امین اللہ نے اعتراف کیا کہ عمامہ کے بارے میں "ہدایۃ السالکین" میں سارا مضمون میرا ہے۔ پیر صاحب کا نہیں ہے اس سلسلہ میں نہایت افسوسناک بات یہ ہے کہ عمامہ کے سنت مؤکدہ ہونے پہ "ہدایۃ السالکین" میں جو دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ ان کی نہایت ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ کتاب مواہب لدنیہ (مصنفہ شیخ ابراہیم بیجوری) کی عبارت العمامۃ سنۃ مؤکدۃ مخصوصۃ لم یترکہا العلماء میں بدترین خیانت کرکے "ہدایۃ السالکین" کے صفحہ نمبر 143 پر العمامۃ سنۃ مؤکدۃ کی جگہ العمامۃ سنۃ مؤکدۃ لکھ دیا ہے اور اس طرح دیانت علمی کا جنازہ نکال دیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیف الرحمن کو انبیاء کا امام بنایا

پیر سیف الرحمن نقشبندی کے ایک مرید کا خواب کہ:

☆ (ایک مجلس میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام و صالحین موجود تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پیر سیف الرحمن نقشبندی کو امامت کے لئے مصلی پر کھڑا کیا اور پھر پیر صاحب اور ان کے خلفاء کی طرف سے اس خواب کی حمایت و تائید کی۔

غوث الاعظم سے سیف الرحمن کا مقام بڑا ہے

پیر سیف الرحمن صاحب کے ایک مرید کا خواب کہ حضرت غوث الاعظم چاند کی صورت میں انہیں نظر آیا اور خود اور پیر سیف الرحمن صاحب سورج کی صورت میں اور وہ چاند اس سورج میں جذب ہو گیا اور پھر تعبیر بیان کرتے ہیں کہ پیر سیف الرحمن صاحب حضرت غوث الاعظم سے فوق

ہیں، غوث الاعظم نے مقام محبوبیت حاصل کیا ہے اور پیر سیف الرحمن نے اس مقام محبوبیت سے بھی اوپر مزید حاصل کئے ہیں اور غوث اعظم مجدد ہیں اور پیر سیف الرحمن نقشبندی مجدد اعظم ہیں۔

☆ اس خواب کی پیر سیف الرحمن صاحب نے کو تائید کی ہے۔ پیر صاحب کے خلفاء نے متعدد کتابوں میں اس خواب اور اس کی تعبیر کو درست قرار دیا ہے۔ پیر صاحب کے بیٹے مولانا محمد حمید صاحب نے اپنی کتاب "احقاق الحق" میں اس خواب اور تعبیر کی کھلے الفاظ میں تائید کی ہے اور اپنے والد صاحب کو حضرت غوث اعظم سے فائق قرار دیا ہے۔

شرعی بورڈ کا فیصلہ

مذکورہ دونوں خوابیں باعث اذیت و موجب فتنہ و فساد ہیں اور ان کی تائید میں جو لٹریچر چھاپا گیا ہے اس سے مسلمانوں کو سخت اذیت پہنچی ہے اور ان خوابوں کی اس طرح تشہیر فتنہ و فساد کا موجب بنی ہے۔ مسلمہ اکابر دین میں سے آج تک کسی نے اس قسم کی بات کی جرأت نہیں کی۔ لہذا اس تمام لٹریچر کو اور اس کے خلاف ہونے پہ جو چھاپا گیا ہے دونوں فریق فوری طور پر ضائع کر دیں اور پیر صاحب آئندہ ایسی خوابوں کی اشاعت سے جن سے مسلمانوں میں فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے کلی اجتناب کریں۔ (ملخص)

والله اعلم بالصواب

(مفتی) ابو الفضل غلام علی اوکاڑوی اشرف المدارس اوکاڑہ
سید ریاض حسین شاہ مہتمم جامعہ تعلیمات اسلامیہ راولپنڈی
سید حسین الدین شاہ مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی
(بحوالہ اخبار اہلسنت لاہور، ماہ ربیع الاول 1418ھ،
مطابق جولائی 1997ء ص 20،21
25 [illegible] لاہور

فرقہ سیفیہ کے بانی پیر سیف الرحمن پیرارچی کا تعلق افغانستان کے ایک شہر جلال آباد سے ہے۔ اس فرقہ کی بنیادی تحریک افغانستان سے شروع کی۔ وہاں سے نامعلوم وجوہات کی بنیاد پر فرار ہونے کے بعد پیر ارچی نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے وہاں ڈیرے جمائے۔ وہاں پر خوب فتنہ پھیلانے کا موقع ملا اور اس فتنہ کی وجہ سے ہزاروں مسلمانوں کا خون بہا جس وہاں کے علما اور اہلسنت کے عوام نے تحت رد کیا۔ بالآخر وہاں سے ہجرت کر کے آ کر لاہور کے مضافات میں ڈیرہ جما لیا۔

موصوف تعویذ گنڈوں اور جادو گری میں یدطولی رکھتے تھے۔ اپنے مریدوں کے دلوں میں نام نہاد توجہ ڈال کر انہیں تڑپاتے رہے۔ مریدین میں ایک خاص قسم کا کرنٹ پیدا کر دیتے ہیں جو یقیناً ایک جادو ہے۔ جس کی وجہ سے موصوف کے مریدین اپنا گریبان پھاڑ اڑاتے اور مسجد کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہ کرتے۔ موتیوں سے جڑی ہوئی سفید پگڑی اس فرقہ کی خصوصی علامت ہے۔ پیر سیف الرحمن کا انتقال طویل علالت کے بعد ۲ جون ۲۰۰۷ء کو لاہور کے علاقے لکھوڈیر میں ہوا۔

پیر سیف الرحمن کے انتقال کے بعد ان کے خلیفہ خاص میاں محمد چشتی اس فرقہ کے پیشوا قرار پائے۔ میاں صاحب موصوف لاہور کے نواحی علاقے راوی ریان میں مقیم ہیں۔ فرقہ سیفیہ فاضل بریلوی کے عقیدت مند ہیں۔ بریلوی مذہب کے لوگوں نے بھی اس کو فتنہ سمجھ کر ان کے خلاف کتابیں، رسائل اور پمفلٹ لکھ کر شائع کیے۔ تاہم بریلوی علما کا معتد بہ حصہ اس وقت بھی اس فرقہ کا نہ صرف حامی ہے بلکہ اس کی بھرپور تائید اور تصدیق بھی کرتا ہے۔

پیر سیف الرحمن کا پیر محمد چشتی کو کافر، ملحد اور گستاخ قرار دینا

صرف چند الزامات پڑھ لیں۔

(۱) پیر محمد چشتی چترالی بھی منکرین و ملحدین کی صف میں داخل ہے۔ (ہدایۃ السالکین ص ۱۱)

(۲) تمام اسلاف اور اہل سنت پر لازم ہے کہ پیر محمد کو ظاہراً ظاہر کر کے گستاخ اسلاف اور گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے مسمّی کریں۔

(ہدایۃ السالکین ص ۱۲۷)

(۳) واضح ہو کہ پیر محمد چشتی چترالی اختلاف سنت کی وجہ سے اغلظ ترین کافر ہے۔

(ہدایۃ السالکین ص ۱۳۰)

(۴) پیر محمد چشتی جھنمی لوٹ پوٹ زندیق بن چکا ہے۔ (ہدایۃ السالکین ص ۱۸۳)

پیر محمد چشتی کا خدائی دعوی کرنا

پیر سیف الرحمن لکھتے ہیں:

پیر محمد چشتی نے نیا دین بنا کر حق و باطل اور کفر و اسلام اپنے نزدیک ہموار کر دیا ہے تو اپنے آپ سے شارع بنایا ہے۔ جو کہ دعوی الوہیت ہے۔ (ہدایۃ السالکین ص ۱۳)

پیر محمد چشتی بریلوی کا سیفیوں کو کافر قرار دینا

چشتی خود لکھتے ہیں:

قارئین پر مخفی نہیں کہ پیر محمد نے پیر اور دیگر باطل فرقوں سے برات کرتے ہم خیال مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا۔ (ہدایۃ السالکین ص ۹۷)

مصبہا کلمات بار بار پڑھیے۔

پیر محمد چشتی کو پھانسی دی جائے

چشتی صاحب رقمطراز ہیں:

پیر محمد اپنے کافرانہ عقیدہ کی بنا پر کفر تابیدی میں مبتلا ہو چکا ہے اور حکومت پر شرعاً واجب ہے کہ پیر محمد کو پھانسی کے گھاٹ اتاریں۔ (ہدایۃ السالکین ص ۱۴۳)

ڈاکٹر غلام سرور قادری کا پیر سیف الرحمن کو کافر قرار دینا

ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں:

پیر سیف الرحمن نے عالم فاضل پیر محمد چشتی پر محض تعصب سے کفر کا فتوی صادر کر دیا اور یہ نہ سمجھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کو

بلاوجہ شرعی کافر کہے گا وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ نظامیہ ص ۶۱۵، حاشیہ)

یہی بات پیر سیف الرحمن نے پیر چشتی کے بارے میں لکھی ہے۔

سیفی صاحب لکھتے ہیں:

ہمیں بھی بلا دلیل شرعی غیر مسلم قرار دیا ہے۔ (ہدایۃ السالکین ص ۸۲)

یعنی پیر محمد چشتی نے سیفیوں کو بھی بلا وجہ شرعی کافر کہا ہے۔

پیر سیف الرحمن کا فتویٰ

اگر میں اپنے آپ کو بریلویت سے مسمی کروں تو چار جھوٹ کبیرہ کا مرتکب ہو جاؤں گا۔ (ہدایۃ السالکین ص ۱۸۳)(خطرہ کا سائرن ص ۱۰)

ابو داؤد کا تبصرہ

دیکھیے پیر صاحب کے بریلوی نسبت کو چار دفعہ گناہ کبیرہ قرار دینے کے فتویٰ اور مذکورہ تصریح نے کس طرح معاملہ فسق و کفر تک پہنچا دیا ہے، جبکہ دیوبندی کہلانے کی نسبت چار دفعہ گناہ کبیرہ کے الفاظ نہیں فرمائے۔ (خطرہ کا سائرن ص ۱۲)

ابو داؤد صادق بریلوی رقمطراز ہیں:

فرقہ مودودیہ، فرقہ طاہریہ اور فرقہ سیفیہ چونکہ اپنے صلح کلی مزاج کی وجہ سے بریلویت کو اپنے مقاصد کی تکمیل میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔ ۔۔۔ تینوں فرقوں کے سربراہوں نے اپنے اپنے انداز میں بریلویت کو گالی دی ہے۔
(خطرہ کا سائرن ص ۱۳)

ابو داؤد صادق بریلوی سائنس قوم کا واویلا

سائنس موصوف تردید فرقہ سیفیہ میں رقمطراز ہیں:

معاذ اللہ پیر صاحب کا "بریلوی پیا ہبر" ہونا تو دور کی بات ہے انہیں تو بریلوی پیر اور بریلوی عالم قرار دینا بھی جھوٹ ہے۔ ۔۔۔ اس لیے پیر صاحب کے ممدوح

علماء دیوبند ہیں نہ کہ اعلیٰ حضرت احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (پھر وہ بریلوی کیسے ہوئے) (خطرہ کا سائرن ص ۲۴)

امامت انبیاء

سائنس قوم یہ عنوان لگانے کے بعد لکھتے ہیں:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوسرے اجتماع میں پیر صاحب) مبارک کو امامت کے لیے آگے کر دیا اور خود رسول اکرم نے تمام حاضرین (انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء عظام) کے ہمراہ مبارک صاحب کے پیچھے اقتداء کیا۔

آگے چل کر لکھتے ہیں:

بلکہ ایک موقع پر حضور اکرم روتے ہیں اور امتی امتی کہتے ہیں اور مبارک صاحب سے ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت بہت گنہ گار ہے کوشش کرو۔ ہدایۃ السالکین ص ۳۲۸، ۳۳۲۔ (خطرہ کا سائرن ص ۲۶)

قارئین ابو داؤد صادق نے فرقہ سیفیہ کے خلاف اتنا کچھ لکھنے کے باوجود خاموش ہے۔ ابو داؤد صادق کی زبان گنگ ہو گئی۔ ابھی تک صریح طور پر فرقہ سیفیہ کو کافر نہیں کہا جبکہ اس پر جمہور یہ تبصرہ نہیں کرتے۔ آگے دیکھیے کیا ہوتا ہے۔

سیفیوں کا دعوت اسلامی کے امیر کو کافر قرار دینا

ابو داؤد صادق بریلوی لکھتے ہیں:

ضروری یادداشت:

مولوی احمد علی سیفی کراچی نے ایک فروعی اختلافی مسئلہ کی بنیاد پر دعوت اسلامی اور امیر دعوت اسلامی مولانا محمد الیاس قادری مدظلہ کی تردید میں ایک پرتشدد کتاب "ضرب النعال علی رؤس الجہال" شائع کی ہے جس میں مولانا موصوف کی تکفیر و تضلیل اور انتہائی تحقیر کی ہے۔ (خطرہ کا سائرن ص ۳۲)

سیفیوں کا نعیم الدین مراد آبادی کو تحریف قرآن کا مرتکب قرار دینا

(ابو داؤد صادق) مکتبہ سیفیہ کی شائع کردہ کتاب سیف القدیر کی ایک عبارت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

صدر الافاضل نے قرآن کی منشاء کے خلاف ...... تحریف فی القرآن کی آسمانی کتابوں میں تحریف کرنا اس کا طریقہ ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

(کتاب سیف القدیر ص ۹۲، ۳۰، خطرہ کا سائرن ص ۳۶)

تبلیغی جماعت اور دعوت اسلامی ہم عقیدہ

سیفیوں کے ملفوظات نقل کرتے ہوئے مولانا موصوف لکھتے ہیں:

کراچی سے الیاس قادری کی دعوت اسلامی در پردہ وہابی (نجدیہ) عقیدہ والی رائیونڈی تبلیغی جماعت کی ہم عقیدہ ہے۔ (خطرہ کا سائرن ص ۳۷)

فاضل بریلوی اور پیر محمد چشتی ایک دوسرے کے فتوی کی رو سے کافر

سیفی صاحب لکھتے ہیں:

قارئین کرام فیصلہ کریں کہ امام احمد رضا خان بریلوی کے اقوال کے مطابق پیر محمد کافر ہے یا نہیں؟ ...... گویا پیر محمد نے بالفاظ دیگر دوسرے علمائے اسلام کے ساتھ ساتھ احمد رضا خان کی تکفیر کی ہے جو کہ بریلوی حضرات کے قبلہ و کعبہ ہیں۔

(ہدایۃ السالکین ص ۱۳۶)

پیر محمد چشتی کا لاکھوں مسلمانوں کو کافر کہنا

سیفی صاحب لکھتے ہیں:

پیر محمد نے درس کے وقت کہا کہ باب خیبر سے آگے کوئی مسلمان نہیں ہے حالانکہ ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں مسلمان باب خیبر کے آگے موجود ہیں۔

(ہدایۃ السالکین ص ۸۳)

پیر محمد چشتی کے ہاں زنا حرام نہیں

پیر صاحب نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

میں نے پھر پوچھا کہ آپ کے مشرب میں زنا کو حرام کہنا بھی نہیں ہے۔ تو پیر محمد نے کہا کہ ہمارے مشرب میں زنا کو حرام کہنا بھی نہیں ہے۔ (ہدایۃ السالکین ص ۱۳۷)

قارئین توبہ کے ساتھ حوالہ جات پڑھتے جائیے اور سیفی مذہب پر چلنے سے پناہ بھی مانگتے جائیے۔

پیر صاحب کے خلفاء کے منکر کافر ہیں

اس زمانے میں فقیر سیف الرحمٰن پیر ارچی کے مریدین اور خلفاء کرام جو کہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور ولایت سے مشرف ہیں۔ (ہدایۃ السالکین ص ۲۵۹)

پیر صاحب موصوف آگے لکھتے ہیں:

میرے تقریباً آٹھ ہزار خلفاء کرام ہیں اور سب کے سب فنا فی الشیخ اور فنا فی اللہ سے مشرف ہیں اور کامل اور مکمل اولیاء ہیں تو اگر کوئی صرف مجھے مانے اور ان کی ولایت سے منکر ہو تو یہ بھی کفر ہو گا جیسے تمام اولیاء کو ماننا صرف ایک ولی سے انکار کرنا کفر ہے جس طرح تمام انبیاء پر ایمان لانا اور صرف ایک نبی سے انکار کفر ہے۔ (ہدایۃ السالکین ص ۲۶۰)

قارئین توبہ! غور فرمائیں کہ پیر سیف الرحمٰن پیر ارچی کے ایک خلیفہ کا بھی انکار کرنے والا کافر ہے کس طرح گویا نبی کی نبوت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ یہ عبارت کسی مزید تبصرہ کی محتاج نہیں۔

مجدد ہونے کا دعویٰ

پیر سیف الرحمٰن رقمطراز ہیں:

ہزار ہا رویا صالحہ (خواب میں) کشوف حقہ اور الہامات رحمانیہ ایسے موجود ہیں جو اس فقیر کی مجددیت اور حقانیت پر گواہ ہیں۔ (ہدایۃ السالکین ص ۲۹۹)

اس دعویٰ میں پیر صاحب نے اپنے آپ کو مجدد کہا ہے۔

صرف ٹوپی پہننے والا کفار کی صف میں داخل ہے

صرف ٹوپی سر پر رکھنے والوں کے بارے میں پیر صاحب لکھتے ہیں:

عمامہ سنت دائمہ (مستمرہ) ولازمہ اور متواترہ (قطعیہ) ہے۔ (ہدایۃ السالکین ص ۱۳۴)

عمامہ باندھنا شعار (علامت) مومنین کی حیثیت سے واجب اور صرف ٹوپی یا ننگے سر پھرنا شعار کافرین ہے۔ (ہدایۃ السالکین ص ۱۳۶)

پیر صاحب نے صرف سر پر ٹوپی رکھنے والوں کو کفار کی صف میں شامل کر دیا ہے۔ بریلوی مذہب میں بے شمار پیر سر پر صرف ٹوپی رکھتے ہیں اور عوام ان کی اقتدا میں ایسا ہی کرتی ہے۔ تو پیر صاحب کے فتووں کی رو سے کیا ٹھہرے؟

شیخ عبد القادر جیلانی سے بھی بلند ہونے کا دعویٰ

پیر سیف الرحمن لکھتے ہیں:

حضرت پیران پیر محی الدین جیلانی اپنے عصر میں مجدد تھے اور حضرت صاحب مبارک عصر حاضر کے مجدد اعظم ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں اور حضرت پیران پیر صاحب مجددیت کے مقام سے فوق (اوپر) لے گئے ہیں اور حضرت صاحب مبارک صاحب کا مقام پیران پیر کے مقام سے فوق ہے۔

(ہدایۃ السالکین ص ۳۲۵)

فرقہ سیفیہ کے وجد کو برا بھلا کہنے والا اور ان سے ٹھٹھا کرنے والا کافر ہے

قاری اظہر محمود اظہری خطیب مسجد انوار حبیب ضلع اٹک نے پیر محمد زمان کو خط لکھا کہ جس میں اس نے پیر محمد زمان کے کافرانہ اصطلاحات کو قابل مناقشہ قرار دیا ہے اور سالکین سیفیہ کے وجد و حالات پر تشنیع کیا ہے اور ناقابل برداشت کلمات کفریہ سے مجذوبین کے ساتھ استہزاء کیا ہے اور اس فقیر پر ناشائستہ افترا کیا ہے تو قاری اظہر محمود بھی پیر محمد کی طرح اشد کافر ہے اور معاند حق ہے۔

(ہدایۃ السالکین ص ۲۳۸-۲۴۳)

پیر سیف الرحمن کا گستاخ درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے

قارئین پر مخفی نہیں کہ وارث سے انکار درحقیقت مورث سے انکار کرنا ہے اور وارث کی توہین اور گستاخی کرنا فی الحقیقت مورث کی توہین اور گستاخی ہے۔

(ہدایۃ السالکین ص ۲۹۰)

سیفیوں نے ایک اور جگہ لکھا ہے:

یقیناً وہ لوگ کافر ہو چکے جنہوں نے اس قیوم زمان کی شان میں گستاخی کی ہے خواہ وہ مفتی ہو یا نام نہاد پیر ہو۔ (نتائج دعوت توبہ کا جواب ص ۷)

قارئین اب ان لوگوں کی فہرست بنائیں جو پیر صاحب کی گستاخی یا انکار یا ان کو کافر قرار دے چکے ہیں۔ یاد رہے کہ بریلوی علماء کے یہ اقتباسات مولانا ابو داؤد صادق بریلوی کی کتاب خطرہ کا سائرن سے اخذ کیے ہیں۔

آپ نے دیکھ لیا کہ سیفی حضرات کے متعلق بریلوی حضرات کے فتاویٰ جات کیا ہیں۔ ایک آخری فتویٰ ہم نقل کرتے ہیں کہ بریلوی اکابر میں سے ایک آدمی ہیں جن کا نام علامہ بشیر القادری ہے وہ پیر سیف الرحمن پر ارتداد کا فتویٰ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

(پیر سیف الرحمن) مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی کو مومن سمجھتا ہے لہٰذا یہ بھی ان کے ساتھ ہے (مرتد)۔ (القضاء الشدید ص ۱۶۶)

اب دیکھ لیجیے سارے مومن جو جمع ہیں ۲۰۰ کے قریب اولاد امام بریلویہ تھے سب اسی فتوے میں آگئے۔ مگر دوسری طرف بھی کئی جید اکابر بریلویہ ہیں جو پیر سیف الرحمن کو کافر وغیرہ سمجھتے ہیں ان کی سرپرستی ابو داؤد محمد صادق صاحب کر رہے ہیں۔

اب سرپرست کے متعلق سیفیوں نے ایک رسالہ لکھ دیا ہے "معروضات الحاذق فی تدمیر مولانا صادق" اس میں مولوی صادق کو لکھتے ہیں:

اگر آپ پیر صاحب کو اور ان کے متعلقین کو دیوبندی سمجھتے ہیں تو دعا کیجیے پھر

تذبذب کیسا اور ساتھ ہی یاد رہے کہ آپ کے نزدیک دیوبندی کافر کے مترادف ہے ایسی صورت آپ کا دیوبندی کہنا کافر کے مترادف ہوا پھر حدیث رسول میں غیر کافر یا مسلمان کو کافر سمجھنے سے خود کہنے والے کا کافر ہونا صریح و ثابت ہے تو ایسی صورت میں پھر یہ خود آپ پر ہی لوٹے گا اور آپ کو تجدید ایمان کرنا پڑے گی۔

(معروضات الحلاق ص ۲۴)

معلوم ہوا کہ سیفیوں کو دیوبندی یا پھر کافر کہنے والے سیفیوں کے ہاں خود کافر ہیں اور ان کو تجدید ایمان و تجدید نکاح ضروری ہے اب ابو داؤد محمد صادق صاحب کی ساری پارٹی کو چاہیے کہ بڑھاپے میں بیویوں سے نکاح دوبارہ کریں اور پہلے تجدید ایمان کریں۔

آگے لکھتے ہیں:

یاد رہے کسی بھی ولی اللہ کا گستاخ کافر ہے علامہ عبد الغنی کی الحدیقۃ الندیہ ص ۲۳۱، ص ۲۳۲ تا ص ۲۳۳ کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ولی سے عداوت کفر ہے ولی پر بدگمانی کرنی اور اس کو ولایت دینے سے شریعت کے دائرے سے نکل جاتا ہے کسی ایک ولی کی ولایت کا انکار بھی کفر ہے انکار کرنے والا کافر، ولی کی ولایت کے منکر کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ اس پر توبہ لازم ہے۔

(معروضات الاخلاق ص ۲۶)

لو جی سیفیوں نے کھل کر ان تمام بریلویوں کے اکابر کو کافر بنا دیا ہے جو ان کے خلاف تھے ان کی تعداد تقریباً ۳۰ کے قریب ہے ہم لکھ آئے ہیں۔

ہیجی وقبس بہ ملک صوبان کا حسیہ سرا

اب ابو داؤد کو اپنے ایمان اور اولاد کی فکر کرنی چاہیے۔

یہ ہماری بقول دعوت اسلامی مدنی التجا ہے۔

دست و گریباں

مسئلہ سیزدہم

(فرقہ طاہریہ قادریہ کا مختصر تعارف)

مؤلف: مناظر اہلسنت مولانا ابو ایوب قادری

فرقہ طاہریہ قادریہ کا مختصر تعارف

فرقہ طاہریہ قادریہ کا تعلق بھی فرقہ بریلویہ سے ہے۔ فرقہ طاہریہ قادریہ کے بانی بقول ان کے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے قائم کردہ ادارہ منہاج القرآن والوں نے حضرت کے تعارف پر ایک رسالہ شائع کیا ہے اور ڈاکٹر صاحب کا تعارف ان الفاظ سے کرایا گیا ہے۔

آج ایسے وقت میں جب دین اور دنیائی ثنویت کا فتنہ عروج پر تھا اسلام کو مسجدوں میں بند کرنے کی سازشیں زور پکڑ رہی تھیں روحانی تدریس وحنداری تعلیم عقائد صحیحہ مسخ ہو رہے تھے انتہاپسندی بڑھ رہی تھی اسلام بطور نظام دنیا سے کوچ کر چکا تھا ایسے حالات میں رب کائنات نے دین کی ہمہ جہتی زوال کو عروج میں بدلنے کے لیے عالمگیر تجدید کی ذمہ داری شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو سونپی جس کی ولادت ۱۲ جمادی الاول ۱۳۷۰ ہجری (۱۹ فروری ۱۹۵۱ء) کو ہوئی۔ اگلی صدی کے سرے پر یعنی ۸ ذوالحجہ ۱۴۰۰ ہجری (بمطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۱ء) کو ادارہ منہاج القرآن کی بنیاد رکھ کر اپنی تجدیدی کاوشوں کا آغاز کر دیا اور صرف تیس سال کے قلیل عرصہ میں ایسے کارنامے سرانجام دیے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے یوں پندرہویں صدی کے مجدد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہیں۔ (تعارف شیخ الاسلام محمد طاہر القادری ص ۲)

ادارہ منہاج القرآن والے مزید لکھتے ہیں:

تحریک منہاج القرآن کا یہ امتیاز ہے کہ اس پلیٹ فارم سے آج تک کسی کے خلاف کفر و شرک کا کوئی فتویٰ جاری نہیں ہے۔

(تعارف شیخ الاسلام محمد طاہر القادری ص ۱۲)

چند اوراق بعد اپنی ہی بات کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

شیخ الاسلام نے قول جرأت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قرآن و حدیث کے سینکڑوں دلائل کے ساتھ دہشت گردوں کو دور حاضر کے خوارج ثابت کرتے ہوئے ان کے کفر پر ۶۰۰ صفحات پر مبنی فتویٰ جاری کیا ہے۔

تعارف شیخ الاسلام طاہر القادری

شیخ الاسلام بارے مختلف شخصیات کے تاثرات

1۔ قدوۃ الاولیاء سیدنا طاہر علاؤ الدین الگیلانی البغدادیؒ

"ہم ادارہ منہاج القرآن اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے کام سے بہت مطمئن ہیں۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری طریقہ قادریہ اور دین اسلام کی عالمگیر سطح پر خدمت کر رہے ہیں۔ ان پر کیچڑ اچھالنا اور اس کے اوپر تنقید کرنا سخت ناگوار اور نقصان دہ کوشش ہے۔ ہر کسے باشد جو بھی اس ادارہ (منہاج القرآن) کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے وہ خود کو طریقہ قادریہ پر نہ سمجھے اور نہ بھی خیال نہ کرے کہ وہ اسلام کی کوئی خدمت کر رہا ہے بلکہ وہ مذہب کو سخت نقصان پہنچا رہا ہے۔ چنانچہ علماء کرام، مشائخ عظام سنی حنفی برادران بالخصوص مریدین حضرت غوث اعظم دستگیر سے التماس ہے کہ وہ دل کی گہرائیوں سے ادارہ منہاج القرآن سے وابستگی اختیار کریں اور اس کی خدمت کریں۔"

2۔ حضرت پیر خواجہ قمر الدین سیالویؒ

1966ء میں دار العلوم سیال شریف میں منعقدہ تقریب میں شیخ الاسلام نے 15 سال کی عمر میں ایسا علمی وفکری خطاب کیا کہ حضرت خواجہ صاحبؒ نے آپ کا ماتھا چومنے کے بعد ملک پر عظیم تاثرات سے نوازتے ہوئے فرمایا:

"لوگو! ایک دن ایسا آئے گا کہ یہی بچہ (محمد طاہر القادری) عالم اسلام اور اہلسنت کا قابل فخر سرمایہ ہوگا۔ یہ آسمان علم وفن پر مہر تاباں بن کر چمکے گا۔ اس کے علم وفکر اور کاوش سے مقابلہ

اہلسنت کو تقویت ملے گی اور علم کا وقار بڑھے گا۔ اہلسنت کا مسلک اس نوجوان کے ہاتھ محفوظ ہے اور اس کی کاوشوں سے ایک جہاں مستفید ہوگا۔"

3۔ فضیلۃ الشیخ الدکتور محمد بن علوی المالکی المکی (محدث حرم کعبہ)

20 نومبر 1995ء کو مرکزی سیکرٹریٹ تحریک منہاج القرآن پر منعقدہ عالمی علماء و مشائخ کنونشن میں خطبہ صدارت کے دوران فرمایا: "تحریک منہاج القرآن کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا لیکن آج اپنی آنکھوں سے دیکھا تو محسوس ہوا حقیقت کے مقابلے میں کم سنا تھا۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاف نیت اور پاکیزہ حسن کو لے کر نکلے ہیں۔ ان کے ارادے بلند اور بڑے جوان ہیں اس لئے کامیابیاں ان کے قدم چومتی ہیں۔ یہ اس برکت کا حصہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ امت محمدیہ پر ہر زمانے میں جاری رکھتا ہے۔ جب بھی باطل کی طرف سے فتنہ و فساد آیا حق کی طرف سے اسے ختم کرنے کے لئے بھی کوئی شخصیت نمودار ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری پر حضور ﷺ کا لطف و کرم اور نظر عنایت ہے اور یہ فیض قیامت تک باقی و ساری رہے گا۔"

4۔ غزالی زماں حضرت سید احمد سعید کاظمیؒ

1980ء میں مجلس رضا کے زیر اہتمام حضرت داتا گنج بخش کے عرس کے موقع پر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے خطاب کے بعد غزالی زماں حضرت سید احمد سعید کاظمیؒ جو کہ حضرت آپ سے بغلگیر ہوئے اور ماتھا چوما۔ اور اس کا تحمل سے فرمایا اس نوجوان (محمد طاہر القادری) کا خطاب آپ نے سنا اور ابھی سے ان کی قابلیت کا اندازہ بھی کیا ہوگا۔ ان کے والد گرامی ایک معتبر عالم دین اور معروف طبیب تھے اور میرے دوست تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو بہت ساری صلاحیتوں سے مالا مال کیا ہے۔ میں نے اس نوجوان سے بہت سی امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں۔ میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے سینے میں فیضان محمدی ﷺ کا دریا موجزن کر دیا ہے۔ جو ہر دور زمانہ کے ساتھ ساتھ بڑھتا رہے گا اور ایک عالم کو فیضیاب کرے گا۔ کاش تم بھی اس نوجوان کو پھیلتا پھولتا دیکھ سکو۔"

5۔ ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری

1987ء میں پہلی منہاج القرآن کانفرنس کے موقع پر خطاب کے دوران آپ نے فرمایا: "خدائے قدوس کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے آج کے دور میں اس مردِ مجاہد ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو حسنِ بیان اور دردِ دل کے ساتھ سوچ، ذہن اور دل کی وہ صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں کہ جن کی بدولت سب طلسم پارہ پارہ ہو جائیں گے اور وہ دن دور نہیں جب غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ میں کامیابی کا پرچم لہرا رہا ہوگا اس پرفتن دور میں جب میں اس نوجوان کے بارے میں سوچتا ہوں تو میرا دل خدا کے حضور احساسِ تشکر سے جھک جاتا ہے۔"

6۔ حضرت پیر سید غلام رسول خاکی شاہ

وفات سے چند روز قبل ایک تفصیلی انٹرویو میں فرمایا: "اس دور میں شیخ الاسلام محمد طاہر القادری کے سوا کوئی شخص دین کی خدمت کا کام صحیح نہیں کر رہا۔ پروفیسر صاحب بالکل حضور نبی اکرم ﷺ کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ انہوں نے جو آوازِ حق بلند کی ہے اس پر لبیک کہنا چاہیے کیونکہ ایسے شخص بڑی مشکل سے ملتے ہیں۔ اس صدی میں کوئی شخص ان کے پائے کا نہیں ہے۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو پوشیدہ رہنے والی ہیں۔ ادارہ منہاج القرآن کی مخالفت دینِ اسلام کی مخالفت ہے۔ اس عالمگیر تحریک سے دین کو فائدہ اور فروغ مل رہا ہے تو اس کی مخالفت کا مطلب ہوگا کہ مخالفت پر قبر میں پرسش ہوگی لہٰذا اس کی مخالفت کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اختلافِ رائے ہر شخص کا بنیادی حق ہے لیکن دین کے معاملہ میں شدید ردِعمل اور بغض رکھنا درست نہیں۔"

7۔ الشیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی (مفتی اعظم حنفیہ، شام)

ہم نے منہاج القرآن کے مختلف شعبہ جات اور سرگرمیوں، خاص طور پر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی سربراہی میں اس تحریک کا نیٹ ورک اور نظم و ضبط دیکھ کر ہماری عقل دنگ رہ گئی۔ ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم بھی اس تحریک کے سپاہی بن کر اس کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیں۔

8۔ السید احمد ظفر الگیلانی الاشراف (سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ بغداد شریف)

اپنے تحریری تاثرات میں فرمایا: "منہاج القرآن ایک عالمی سطح کی اسلامی تحریک ہے اور اس کے قائد و بانی ہمارے روحانی بیٹے ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی خدمت عالمی سطح پر اسلام کی عظمت و سربلندی کا باعث ہیں۔ پاکستان کے تمام عقیدت مندانِ غوث اعظم منہاج القرآن کے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا کریں۔"

9۔ الشیخ احمد دیدات (معروف مناظر اسلام، ساؤتھ افریقہ)

منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ کے دورہ کے بعد فرمایا: "میں ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی احیائے اسلام اور دین کی سربلندی کے لئے کی جانے والی کاوشوں اور خدمات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں نے دنیا بھر میں کوئی بھی تحریک یا تنظیم تحریک منہاج القرآن سے بہتر منظم اور مربوط نہیں دیکھی۔ مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور ان کی تحریک اسلام کے احیاء اور سربلندی کے لئے صحیح سمت پر گامزن ہیں۔"

10۔ صوفی برکت علی لدھیانوی (دارالاحسان، فیصل آباد)

جب شیخ الاسلام ان سے ملاقات کے لئے دارالاحسان گئے تو راستے میں بوندا باندی ہونے لگی۔ صوفی برکت علی باہر تشریف لے کر آئے اور بے تابی کے ساتھ فرمانے لگے: "ابھی تک ہمارا پیارا نہیں آیا، ابھی تک ہمارا پیارا نہیں پہنچا۔"

جب شیخ الاسلام ان کے خلوت خانہ میں گئے تو انہوں نے جوتے اتارنے سے منع فرما دیا۔ دونوں نے خلوت میں کافی وقت گزارا اور جب باہر تشریف لائے تو فرمایا: "ڈاکٹر محمد طاہر القادری اس دور کے عارف باللہ ہیں۔" جب شیخ الاسلام واپس رخصت ہونے لگے تو فرمایا: "آپ گاڑی پر سوار ہوں، میں پیدل چلوں گا۔" اس پر شیخ الاسلام نے عرض کی کہ میں بھی آپ کے ساتھ پیدل چلوں گا یا آپ بھی گاڑی میں بیٹھیں۔ لیکن انہوں نے حکماً فرمایا کہ آپ گاڑی میں بیٹھیں۔ پھر وہ گاڑی کے ساتھ کافی دور تک چلتے رہے اور دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔

11۔ صاحبزادہ پیر نصیر الدین نصیر (سجادہ نشین، آستانہ عالیہ گولڑہ شریف)

28 جون 2008ء کو فرمایا: "میں ڈاکٹر محمد طاہر القادری سے محبت بھی کرتا ہوں اور عقیدت بھی رکھتا ہوں۔ بلاشبہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری علوم اسلامیہ، فن خطابت اور تصنیف و تالیف میں ید طولیٰ رکھتے ہیں اور یہ عظیم صاحب نسبت ہیں۔"

12۔ حضرت جگر گوشہ ضیاء الامت پیر سید امین الحسنات شاہ (ابن ضیاء الامت پیر کرم شاہ)

عالمی روحانی اجتماع 2007ء کے موقع پر فرمایا: "ہمیں حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی محبت سے پیار ہے۔ ہم نے حضور ضیاء الامت کی زبان سے ہمیشہ شیخ الاسلام کے لئے محبت، عقیدت اور چاہت کے الفاظ سنے ہیں۔ قبلہ شیخ الاسلام نبی اکرم ﷺ کی محبت کے پیغام کو انتہائی حکمت اور دلائل کے ساتھ پوری دنیا میں عام کر رہے ہیں۔"

13۔ حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری (سجادہ نشین، کرمانوالہ شریف)

"ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے فکر و پیغام کو عمل کے سانچے میں ڈھالنے کی اشد ضرورت ہے، کیونکہ اس مرد مجاہد کی سرپرستی میں جاری تحریک کے ذریعے اللہ کے دین نے اپنے احیاء کے لئے ہمیں پکارا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس کی اس مصطفوی تحریک کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ لٹا دیں۔"

14۔ حضرت پیر سید کبیر علی شاہ (سجادہ نشین، چورہ شریف)

"اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اس دور زوال میں اپنے محبوب نبی اکرم ﷺ کے صدقے اس امت کو ڈاکٹر محمد طاہر القادری جیسا مرد عطا کر دیا ہے۔ تمام مشائخ اور سجادہ نشینوں کو چاہئے کہ اپنی خانقاہوں سے نکل کر ہم تجدیدی ادا کریں اور احیائے اسلام کے اس عظیم مشن کی کامیابی کے لئے شیخ الاسلام کے دست و بازو بن جائیں۔ اگر میں اور میرے مرید تحریک منہاج القرآن کے کام آ جائیں تو بڑی سعادت کی بات ہوگی۔"

15۔ حضرت پیر فضل ربانی زاہدی (آستانہ عالیہ نیریاں شریف)

"اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی آخر الزماں ﷺ کے طفیل اہل اسلام کو تحریک منہاج القرآن

اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی صورت میں دو انمول تحفوں سے نوازا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی امت کے لئے اس دور زوال میں شیخ الاسلام کی شخصیت بہت قیمتی سرمایہ ہے۔ ان کی علمی، فکری، مذہبی، روحانی قیادت دین اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی امین ہے۔"

16۔ خواجہ معین الدین محبوب کوریجہ (آستانہ عالیہ کوٹ مٹھن شریف)

"یہ میری خوش نصیبی ہے کہ میں اس صدی میں پیدا ہوا ہوں، جو ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی صدی ہے۔ ایسے لوگ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ صدیاں ان کی منتظر ہوتی ہیں اور صدیوں تک ان کا کام ہوتا رہتا ہے۔ شیخ الاسلام بیک وقت عالم باعمل بھی ہیں اور صوفی باصفا بھی ہیں۔ یہ عشق مصطفیٰ ﷺ میں معمور شخصیت عطائے خداوندی ہے۔"

17۔ مجاہد ملت مولانا محمد عبد الستار خان نیازی (صدر جمعیت علماء پاکستان)

"فروری 1988ء کو منہاج یونیورسٹی کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علمی ثقاہت اور مدلل گفتگو کا کوئی ثانی نہیں۔ ادارہ منہاج القرآن ان کی قیادت میں جس تیز رفتاری سے اشاعت دین اور مسلک اہل سنت کے فروغ کے لئے کوشش کر رہا ہے ہمیں اس کا تیس میں ان کا معاون بننا چاہئے۔ ان پر تنقید و تعرض کا سلسلہ شروع کرنے والے علماء سے میری درخواست ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے خلاف محاذ آرائی کی بجائے ان کی قیادت میں ملت اسلامیہ میں اتحاد و اخوت کیلئے متحد ہو جائیں۔"

18۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول رضوی (شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد)

29 جنوری 1988ء کو مرکزی سیکرٹریٹ تحریک منہاج القرآن کے مختلف شعبہ جات کے مشاہدہ کے بعد فرمایا: "مجھے یہ فقید المثال ادارہ دیکھ کر مسرت ہوئی۔ الحمد للہ برصغیر میں اس ادارہ کی مثال موجود نہیں۔ اہلسنت فخر سے آپ اس عظیم ادارہ کی مثال پیش کر سکتے ہیں جو جدید و قدیم کا حسین امتزاج ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری دین اسلام کی خدمت احسن انداز سے سرانجام دے رہے ہیں اور ان کی علمی خدمات نے باطل افکار کا قلع قمع کر دیا ہے۔ بلاشبہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا فکری علم اور نظری ارتقاء قابل رشک ہے۔"

19۔ حضرت مولانا عبد الرشید رضوی جھنگوی (استاد محترم شیخ الاسلام)

"ڈاکٹر محمد طاہر القادری حقیقی معنوں میں اسلام اور عقائد صحیحہ کے پاسبان ہیں۔ وہ تمام طلباء سے منفرد و ممتاز تھے۔ اپنی کلاس کے سبق قرآن کو یاد کرتے ہوتے تھے مگر وہ سب جو ان کے اصحاب میں نہیں تھیں ان پر بھی مجھ سے گفتگو کیا کرتے تھے۔ آج اللہ نے انہیں چہار دانگ عالم میں شہرت دی ہے۔ اس کے باوجود میں نے ہمیشہ ان کے اندر عجز و انکساری کو ہی غالب پایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں اضافہ فرمائے اور ان کے مشن کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔"

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے عقائد و نظریات

قارئین آپ نے گذشتہ اوراق میں ڈاکٹر صاحب کا مختصر تعارف پڑھ چکے ہیں اور ان شخصیات کے تاثرات بھی پڑھ چکے ہیں جو بریلوی مذہب کی قد آور مذہبی شخصیات ہیں۔ چونکہ ہمارے اس مقالے کا موضوع خود بریلوی علماء کے اقرار اور انکار کو واضح کرنا ہے پوری کوشش کی ہے کہ اپنی طرف سے تبصرہ کم ہی ہو۔ اب آئیے بریلوی مذہب کے شیخ القرآن اشاہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری سابق وزیر مذہبی امور نے ڈاکٹر صاحب موصوف کا تعارف اور عقائد و نظریات جس انداز میں بیان فرماتے ہیں ان کی صرف ایک جھلک قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

مفتی غلام سرور قادری نے واضح الفاظ میں شیخ الاسلام کو اسلامی نظام کے نفاذ میں رکاوٹ کا باعث لکھا ہے۔ چنانچہ مفتی صاحب رقمطراز ہیں:

وطن عزیز پاکستان اسلام نظام کے نفاذ کے لیے حاصل کیا گیا تھا اور اس کے نفاذ کا اعلان ۱۴ اگست ۱۹۸۴ء کو ہونے والا تھا مگر قوم اور ملک کی بدقسمتی کہ جناب پروفیسر طاہر القادری نے عین اس وقت عورت کی دیت کا مسئلہ کھڑا کر دیا۔
(علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۱۶)

مفتی صاحب آگے لکھتے ہیں:

طاہر القادری نے محض لیڈر بنے جانے اور سستی شہرت کمانے کے شوق میں

پورے ملک و ملت خدا و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کے منہری نظام کے ساتھ غداری و بے وفائی کی جس مقدس نظام کے لیے اس ملک کو حاصل کیا گیا تھا اس نظام میں روڑا اٹکا دیا یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے جس کو ہر واقف حال کو رنج ہے اور رہے گا۔
(علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۱۹)

قارئین آپ نے مذکورہ بالا تحریر سے اندازہ کر لیا ہوگا کہ شیخ الاسلام عورت کی دیت کا مسئلہ پیدا کیا جو اسلامی نظام میں رکاوٹ کا باعث بنا۔ ایک اور انکشاف مفتی صاحب کی زبانی سنیے:

مفتی صاحب روزنامہ نوائے وقت کے حوالے سے بریلوی شیخ الاسلام کا ملفوظ یوں لکھتے ہیں:

انہوں (شیخ الاسلام) نے کہا کہ خواتین کی دیت آدھی قرار دینے کا مطلب انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا ہے۔
(علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۲۰)

مرزا غلام احمد قادیانی کی سی چال

بریلوی شیخ القرآن مفتی غلام سرور قادری لکھتے ہیں:

طاہر صاحب نے بالکل اسی طرح کی چال چلی ہے جس طرح کی چال مرزا غلام احمد قادیانی نے چلی تھی اس نے پہلے ہی سے یکدم نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ پہلے ملہم ہونے کا دعویٰ کیا کہ اس پر الہام ہوتا ہے پھر وحی کے نزول کا دعویٰ کر دیا پھر آخر کار نبوت کا مدعی بن بیٹھا بعینہ یہی محترم طاہر القادری کا حال ہے کہ آپ نے حسب ترتیب اور یکے بعد دیگرے درج ذیل ارتقائی اعلانات فرمائے اور دعویٰ کیے۔
(علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۲۵)

صرف ایک دعویٰ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے باقی دعوی جات اصل کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ مفتی صاحب موصوف لکھتے ہیں:

پھر غار حرا میں فرشتے کے نزول کا دعویٰ کیا اگر عوام شور نہ مچاتے اور کچھ لوگ سڑکوں پر نکل کر قادری صاحب کے پیچھے دھوڑتے تو شاید قادری صاحب اس کی تاویل و توجیہ کرنے کی زحمت گوارہ ہی نہ فرماتے کہ ان کی مراد فی الواقع فرشتہ نہ تھا بلکہ

ایک انسان تھا جس نے وہاں ان کی خبر گیری کی تھی۔ (علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۲۵)

طاہر قادری اور عیسائی پادری کا ایک جیسا عقیدہ

مفتی صاحب موصوف ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

قارئین کو شاید اس عنوان سے تعجب ہو حقیقت یہ ہے کہ جب جاہل شخص مفکر اسلام اور مجتہد بننے لگے تو ان کا ایمان بھی خطرے میں پڑے بغیر نہیں رہتا طاہر قادری صاحب کا کچھ ایسا ہی حال ہے جیسے انہوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں شمار کیا ہے اور نبی بھی بتایا تو گویا وہ امتی بھی ہوئے اور نبی بھی یہی مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ ہے اور یہاں سے وہ اپنے لیے دونوں باتیں ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے آپ کو امتی نبی ٹھہراتا ہے ایسے ہی طاہر صاحب نے قرآن کریم سے پہلے جو آسمان سے کتابیں نازل ہوئیں ان کے بارے میں عیسائی پادریوں کا عقیدہ اختیار کیا ہے۔

(علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۳۲)

قارئین سمجھ جائیں کہ طاہر القادری اور پادریوں کا عقیدہ ایک جیسا ہے۔

طاہر القادری کا قرآن مقدس میں معنوی تحریف کرنا

بریلوی مذہب کے مشہور محقق شیخ القرآن مفتی غلام سرور قادری نے طاہر القادری کو قرآن مقدس میں معنوی تحریف کا مرتکب قرار دیا ہے اور تقریباً ۳۱ مقامات کی نشاندہی فرمائی ہے بلکہ صرف قرآن مقدس میں تحریف معنوی کا مرتکب ٹھہرایا ہے بلکہ احادیث صحیحہ اور اقوال بزرگان میں بھی تحریف معنوی کا مرتکب ٹھہرایا ہے۔ اور تحریف معنوی کتنا بڑا گناہ ہے خود مفتی صاحب کی زبانی سنیے:

پھر مفکر اسلام مفسر قرآن ہوئے ..... حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ قرآن کریم کی تحریف معنوی کرنے والے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افترا باندھتے ہیں جو گناہ کبیرہ اور جرم عظیم اور گمراہی ہے جس کی سزا یہ ہے کہ ایسے مفتری کبھی بھی عذاب الیم سے نہیں

بچ سکیں گے۔

(علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۳۷)

مفتی صاحب موصوف نے ۳۱ مقامات پر شیخ الاسلام کی قرآن مقدس میں تحریف معنوی ثابت کی ہے صرف وہ مقامات جو یہ قارئین کیے جاتے ہیں تاکہ تحریف معنوی کا نمونہ بھی آجائے اور مضمون طوالت سے بچ جائے۔ چنانچہ مفتی غلام سرور لکھتے ہیں:

یہ دیکھیں طاہر القادری کی تحریف قرآن کی ایک اور بدترین بلکہ بدترین سے بھی بدترین مثال ملاحظہ فرمائیے موصوف اپنی کتاب سورۃ فاتحہ اور تعمیر شخصیت کے صفحہ ۳۳ پر سورۃ بقرۃ کی آیت نمبر ۸۹ کا ایک حصہ لکھتے ہیں اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی فرماتے ہیں ملاحظہ ہو

ترجمہ: اور اس سے پہلے وہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے کافروں پر فتح طلب کرتے تھے مگر جب وہ ان کے پاس تشریف لے آئے تو ان کو پہچان لیا اور ان کے منکر ہو بیٹھے

حالانکہ اللہ کریم نے ترجمہ فرمایا مگر جب ان کے پاس تشریف لے آئے تو ان کو پہچان لیا اور ان سے منکر ہو بیٹھے اس میں پہچانا اور دو علیحدہ مستعمل ہونے کی وجہ سے تحریف قرآن کی بدترین مثال ہے۔

(علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۳۸ تا ۴۰)

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری ایک اور جگہ قادری صاحب پر یوں گوہر افشاں ہیں:

ایک اور بدترین مثال: جناب طاہر القادری نے قرآن کریم کی جو معنوی تحریف کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس کی ایک اور بدترین مثال ملاحظہ فرمائیں درج ذیل آیت اور پھر اس کا ترجمہ فرماتے ہیں:

وھو یجیر ولا یجار علیہ

ترجمہ: وہ اجرت عطا کرتا ہے اور وہ خود اپنی نعمت پر اجرت نہیں لیتا۔

(مومنون: ۸۸)

(ترجمہ القرآن ص ۱۰۱) اور جناب طاہر القادری کا اس کتاب کا ایک ایک

حصہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرنا جب کہ وہ اس کی اہلیت اور
لیاقت نہیں رکھتے بلاشبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بے ادبی اور گستاخی کا
ارتکاب قرار پاتا ہے اور نہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بلکہ اللہ تعالی جس
کا یہ کلام مقدس ہے اس کی شان میں اور خود کتاب مقدس قرآن کریم کی شان میں
گستاخی قرار پاتا ہے۔ (علمی وتحقیقی جائزہ، ص ۵۲،۵۳)

پروفیسر طاہر القادری کا عذاب قبر سے انکار کرنا

شیخ القرآن نے ڈاکٹر طاہر قادری کو منکر عذاب قبر قرار دیا ہے صرف مفتی موصوف کے دو
عنوان پڑھنے سے مسئلہ صاف ہو جاتا ہے مفتی صاحب نے دو عنوانات یہ دیے ہیں:

(۱) طاہر القادری کا عقیدہ کہ جس جسم پر موت واقع ہوئی وہ دوبارہ زندہ نہ ہوگا اور نہ
ہی اسے عذاب ہوتا ہے۔ (علمی وتحقیقی جائزہ، ص ۲۲۲)

پھر آگے طاہر قادری کے حوالے سے لکھتے ہیں:

واقعہ یہ ہے کہ حیات بعد الموت کا تعلق جسم کے خاکی ذرات کے ساتھ نہیں بلکہ اس
کے باطنی تشخص اور روحانی تشکیل کے ساتھ ہے۔ (علمی وتحقیقی جائزہ، ص ۲۲۲)

پھر عقیدہ جدید پر ڈاکٹر صاحب کا تبصرہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

جناب ڈاکٹر طاہر القادری کا ایک نیا عقیدہ، نئی تحقیق، نیا اجتہاد اور عقاید اسلام میں
ایک نئی اختراع وگمراہی بدعت وضلالت بھی ملاحظہ فرمائیں۔
(علمی وتحقیقی جائزہ، ص ۲۲۲)

امام ربانی مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا کے فتوی سے طاہر القادری ملحد ہے

قارئین کو تعجب ہوگا کہ شاید عنوان کسی سنی عالم کا باندھا ہوا ہے نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ عنوان
بریلوی عالم شیخ القرآن مفتی غلام سرور قادری بریلوی کا ہے چنانچہ مفتی صاحب کی تحریر ملاحظہ
فرمائیں:

سرگزشتہ سطور میں خود طاہر صاحب کے رسائل کے حوالوں سے ثابت کر چکے ہیں

اور بطور نمونہ چند مثالیں بھی پیش کیں جن میں جناب نے ائمہ اہلسنت اور خصوصاً
مسلک امام اعظم رضی اللہ عنہ سے انحراف کیا اس سلسلہ میں امام ربانی مجدد الف
ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

اپنے مذہب حنفی سے کسی مسئلہ پر عمل ودرست کرنا بے دینی ہے۔

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ایک مسئلہ بھی اگر خلاف امام کیا اگرچہ اس پر حقانیت مذہب (حنفی) ظاہر نہ ہو
تاہم مذہب سے خارج ہو جائے گا جو ایسا کرے وہ ملحد ہے۔
(الفضل الموہبی ص ۲۴)(علمی وتحقیقی جائزہ، ص ۲۵۹)

طاہر القادری کے کفریہ عقاید

شیخ القرآن قادری صاحب کے ترجمہ قرآن آیت مذکورہ
ثم استوی علی العرش.........
ترجمہ: پھر وہ کائنات کے تخت اقتدار پر جلوہ افروز ہوا
پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بلاشبہ یہ قول کفریہ ہے اس کا اعتقاد ایک ایسی گمراہی ہے جو کفر تک جا پہنچتی
ہے ـــ اس صورت میں جناب موصوف کا اللہ تعالی کے بارے میں ایسا کہنا
یقیناً کفر ہے۔ (علمی وتحقیقی جائزہ، ص ۱۱۶-۱۱۷)

سائیں غلام رسول قادری لکھتے ہیں:

حقیقت محمدیہ کے موضوع پر لیاقت باغ کے خطاب میں فرمانے لگے کہ حضور صلی
اللہ علیہ وسلم اللہ کی مثل ہیں خطیب صاحب کے یہ الفاظ خالص کفریہ ہیں۔
(ضرب حیدری، ص ۹۳)

طاہر القادری کا فاضل بریلوی کی کتاب حسام الحرمین کی تصدیق سے انکار کرنا

سائیں قوم مشہور بریلوی عالم مولانا ابو داؤد صادق ایک مکتوب کے حوالے سے لکھتے ہیں:

حضرت مفتی تقدس علی خان صاحب نے پروفیسر صاحب کو رضائے مصطفیٰ کے حوالہ جات پر مشتمل ایک مکتوب لکھا جس کی آخری سطور میں پروفیسر صاحب نے بطور خاص دریافت فرمایا کہ "دیوبندیوں وہابیوں سے اہل سنت وجماعت کا اختلاف گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے" جس کی تکفیر علمائے حرمین شریفین نے بھی کی ہے جس کی تمام تفصیلات حسام الحرمین شریفین میں موجود ہیں کیا آپ کے نزدیک گستاخی رسول کی تکفیر میں کوئی شک ہے؟ یعنی آپ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر کے قائل ہیں کہ نہیں (یعنی دیوبندیوں وہابیوں کی گستاخانہ عبارات پر حکم تکفیر کے)

یہ سطور مفتی تقدس علی خان صاحب کے مکتوب کی جان اور موجودہ نزاع کے حل کی بنیاد تھیں مگر اس کے جواب میں پروفیسر صاحب کا ایک اہم خط اول تا آخر پڑھ جائیں آپ کو ان سطور کا جواب تو درکنار حسام الحرمین کا نام اور دیوبندیوں وہابیوں کا نام اور گستاخی کی بحث ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی کیونکہ اس سلسلے میں حق بیانی سے تو ان کے منہ پر مہر لگ چکی ہے۔ (خطر دی خمینی، ۸۶)

طاہر القادری کا خمینی کی تعریف کرنا اور شیعوں کو مسلمان قرار دینا

ابو داؤد صادق نوائے وقت کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ طاہر القادری نے خمینی کے بارے میں یہ کہا:

امام خمینی تاریخ اسلام کے ان شجاع اور جری مردان حق میں سے ہے جن کا بیٹا علی اور مرتا حسین کی طرح ہے خمینی کی محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر بچہ خمینی بن جائے۔
(خطر دی خمینی ص ۴۳۵)

ایک اور جگہ صادق صاحب لکھتے ہیں:

پروفیسر صاحب نے ڈنمارک میں پادریوں کے جواب میں بلا تامل پوری فراخدلی سے شیعوں کو مسلمان قرار دے کر انہیں امت مسلمہ میں شامل کیا ہے جس

کی وڈیو فلمیں بھی دکھائی جا رہی ہیں۔ (خطر دی خمینی ص ۹۰)

طاہر القادری کا ممتاز قادری کو قاتل اور جہنمی اور سلمان تاثیر کو جنتی اور مظلوم قرار دینا

بریلوی مناظر مفتی لطیف قریشی قادری صاحب کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ۵ ستمبر بروز اتوار اے آر وائی ٹی وی پر انٹرویو دیتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں کہا:

۱۔ سلمان تاثیر کے قاتل (ممتاز حسین قادری) کا پس منظر کچھ بھی ہو وہ قاتل ہے اور اس کو قاتل ہونے کی حیثیت سے سزا (موت) دینی چاہیے۔

۲۔ (سلمان تاثیر نے) اگر بالفرض کوئی ایسا جملہ بولا جو گستاخی رسول پر جا کر منتج ہوتا ہے اگر یہ ثابت ہو جائے تو پھر کسی مسلمان یا فرد کو قتل کرنے کی اجازت نہیں اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔

۳۔ میرے نزدیک سلمان تاثیر کی سٹیٹمنٹ غلط ضرور تھی لیکن اس میں اہانت اور گستاخی نہیں پائی جاتی۔ (قلم کچھ اور لکھتا ہے زبان کچھ اور کہتی ہے، ص ۶۹)

مفتی صاحب قریشی لکھتے ہیں:

ڈاکٹر صاحب نے جب سلمان تاثیر کو مظلوم اور ممتاز حسین قادری کو قاتل کہا تو اس کی سٹیٹمنٹ سے ثابت ہوا کہ ممتاز حسین قادری جہنمی ہے اور سلمان تاثیر شہید ہے۔
(قلم کچھ اور لکھتا ہے زبان کچھ اور کہتی ہے، ص ۱۱۴)

پھر آگے قریشی صاحب لکھتے ہیں:

ہماری نظر میں سلمان تاثیر ایک ملعونہ کا حمایتی اور گستاخ ومرتد شخص تھا آپ کی نظر میں وہ شہید ہے جبکہ آپ کے نزدیک ممتاز حسین قادری قاتل اور جہنمی ہے اور ہمارے نزدیک عاشق رسول۔

(قلم کچھ اور لکھتا ہے زبان کچھ اور کہتی ہے، ص ۱۱۴)

جناب قریشی صاحب یہ نظریہ صرف ڈاکٹر صاحب کا ہی نہیں بلکہ کئی بریلوی حضرات

کا ہے۔ روزنامہ ایکسپریس ۱۷ جنوری ۲۰۱۳ء بروز اتوار اخبار میں سنی تحریک کنوینر شاداب رضا نے بیان دیا تھا کہ ممتاز قادری کا سنی تحریک سے کوئی تعلق نہیں گورنر سلمان تاثیر کی نماز جنازہ پڑھانے والے امام کو بھی سنی تحریک نے گستاخ رسول قرار نہیں دیا۔

معلوم ہوا کہ سنی تحریک اور جنازہ پڑھانے والا امام جو کہ بریلوی تھا سلمان تاثیر کے ساتھ ہیں۔ قریشی صاحب ماہنامہ رکن الاسلام فروری ۲۰۱۲ء ص ۴۲ کو ملاحظہ فرمائیں گے آپ کے صاحب زادہ حامد سعید کاظمی نے سلمان تاثیر کے لیے اسمبلی میں دعائے مغفرت کروائی ہے۔ قریشی صاحب اس حمام میں سب بریلوی ننگے ہیں۔

ایک اور جگہ قادری صاحب لکھتے ہیں:

آپ نے صاحت یہودیوں اور عیسائیوں کے کفر کا انکار کیا ہے کہ یہ کافر نہیں ہیں بلکہ مومنین ہیں آپ کا یہ کہنا قرآن کے محکمات کے خلاف ہے اور نص قطعی کا انکار ہے۔

(فکر مجھو اور کھتا ہے زبان مجھ اور کہتی ہے ص ۱۲۷)

جناب قریشی صاحب ذرا توجہ اور غور فرمائیں کہ جناب نے طاہر القادری کو فتنی خود ہی تو کافر مان لیا ہے مگر کافر کہنے میں جناب نے لزوم کا قول کیا ہے۔ لگتا ہے قریشی صاحب موصوف کو حسام الحرمین یاد نہیں کہ کافر کو مسلمان کہنا اور کسی مسلمان کو کافر کہنے والا کافر ہے۔ مگر لگتا ہے حضرت قریشی موصوف نے قادری صاحب پر فتوی لگانے میں کچھ رعایت ضرور برتی ہے۔

بریلوی علماء اور مشائخ کا طاہر القادری کو کافر قرار دینا

ایک بریلوی عالم حضرت علامہ مفتی ولی محمد رضوی بریلوی نے طاہر القادری کے خلاف ایک کتاب لکھی ہے۔ قارئین کے سامنے اس کتاب کے کچھ اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ جس میں واضح ہو جائے گا متعدد علمائے کرام نے طاہر القادری کو کافر و مرتد قرار دیا ہے۔

طاہر القادری کے کفر و ارتداد میں شک کی گنجائش نہیں

بریلوی مذہب کے محدث کبیر ضیاء المصطفیٰ قادری مذکورہ بالا عنوان لگانے کے بعد لکھتے ہیں:

طاہر القادری جو عرصہ سے گمراہ گری میں مصروف ہے اور اس کے کفریات بھی بھی اقسام کے ہیں وہ دیوبندیوں کے صریح کفریات کو کفر مانتا ہے اور نہ ان کے صریح کفریات پر مطلع ہو کر ان کی تکفیر کرتا ہے اور نہ ہی وہ شخص کی تکفیر کرتا ہے دنیا کے باطل پرست مشرکوں کو خدا پرست قرار دیا ہے ان حقائق کی موجودگی میں طاہر کے کفر و ارتداد میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔

(طاہر القادری کی حقیقت ص ۸۳)

مفتی محبوب رضا قادری سابق مفتی دار العلوم امجدیہ کا طاہر القادری کو کافر قرار دینا

مفتی شبیر حسن رضوی لکھتے ہیں:

حضرت علامہ مفتی محبوب رضا صاحب قادری رضوی ... پروفیسر طاہر القادری کے متعلق سوالات کے جوابات میں رقم فرماتے ہیں وہ جوابات حق و صواب و مطابق احکام شرع اور موافق مذہب اہل سنت و جماعت ہیں کہ اعترائی و کلامی کے قائل کی تکفیر قطعی و اجماعی ہے اس میں شک اور تردد کو دیدہ و دانستہ جگہ دینا اور شک کرنا خود دائرہ اسلام و ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ (طاہر القادری کی حقیقت ص ۸۵)

قارئین پر واضح رہے کہ پورے فتوے کا صرف مختصر اقتباس نقل کیا ہے اور اس فتوی پر متعدد بریلوی علماء کے دستخط ثبت ہیں۔

مولانا شمشاد احمد مصباحی بریلوی کا طاہر القادری کو کافر و مرتد قرار دینا

مولانا صاحب لکھتے ہیں:

طاہر القادری نصاریٰ کی محبت میں اس قدر اندھا ہو گیا ہے کہ اسے عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا منکر کافر تو نظر آتا ہے مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر یہود و

نصاریٰ اس کو کافر نظر نہیں آتے بلاشبہ طاہر القادری کا یہود و نصاریٰ کو کافر نہ ماننا قرآن کی بہت سی آیات کا رد اور انکار ہے اور قرآن کا منکر کافر و مرتد ہے لہٰذا طاہر القادری کافر و مرتد ہے۔ (طاہر القادری کی حقیقت، ص ۱۱۶)

آگے لکھتے ہیں:

طاہر القادری گمراہ، گمراہ گر، ملحد، بے دین، اہل سنت و جماعت سے خارج کافر و مرتد ہے۔ (طاہر القادری کی حقیقت، ص ۱۱۸)

مولانا محمد عالمگیر رضوی بریلوی کا طاہر القادری کو کافر و مرتد قرار دینا

ایسا عقیدہ رکھنے والے اس کے (طاہر القادری) نزدیک کافر و مرتدین نہیں بلکہ مسلمان ہیں یہیں سے طاہر القادری کا حکم بھی واضح ہو گیا وہ کافر و مرتد ہے کیونکہ کفر کو اسلام سمجھنا اور کافر کو مومن و مسلمان خود کفر ہے۔ (طاہر القادری کی حقیقت، ص ۱۳۱)

تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خان کا طاہر القادری کو کافر قرار دینا

سید سراج اظہر قادری لکھتے ہیں:

علاوہ ازیں اس کی بہت سی خرافات اور کفری عقائد ہیں جن کی بنا پر علمائے ہند و پاک نے خصوصاً حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خان ازہری بریلوی شریف، حضرت علامہ قاری محبوب رضا خان، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ، مفتی فضل رسول سیالوی اور دیگر علمائے کرام نے اس پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اور لکھا ہے کہ طاہر القادری بد مذہب اور گمراہ ہے اس کے کافر ہونے میں شک نہیں۔ اسلام سے اس کے نام کا بھی رشتہ نہیں وہ قادری نہیں بلکہ پادری ہے۔ (طاہر القادری کی حقیقت، ص ۱۴۲)

حضرت مولانا مفتی محمد یونس رضا بریلی شریف کا فتویٰ

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

حقیقت یہی ہے وہ (طاہر القادری از مولف) دائرہ اسلام سے باہر ہے قائلین

اسلام کا ایجنٹ ہے شیخ نجد کے بطن سے جنم لیا تھا اور اب شیخ منہاجی کراچی کے بطن سے فتنہ طاہری جنم لے چکا ہے اکابر علمائے پاکستان اور اکابر علمائے ہندوستان کے تحریرات و فتاویٰ اور فیصلے صادر ہو چکے ہیں کہ طاہر القادری دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یہ انگریز کے ہاتھ بک چکا ہے۔

(طاہر القادری کی حقیقت، ص ۱۵۳)

ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی کا فتویٰ کفر کی تائید کرنا

حضرت لکھتے ہیں:

ہند و پاک کے جن علماء و مفتیان کرام نے ان پر تحقیق کی ہے کفر، ارتداد، ضلالت، فسق فی العقیدہ، فسق فی العمل، فساد فی الارض کا فتویٰ دیا ہے ہم بطیب خاطر ان کی تائید کرتے ہیں۔ (طاہر القادری کی حقیقت، ص ۱۵۹)

لمحہ فکریہ

قارئین ہم نے صرف طوالت کے خوف سے چند فتاویٰ جات کے اقتباسات نقل کیے مگر صرف اگر قادری صاحب پر ہماری کاوش کو جمع کیا جاوے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔ الغرض بریلوی علماء نے قادری صاحب کو کن القابات سے نوازا ہے وہ یہ ہیں:

کافر، مرتد، ملحد، گستاخ، یہودیوں اور عیسائیوں سے بڑا کافر، کذاب، مکار، جھوٹا، پادری، وہابی، گمراہ، بدمذہب، اہل سنت سے خارج، دجال، شیعہ، رافضی، ضال، مضل، دائرہ اسلام سے خارج، جہنمی، یہودی نواز، عیسائی نواز، ہندو نواز، ایجنٹ، قرآن کا منکر، اجماع صحابہ و تابعین کا منکر، قرآن میں معنوی تحریف کرنے والا، تفضیلی شیعہ، بدعتی۔

قارئین صرف تیس القابات پر اکتفا فرمائیں۔

ضرب حیدری کے مصنف اور متعدد پاکستانی بریلوی علماء کے لیے لمحہ فکریہ

طاہر القادری کے خلاف ایک کتاب پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری بریلوی نے لکھی

ہے اس کا نام مولانا نے ضرب حیدری رکھا ہے۔

اس کتاب پر تقریباً تیس بڑے علما کرام کی تصدیقات و تقریظات ہیں۔ اگرچہ ان میں بہت سے علما نے قادری پر خوب ہاتھ صاف کیا ہے مگر مذکورہ بالا کتاب میں جو تیس سے زائد القابات ملے تھے وہ بہت کم ہیں۔

چنانچہ قادری صاحب مصنف ضرب حیدری لکھتے ہیں:

(طاہر القادری از مؤلف) حقیقت محمدیہ کے موضوع پر لیاقت باغ کے خطاب میں فرماتے گئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی شکل ہیں۔ خطیب صاحب کے یہ الفاظ خالص کفریہ ہیں۔ (ضرب حیدری ص ۴۹)

امید ہے کہ مذکورہ بالا کتاب کی تائید اور تصدیق کرنے والوں کے نزدیک بھی طاہر القادری کے اس خالص کفریہ عقیدہ کی بنا پر خالص کافر ہوں گے۔ تاہم اگر کوئی صاحب تائید و تقریظ کو اس سے اختلاف ہے تو وہ اس کا اظہار کر دے تو اس پر ہم تبصرہ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

تاہم سائیں نے اپنی اس کتاب میں جو شخص افضلیت صدیق اکبر کے عنوان سے لکھی ہے اور افضلیت صدیق اکبر کے منکر کو صحابہ کے قطعی اجماع کا منکر قرار دے کر بھی اسے محض بدبختی قرار دیا ہے، کافر کہنے سے احتیاط برتی ہے۔ میرا ان تمام بریلوی علما سے سوال ہے کہ آیا قطعی اجماع صحابہ و تابعین و محدثین کا منکر صرف بدبختی ہوتا ہے یا آپ ہی کے مذہب کے علمانے اس کو کافر بھی قرار دیا ہے۔ اگر کوئی صاحب اس کا جواب لکھے تو اس کا مزید جواب کا بھی منتظر رہے۔ ہم نے کتاب کو طوالت سے بچانے کے لیے اس کو مزید بحث کرنے سے مختصراً کر دیا ہے۔

پیر عرفان مشہدی کا طاہر القادری کو بدترین الاولاد یافت قرار دینا

پیر عرفان مشہدی قادری صاحب یوں ہاتھ صاف کرتے ہیں:

تفضیلیہ میں ایک بدبخت ایسا بھی ہے جو ایک ہی وقت میں ولایت علی کی سیاسی تعریفات و توضیحات اور خلافت کی سیاسی اور روحانی تقسیم کا پرچم اٹھاتے ہوئے ہے اور دوسری طرف وہابیہ خوارج کی دو صرف اقتدا کا قائل اور اس پر مصر ہے بلکہ علما اس کے اظہار پر شرم محسوس نہیں کرتا اور تیسری طرف اہل سنت کی وہ تمام

رسومات جنہیں وہابیہ خوارج شرک و کفر کہتے نہیں تھکتے ان کی بھی بڑے چاؤ کے ساتھ انجام دہی سے نہیں چوکتا ایسے متضاد افکار و نظریات و اعمال کو ایک شخص جب اعلانیہ تقریر و تحریر میں پیش کر رہا ہے تو احقر کو یہ لکھنے میں کوئی مشکل نہیں کہ عصر حاضر میں یہی شخص ابن ابی کے اولاد کا اولین مستحق ہے۔ (ضرب حیدری ص ۱۹)

قارئین اگرچہ مشہدی صاحب لائق تحسین ہیں کہ انہوں نے قادری صاحب کو عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین قرار دیا ہے مگر جو زبان علمائے دیوبند اور شاہ اسماعیل دہلوی شہید کے خلاف چلتی ہے ایسی زبان استعمال نہیں کی اس میں کیا راز تھا واللہ اعلم۔ تاہم علمائے دیوبند کے خلاف جو زبان استعمال کی وہ الفاظ قارئین پڑھ لیں:

اسمٰعیل دہلوی کتیا، بحتی کا بچہ، ملعون گنگوہی صاحب بحتی کا بچہ وغیرہ (معاذ اللہ)

قارئین قادری صاحب کو منافق کہنا اور شاہ اسمٰعیل دہلوی اور گنگوہی صاحب کو مذکورہ بالا القابات دینا نا انصافی نہیں تو اور کیا ہے؟

مصنف ضرب حیدری اور یزید کے بارے میں ایک انکشاف

سائیں صاحب امام غزالی کا ایک قول نقل کرتے ہیں:

ایک قول یہ ہے کہ یزید کو رحمہ اللہ کہنا جائز ہے اور اگر کوئی یزید کو رحمۃ اللہ علیہ کہے تو امام غزالی اس پر سختی نہیں کرتے۔ (ضرب حیدری ص ۲۳۹)

سائیں صاحب نے اگرچہ اقوال ثلاثہ کی تردید کی ہے مگر حیاتی الواقع امام غزالی کا یہی موقف ہے تو امام غزالی قابل اعتراض کیوں نہیں؟

حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی کا طاہر القادری کے بارے میں فیصلہ

مولانا عطا محمد بندیالوی بریلوی لکھتے ہیں:

پروفیسر صاحب نے حدیث شریف کے ساتھ صراحتہً مذاق کیا ہے اور کتب شریعہ میں صراحت موجود ہے کہ جو کسی حدیث کا مذاق اڑاتا ہے وہ کفر کا ارتکاب کرتا ہے۔ (استاد الکل کا اہل فیصلہ ص ۳)

خمینی کے بارے میں عقیدہ

یہ بات تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ خمینی شیعہ تھا اور شیعہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم کرتے ہیں ۔ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر وہ تہمت لگاتے ہیں جو منافقین نے لگائی ہے جس کی قرآن مجید نے تردید کی ہے۔ خمینی کی زندگی حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسی اور موت امام حسین رضی اللہ عنہ جیسی کہنا قطعاً ناجائز ...... پروفیسر نے اسلام کو ایک غبارہ سے تشبیہ دی ہے یہ اسلام کی سخت توہین ہے۔ (استاد اکمل کا اٹل فیصلہ ص ۳)

پروفیسر صاحب کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں عقیدہ

پروفیسر کا ترجمہ کہ اللہ تعالیٰ عرش پر جلوہ افروز ہوا اس کا معنی ہمارے عرف میں بیٹھنا سمجھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ عرش پر بیٹھا ہوا ہے بدعت اور کفر ہے۔ (استاد اکمل کا اٹل فیصلہ ص ۶)

قارئین استاد اکمل نے طاہر القادری کو فقط اہلسنت سے خارج قرار دیا ہے حالانکہ قادری صاحب خمینی کی تعریف کرتے ہوئے کفر کا ارتکاب کرتے ہوئے اسلام کی سخت توہین اور عقیدہ کفریہ رکھنے کے باوجود فقط اہلسنت سے خارج ، استاد اکمل کا فیصلہ اٹل ہے یا اکمل فیصلہ قارئین فرمائیں۔

علامہ اشرف سیالوی کا طاہر القادری پر فتویٰ کفر

قارئین کے سامنے طاہر القادری کی تکفیر و ارتداد کے حوالے سے ہندوستان کے کافی علما کے فتاویٰ جات آچکے ہیں ۔ اب مسٹر طاہر القادری کے بارے میں سیالوی صاحب کا فتویٰ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

مفتی محمد فضل رسول سیالوی رقمطراز ہیں:

کون نہیں جانتا کہ مسٹر طاہر القادری کے آپ سے اچھے تعلقات تھے لیکن جب اس

نے یہود و نصاریٰ منکرین اسلام کے کفار کے کفر کا انکار کیا اور کہا کہ یہود و نصاریٰ کا شمار کفار میں نہیں ہوتا اور اس کے رد و جواب میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اس عاجز کو توفیق عطا فرمائی۔ قرآن کی فریاد نامی ایک مختصر تحریر میں اس کا شرعی حکم بیان کیا تو قبلہ شیخ الحدیث رحمہ اللہ علیہ نے مختصر اور جامع تحریر میں اس پر کفر کا حکم صادر فرما کر واضح فرما دیا کہ میری کسی سے محبت اور عداوت ہے تو اپنے رب کریم کے لیے ہے۔ اگر کوئی شخص اسلام قرآن کا منکر ہے تو میں اس کا منکر ہوں۔ مجھے ایسے تعلقات کلمہ حق بولنے سے باز نہیں رکھ سکتے اس کے بعد فوت ہونے تک اس کو منہ نہیں لگایا۔ (تحفۃ الاسلام علامہ اشرف سیالوی نمبر، ص ۱۰۲)

طاہر القادری کی توہین کرنے والا کافر اور یہودی ہے

محمد یونس ظہور قادری بریلوی ایک بریلوی مولوی سید عبداللہ شاہ کا فتویٰ نقل کرتے ہیں جس میں لکھا ہے:

ڈاکٹر طاہر القادری صاحب، مفتی مطیع الرحمن صاحب، خواجہ مظفر صاحب، عبدالرحیم ستوی صاحب اور حضرت مولانا الیاس عطار قادری اور تمام علما حق میں سے کسی کی بھی شان میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنا صریح کفر ہے لہٰذا الجھنے والا منکر کافر یہودی ہے۔ (دعوت اسلامی کے خلاف پروپیگنڈے کا جائزہ، ص ۱۹)

قارئین غور اور توجہ طلب بات یہ ہے کہ جس نے قادری صاحب کو کافر یا مرتد یا توہین آمیز کلمہ کہا ہے تو وہ اس فتویٰ کی رو سے کافر اور یہودی ٹھہرے۔

دستِ و گریباں

مسئلہ چہاردہم

(مسئلہ ایمان ابی طالب)

مؤلف : مناظر اہلسنت مولانا ابو ایوب قادری

مسئلہ ایمان ابی طالب

نوٹ: اگرچہ یہ مسئلہ پیچھے گزر چکا ہے مگر یہاں نئی طرز سے ہے۔

یہ مسئلہ بھی دیگر مسائل کی طرح بریلوی حضرات میں ایسا اختلافی بنا کہ بریلوی حضرات کے اصول وضوابط سے ایک دوسرے کی تکفیر ہوتی ہے اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ایمان ابوطالب کے قائل لوگوں میں سر فہرست مولوی صائم علی چشتی ہے۔ جس کو بڑے بڑے بریلوی حضرات عزت وقدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

اس نے ایک کتاب "ایمان ابی طالب" بھی لکھی ہے اور اس پر تقریظ لکھنے والے بھی بریلوی اکابر ہیں جنہوں نے صائم چشتی کی تعریف بڑے زوردار الفاظ میں لکھی ہے۔ مثلاً مولوی کوثر نیازی صاحب لکھتے ہیں:

حضرت علامہ صائم چشتی کی کتاب "ایمان ابوطالب" یقیناً ان کے لیے ذریعۂ نجات ثابت ہوگی۔ (ایمان ابی طالب، ص ۴)

مولوی احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں:

حضرت محترم جناب صائم چشتی دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ، مزاج اقدس۔ (ایمان ابوطالب، ص ۷)

مولوی عطا محمد بندیالوی جو بریلویہ کا استاد اکل سمجھا جاتا ہے یہ صائم چشتی کے متعلق لکھتے ہیں:

میرے ایک عزیز حضرت مولانا العلامہ جناب صائم چشتی فیصل آبادی۔

(ایمان ابی طالب، ص ۳۶)

آگے لکھتے ہیں:

حضرت مولانا صائم چشتی نے حضرت ابوطالب عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کے متعلق تحریر فرمائی اس کتاب کا مضمون اور موضوع ایک نہایت نازک مسئلہ ہے، جس پر قلم اٹھانا ہر کسی کا کام نہیں بلکہ یہ نامور علما کا کام ہے فاضل مصنف نے

اس مسئلہ کی تحقیق کا حق ادا کیا ہے اپنی وسعت علمی اور کثرت معلومات کا ثبوت مہیا فرما کر اہل علم پر بڑا احسان کیا ہے۔ (ایمان ابی طالب، ص ۳۷)

مولوی سید محمود شاہ المعروف محدث ہزاروی لکھتے ہیں:

اللہ نے عزیز القدر مجاہد ملت شیخ محمد ابراہیم صائم چشتی کو ہمت دی اور توفیق بخشی کہ انہوں نے ایمان ابی طالب وشہید ابن شہید کتاب لکھ کر ملت اور اہل ملت پر احسان کی عظمت پائی۔ (ایمان ابی طالب، ص ۵۴)

آگے لکھتے ہیں:

بہر حال صائم چشتی کی یہ کاوش دین آموز ایمان افروز ہے اور عجب نہیں کہ یہی اس کی نجات کا موجب ٹھہرے۔ (ایمان ابی طالب، ص ۵۵)

خطیب بریلویہ مولوی فیض الحسن آلو مہاروی فرماتے ہیں:

جناب صائم چشتی بھی اسی سعادت مند گروہ میں شامل ہیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اقارب واحباب کی مدح وثنا کے لیے خدا نے چن لیا ہے۔ اس اقدام پر جناب صائم چشتی صاحب تبریک کے مستحق ہیں۔

(ایمان ابی طالب، ص ۵۷)

جامعہ رضویہ مظہر الاسلام کے معلم اور سنی رضوی مسجد کے امام مولوی علی احمد چشتی صاحب لکھتے ہیں:

فاضل مولف محترم سید الشعراء مولانا الحاج محمد ابراہیم المعروف صائم چشتی نے بہترین تحقیق فرمائی ہے اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے اور فاضل مولف کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ (ایمان ابی طالب، ص ۵۸)

سید شبیر احمد ہاشمی محدث ہزاروی کے خلیفہ صاحب لکھتے ہیں:

محترمی ومحسن جناب صائم چشتی۔ (ایمان ابی طالب، ص ۶۱)

صاحبزادہ مولوی اقبال احمد فاروقی لکھتے ہیں:

مجھی جناب صائم چشتی دامت برکاتہ آج تک دنیائے ادب وشعر میں نامور تھے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نعت گوئی اور نعت نویسی میں جو مقام چشتی صاحب کو حاصل ہے اس کا جواب پنجابی میں نہیں ملتا مگر تحصیل علوم دینیہ اور دستار فضیلت تفسیر و حدیث حاصل کرنے کے بعد آپ کی خداداد صلاحیتیں نظریاتی اور اعتقادی مباحث پر قلم اٹھانے پر مرکوز ہوگئی ہیں۔ وصائل پہ موضوع سخن بنا کر آپ نے تمام اعتقادی موضوعات پر بہ حاصل کتاب لکھ کر دنیائے علم میں ایک نیا مقام حاصل کیا ہے۔ اب آپ نے حضرت ابوطالب کے ایمان پر کتاب لکھ کر دلائل کا بے پناہ ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔

آپ کی نگاہ نے عربی کی مستند اور جامع تفاسیر اور مجہول احادیث کے ذخیرہ سے ان روایات کو جمع کر دیا ہے جو مختلف مقامات پر پائی جاتی ہیں۔ آپ کی یہ کوشش نہ صرف تحقیق و تجسس کا محمود نمونہ ہے بلکہ حضور کے اہل بیت آباؤ اجداد اور لواحقین سے عشق و محبت کا بھی ایک نمایاں ثبوت ہے اللہ تعالیٰ آپ کی اس کتاب کو اہل علم اہل تاریخ اور دیگر علما علم کے لیے مفید ثابت فرمائے۔

(ایمان ابی طالب ص ۶۴)

صاحبزادہ مولوی افتخار الحسن صاحب لکھتے ہیں:

شیخ محمد ابراہیم المعروف و المتخلص صائم چشتی جہاں اردو و پنجابی ادب کے ایک بلند پایہ ادیب، صاحب طرز شاعر اور نامور لکھاری ہیں وہاں ایک شریف النفس انسان حلیم الطبع آدمی اور سلیم الفطرت شخصیت بھی ہیں دل میں عشق رسول نگاہوں میں حسن یار کے جلوے سینے میں دین کی تڑپ اور آنکھوں میں دیار محبوب کی جھلک رکھنے کے ساتھ ساتھ درد، سوز اور جذب و مستی کی دولت سے بھی مالا مال ہیں۔

(ایمان ابی طالب ص ۶۵)

مولوی عبدالحکیم شاہ جہان پوری کی کتاب "محمد حق" جو شریف الحق امجدی، مفتی عبدالقیوم ہزاروی، مولوی منشا تابش قصوری، عبدالحکیم شرف قادری، مفتی غلام سرور قادری، محمد

احمد نعیمی، غلام علی اوکاڑوی، محمد احسان الحق قادری، ریاست علی قادری، وجاہت رسول قادری، نور محمد قادری، پروفیسر ڈاکٹر مسعود، حکیم موسیٰ امرتسری، مفتی اللہ بخش وغیرہم کی مصدقہ کتاب ہے اس میں صائم چشتی صاحب کی تعریف یوں لکھی گئی ہے "اہل سنت و جماعت کے نامور عالم دین صاحب تصانیف کثیرہ، اور شہرت یافتہ ثنا خوان رسول و نعت گو شاعر جناب صائم چشتی فیصل آباد زید مجدہ۔ (محمد حق، ص ۲۲۲)

ان سب حضرات نے صائم چشتی کی بڑی تعظیم و توقیر اور احترام سے اس کے نام اور اس کے مقام کو بیان کیا ہے۔ جبکہ بریلوی حضرات میں سے بعض افراد ایسے بھی ہیں جو یہ بھی کہتے ہیں مثلاً بریلویوں کے امام المناظرین صوفی اللہ دتہ صاحب لاہوری لکھتے ہیں:

مولف موصوف (صائم) کے رفض پر ہم تین زبردست شاہد پیش کرتے ہیں۔

(کاشف کید الثعلب ص ۱۲)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

اگر مولف صاحب کے رفض پر کوئی اور دلیل نہ بھی ہو تو صرف یہی کافی ہے الخ۔

(کاشف کید الثعلب ص ۱۳)

آگے لکھتے ہیں:

مولف صاحب کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے عداوت۔

(کاشف کید الثعلب ص ۱۴)

آگے لکھتے ہیں:

رافضیوں کے بھی گرو ثابت ہوتے ہیں۔ (کاشف کید الثعلب ص ۱۵)

آگے لکھتے ہیں:

رافضی یہ بھی کہتا ہے الخ۔ (کاشف کید الثعلب ص ۲۶)

مسلک بریلوی کے محقق محمد علی نقشبندی لکھتے ہیں:

نام نہاد سنی صائم چشتی۔ (میزان الکتب ص ۶۳۶)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

یاد رہے کہ صائم چشتی کی ایک اور تصنیف مشکل کشا ہے جو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی سوانح پر لکھی گئی ہے اس کتاب میں صائم چشتی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق انہی عقائد و نظریات کا پرچار کیا ہے جو رافضیوں کے ہیں اور ان کے اصول دین میں سے شمار ہوتے ہیں اور عنوان ایسے باندھے کہ جن سے یقینا شیعت ٹپکتی ہے مثلاً عقیدہ بلافصل علی اتنی بھی سے بڑھ سکتا ہے وغیرہ مطلب یہ تھا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تمام انبیا کرام حتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہیں الخ۔

(میزان الکتب ص ۳۲-۶۳۱)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

صائم چشتی سنی بن کر شیعوں کے مسلک کی ترجمانی کر رہا ہے۔ (میزان الکتب ص ۶۳۹)

معلوم ہو گیا کہ صائم چشتی پکا ٹھکا رافضی ہے اس کتاب میزان الکتب پر مندرجہ ذیل بریلوی اکابر کی تصدیقات ہیں:

(۱) سید باقر علی شاہ صاحب کیلیانوالہ شریف

(۲) مولوی عبدالتواب صدیقی اچھروی

(۳) مولوی منظور احمد خطیب دربار شریف

اب دیکھیے اتنے سارے حضرات صائم چشتی کو شیعہ قرار دے رہے ہیں۔ اب شیعوں کے بارے میں فاضل بریلوی کا فتویٰ سنیے:

رافضیوں، ناجیوں اور خارجیوں کا کافر کہنا واجب ہے۔ (فہارس فتاوی رضویہ ص ۳۶۰)

روافض زمانہ صرف تبرائی نہیں بلکہ ضروریات دین کے منکر ہیں۔ بہت سے عقائد کفریہ کے علاوہ روافض زمانہ میں دو صریح کفر پائے جاتے ہیں۔

(فہارس فتاوی رضویہ ص ۳۶۱)

اب دیکھیے بقول مولوی احمد رضا خان بریلوی یہ صائم چشتی صاحب رافضی اور پرلے

درجے کے کافر ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے انہیں بزرگ و مقتدا و پیشوا اور لائق احترام مانا ہے ان پر بھی دو وجوہ سے کفر لازم آتا ہے۔

فاضل بریلوی کہتے ہیں:

کافر کو کافر نہ کہنے والا اور اس کے کفر و عذاب میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔

(فہارس فتاوی رضویہ ص ۳۶۱ و تلخیص فتاوی رضویہ ۳۱۴)

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ بریلوی مسلک میں جس پر فتویٰ کفر لگایا جائے اس کی تعظیم و تکریم کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے اس کے ثبوت پر یہ دلیل دیکھیے:

سوال:

کیا فرماتے ہیں علما کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کوئی امام یا خطیب کسی بدمذہب کو سید صاحب کہے اور اس کی تعظیم کرے یا وہ امام یا خطیب پڑھا رہا ہے اور وہ بدمذہب پیچھے آ کر بیٹھ جائے اور وہ امام یا خطیب ان کو کہے کہ آپ سید صاحب ہیں آپ آگے تشریف لائیں اور تعظیماً ان کو آگے بٹھائے تو قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کا کیا حکم ہے وضاحت فرمائیں شکریہ

سائل کاشف اقبال مدنی

الجواب:

بشرط صحت صورت مسئول عنہا کافر بدمذہب فاسق ظالم ہیں ان کے ساتھ مقاطعہ بائیکاٹ واجب ہے۔ الخ

کتبہ فقیر ابوصالح محمد بخش قادری رضوی جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۵۶ تا ۵۹)

ویسے تو یہ فتویٰ لیاہی احمد سعید کاظمی صاحب کے متعلق گیا تھا وہ اس طرح کہ بریلوی حضرات لکھتے ہیں کہ:

آپ (احمد سعید کاظمی) کے درس حدیث میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری بھی آ کر بیٹھتے

بعض اوقات درس جاری ہوتا وہ آ کر پیچھے طلبا کے ساتھ بیٹھ جاتے علامہ کاظمی صاحب نے بتایا کہ چونکہ پیچھے طلبا کی جوتیاں ہوتی تھیں اس لیے مجھے ندامت ہوتی اور میں نے کہا کہ آپ سید ہیں اور عالم بھی اس لیے آپ یہ زیادتی نہ کریں اور آگے تشریف لائیں۔ ان دونوں حضرات کی سیاسی سوچ بھی مختلف تھی اور مسلکی اختلاف بھی تھا سید عطاء اللہ شاہ بخاری احراری تھے اور پاکستان کے مخالفوں میں شمار ہوتے تھے (یہ بات محل نظر ہے۔ از۔ قادری) جبکہ علامہ کاظمی مسلم لیگ کے صوبائی کونسلر تھے۔
(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۵۴)

یہ فتویٰ ادھر سے بھی کاظمی صاحب پر لگتا ہے اور ادھر سے بھی۔

لگے ہاتھوں ہم پیر قمر الدین سیالوی پر بھی جامعہ رضویہ فیصل آباد کا فتویٰ چسپاں کرتے جائیں کیونکہ ان کے حالات زندگی میں ہے:

ایک دفعہ ایک سید صاحب جو اعتقاداً شیعہ تھے اور دق کے مرض میں مبتلا تھے خود کمانے سے مکمل طور پر معذور تھے اور گھر میں دوسرا کوئی شخص بھی اس بوجھ کو اٹھانے کے قابل نہیں تھا ان کا ایک چھوٹا بچہ اور بڑی بچیاں بھی تھیں اپنے مسلک کے لیڈر اور سادات کے پاس جا کر اپنی حالت زار عرض کی اور اپنی نسبت اور ہم عقیدگی کا واسطہ بھی دیا مگر کسی نے ان کی حالت زار کو درخور اعتناء نہ سمجھا۔ ناچار سیال شریف حاضر ہوئے اور اپنی لاچاری بھی بتائی اور ساتھ ہی اعتقادی تفاوت و تخالف بھی آپ نے محض ان کی نسبتی قرابت کو مدنظر رکھتے ہوئے عرصہ دراز تک ان کی بیماری خوراک اور اہل خانہ کا بوجھ برداشت کیا اور علیحدہ رہائشی مکان مہیا کیا۔ بندہ نے ایک دفعہ دیکھا کہ ان کا چھوٹا بچہ حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ضروری اشیا مہیا کرنے کا مطالبہ کیا تو آپ نے فوراً سب چیزیں مہیا کر دیں اور اپنے دونوں ہاتھ اس بچے کے قدموں پر رکھ کر کہا شاہ جی مجھ سے راضی تو ہو ناراض تو نہیں۔ (ضیائے حرم کا شیخ الاسلام کا نمبر ص ۷۳)

القصہ علامہ نجفی کے مصدقین و معترضین دونوں ہی تحریر و تعظیم انہی کر کے خود کافر بنا ظاہر ہے۔

اب دوسری طرف آئیے جو عدم ایمان کے قائل یا ایمان ابی طالب کے منکر ہیں بریلویوں میں فاضل بریلوی کا یہی نظریہ ہے جو کہ فتاویٰ رضویہ میں یوں درج ہے:

فصل اول: آیات قرآنیہ جن سے ابوطالب کا مسلمان نہ ہونا ثابت
فصل دوم: احادیث صریحہ جن سے ابوطالب کا عدم اسلام ثابت
فصل سوم: اقوال ائمہ کرام و علماء اعلام جن سے کفر ابی طالب ثابت
فصل چہارم: علما کی تصریحات کہ در بارہ ابوطالب قول تکفیر ہی حق و صحیح ہے
فصل پنجم: علما کی تصریحات کہ کفر ابی طالب پر اجماع اہل سنت ہے
فصل ششم: علما کی تصریحیں کہ اسلام ابوطالب ماننا روافض کا مذہب ہے
(ملخصاً فتاویٰ رضویہ ص ۶۶۳)

یعنی یہ بات ثابت ہو گئی کہ ابوطالب کو فاضل بریلوی کافر کہتے ہیں اور یہ بات بھی یقینی ہے کہ ابوطالب ضروریات دین کے منکر تھے۔

جب ضروریات دین کے منکر تھے تو فتویٰ بھی فاضل بریلوی سے خود ہی سن لیجیے کہ ضروریات دین کا منکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو اور ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔
(فتاویٰ افریقہ ص ۱۱۹)

بقول فاضل بریلوی ابوطالب کو کافر نہ کہنے والے کو کافر کہنا پڑے گا مگر فاضل بریلوی نے ایمان ابی طالب کے قائل کو کافر تو نہ کہا بلکہ اس کے پیچھے نماز بھی پڑھ لی۔

دیکھیے ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم ص ۱۰۲، ۱۰۳ فرماتے ہیں:

میں ایک جمعہ میں خطیب کے قریب تھا اس نے خطبہ میں پڑھا:
وارض عن اعمام نبیک لاسیما حمزۃ والعباس وابی
طالب

یہ بدعت تازہ ایجاد ہوئی تھی اور پہلی بار کی حاضری میں نہ تھی اور پھر یہ بدعت جناب حکومت سے تھی اسے سنتے ہی فوراً میری زبان سے بلند آواز میں نکلا اللھم ہذا منکر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من رای منکم منکرا فلیغیرہ (الحدیث) فقیر بتوفیق رب کریم یہ احکم حکم بروجہ اوسط بجالایا مولی تعالی کی رحمت کہ کسی کو تعرض کی جرات نہ ہوئی۔ فرضوں کے بعد ایک اعرابی نے میری طرف متوجہ ہو کر روایت الخ۔

(ایمان ابی طالب۔ ج ۱ ص ۹۳)

فاضل بریلوی نے اسے کافر بھی نہ کہا اور اس کے پیچھے نماز پڑھی اور پھر اپنی کتاب جو وہیں تیار کی حسام الحرمین اس میں ان علما کی تعریف بھی کر دی کہ:

سلام ہماری طرف سے اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہمارے سرداروں امن والے شہر مکہ معظمہ کے عالموں ہمارے پیشوا اول سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر۔ (حسام الحرمین، ص ۹)

حالانکہ خود ہی یہ فرماتے ہیں کہ کافر کو کافر نہ کہنے والا اور اس کے کفر و عذاب میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔ (فتاوی رضویہ ص ۳۹۱، تخلیص فتاوی رضویہ ۲۱۴)

تو اب فاضل بریلوی بدقسمتی سے گیا۔

مگر فاضل بریلوی صاحب کی یہ بھی بدقسمتی ہے کہ اکیلا نہیں جاتا ساری ذریت بریلویت کو ساتھ لے کر جاتا ہے وہ اس طرح کہ تین بڑی معتمد کتب بریلویہ میں لکھا ہے:

الصوارم الہندیہ، ص ۱۳۸

فتاوی صدر الافاضل، ص ۱۳۲

انوار شریعت، ج ۱ ص ۱۳۰

کہ جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔

تو اس طرح فاضل بریلوی خود کافر ٹھہرا تھا جو بریلوی اس کے ساتھ ہوا وہ بھی کافر اور جو اس کے مخالف ہو وہ بھی کافر۔

واہ کیا مسلک ہے۔ خدا دشمن کو بھی اس مسلک سے بچائے۔

لگے ہاتھوں ایک مسئلہ اور بھی عرض کرتے جائیں۔

بریلوی حضرات نے جس کو امام المناظرین مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتہ کے القاب و آداب سے نوازا ہے وہ لکھتے ہیں:

آیت تقلبک فی الساجدین سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ دادوں کے ایمان پر استدلال پکڑنا یہ رافضیوں کا ہی کام ہے۔ (کاشف کید الثعلب، ص ۱۰۱)

مگر آپ کو یہ جان کر حیرانی ہوگی کہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں کہ:

حضور کے آباء اجداد و امہات حضرت عبد اللہ و آمنہ سے حضرت آدم و حوا تک مذہب ارجح میں سب اہل اسلام و توحید ہیں۔ قال اللہ تعالی الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین۔ (تلخیص فتاوی رضویہ، ص ۲۷۲)

اب معلوم ہو گیا کہ واقعتاً فاضل بریلوی رافضی و شیعہ ہی ہے۔

مفتی حنیف قریشی صاحب اپنی کتاب "آزرہ کون تھا" جو بھی علمائی مسدد بھی ہے میں یہ آیت دلیل نمبر ایک بنا کر پیش کرتے ہیں اور لکھتے ہیں:

اس آیت کریمہ میں سجدہ کرنے والوں میں "دورہ" سے مراد یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مومنین کی پشتوں سے مومنات کے رحموں میں منتقل ہوتا ہے۔ (آزرہ کون تھا، ص ۱۲)

مولوی فیض احمد اویسی نے بھی اس آیت کو اپنی کتاب ابوین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفحہ ۲۲ پر دلیل بنایا ہے اور مولوی محمد علی نقشبندی نے بھی اسی آیت کو اپنی کتاب نور العینین فی ایمان آبائی سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۱۹۱ پر دلیل بنایا ہے۔

تو معلوم ہو گیا کہ یہ سارے رافضی ہیں بشمول فاضل بریلوی کے اب جب یہ رافضی ہیں اور ان کے متعلقین و منتسبین بھی انہیں کے ساتھ ہوں گے تو پھر روافض کے خلاف جو کفر کا فتوی ہے کیا ان پر نہیں آئے گا جو آپ پڑھ چکے ہیں اسی مضمون میں۔

اعاذنا اللہ والمسلمین من ہذہ الخرافات والقدا ایام الخرافات اعنی بہ مولوی احمد رضا خان۔

دست و گریباں

مسئلہ پانزدہم

(بریلوی ٹولہ گوہرشاہی)

مؤلف: مناظر اہلسنت مولانا ابوایوب قادری

بریلوی ٹولہ گوہر شاہی

بریلوی حضرات کا ایک طبقہ ہے جسے گوہر شاہی کہتے ہیں۔ انہوں نے تصوف کی آڑ میں لوگوں کو بدعات اور رسم و رواج کا پابند اور خوگر بنانے کی ٹھانی ہوئی ہے۔ یہ طبقہ شاید مال اکٹھا کرنے میں حد سے تجاوز کر گیا اب دیگر بریلویوں نے حسد کی بنیاد پر ان پر کفر کے فتوے داغنے شروع کر دیے۔ حالانکہ ان کا صاف اعلان ہے کہ:

توبہ نامہ میں گوہر شاہی نے لکھا ہے کہ الحمد للہ میرے عقائد وہی ہیں جو اعلیٰ حضرت احمد رضا خان، شیخ محقق دہلوی اور امام ربانی (علیہم الرحمہ) جیسے اکابرین کے ہیں۔ اور میرا مشن بھی انہی حضرات کے عقائد و نظریات اور اعمال کی ترویج و اشاعت ہے۔ (خطرہ کا الارم، ص ۴۷)

بریلوی پندرہ روزہ رسالہ ندائے اہلسنت لاہور کہتا ہے:

انجمن سرفروشان کا مذہب اہلسنت اور مسلک مسلک اعلیٰ حضرت قرار دیا گیا ہے۔ (خطرہ کا الارم، ص ۴۱)

ان سب اعلانات کو مولوی ابو داؤد محمد صادق یوں رد کرتے ہیں کہ:

چونکہ از راہ تقیہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی بڑی عقیدت و نسبت کا اظہار کرتا ہے۔ (خطرہ کا الارم، ص ۴۱)

مگر ہم سب سمجھتے ہیں کہ مولوی روڈے ابو داؤد محمد صادق صاحب ہر ایک کے پیچھے لٹھ لیے پھرتے ہیں انہوں نے کسی کو بھی معاف نہیں کیا چاہے ڈاکٹر طاہر القادری ہو چاہے دعوت اسلامی ہو چاہے یہی حضرات ہوں یا شاید کوئی کہے کہ جو آپ نے باتیں نقل کی ہیں کہ یہ لوگ بریلوی ہیں یہ مولوی روڈے کی بات نہیں بلکہ وہ تو کہتے ہیں۔

فتاویٰ مبارکہ

جمعیت اشاعت اہلسنت نور محمد کاغذی بازار کراچی نے بعنوان "سنیو ایک اور نئے

گمراہ ٹولے سے ہوشیار" بڑے سائز کا ایک اشتہار شائع کیا ہے جس میں ملک بھر کے مدارس اہلسنت کے فتاویٰ مبارکہ کی روشنی میں بانی فرقہ گوہریہ کے متعلق یہ حکم لکھا گیا ہے کہ سنی مسلمانوں کا ایک شخص (اور اس کے پیروکاروں) سے میل جول رکھنا ہلاکت اور ایمان کی بربادی ہے جو نہ صرف ناجائز بلکہ بہت بڑا جرم ہے۔ مسلمانوں کو اس گمراہ ٹولے کی صحبت فاسدہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنی چاہیے۔ سنی بریلوی مساجد کی انتظامیہ کو چاہیے کہ ان کا مکمل بائیکاٹ کرے انہیں اپنی مساجد سے دور رکھے اور ان کے قدم نہ جمنے دے۔ اس گمراہ کن ٹولے کے خلاف علما کرام نے جو فتاویٰ صادر کیے ہیں تمام کی اصل کاپیاں موجود ہیں اور جن مدارس اہلسنت کے علما کرام و مفتیان عظام نے فتاویٰ لکھے ہیں ان مدارس کے اسما مندرجہ ذیل ہیں:

دار العلوم امجدیہ کراچی، دار العلوم حامدیہ کراچی، دار العلوم قادریہ سبحانیہ کراچی، دار العلوم نعیمیہ کراچی، دار العلوم احسن البرکات حیدر آباد، جامعہ غوثیہ سکھر، جامعہ غوثیہ مظہر الاسلام فتح پور گجرات، دار العلوم غوثیہ رضوی اوگی ہزارہ، جامعہ رضویہ قمر المدارس گوجرانوالہ، جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ، مدرسہ عربیہ اسلامیہ نور المدارس بہاولپور، جامعہ غوثیہ اسلامیہ اویسیہ اوچ شریف، مدرسہ سرور دار العلوم نواب شاہ، مدرسہ عربیہ حامدیہ خانیوال، مدرسہ انوار المصطفیٰ شجاع آباد، دار العلوم تعلیم الاسلام جہلم، مدرسہ نظامیہ بنوں، جامعہ صدیقیہ مہریہ ملتان شریف، جامعہ حنفیہ نظامیہ فیصل آباد، دار العلوم اسلامیہ حنفیہ جالندھر، مرکزی جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

(خطرہ کا الارم، ص ۴۸، ۴۹)

تو معلوم ہوا کہ بریلویوں کے کئی حضرات کی رائے ہیں۔

تو ہم جواباً عرض کرتے ہیں سنیوں کو بھی تو کئی حضرات نے گمراہ و مرتد تک لکھ دیا گیا وہ بریلوی نہیں ان کی پشت پر بریلویت کا ہاتھ ہے۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ ہم مولوی

ابوداؤد محمد صادق صاحب سے پوچھتے ہیں ان کو بریلویت سے نکالنے کی وجہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

دنیا جانتی ہے کہ اعلیٰ حضرت نے بارگاہ رسالت میں ادنیٰ سی توہین کرنے والوں پر بھی شدید گرفت فرمائی اور فتویٰ صادر فرمایا لیکن اعلیٰ حضرت کے مشن کو اپنا مشن کہنے والے گوہر شاہی خود انبیا کرام اور اولیا عظام کی توہین کا مرتکب ہو رہا ہے۔

(خطرہ کا الارم ص ۲۷)

ہم اس مولوی صاحب کو عرض کرتے ہیں اگر یہی وجہ ہے تو یہ مولوی احمد رضا خان سے لے کر سب بریلویوں میں پائی جاتی ہے۔ مولوی احمد رضا خان نے جو انبیا کرام کی توہین و گستاخی کی ہے وہ آپ حضرات نے ملاحظہ کرنی ہے جو ذیل میں کتب کی فہرست ہم لکھ دیتے ہیں ان کو ملاحظہ فرمائیں۔

(۱)۔ مطالعہ بریلویت

(۲)۔ ہدیہ بریلویت

(۳)۔ دست و گریباں

(۴)۔ رضاخانی مذہب

(۵)۔ فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ

(۶)۔ رضاخانیت پر چار حرف

ہم صرف دو عدد ذکر کرتے ہیں۔

مولوی احمد رضا خان صاحب نبی پاک علیہ السلام کی شان میں لکھتے لکھتے یوں کہتے ہیں:

عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش ص ۶۲ حصہ اول)

یعنی وہ عزت جو آپ کو ذلت کے بعد ملی اس پر لاکھوں سلام ہوں۔

(تمام شروحات جو حدائق بخشش کی لکھی گئی ہیں وہ اس مطلب کی شاہد ہیں)

حالانکہ تمام عزتیں تو خدا تعالیٰ نے اپنے پیاروں کے لیے رکھی ہیں۔

دوسری مثال فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

روئے یوسف سے فزوں تر حسن روئے شاہ ہے

(حدائق بخشش ص ۶۳ حصہ سوم)

یعنی یوسف علیہ السلام سے حسین چہرہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا ہے اور آگے ساتھ وجہ بھی لکھی ہے کہ آئینہ کی پشت آئینہ کے اگلی طرف جیسی نہیں ہوتی۔ یعنی یوسف علیہ السلام آئینہ کی پشت میں اور شیخ رحمہ اللہ علیہ آئینہ کی سیدھی طرف ہیں۔

تو غیرہ مولوی ابوداؤد صاحب جرائم کو مشہور کریں۔ ان جرائم کی وجہ سے گوہر شاہیوں کو بریلویت سے خارج نہ کرو ورنہ بریلویت ہی ختم ہو جائے گی۔

جب وہ خود کہہ رہا ہے کہ میرا مسلک بریلوی ہے تو اس کے قول کو یوں نہیں مانتے۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہلا شققت قلبہ کی بات ہم بھی کہتے ہیں آپ اس کا دل چیر کے دیکھ لیجئے کہ وہ اپنی بات میں سچا ہے یا نہیں۔

بہر حال یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ یہ ٹولہ بریلوی مسلک کا علمبردار ہے۔ ہمارے شہر میں کئی جلسے گوہر شاہیوں کے ہوتے ہیں جن کے اشتہار ہم نے بعض لوگوں کو دکھائے کہ اس پر بریلوی مسلک کے بہت بڑے مناظر سعید احمد اسعد صاحب تشریف لا کر بیان کرتے ہیں۔ تو پھر ہم کیسے مانیں کہ یہ بریلوی نہیں ہیں اور یہ بھی مزے کی بات ہے کہ جشن میلاد شریف کے جلوس میں زیادہ تعداد انہی کی ہوتی ہے۔ اب سوچ لیں بریلوی کو ان کو خارج کرنا ہے یا نہیں؟

اب آیئے کہ بریلویوں نے اپنے اس بریلوی ٹولہ کے عقائد و نظریات سے نقاب کشائی جو کی ہے وہ ملاحظہ فرمایئے۔

مولوی ابوداؤد محمد صادق المعروف مولوی روڑا لکھتے ہیں:

فرقہ گوہریہ کے سرکردہ ریاض احمد گوہر شاہی ہیں جو انجمن سرفروشان اسلام کے بانی و رہنما ہیں۔ ان کا دعویٰ اور بعد یہ ہے کہ ان صاحب کو نہ تو علما کرام کی صحبت میسر آئی اور نہ ہی مشائخ طریقت کی تربیت نصیب ہوئی یعنی ریاض احمد گوہر شاہی نہ تو

کسی سنی مدرسہ سے فارغ التحصیل عالم دین ہیں اور نہ ہی کسی سلسلہ بیعت میں منسلک ہیں۔ غیر مقلدین وہابیوں کی طرح ان کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرید ہیں اس لیے ان کے سلسلہ گوہریہ کا "باطن" پر سارا دارومدار ہے۔ یہ خود اور ان کے والد فضل حسین صاحب بغیر کسی دلیل وثبوت کے جو چاہیں باطنی انکشافات فرماتے ہیں تاکہ کسی کے دلیل وثبوت طلب کرنے کی بھی گنجائش نہ رہے اور بے علم وغالی عقیدت مندوں کی وابستگی میں کوئی فرق نہ آئے۔ فرقہ گوہریہ ذکر لسانی کے علاوہ بالخصوص باطنی ذکر و دل پر نقش "اللہ" جمانے کا دعویدار ہے لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ جن کا دل ذکر الٰہی اور نقش اللہ سے منور ہو جائے تو ان کے عقائد ومعمولات اور اقوال و نظریات پر بھی نورانی پرتو نظر آنا چاہیے اور گفتار و کردار شریعت الٰہی وسنت نبوی کا نمونہ ہونا چاہیے۔ شان الوہیت وشان رسالت وولایت کا ادب بطور خاص ان کو ملحوظ ہونا چاہیے جبکہ یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے کہ گوہر شاہی شریعت کا رنگ ڈھنگ ہی کچھ اور ہے۔

سنی بھائیو خبردار ہوشیار احتیاط

شان الوہیت کے خلاف عقیدہ باطلہ سے ناواقف عوام وعلماء اہلسنت کی آگاہی اور خود انجمن سرفروشان اسلام کے متعلقین کی خیرخواہی واصلاح کے طور پر چند چیزیں قابل توجہ ہیں۔

انجمن سرفروشان اسلام کے ترجمان رسالہ صدائے سرفروش اگست ۱۹۹۱ء نے ریاض گوہر شاہی کے ابا جی بابا فضل حسین صاحب نے نقل کیا ہے کہ تقسیم ہند کے موقع پر گوہر شاہی نے ایک رات اچانک مجھے سوتے سے اٹھایا اور کہا "ابا ابا" اٹھو دیکھو یہ آوازیں آرہی ہیں۔ میں نے غور کیا تو واقعی آوازیں آرہی تھیں کوئی کہہ رہا تھا کہ میاں آجاؤ ولی اللہ یہاں دعا کے لیے جمع ہیں آوازیں سن کر میں (فضل

حسین) فوراً اٹھا اور شاہ صاحب کو ساتھ لے کر آواز کی سمت چل دیا۔ چنانچہ ہم محبوب الٰہی کے دربار پہنچ گئے وہاں بہت سے بزرگ اللہ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کر رہے تھے خواجہ حسن نظامی بھی ان بزرگوں کی دعا میں شامل تھے اتنے میں ایک بزرگ کھڑے ہوئے اور کہا دیکھو یہ سب بزرگ اللہ کے حضور دعا کر رہے ہیں کہ یا اللہ مسلمانوں پر رحم کر یا اللہ مسلمانوں پر رحم کر یہ قتل وغارت بند کرا۔ لیکن غیبی آواز ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ مسلمانوں کو میں نے بہت ڈھیل دی بہت آزمایا ہے انہیں سزا بھی دی ہے لیکن یہ نہیں مانتے اور کہتا ہوں میں جتلا رہے اللہ ہی کہہ رہا ہے کہ اب میں بھی مجبور ہوں بے قابو ہوں۔

(العاقب ص ۳۸، ۳۹ / اپریل ۲۰۱۱ء)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

مولوی اللہ داد صاحب گوہر شاہی کے متعلق کہتے ہیں اس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا ہے کہ معاذ اللہ شیطان بصورت علیہ آپ کی صورت میں آیا کہ سانولے رنگ کا آدمی سر سے پاؤں تک میرے سامنے موجود ہے گلے میں ایک تختی پڑی ہوئی ہے جن پر بغیر زیر وزبر کے محمد لکھا ہوا ہے۔ آواز آتی ہے یہی رسول اللہ ہیں۔ (روحانی سفر ص ۲۱ / العاقب ص ۵۳ / اپریل ۲۰۱۱ء)

سیدنا آدم علیہ السلام کی توہین

آدم علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ

آپ نفس کی شرارت سے اپنی وراثت یعنی جنت سے نکال کر عالم ناسوت میں پھینکے گئے ایک دن عرش وکرسی کا کشف ہوا جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تھا کشف کا مطلب تھا کہ آدم علیہ السلام اس کو وسیلہ بنائیں تاکہ نفس کی اصلاح ومعافی ہو۔ آپ نے جب اسم محمد اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ لکھا دیکھا تو خیال ہوا کہ یہ محمد کون ہیں؟ جواب آیا تمہاری اولاد میں ہوں گے نفس نے اکسایا تیری اولاد سے

ہو کر تجھ سے بڑھ جائیں گے یہ بے انصافی ہے اس خیال کے بعد آپ کو دوبارہ سزا دی گئی۔ (کتاب روشناس ص ۹ / مینارہ نور ص ۱۱)

اللہ کے معصوم پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام کے لیے نفس کی شرارت، نفس کی اصلاح، بھٹکے گئے، یہ بے انصافی ہے اور آپ کو دوبارہ سزا دی گئی کے الفاظ کیا شان نبوت کے شایان شان ہیں ہرگز نہیں لہٰذا ایسی گستاخیوں کا مرتکب صحیح العقیدہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی گستاخی

موسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ

بیت المقدس سے دو میل دور موسیٰ علیہ السلام کا مزار ہے یہودی مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے ہیں حتی کہ وہ مزار فحاشی کا اڈہ بن گیا جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی بت خانہ رہ گیا۔ (مینارہ نور ص ۶۴)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا اور گوہر شاہی اس کو فحاشی کا اڈہ اور خالی بت خانہ قرار دیا۔ العیاذ باللہ

سیدنا خضر علیہ السلام کی توہین

خضر علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ

وہ اور دیگر اولیاء ولایت کے باوجود بھی بدعتوں میں مبتلا تھے جیسا کہ خضر علیہ السلام کے بچے کو قتل کرنا ولایت بدعت سے مبرا نہیں۔ (روحانی سفر ص ۳۶،۳۵)

(العاقب. ص ۵۵،۵۴ / اپریل ۲۰۱۱ء)

تفضیل ولی

نبی دیدار الٰہی کو ترستے آئے اور یہ (اولیاء امت محمدی) دیدار میں رہتے ہیں ولی نبی کا نعم البدل ہے۔ (مینارہ نور ص ۳۹، ۴۰ بحوالہ العاقب ص ۵۵)

نٹ بازی سے خدا کی یاد آتی ہے

بھنگ چرس پینے سے سب خیالات کافور ہو جاتے ہیں اور سب اللہ ہی یاد رہتا ہے۔
(روحانی سفر ص ۳۳ بحوالہ العاقب)

مرزائی مسلمان

کچھ مسلمان شیخ سنعان اور کچھ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں۔
(روشناس ص ۱۰ بحوالہ العاقب)

جعلی آیت

قرآن پاک میں بار بار آیا ہے جو عقل و نقال (مینارہ نور ص ۲۹ بحوالہ العاقب)
آخر میں مولوی ابوداؤد صاحب لکھتے ہیں:

اس (دل والی) علامت والے سرخ سٹیکروں، بینوں، اشتہارات اور جھنڈوں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں یہاں دل میں لکھا اللہ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور اپنے دجل و فریب پر پردہ ڈالنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ (العاقب لاہور ص ۵۹، اپریل ۲۰۱۱ء)

اپنے بریلوی اولیا، مولوی ابوداؤد صادق نے کفر کے فتوے بھی دیے ہیں، ملاحظہ فرمائیں: جو ایسے کو کافر نہ جانے یا اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ——— اور گوہر شاہی کے جن دیگر عقائد باطلہ کی نشاندہی کی گئی ہے ان سب سے بھی توبہ کا اعلان کیا جائے ورنہ ان کے جھوٹ اور کفر و گمراہی میں کیا شک ہے۔ (خطرہ کا الارم ص ۲۱)

واقعی گوہر شاہی لٹریچر توہین و گستاخی کفر و ضلالت اور مذہب اہلسنت کے خلاف پر مشتمل ہے۔ (خطرہ کا الارم ص ۲۰)

اب ظاہر ہے، بریلوی حضرات میں سے کئی ان کو کافر نہیں کہتے بلکہ کئی متفرین انہیں مسلمان سمجھتے ہیں

دست و گریبان

مسئلہ شانزدہم

(دعوت اسلامی اور بریلویت)

مؤلف: مناظر اہلسنت مولانا ابو ایوب قادری

دعوت اسلامی اور بریلویت

قارئین گرامی قدر!

ہم اس داستان کو جتنا کھولتے جائیں یہ طویل ہی ہوتی جا رہی ہے کیونکہ اس فرقہ بریلویت میں کئی فرقیاں بنی ہوئی ہیں۔ اور تکفیر بریلویت کا ہر طرف بازار گرم ہے اس لیے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اختصار سے آپ کو یہ افسوسناک داستان سنائیں۔

فرقہ دعوت اسلامی کی بنیاد محض اس لیے رکھی گئی کہ اہل سنت دیوبند والوں کی تبلیغی جماعت امت مسلمہ میں سنت کو رائج کر رہی ہے جبکہ ہماری بدعات کو رواج دینے کے لیے بھی تو کوئی جماعت آنی چاہیے انہوں نے مل جل کر ایک مداری کو تلاش کیا جس کا نام محمد الیاس قادری ہے آپ اگر انٹرنیٹ پر یا مدنی چینل پر اسے دیکھیں اور اس کی عادات کا جائزہ لیں تو آپ یقیناً ہم سے اتفاق کریں گے کہ وہ اقتصاد مداری ہی ہے۔

خیر یہ قرعہ الیاس قادری صاحب کے نام سے نکلا۔ یوں انہوں نے بدعات کو رواج دینے کے لیے اپنی کاوش و کوشش کو تیز کر دیا۔

مولوی خوشتر نورانی بریلوی لکھتے ہیں:

تبلیغی جماعت کی مذکورہ جھلکیوں کو علما اہل سنت کی جانب سے تحریری اور زبانی طور پر عوام کے سامنے واشگاف کرنے کے باوجود سچائی یہ ہے کہ اس تحریک کو روکا نہ جا سکا۔ اس جماعت کے اثرات سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے اور انہیں اپنے موروثی عقائد و معمولات پر قائم رکھنے کے لیے آخر کار قائد اہل سنت حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے ذہن میں اسی طرز کی ایک دعوتی و تبلیغی تحریک کی تشکیل کا خیال آیا ہے۔ (جام نور، ص ۳، مئی ۲۰۱۰ء)

تو ارشد القادری صاحب نے جماعت تو بنا دی مگر ان بے چاروں کا بریلویوں نے جو حال کیا اگر وہ زندہ ہوتا تو اس دکھ سے مر ہی جاتا۔

اس دعوت اسلامی کے خلاف بریلویوں نے خوب یلغار کی ہم اس میں سے چند ایک اقتباسات آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

انڈیا سے ایک کتاب چھپی جس کا نام "ابلیس کا رقص" ہے اس کے متعلق بریلوی مسلک کا بہت بڑا امام حسن علی رضوی لکھتا ہے:

دیار علم و فضل مرکز اہل سنت بریلی شریف سے بکثرت علما اہل سنت کی تائید و تصدیق سے "ابلیس کا رقص" نامی طویل و ضخیم کتاب بھی چھپ چکی ہے۔

(ماہنامہ رضائے مصطفی، ص ۲۳، اکتوبر ۲۰۰۹ء)

اسی کتاب پر مفتی سید کفیل احمد شاہ صاحب کی بھی تقریظ ہے جو کہ مرکزی دار الافتا بریلی شریف کے مفتی ہیں۔

وہ لکھتے ہیں:

اس کتاب جو بنام "ابلیس کا رقص" ہے کو جستہ جستہ عدیم الفرصت ہونے کے سبب دیکھا بحمدہ تعالیٰ اسلامی پہلو بے شمار نظر آئے قومی، ملی، سماجی طور پر انمول اور بیش قیمت معلوم ہوئی حق تو حق ہی ہے جو ہمیشہ سربلند رہے اس میں کوئی کلام نہیں کہ حق کی ہی سربلندی رہی اور انشاء اللہ الرحمٰن رہے گی۔

شہر بریلی شریف میں سوالات و جوابات کے پروگرام میں پیرو مرشد اعلیٰ حضرت جانشین مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ اختر رضا خان صاحب ازہری مدظلہ النورانی سے سوال کیا گیا تو حضرت نے برجستہ فرمایا کہ باجا زوگنڈا ہے جسے فقیر نے بھی خود سنا لہٰذا اس کے جواز کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ وہیں ایک صاحب نے دعوت اسلامی تحریک کے تعلق سے پوچھا کہ وہ جماعت کیسی ہے اس کے پروگرام میں شرکت کرنا کیسا ہے تو فرمایا کہ اس جماعت کے بہت سے طریقے کار ایسے ہیں جو اہل سنت کے خلاف ہیں۔ مسلمان ان سے بچیں تو بہتر ہے کہ اس میں مفسدات موجود ہیں تب ہی تو بچنے کا حکم صادر فرما رہے ہیں۔ پھر دعوت اسلامی والوں کے نزدیک وہ بھی حلال و

جائز ہو گیا جس کے حرام ہونا پر دلائل سے کتابیں مالا مال ہیں۔ جیسا کہ شاہد ین نے بیان کیا کہ مساجد میں، گلیوں، چوراہوں پر جشن ہیں جہاں ال کے الیاس قادری کی ویڈیو، سی ڈی دکھاتے اور اسے جائز اور مذہب وملت کی صحیح خدمت وتبلیغ جانتے ہیں۔ جسے قانون شریعت نے حرام وناجائز فرمایا وہ اسے جائز جان رہے ہیں۔

تو بحکم فقہائے کرام وہ ضرور خارج از اسلام ہوئے کہ حلال اور حرام کو حلال جاننا شرعا کفر ہے۔ اس تحریک کا فریب رفتہ رفتہ عوام الناس کی عدالت میں آرہا ہے مسلمان خود ان کی ان حرکات قبیحہ سے مطلع ہو کر متنفر ہو رہے ہیں۔ بایں سبب الحاج حسن سعید صاحب نے اپنی تالیفات کے ذریعے ان کے نقاب پوش چہرے کو (جس میں عیاری، مکاری، دغا فریب کے علاوہ اور کچھ نہیں) انجمن تحفظ ایمان کے بینر تلے ہمیشہ بے نقاب کرنے کی کوشش کی ہے اور ان کو اس میدان میں خصوصی طور پر از حد زائد کامیابیاں ملیں۔ یہ اس کی حقانیت ہی تو ہے کہ اب دعوت اسلامی سسک رہی ہے اور زوال کے بہت قریب ہے اس کتاب میں جو چند معروضات ہیں اسے علما کرام مفتیان عظام وائمہ حضرات اپنی ذات کی طرف منسوب کر کے ایک مخصوص مذکریں بلکہ وہ اسے پڑھ کر اپنی اپنی ذمہ داریوں کو قبول کرتے ہوئے فرائض منصبی کو انجام تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

سید خلیل احمد غفرلہ

(ابلیس کا رقص ص ۱۷،۱۶)

اپنے علمائی مصدقہ یعنی پاک وہند کے علمائی مصدقہ کتاب میں دعوت اسلامی کا تعارف یوں لکھا ہے کہ ایک لڑکی نے الیاس قادری کو لکھے ایک خط میں اپنا واقعہ اس طرح بیان کیا کہ ہمارے گھر ٹی وی نہیں تھا۔ ابو دعوت اسلامی سے متاثر تھے۔ دیدار عطار کی سی ڈی آنے کے بعد ابو ٹی وی خرید لائے اب ہم دیدار عطار کے علاوہ ملکی اور غیر ملکی فلمیں بھی دیکھنے لگے۔ میری بکلی نے ایک دن کیبل والا چینل

لگا دی اس میں بیکس اجنبی کے مناظر کے مزے لوٹنے لگیں گے ایک بار جب میں گھر میں اکیلی تھی وہ چینل آن کر دیا۔ جنسیات کے مختلف مناظر دیکھ کر جنسی خواہش بیدار ہو گئی اور میں آپے سے باہر ہو گئی بے تاب ہو کر گھر سے باہر نکلی ایک نوجوان اپنی کار میں اکیلا جا رہا تھا میں نے اس سے لفٹ مانگی اس نے مجھے بٹھا لیا یہاں تک کہ میں نے اس سے منہ کالا کر لیا میری دوشیزگی زائل ہو گئی یہ دل سوز واقعہ لکھنے کے بعد اس نے لکھا کہ بتایئے عطار صاحب مجرم کون؟ میں یا ٹی وی لانے والے میرے ابو یا آپ خود؟؟ (ابلیس کا رقص ص ۴۳)

یہ دعوت اسلامی کی مہربانیوں میں سے ایک مہربانی ریٹیوں رہی ہے۔ اسی ابلیس کا رقص نامی کتاب میں ہے:

فتوی۔ بانعلق بخفیہ الیاس قادری (تحریر فیضان سنت)

۹۲/۸۶ ء

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان اس شرح متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنے اک مضمون بعنوان "ہم عید کیوں مناتے ہیں" میں تحریر کیا "جیسے جناب کوئی ملک کسی ظالم حکومت کے چنگل سے آزادی پاتا ہے تو ہر سال اسی ماہ کی اسی تاریخ کو اس کی یادگار کے طور پر جشن منایا جاتا ہے۔

یہاں چند امور دریافت طلب ہیں۔

۱۔ زید نے ظالم حکومت کے چنگل کس لیے لکھا ہے؟

۲۔ رمضان المبارک جیسے با عظمت مہینہ کو ظالم حکومت کے چنگل سے تعبیر کرنا کیسا ہے۔ جائز و درست ہے یا نہیں؟

۳۔ اگر جائز و درست نہیں تو اس تحریر کے باعث زید پر کیا حکم ہے؟

سائل

عبدالرؤف محلہ سوتھ بدایوں

الجواب

بعون الملک الوهاب

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عنوان مذکور پر تمثیل مسطور انتہائی قبیح ہے بلکہ کفر صریح کہ اگر ہم کو ذات باری سبحانہ کی طرف منسوب کا ارادہ ہو۔ اور ماہ رمضان کو چنگل سے تشبیہ اور روزہ کو مصیبت و عذاب کا تصور تو یہ کفر صریح ان تقدیرات پر زید ایمان سے خارج اور توبہ و تجدید ایمان و نکاح اس پر لازم ٹھہرے گا۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

قال ابو حفص من نسب اللہ تعالیٰ الی الجور فقد کفر کذا فی الفصول العمادیہ

اسی میں ہے

ولو قال عند مجی رمضان آمد گراں او قال جاء الضیف الثقیل کفر

البتہ اگر طاعات کو نفس پر گرانی کے باعث عذاب کہے تو کفر نہیں اسی میں ہے

ولو قال ہذہ الطاعات جعلہا اللہ عذابا علینا ان تاول ذالک لا یکفر الخ

اس سے ظاہر ہے کہ مذکورہ تمثیل سے اگر یہ ارادہ تشبیہ کا ہو تو ایمان سے خارج ہے دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہونا ضروری۔ اور اگر تشبیہ کا نہ ہو محض تعب نفس سے چھٹکارے کی تعبیر ہو تب بھی یہ تمثیل انتہائی بھونڈی کفر کا اندیشہ پیدا کرنے والی ہے ایسی تمثیل کو سننے سنانے والا گنہگار امام صاحب ہوں یا غیر سب پر توبہ لازم ہے۔

واللہ سبحانہ اعلم کتبه الفقیر محمد ایوب النعیمی غفرله

دار الافتا جامعہ نعیمیہ مرادآباد

مورخہ ۵ جمادی الاول ۱۴۲۵ ہجری

الجواب نمبر ۱: صورت مسئولہ سے ہی ظاہر ہے کہ زید نے رمضان مقدس کے لیے ظالم جملہ استعمال کیا ہے اور ماہ شوال کو ظالم حکومت کے چنگل سے آزادی کا نام دیا ہے **واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب**

نمبر ۲: رمضان جیسے مقدس اور باوقار مہینے کے لیے ظالم حکومت کے چنگل کی تمثیل نہ صرف خلاف واقعی ہے بلکہ یہ سراسر اس ماہ کی توہین اور سوء ادبی ہے جو عند الشرع کفر ہے فتاویٰ عالمگیری میں ہے

ولو قال عند مجی شهر رمضان آں ماہ گراں آمد او قال جاء الضیف الثقیل یکفر واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر ۳: صورت مسئولہ میں زید کلمہ کفر تحریر کرنے کے سبب کافر ہے اس پر لازم ہے کہ بلا تاخیر تجدید ایمان تجدید نکاح تجدید بیعت مع توبہ صحیحہ کرے جب تک زید توبہ و استغفار اور تجدید ایمان و نکاح اور بیعت نہیں کر لیتا تمام مسلمان ان سے ترک تعلق کریں۔ **واللہ اعلم بالصواب۔**

الجواب صحیح — کتبہ محمد یونس رضوی قادری

محمد سلطان عالم — از رضوی دار الافتا محلہ چودھری سرائے تحصیل رودولی

مدرسہ ہذا — ۱۳ر جمادی الاول ۱۴۲۵ ہجری

(الیاس کا قحط، ۱۱۷، ۱۱۸)

چونکہ امیر الیاس قادری رضوی نے فیضان سنت میں عید الفطر کے بیان میں یہ تمثیل بیان کی تھی اس پر بریلوی اکابر علماء نے فتویٰ کفر لگا دیا۔

اب تمام دعوت اسلامی والے چونکہ اس کو پڑھتے اور مانتے ہیں سب اسی فتوے کی زد میں ہیں۔

ایک اور فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں:

۱۔ کیا مسلک اعلیٰ حضرت مسلک اہل سنت و جماعت ہے؟

۲۔ دعوت اسلامی و سنی دعوت اسلامی مسلک برحق مسلک اعلیٰ حضرت کی داعی و مبلغ ہے یا نہیں؟

۳۔ جو مسلک اعلیٰ حضرت کا داعی و مبلغ نہ ہو ان کا اور ان کی تنظیم کا بائیکاٹ کرنا کیسا ہے؟

۴۔ اور ایسی تنظیم جو جلسہ معراج النبی و عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اعراس بزرگان دین اور مذاہب باطلہ کو اپنے جیسا رکھنے کرنے کی اجازت نہ دے اور بلا تفریق مذہب و ملت ہر ایک کی اقتدا میں نماز ادا کرے اور ان کی امامت بھی کرے تو ایسی تنظیم کو تنظیم اہل سنت کہنا کیسا ہے۔

(مستفتی سنی علمائے جماعت گونڈل گجرات)

۷۸۶

الجواب

اللھم ھدایۃ الحق والصواب

۱۔ یقیناً مسلک اعلیٰ حضرت مسلک اہل سنت ہی ہے۔ (ملخصاً از ناقل)

۲۔ دعوت اسلامی و سنی دعوت اسلامی مسلک اعلیٰ حضرت کی داعی و مبلغ نہیں ہیں جیسا کہ شہزادہ اعلیٰ حضرت جانشین حضور مفتی اعظم تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری دام ظلہ نے ۱۴ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو ممبئی کے اجلاس عام میں ارشاد فرمایا کہ دعوت اسلامی و سنی دعوت اسلامی مسلک اعلیٰ حضرت کی مبلغ نہیں۔

۳۔ جو مسلک اعلیٰ حضرت کا داعی و مبلغ نہ ہو اس سے دوری میں ہی ایمان کی حفاظت ہے اور اس کا بائیکاٹ کرنا ہی ایمان کی حفاظت کرنا ہے۔

۴۔ جو تنظیم بلا تفریق مذہب و ملت ہر ایک کی اقتدا میں نماز ادا کرے وہ اہل سنت کی تنظیم نہیں بلکہ صلح کلی تنظیم ہے ایسی تنظیم دیوبندی وہابی سے زیادہ ایمان

کے لیے مضر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد افضال رضوی

مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۳۲ ہجری / ۲۶ مارچ ۲۰۱۱ء

اس دعوت اسلامی کے متعلق بریلوی مراکز سے پتہ چل گیا کہ یہ لوگ مسلمان ہی نہیں۔ (باقی دیوبند پر بہتان تو ورثہ میں ملا ہوا ہے۔) اس فتویٰ کی نقل ہمارے پاس موجود ہے۔ اس ابلیس کا رقص نامی کتاب میں اور بھی بہت سی اس قسم کی اشیا ہیں جو دعوتِ سے تعلق رکھتی ہیں۔ تفصیل کے لیے اس کا مطالعہ مفید رہے گا۔

مولوی ابوداؤد محمد صادق صاحب نے بھی دعوت اسلامی کے خلاف ایک کتابچہ لکھا۔ ویسے تو ایک کتابچہ مولوی حسن علی رضوی صاحب نے بھی لکھا ہے مگر ہم صرف مولوی صادق صاحب کے رسالے سے چند اقتباس نقل کریں گے۔

وہ لکھتے ہیں:

کیا مولانا محمد الیاس صاحب کا امیر دعوت اسلامی ہونے اور کہلانے سے جی نہیں بھرا کہ وہ امیر اہل سنت بھی بن گئے اتنی بات بھی تو ان کے شایان شان نہیں۔ علاوہ ازیں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت و شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم کے مسلک وفتویٰ سے انحراف کرنے والا اور حدیث شریف البرکۃ مع اکابرکم کو خاطر میں نہ لانے والا امیر اہل سنت کیسے ہو سکتا ہے؟

(مکتوب مولانا ابوداؤد بنام امیر دعوت اسلامی مولانا ابو بلال ص ۷)

کاش امیر دعوت اسلامی اپنی ابتدائی روش پر استقامت اختیار کرتے ہوئے نت نئے انداز اختیار کر کے خود بھی متنازعہ نہ بنتے اور اہل سنت و جماعت میں بھی وجہ انتشار نہ بنتے اگر وہ سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور آپ کے اجل تلامذہ و خلفا

اور شہزادہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک سے وفادار رہتے اور وابستگی اختیار رکھتے تو پروفیسر طاہر القادری کی طرح ایک اور فرقہ کی شکل اختیار نہ کرتے۔

جملہ معترضہ

امیر دعوت اسلامی من جملہ من مانی وخود پسندی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ خود اور ان کی دعوت اسلامی نمائشی وعلامتی طور پر لباس تو سفید استعمال کرتے ہیں لیکن وہ اور ان کی جماعت عمامہ شریف میں سفید عمامہ کے بجائے سبز عمامہ کو ترجیح دیتے ہیں اور اسے دعوت اسلامی کا علامتی نشان سمجھا جاتا ہے جبکہ بقول محققین عمامہ سفید ہی سنت ہے اور دوسرے رنگ کا عمامہ باندھنا بطور جواز ہے لیکن دعوت اسلامی کے ماحول میں لیبل تو سنتوں بھرے اجتماع کا لگایا جاتا ہے لیکن ایسے اجتماعات میں سفید کی بجائے سبز عماموں کی کثرت اور نماز میں سنت مکبرین کی بجائے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے دونوں سنتوں سے محرومی کا کھلم کھلا مظاہرہ کیا جاتا ہے بلکہ خود امیر دعوت اسلامی بھی سفید عمامہ کی سنت کی بجا آوری کی بجائے اپنی من مانی سے سبز عمامہ باندھنے کو ذاتی وجماعتی طور پر ترجیح دیتے ہیں اور اس طرح امیر دعوت اسلامی کی ذات قول و فعل کے تضاد میں بھرپور طور پر ملوث ومبتلا ہیں۔ (مکتوب، ص ۲۱، ۲۲)

دعوت اسلامی کے ایک مبلغ نے خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ الیاس قادری کو امیر اسلام کہنا اور انہیں جا کر کہہ دو کہ تم نے ہمارے پیارے ابراہیم قادری کو کیوں ناراض کر دیا اور فوراً جا کر کہہ دو

دوبارہ پھر خواب میں ارشاد فرمایا الیاس قادری کو محمد رحمۃ للعالمین کا سلام فرمانا اور ان سے کہنا کہ تم خود ابراہیم قادری کو گلے لگاؤ اس مبلغ نے الیاس عطار کو یہ خواب سنایا الیاس عطار نے کہا اگر تم نے یہ خواب کسی کو بتایا تو کوئی عطاری تمہیں نقصان نہ پہنچا دے کہ تم نے یہ کیا شروع کر دیا لہٰذا خاموش رہو اور کسی کو اس خواب کی خبر نہ دو۔ اگر یہ عام ہوا تو امت میں فساد ہو جائے گا جب چند اراکین کے سامنے یہ بات آئی تو انہوں نے کہا معاذ اللہ کیا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم امت میں فساد ڈالنے کے لیے پیغام بھیج رہے ہیں؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام سے امت میں فساد

ہوتا ہے۔ معاذ اللہ

من پسند خواب

یہ خواب الیاس عطار نے خود دیکھا ہے کہتے ہیں ایک مجلس سجی ہوئی ہے جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہیں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ بھی حاضر خدمت ہیں آپ کے سر مبارک پر عمامہ شریف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلیٰ حضرت کے سر مبارک سے عمامہ شریف اتار کر الیاس عطار کے سر پر رکھ دیا گیا یہاں یہ دکھانا مقصود نہیں ہے کہ اعلیٰ حضرت سے منصب چھین کر الیاس عطار کو یہ منصب دے دیا گیا؟ معاذ اللہ۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عماموں یا منصبوں کی کمی ہے (معاذ اللہ) کہ وہ اعلیٰ حضرت کے سر مبارک کا عمامہ شریف اتار کر صحابہ کرام کی مجلس میں محمد الیاس عطار کو خوش اور اعلیٰ حضرت کو مایوس کریں گے؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو مایوس کیا ہے کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان نہیں ہے؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگانا کفر نہیں؟

فیضان سنت ص ۳۹ جدید ایڈیشن ص ۳۲ پر ایک شخص نے خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم الیاس عطار کے والد سے اس کا تعارف کرا رہے ہیں الیاس عطار کے والد نے اس شخص سے کہا الیاس عطار کو کہنا کہ اس کی امی نے بھی سلام بھیجا ہے۔

خواب دیکھنے والا بڑے فخر سے کہہ رہا ہے کہ میں نے الیاس عطار کے والد سے مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل کی جب کہ فخر تو اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرنے پر کرنا چاہیے تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے اہمیت ہی نہیں دی کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں ہے؟ کیا الیاس عطار نے اس خواب کو اپنی کتاب میں چھاپ کر اس خواب کی تائید نہیں کر دی۔ (مکتوب ص ۲۲، ۲۳، ۲۴)

لوتی محمد صادق صاحب نے بھی اہانت رسول کا جرم الیاس صاحب پر عائد کر دیا ہے۔ خیر یہ بات تو واضح ہو گئی ہے کہ بریلوی اکابر نے دعوت اسلامی پر کفر و گستاخی رسالت کا فتویٰ دیا ہے

اب ان کی بھی سن لیں کہ وہ بھی اپنے ناقدین کی تکفیر کرتے ہیں چاہے ناقد دارالافتاء بریلی شریف کا ہو یا کہیں اور کا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

مبلغین دعوت اسلامی کو گمراہ کہنا کفر ہے قائل پر توبہ واستغفار اور ان علما سے معافی مانگنا لازم۔ (دعوت اسلامی کے خلاف پروپیگنڈے کا جائزہ، ص ۱۸۲)

آگے لکھتے ہیں:

مبلغین دعوت اسلامی کو گمراہ کہنا کفر ہے قائل پر توبہ واستغفار اور ان علما سے معافی مانگنا لازم ہے اور مسلمانوں پر لازم ہے کہ جب تک توبہ نہ کرے ایسے لوگوں کا ساتھ نہ دیں بلکہ ان کا بائیکاٹ کریں کیونکہ جو لوگ دینی کام کرنے والوں کی عزت بگاڑنے کے درپے ہو جاتے ہیں وہ شیطان کے مددگار ظالم و جفاکار، حق العبد میں گرفتار اور مستحق عذاب نار ہیں اور اگر بائیکاٹ نہ کیا تو وہ بھی گناہ گار ہوں گے۔ (ص ۱۸۶)

ایک جگہ یوں ہے:

مبلغین دعوت اسلامی کو برا کہنا سخت گناہ و کفر ہے۔ (ص ۲۱۰)

ایک جگہ یوں لکھا ہے:

ڈاکٹر طاہر القادری صاحب، مفتی مطیع الرحمان صاحب، خواجہ مظفر صاحب، عبدالرحیم بستوی اور مولانا الیاس عطار قادری اور تمام علما حقہ میں سے کسی کی بھی شان میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنا صریح کفر ہے لہٰذا انجینئر مذکور کافر، یہودی ہے جس نے علماء حق کی توہین کی۔ (ص ۱۹۷)

اس قسم کے فتوی سے یہ کتاب بھری ہوئی ہے جو مولوی محمد یونس تھہور قادری یازی نے لکھی ہے اور اس پر دعوت اسلامی اور دیگر بھی اکابر کے دستخط اور تقریظات موجود ہیں۔ اب معلوم ہوا کہ اکثریت بریلویوں کی دعوت اسلامی کے خلاف کفر کا فتوی دے چکی ہے اور دعوت اسلامی کے حضرات بھی اس مسئلہ میں پیچھے نہیں رہے انہوں نے بھی ان فتوی لگانے والوں کو کافر قرار دیا ہے۔ اب سوال ہے بریلوی مسلک کے علماء، زعما اور عوام سے کہ وہ کن کا ساتھ دیں گے۔ جدھر

جاتے ہیں کفر کا بازار گرم ہے اس لیے ہمارا مشورہ ہے کہ بریلویت کو خیر باد کہہ کر اہل سنت والجماعت دیوبند کا دامن پکڑ لیں۔ جو افراد و تفریط سے پاک ہے اور وہی لوگ ہیں جو ما انا علیہ واصحابی کا مصداق ہیں۔

کثر اللہ سوادھم واتباعھم الی یوم القیامہ

آمین بجاہ النبی الکریم وصلی اللہ علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین



دست و گریباں

مسئلہ ہفدہم

(حق بھی کہو یا سنو اور چپ رہو؟؟؟)

مؤلف: مناظر اہلسنت مولانا ابو ایوب قادری

حق نبی کہو یا سنو اور چپ رہو؟؟؟

یہ بھی ایک مسئلہ ہے جس نے بریلویت کو ایک مرتبہ پھر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ایک دوسرے پر حب رسالت کے دشمن اور بدعتی ہونے کے فتوی لگائے گئے۔ ہم اس کی تفصیل حاجز اور ابو الخیر زبیر حیدرآبادی کے پاس جو سوال آیا اور انہوں نے اس سے بی کر دیتے ہیں۔

استفتا

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے اس علاقہ میں یہ سنیت کا شعار بن چکا ہے کہ پانچوں وقت اہل سنت والجماعت کی مساجد میں نماز کے بعد دعا میں امام صاحب جب آیہ مبارکہ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی پڑھتے ہیں جب وہ علی النبی پر پہنچتے ہیں تو کچھ دیر کے لیے وقف کرتے ہیں جس کے دوران تمام مقتدی حق نبی کے الفاظ بلند آواز سے کہتے ہیں اس کے بعد امام صاحب آیہ کریمہ کا دوسرا حصہ یاایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما تلاوت کرتے ہیں جس پر تمام مقتدی بلند آواز سے درود شریف پڑھتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں اس وقفہ میں حق نبی کہنا جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو مباح ہے مستحب ہے یا سنت ہے اور اگر ناجائز ہے تو خلاف اولی ہے مکروہ تنزیہی ہے مکروہ تحریمی ہے یا حرام ہے۔ بعض حضرات اس وقت حق نبی کہنے کو منع کرتے ہیں اور دلیل کے طور پر اس آیت مقدسہ کو پیش کرتے ہیں

واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا

وہ کہتے ہیں کہ اس آیت کریمہ کے بموجب تلاوت قرآن کے وقت اس کا استماع انصات فرض ہے اور ہر قسم کا کلام منع ہے اور وہ وقفہ جو امام کرتا ہے وہ بھی قرات ہی کے حکم میں ہے اس وقفہ اور سکوت کا کوئی اعتبار نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کو ہاتھ سے روکو اگر ہاتھ سے منع کرنے کی طاقت نہ ہو تو زبان

سے روکو اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو کم از کم دل سے برا جانو یہ اضعف ایمان ہے۔

برائے مہربانی مدلل جواب عنایت فرمائیں اور عوام کو انتشار سے بچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ شکریہ

ریحان احمد مظہری۔ آزاد میدان، زبیر آباد، حیدرآباد

الجواب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن پاک میں اللہ تعالی نے اپنے نبی حضور سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو حق فرمایا ہے ارشاد رب العزت ہے قد جاءکم الحق من ربکم لہذا حضور کا کوئی امتی اپنے نبی کا ذکر کرتا ہوا اسی قرآنی لقب سے آپ کو پکارتے ہوئے حق نبی کہتا ہے اور اس طرح آپ کی نبوت کے حق ہونے کا اعلان کر کے اپنے عقیدہ کا اظہار بھی کر دیتا ہے تو ایسا کرنا یقینا جائز اور مباح ہے۔ بلکہ بعض فقہا اور علمائے تو اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے کو مستحسن اور مستحب تک فرمایا ہے۔ (حق نبی ص ٦ تا ٨)

بہت سے بریلوی حضرات نے اس سے روکا تو حاجز اور صاحب کان کے بارے میں فیصلہ دیں: غیروں کی طرف سے نہیں بلکہ اپنوں کی طرف سے سنیت کے اس شعار کو مٹانے اور محبت کے اس ترانے کو مٹانے کا اعلان کیا گیا تو عشاق مصطفی اپنا کلیجہ تھام کے رہ گئے۔

(حق نبی ص ١)

آگے لکھتے ہیں:

چنانچہ رفع شرعی خاطر اپنے دینی فریضہ کو بجالاتے ہوئے اس فقیر نے مسئلہ مذکورہ پر اپنے ناقص عقل میں آنے والے خیالات اور دلائل کو صفحہ قرطاس پر منتقل کیا۔

(حق نبی ص ٢)

یعنی مخالفین شرار ہیں، عشق و محبت مصطفیٰ کو مٹانے والے ہیں۔

صاحبزادہ کے ان خیالات کی تصدیق مندرجہ ذیل اکابر بریلویہ نے کی ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی، مولوی عطا محمد بندیالوی، مفتی مختار احمد گجراتی، مفتی محمد عرفان صاحب، علامہ عبدالرشید جھنگوی، مولوی ابوداؤد محمد صادق، پیر کرم شاہ بھیروی، محمد اشرف سیالوی، قاضی محمد ایوب، مولوی غلام رسول رضوی، مفتی محمد اسلم رضوی، مولوی مختار احمد فیصل آباد، مفتی محمد حسین نعیمی، مفتی غلام سرور قادری، مولانا عبدالحکیم شرف قادری، محمد خان قادری، غلام مصطفیٰ رضوی ملتان، مشتاق احمد چشتی، مولوی محمد میاں صاحب، مفتی احمد سدیدی، غلام محمد تونسوی، مولوی فیض احمد اویسی، مولوی مختار احمد بہاولپوری، مولوی غلام علی اوکاڑوی، بشیر احمد اشرفی، محب اللہ نوری، محمد حسن حقانی، سید شجاعت علی قادری، غلام رسول سعیدی، جمیل احمد نعیمی، غلام محمد سیالوی، مفتی محمد رفیق، غلام نبی، غلام دستگیر افغانی، محمد اطہر نعیمی، محمد اقبال حسینی نعیمی، مفتی حبیب الرحمان، محمد جان نعیمی، کوکب نورانی، سید افسر علی شاہ، محمد رمضان چشتی، ممتاز احمد چشتی، عبداللطیف، مولوی عبداللطیف نقشبندی، مولوی محمد صالح نعیمی، مولوی غلام قادر کشمیری، مولوی عبدالرزاق، محمود احمد صدیقی، حبیب احمد نقشبندی، غلام محمد قادری، محمد قاسم، مولوی برکت علی، پیر محمد ابراہیم جان سرہندی، مفتی خلیل احمد قادری۔

بلکہ کئی مولوی حضرات نے تو یوں بھی لکھ دیا ہے۔

حق نبی کا نعرہ جائز بلکہ مسنون ہے اس میں اختلاف اور نزاع نامناسب ہے۔
(حق نبی ص ۲۳)

مخالف کے پاس سوائے بغض کے کوئی دلیل واضح موجود نہیں۔ (حق نبی ص ۲۴)

کسی مسلمان کے لیے مجال انکار نہیں اور کسی سنی کا اس سے اختلاف و نزاع کسی طور پر مناسب نہیں۔ حق نبی کہنے کے جواز اور اس سے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقیدت کے اظہار میں کوئی شرعی مانع نہیں۔ (حق نبی ص ۲۶)

حق نبی کہنا جائز ہے اس میں کراہت ہرگز نہیں بلکہ مستحسن ہے اور پیارے نبی کی محبت کا اظہار اور اظہار حقیقت نبوت ہے۔ (حق نبی ص ۲۹)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کے صدقے کائنات وجود میں آئی ان کی نبوت کی حقانیت ثابت کرتے ہوئے حق نبی کہنا شرعاً جائز ہے۔ (حق نبی ص ۳۰)

مانعین کا موقف غلط اور مبنی بر عناد ہے۔
(حق نبی ص ۳۴)

علی النبی کی نظم مبارک پر حق کہنا عام کیا جائے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان زبان زد عام ہو جائے۔
(حق نبی ص ۳۵)

یہ ہم سب کا ایمان ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی اور رسول ہیں اور اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں مسلمان اس حقانیت کا اظہار کرنے کے لیے حق نبی کہتے ہیں۔
(حق نبی ص ۳۱)

دور حاضر میں حق و باطل کے امتیاز کی علامت ہے۔ (حق نبی ص ۴۸)

صدائے حق نبی کے مانعین کہیں اس بہانے سے کوئی ناپاک مقصد حل کرنے کا ارادہ تو نہیں کر رہے ہوں؟ اگر وہ اس پوری آیت کے بعد درود شریف کی صدا سے وعید آمیز کے خلاف کوئی ارادہ رکھتے ہیں تو یہ ان کی حماقت ہوگی اس کے سوا کوئی اور بھی ان کی خواہش ہو ہے تو یہ ان کا نصیب۔ (حق نبی ص ۵۳)

عشاق لوگوں کا اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حق نبی یا حق حیات النبی کہنا بے جا نہیں بلکہ مستحسن اور افضل اور مستحب ہے۔
(حق نبی ص ۵۷)

معترض کا اعتراض و اختلاف صرف عناد پر مبنی اور تنگ نظری و تعصب سے بنی بر مترشح ہے جہاں نبی یا تعریف نبی ان کر اعتراض کرنا تو ایسے تعصب گروہ کے لیے ہم دعا کر سکتے ہیں۔
(حق نبی ص ۶۲، ۶۳)

اس عاشقانہ ادا کو کون ہے جو ناپسند کرے۔
(حق نبی ص ۶۳)

یہ اور اس قسم کے دوسرے مہمل اعتراضات کرنے والا یا تو وہابی ہے یا پھر ان کی صحبت سے متاثر ہے۔
(حق نبی ص ۶۷)

ان ساری باتوں کا خلاصہ یہ نکلا آیت کریمہ کے پڑھنے میں وقفہ کر کے حق نبی کہنا:

۱۔ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضہ ہے۔
۲۔ کہنے والے عشاق مصطفیٰ ہیں۔
۳۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار ہے۔
۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی حقانیت کو ثابت کرتا ہے۔
۵۔ رفعت شان نبوی کو عام کرتا ہے۔
۶۔ حق و باطل کا امتیاز ہے۔
۷۔ یہ عاشقانہ ادا ہے۔
اب مانعین کے خلاف لگنے والے فتوی یہ ہیں:
۱۔ بغض کے مریض ہیں۔
۲۔ شریر لوگ ہیں۔
۳۔ انصاف پسند نہیں ہیں۔
۴۔ باطل کا ساتھ دینے والے ہیں۔
۵۔ احمق ہیں۔
۶۔ خواہش بد کا ارادہ کرنے والے ہیں۔
۷۔ عناد و تنگ نظری رکھنے والے ہیں۔
۸۔ دین سے تعصب ہے۔
۹۔ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف سن کر اعتراض کرنے والے متعصب ہیں۔
۱۰۔ وہابی ہیں۔
۱۱۔ وہابیوں سے متاثر ہیں۔
فتاوی فیض الرسول میں ہے کہ وہابی گستاخ رسول کو کہتے ہیں۔ تو پھر یہ بریلوی اصول بریلویوں کے لیے ہی ہے نہ کسی اور کے لیے تو معلوم ہوا کہ روکنے والے سب گستاخ رسول، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف سن کر اعتراض کرنے والے اور احمق ترین انسان ہیں۔

اور وہ درج ذیل علماء ہیں جو مسلک بریلوی کے اکابر سے شمار کیے جاتے ہیں:
مولوی اختر رضا خان ازہری، مولوی عبدالرشید نوری، مفتی یاسین رضوی، سید عظمت علی شاہ، مفتی نظام الدین مبارکپوری، علامہ ضیاء المصطفیٰ، محمد شریف الحق امجدی، مفتی معراج القادری، مفتی زاہد سلامی، علامہ بہاء المصطفیٰ بریلی شریف، علامہ محسن رضا، مفتی محمد احمد جہانگیر، سید شاہد علی رضوی، محمد ادریس مبارکپوری، محمد مجیب اشرف، مفتی غلام محمد، مفتی محمد ایوب نعیمی، محمد ہاشم رضوی، مفتی عبدالرحیم بستوی، محمد صالح نوری، محمد توصیف رضا، مفتی احمد میاں برکاتی، سید محمد علی رضوی، محمد رضا، المصطفیٰ، مفتی عبدالرحیم سکندری، علامہ عبدالوہاب خان قادری، مفتی عبدالحفیظ قادری، مفتی عبدالقیوم خان، مفتی عبدالقیوم ہزاروی، مفتی محمد نور عالم، مولوی محمد افضل، مولوی ریاض احمد سعیدی، سید ظفر اللہ شاہ، علامہ حسن علی قادری میلسی، محمد وارث قادری، سعید احمد قادری، مفتی محمد امین صاحب، غلام مصطفیٰ رضوی، عبدالرشید رضوی، مفتی غلام سرور قادری

ان میں سے مولوی اختر رضا خان ازہری نے کتاب لکھی سنو، چپ رہو اور باقی اکابر بریلویہ نے اس کی تصدیق کی۔ اس کتاب میں کیا کچھ ہے ہم اس کا خلاصہ چند ان کے اقتباس میں پیش کرتے ہیں۔

صاحبزادے نے اختلاف کے ساتھ قانونی، اخلاقی اور شرعی حدود کو بھی پھلانگ دیا اور اپنے پیش لفظ میں پوری طرح یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ انہوں نے یہ اختلاف معاذ اللہ کسی دیوبندی، وہابی گستاخ رسول سے کیا ہے۔ (سنو چپ رہو ص ۲۱)
مولوی صاحب بھی عجیب بات کر رہے ہیں، وہ لوگ تو آپ کو سمجھتے ہی گستاخ رسول ہیں۔ باقی رہی یہ بات کہ دیوبند کے خلاف آپ کی زبان خواہ مخواہ بولنا شروع ہو جاتی ہے آپ کو ان لوگوں سے عناد واسطے کا بیر ہے حالانکہ وہ لوگ تو صحیح العقیدہ اور سنی ہیں۔
اسی کتاب میں ہے:
صاحبزادے نے اپنے روایتی ظاہری منہاجی دجل و مکر سے کام لیتے ہوئے۔
(سنو چپ رہو ص ۵۹)

ایک جگہ ہے:

دعوی محبت باطل ہے

اسی ہندیہ میں ہے۔ یعنی تلاوت قرآن اور وعظ کے وقت آواز اونچی کرنا مکروہ ممنوع ہے اور جنہیں وجد و محبت کا دعوی ہے ان کا فعل شرعا کوئی اصل نہیں رکھتا۔ اور صوفیا کو تلاوت کے وقت آواز بلند کرنے اور کپڑے پھاڑنے سے منع کیا جائے۔

ان تمام عبارتوں کا حاصل وہی ہے جو بارہا گزرا کہ تلاوت کے وقت سننا اور چپ رہنا فرض ہے اور آواز سے خواہ آہستہ کچھ کہنا بلکہ ہر مخل استماع کام حرام ہے اور اخیر عبارتیں تو مسئلہ خاصہ میں ہمارے مدعی پر نص صریح ہیں جن سے اس تحامل موہوم کا رد اور دعوی محبت کا بھی شافی جواب آشکار ہے۔ (سنو چپ رہو، ص ۹۱_۹۲)

ایک جگہ ہے:

قول مرجوح کے ساتھ فتوی دینا جہل ہے (جیسا کہ صاحبزادے نے کیا)۔

(سنو چپ رہو، ص ۱۰۲)

دیگر علما کے اقوال

یصلون علی النبی پر خاموشی بلا شبہ اسی وقت کے باب سے ہے لہذا سامعین پر اس وقت کے زمانے میں بھی انصات فرض ہوگا۔ (سنو چپ رہو، ص ۱۰۵)

ایک جگہ ہے:

اس بدعت سے پرہیز لازم ہے۔ (سنو چپ رہو، ص ۱۱۱)

محرومی اپنی قسمت میں پسند کرنے والا خطبہ و تلاوت کے وقت نعرہ لگائے اور حکم قہاری نافرمانی کر کے قہر میں گرفتار ہو کر عذاب نار کا حقدار ہے۔

(سنو چپ رہو، ص ۱۱۷)

آیت کریمہ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی کی تلاوت کے وقت

سامعین کا حق نبی کہنا آداب تلاوت کے خلاف اور بدعت ممنوعہ ہے۔

(سنو چپ رہو، ص ۱۱۷)

بے شک و شبہ یہ رواج جائز نہیں قرآن وحدیث وفقہ وعقل وعرف سب کی رو سے صاف غلط صریح ناروا واجب الترک ہے اس کی تجویز و ترویج و تائید و توثیق سے احتراز و رجوع لازم ہے۔ (سنو چپ رہو، ص ۱۱۸،۱۱۹)

ان پر اعتراض کرنا اور ان کی تحقیق کو نہ ماننا کم علمی ہے۔ (سنو چپ رہو، ص ۱۲۵)

اب ان سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ

۱۔ قائلین نے طاہر القادری کے دجل و مکر سے کام لیا ہے۔

۲۔ دعوی محبت میں جھوٹے ہیں۔

۳۔ یہ حق نبی کہنا حرام ہے اور قائلین حرام کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

۴۔ جاہل ہیں۔

۵۔ بدعتی ہیں۔

۶۔ محروم القسمت لوگ ہیں۔

۷۔ عذاب الہی کے حقدار ہیں۔

۸۔ کم علم ہیں۔

اب دونوں طبقے بریلوی حضرات کے ہیں اور دونوں طرف علما ہیں۔

ایک طبقہ دوسرے کو گستاخ رسول کا ٹائٹل دیتا ہے دوسرا پہلے کو بدعتی، جہنمی، محروم القسمت، جاہل اور کم علم کہتا ہے۔

اب اور خلاصہ یہ نکلا کہ

آدھے بریلوی کافر و گستاخ رسول ہیں اور آدھے بریلوی جہنمی، حرام کے مرتکب، بدعتی، جاہل ہیں۔

اللہ تعالی تمام امت مسلمہ کو اس فتنہ بریلویت سے محفوظ فرمائے۔

دست و گریباں

مسئلہ ہیژدہم

(مسئلہ افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حق چار یار)

مؤلف، مناظر اہل سنت مولانا ابو ایوب قادری

مسئلہ افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حق چار یار

قارئین گرامی قدر یہ دو مسئلے بھی ایسے ہیں جو بریلوی حضرات میں اس حد تک اختلافی ہوئے کہ ایک طبقے نے دوسرے کو ناصبی یعنی خارجی کہا تو دوسرے طبقے نے پہلے کو رافضی اور شیعہ کہا۔ ہم تو فیصلہ نہیں کر سکتے ہیں کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔

اب ایک طبقے کی سنیے۔ جو یہ کہتا ہے کہ سیدنا صدیق اکبر کی تمام صحابہ کرام پر افضلیت بالخصوص سیدنا علی کرم اللہ وجہہ پر یہ قطعی چیز نہیں ہے اور اس طبقہ کے افراد کا ذوق یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیدنا صدیق اکبر پر افضلیت حاصل ہے اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ نعرہ تحقیق کا جواب یا تو حق سب یار دو یا اس کو کاٹ دی نہیں۔

تفصیل سے اس طبقہ کا نظریہ مولوی عبدالرزاق بھترالوی صاحب سے سماعت فرمائیے۔ وہ لکھتے ہیں:

رافضیوں کا نعرہ تحقیق کا جواب حق چار یار سے منع کرنا اسی وجہ سے ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بلافصل ثابت کرنا چاہتے ہیں جو اس نعرہ سے ان کے لیے مشکل ہے۔ اہل تشیع کی اختراعی صورت کی کوئی حقیقت نہیں وہ کہتے ہیں اگر حق چار یار سے خلافت مراد لیتے ہو تو حق پانچ یار کہو کیونکہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت بھی حق ہے............

شیعہ حضرات کا دوسرا اختراعی قول یہ ہے کہ نعرہ تحقیق کے جواب میں سب یار کہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ کرام حق پر تھے باطل پر نہیں تھے۔

(تجم التحقیق ص ۴۱، ۴۲)

اب اس طبقے کی سننے سے پہلے آپ اس طبقہ کے افراد کو ملاحظہ فرمائیے۔

پیر صابر حسین گیلانی لکھتے ہیں مشائخ عظام اور علما کرام کتاب کی تالیف کے دوران

مسلسل اپنی قیمتی آراء سے نوازتے رہے۔ جملہ مشائخ گولڑہ شریف کی دعائیں بھی شامل حال رہیں بالخصوص آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین حضرت پیر سید عبدالحق شاہ صاحب گیلانی مدظلہ العالی کی خاص توجہ شامل حال رہی۔ زیب آستانہ حضرت پیر سید غلام نظام الدین شاہ گیلانی (بابی صاحب) اپنی دعاؤں سے نوازتے رہے اور کتاب کی جلد از جلد اشاعت کی خواہش کا اظہار فرماتے رہے۔

علاوہ ازیں جن سادات عظام اور علما کرام نے تعاون فرمایا ان میں علامہ سید احمد حسین شاہ ترمذی، علامہ سید انور حسین کاظمی، سید زبیر احمد شاہ، سید شبیر حسین شاہ گیلانی، علامہ احمد نثار بیگ قادری، علامہ قاضی عبدالعزیز چشتی گولڑوی، علامہ قاضی عبداللطیف قادری، علامہ حافظ فضل احمد قادری، سید منظور حسین شاہ گیلانی، حضرت قاضی رئیس احمد قادری (ڈھوک قاضیاں شریف)، قاری عزیز حیدر قادری، راجہ انعام الحق قادری، مفتی مصطفی رضا بیگ قادری، مولانا برکات احمد چشتی قاری محمد خان قادری، علامہ پیر عبدالغفار (واہ کینٹ) کے علاوہ بہت سے علما و مشائخ اہل سنت شامل ہیں جو کتاب کی تصنیف کے دوران اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے۔ اس موقع پر سرمایہ اہل سنت کشتہ عشق رسول و آل رسول علامہ پیر سید زاہد حسین شاہ بخاری رضوی مدظلہ العالی کا ذکر از حد ضروری ہے کہ جنہوں نے رہائے میں نایاب کتب کی فراہمی اور بیشمار علمی سوالات و اعتراضات کے ذریعے کتاب کو تحقیق کی چھلنی سے گزار کر کتاب کی افادیت میں بے پناہ اضافہ فرمایا۔

قاضی نصیر الدین قادری، میاں احمد نواز قادری، حافظ اشتیاق علی قادری اور عثمان یوسف (کویت) کی کاوشیں بھی لائق تحسین ہیں۔

پاکستان میں فخر السادات علامہ سید عظمت حسین گیلانی کتابوں کی فراہمی میں ہمہ تن مصروف رہے اور دوران تحریر متواتر حضور مظہر اسلام (سید عبدالقادر جیلانی) کے ساتھ رابطے میں رہے اور بڑی بڑی نایاب کتب مہیا کرنے کے لیے پورے ملک

کے چپے چپے میں چھوٹی بڑی لائبریریوں کے لیے سفر کرتے رہے۔

پیر سید منور حسین شاہ جماعتی مدظلہ العالی زیب آستانہ عالیہ علی پور شریف اور سید مزمل حسین شاہ جماعتی کی نیک تمنائیں اور دعائیں شامل رہیں۔

(زبدۃ التحقیق ص ۱۴،۱۵،۱۶)

اس کتاب کا لکھنے والا پیر سید عبدالقادر جیلانی ہے۔

اور ایک اور کتاب بھی اس عنوان سے کہ افضلیت صدیق اکبر کا مسئلہ قطعی نہیں ہے، لکھی گئی جو کہ مصر سے شائع ہوئی اور اس کا ترجمہ یہاں پاکستان میں بریلوی حضرات نے کیا اور اس کا نام رکھا کیا مسئلہ افضلیت ظنی نہیں؟

یہ ترجمہ کیا مفتی سید شاہ حسین گردیزی کے شاگرد مولوی محمد علی حسینی حیدر آبادی نے اور اس پر مقدمہ لکھا سید پیر زاہد حسین رضوی نے اور نظر ثانی کی ظہور احمد فیضی چشتی نے۔

تو ان سب کا نظریہ یہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے افضل ہونا قطعی مسئلہ نہیں ظنی ہے لہٰذا یہ قول کیا جا سکتا ہے کہ سیدنا علی افضل الامت ہیں۔

ان کا اپنے مخالفین جو بریلوی حضرات کا ہی طبقہ ہے کے بارے میں رائے یہ ہے کہ:

وہ لوگ جو بغض علی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے انہوں نے اس ماحول کو غنیمت جانا اور سوچا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات پاک کی آڑ لے کر بغض علی کی آگ کو مزید بھڑکایا جائے چنانچہ مسئلہ تفضیل پر اجماع امت کا ایسا پر تشدد دعویٰ کر دیا کہ اختلافی رائے رکھنے والوں کو خارج از اہل سنت اور گمراہ قرار دیا۔ کاش ان لوگوں کو واقعتاً حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت ہوتی تو ان کا یہ انداز موازنہ نہ ہوتا کیونکہ عشق صدیق رضی اللہ عنہ رکھنے والا کبھی مولائے کائنات سے بغض نہیں رکھ سکتا۔

بہر حال حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسی پاک ذات کو بغض علی رضی اللہ عنہ کے لیے آڑ کے طور پر استعمال کرنا ناصبیوں کی پرانی ریت ہے سو دور حاضر کے

ناصبیوں نے بھی ایسا ہی کیا اور اس ماحول میں خوب ناصبیت کا پرچار کیا اور اہل سنت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی۔ (زبدۃ التحقیق ص ۱۳)

یہ شر پسند گروہ مسئلہ تفضیل کی آڑ میں جن گھناونے اور خطرناک نتائج کی دعوت دے رہا تھا۔ امت کو ان بھیانک حالات سے بچانے اور امت کی دستگیری کے لیے حضرت دستگیر کے شہزادے کو قلم اٹھانا پڑا اور واضح کرنا پڑا کہ مسئلہ تفضیل ظنی ہے قطعی نہیں۔ جمہوری ہے اجماعی نہیں اور نہ ہی یہ ضروریات دین کا مسئلہ ہے انشاء اللہ کتاب میں یہ بات دلائل کے ذریعے بالکل واضح ہو جائے گی اس پر فتن اور بھیانک دور میں جہاں بد عقیدگی کے نت نئے فتنے جنم لے رہے ہیں۔ اور اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ وہاں سنی نما ناصبی علماء عالمانہ لباس و وضع قطع میں اختلاف و افتراق کی داغ بیل ڈال رہے ہیں۔ (زبدۃ التحقیق ص ۱۳)

سید عبدالقادر جیلانی لکھتے ہیں کہ

ہمارے سنی علماء کرام برطانیہ میں مساجد و مدارس میں دینی خدمات انجام دے رہے تھے کہ آج سے چند برس پہلے چند نظریاتی دہشت گردوں (بریلوی علماء) کی ایک جماعت جو زمرہ علماء سے تعلق رکھتی تھی اس مسلک میں آ نکلی اور انہوں نے سنی علماء و عوام میں ایک مہم چلا دی جو سنی و وہابی اور شیعہ و سنی کے عنوان سے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت تخریب کاری کا پروگرام تھا اور در اصل وہ ایک جماعت نواصب کے لوگ تھے جنہوں نے مختلف بہروپ بنائے اور بھی ایک کانفرنسوں میں زور زوری گھسے اور مانگ کر وقت لیے اور بغیر منتظمین مجالس کی اجازت کے انہوں نے مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کو جو اہل سنت کے دائرے کھلم کھلا کافر کہنا شروع کر دیا۔ (زبدۃ التحقیق ص ۱۲۱)

آگے لکھتے ہیں:

ناصبیت پر جو سنیت کا خول چڑھا ہوا تھا وہ زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکا۔ (زبدۃ التحقیق ص ۱۲۲)

آگے لکھتے ہیں:

موجودہ نعرہ (حق چار یار) میں بغض اہل بیت کی بو آتی ہے یا بغض صحابہ کی (رضی اللہ عنہم) (زبدۃ التحقیق ص ۱۲۹)

اب ان بریلوی حضرات نے ان بریلویوں کو جو افضلیت صدیق اکبر کو قطعی کہتے ہیں اور منکرین کو گمراہ کہتے ہیں۔

خارجی ناصبی دہشت گرد، بغض علی میں مبتلا، فتنہ، بدعقیدہ ناصبی وغیرہ کئی تمغے دیے ہیں آخر میں ہم ان کے نام بھی بیان کرنے والے ہیں جو بدقسمت ان بریلوی تمغوں کو وصول کر چکے ہیں۔

تصویر کا دوسرا رخ

مولوی سید عبدالقادر جیلانی صاحب کی کتاب زبدۃ التحقیق کا جواب مولوی فدا حسین رضوی نے نعرہ تحقیق حق چار یار کے نام سے لکھا ہے اس پر درج ذیل بریلوی اکابر کی تقریظات و تصدیقات ہیں:

پیر عرفان شاہ مشہدی
مفتی محمد سلیمان رضوی صاحب
مفتی عبدالرزاق بھترالوی
سائیں غلام رسول قاسمی
حافظ عبدالستار سعیدی
مفتی عبدالشکور ہاروی
مفتی محمد صدیق ہزاروی
مولانا خادم حسین رضوی
محمد منشا تابش قصوری
سید تبسم شاہ بخاری
مفتی غلام حسن قادری

سید عنایت الحق شاہ
مولوی شہزادہ احمد مجددی
مفتی محمد عابد جلالی

اس کتاب میں پہلے گروہ اور طبقے کے لیے مندرجہ ذیل فتوے ملاحظہ فرمائیں۔

چونکہ پہلا گروہ نعرہ تحقیق سے رو کتا ہے اس لیے اس دوسرے گروہ نے کہا:

نعرہ تحقیق سے حق چار یار سے روکنا رافضیوں کا شیوہ ہے۔ (نعرہ تحقیق ص ۱۰۳)

منکرین حق چار یار جن کی آنکھوں پر رافضیت کے بڑے بڑے پردے پڑے ہوئے ہیں اور بظاہر اہل سنت کے ٹھیکیدار بن کر یہ کہتے پھرتے ہیں کہ یہ منزل من السماء نہیں اس سے بغض اہل بیت صحابہ کی بو آتی ہے۔ جو قادیانیوں کے پیسے پر پلتے ہوں اور صرف بھیلے کی طرح ٹکنا جانتے ہوں ان کے منہ سے ایسی ہی بیانیت کا اظہار ہوتا ہے تو چونکہ ان کے سینوں میں حق چار یار کا بغض ہے۔ (نعرہ تحقیق ص ۱۳۰)

حق چار یار کا نعرہ لگانے والے اللہ کے دوست اور حق چار یار سے منع کرنے والے اللہ کے دشمن ہیں۔ (نعرہ تحقیق ص ۱۶۱)

رافضی سید

رافضی صاحبوں کے یہاں تو یہ بائیں ہاتھ کا کھیل ہے آج ایک رذیل سے رذیل دوسرے شہر میں جا کر رفض اختیار کر کے کل میر صاحب کا تمغہ پائے تو فلاں کافر سے کیا دور ہے کہ خود (سید) بن بیٹھا ہو یا اس کے باپ دادا میں کسی نے ادعائے سیادت کیا۔ (نعرہ تحقیق ص ۱۹۳)

ایسے رافضی جو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے ہیں زیادہ نہیں تو گمراہی کا طوق تو ان کے گلے میں ہے ہی کیونکہ افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اجماع امت ہے اور اجماع امت کا منکر گمراہ بدمذہب ہے۔ (نعرہ تحقیق ص ۲۱۶-۲۱۵)

شیخ الاسلام مفکر اسلام خود ساختہ محقق مفتی کہلوانے والے اور سنیت کا لبادہ اوڑھ کر شیعت کا پرچار کر کے امتیاز حاصل کرنے والے آپ کے سامنے گمراہی کی بین دلیل ہیں۔

(عمر و تحقیق ص ۲۷۳)

تو گویا ان سب بریلویوں نے پہلے ٹولے کو رافضی، اللہ کے دشمن، گمراہ، شیعت کا پرچار کرنے والے وغیرہا کے القاب دیے ہیں۔

ایک اور کتاب لکھی گئی پہلے ٹولے کے خلاف جس کا نام عمدۃ التحقیق ہے۔

یہ سید عبدالقادر جیلانی کی کتاب زبدۃ التحقیق کا باضابطہ جواب ہے۔

اس میں پہلے ٹولے یعنی عبدالقادر جیلانی اینڈ کمپنی کو بریلوی حضرات کے علما کثیر کی مجلس علما اہل سنت نے کھری کھری سنائی ہیں۔ مثلاً

زبدۃ التحقیق سادہ لوح نیم خواندہ عوام اہل سنت کو گمراہ کرنے کی ایک تحریک ہے۔

(عمدۃ التحقیق ص ۱۰)

دنیائے انسانیت میں انبیا اور رسولوں کے بعد شیخین کا مقام اور مرتبہ سب سے بلند اور افضل ہے جس کا انکار جس پر اعتراض اور جس سے اعراض نصوص قطعیہ کے انکار کو مستلزم ہے۔

(عمدۃ التحقیق ص ۷۸)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

شیخین کی افضلیت دلیل قطعی سے ثابت ہے۔ (عمدۃ التحقیق ص ۳۰۳)

آگے لکھتے ہیں:

افضلیت ابوبکر کا ثبوت ادلہ قطعیہ ہے۔ (عمدۃ التحقیق ص ۳۲۸)

اب آپ خود اندازہ لگائیں نص قطعی کا منکر کیا مسلمان رہتا ہے؟ کیونکہ وہ خود لکھتے ہیں اگر ادلہ قطعیہ کا انکار کریں گے تو بدعتی نہ ہوں گے بلکہ کافر ہوں گے۔ (عمدۃ التحقیق ص ۲۸۶)

فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

غنیۃ الطالبین شریف میں مشہور بذات پاک حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ عقیدہ روافض

میں مرقوم

ومن ذالک تفضیلہم علی جمیع الصحابہ

ترجمہ: عقائد رفض میں ہے ان کا تفضیل دینا علی کرم اللہ وجہہ کو تمام صحابہ پر۔

فتاوی خلاصہ میں ہے

فی الرافض من فضل علیا علی غیرہ فھو مبتدع فتح القدیر

میں فرماتے ہیں

فی الرافض ان فضل علیا علی الثلاثۃ مبتدع

(مطلع القمرین ص ۶۶)

فاضل بریلوی صاحب پہلے بریلوی ٹولے کو بدعتی کہہ رہے ہیں۔

دوسرا ٹولہ پہلے کو گمراہ، رافضی، خدا کا دشمن، کافر، بدعتی وغیرہ بہت کچھ کہتا ہے اور پہلا ٹولہ بریلویوں کا دوسروں کو ناصبی، خارجی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والا وغیرہا کے فتاوی جات سے نوازتا ہے۔

تو ان فتاوی میں فاضل بریلوی بھی زد میں آتا ہے کیونکہ اس کا عقیدہ بھی دوسرے طبقہ والا ہے۔

تو یہ بریلوی حضرات کے مشائخ کی کہانی ہے کہ اس ایک مسئلہ کی بنیاد پر ایک دوسرے کو کافر و بے ایمان، گمراہ و بدعتی تک کہتے چلے گئے۔

ہم تو دونوں کو سچا سمجھتے ہیں۔

ایک بات اور سمجھ آئی کہ خارجیت کا وجود بھی اس وقت بریلویت میں پایا جاتا ہے۔ اور یہ فتوی ہم نے نہیں بلکہ بریلویوں کے اکابر علما نے خود ہی دے دیا ہے کہ ان کے گھر میں خارجی حضرات پائے جاتے ہیں تو خارجیت کی بگڑی ہوئی شکل جو آج کسی نے دیکھنی ہو تو بریلویت میں ملاحظہ فرمالے۔ اور رافضیت کی شکل بھی انہیں میں ہے پہلے طبقہ کے بارے میں قاضی محمد عظیم نقشبندی لکھتے ہیں:

شیعہ مذہب کے علما کی ایک جماعت اہل سنت و جماعت کے مذاہب اربعہ (حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی) میں سے کسی ایک مذہب میں داخل ہو جاتی اور اپنے آپ کو اس مذہب میں اس قدر راسخ اور مضبوط بنا لیتے ہیں کہ اس مذہب کے لوگ ظاہری اور باطنی امتحانات اور تجربات کے بعد ان شیعہ علما کو اپنے مذہب کا پیشوا تسلیم کرتے ہیں اور اپنے مدارس کا متولی بنا دیتے ہیں اور جب مرنے کے قریب پہنچتے ہیں اور موت کے فرشتہ کی آمد آمد ہوتی جا رہی ہے تو یہ اظہار کرتے ہیں کہ ہمیں تو شیعہ مذہب ہی حق اور سچا معلوم ہوا ہے اور پھر یہ وصیت کرتے ہیں کہ ہمارے غسل، تجہیز، تکفین کا متولی یہی شیعہ فرقہ ہی ہو گا اور ہمیں اسی فرقہ کی دفن گاہوں اور قبرستانوں میں دفن کیا جائے۔ (تحفہ اثنا عشریہ ص ۵۲)

کروڑوں رحمتیں نازل ہوں شاہ صاحب کے مرقد انور پر جنہوں نے شیعہ علما کے طریق واردات کی قلعی کھولی اور ان کے خفیہ مشن کی رونمائی فرمائی اور ان کی باطنی تحریک کو اجاگر فرمایا شیعہ علما کا نظریہ اور عقیدہ مرتے دم تک تقیہ ہے ان کا اصل روپ اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب انہیں یقین ہو جائے کہ سادہ لوح اہل سنت و جماعت کے عوام ان کو دینی مذہبی پیشوا تسلیم کر چکے ہیں ان کی ارادت اور عقیدت کی جڑیں ان کے دل کی گہرائیوں میں پھیل اور مضبوط ہو چکی ہیں۔

شاہ صاحب کی مندرجہ بالا تحریر سید صاحب (عبدالقادر جیلانی پہلے لبرٹی) پر پوری طرح منطبق ہوتی ہے کیونکہ سید صاحب پہلے سنی بریلوی علما کی صف میں گھسے بریلویت کے پلیٹ فارم سے سنی عالم کی حیثیت سے اپنا تعارف کروایا۔

(عمدۃ التحقیق ص ۹)

معلوم ہوا آدھی بریلویت خارجیت پر مشتمل ہے اور آدھی رافضیت پر اللہ مسلمانوں کو ان سے بچائے۔

دستِ وگریباں

مسئلہ نوزدہم

(مولانا سردار احمد لائلپوری اور علامہ کاظمی شاہ صاحب کا ایک دوسرے کو کافر قرار دینا)

مؤلف: مناظر اہلسنت مولانا ابو ایوب قادری

ا سردار احمد لائلپوری اور علامہ کاظمی شاہ

ساحب کا ایک دوسرے کو کافر قرار دینا

مذکورہ بالا دونوں علما میں مسئلہ فضیلت جبریل اور فضیلت سیدنا ابوبکر صدیق پر نزاع واقع
ہوا اس نزاع کی حقیقت کیا تھی وہ ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

گوجرانوالہ کے مشہور بریلی عالم ابو داؤد محمد صادق بریلوی نے حضرت جبریل علیہ السلام
ت پر ایک فتویٰ تحریر کیا اس فتویٰ کا سوال مع جواب ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

ید جو ایک مسجد کا امام اور خطیب ہے کہتا ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سیدنا
بریل علیہ السلام سے افضل ہیں۔ زید کا یہ عقیدہ کیسا ہے اور اس کے متعلق شرعا
یا حکم ہے۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۱۶۹)

اس کا جواب مولانا صاحب ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔

یت کریمہ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس کے مطابق جیسے انسانوں میں اللہ
کے رسول ہیں اسی طرح فرشتوں میں بھی اللہ کے رسول ہیں اور حضرت صدیق
بر رضی اللہ عنہ بایں جلالت و بزرگی رسول و نبی نہیں ہیں۔ اس لیے وہ حضرت
بریل رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام سے افضل نہیں ہو سکتے اور جو ان کو جبریل
سول اللہ علیہ السلام سے افضل قرار دے وہ اجماع و ضروریات دین کا منکر ہے
ضروریات دین ان مسائل کو کہا جاتا ہے جو دین اسلام میں ایسے واضح اور
و ہوتے ہیں کہ ان کے ثبوت کے لیے کسی دلیل کی احتیاج ہی نہیں ہوتی اور
ن کا منکر بلکہ اس میں ادنیٰ شک کرنے والا بالیقین کافر ہو جاتا ہے ایسا کہ جو اس
کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۱۷۰)

۔۔۔ کاظمی صاحب کو کافر قرار دینے والے مزید بریلوی علماء اکابرین

قارئین آپ نے پچھلے اوراق میں زید نامی شخص کے خلاف فتویٰ کفر پڑھا یہ فتویٰ افضل



شیعہ مذہب کے
(حنفی، شافعی، حنبلی
آپ کو اس مذہب
لوگ ظاہری اور با
پیشوا گمان کرتے
قریب پہنچتے ہیں ا
ہیں کہ ہمیں تو شیعہ م
ہمارے غسل، تجہیز
کاہوں اور قبرستانو
کروڑوں رحمتیں ا
طریقہ واردات کی
باطنی تحریک کو اپنا
اصل روپ اس وق
سنت و جماعت۔
اور حنفیت کی جڑ
شاہ صاحب کی مند
طرح منطبق ہوتی۔
کے پلیٹ فارم سے

معلوم ہوا آدھی بریل
کو ان سے بچائے۔

التحریر علی احسن التحریر از خادم اہل سنت و جماعت ابو داؤد محمد صادق نامی کتاب میں درج ہے۔ لاہور کے ایک مشہور بریلوی مصنف کرنل محمد انور مدنی نے اس کتاب کی مکمل تلخیص کر کے اپنی کتاب پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں کے آخر میں لگایا ہے اور ہم نے بھی حوالہ جات اسی کتاب کے دیے ہیں۔ اب کتاب کی تصدیق کرنے والے بریلوی علما و اکابرین کے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

مولانا ابو داؤد صادق تحریر فرماتے ہیں:

رسل ملائکہ کی عام بشر اور جبریل رسول اللہ علیہم السلام کی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر فضیلت کے منکر کے متعلق تکفیر کے حکم شرعی پر جن حضرات علمائے کرام نے فقیر کی تصدیق و تائید و حمایت فرمائی ہے عدم گنجائش کے باعث ان میں صرف چند حضرات کے اسمائے گرامی پر اکتفا کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے محبوب خلیفہ ملک العلما مولانا ظفر الدین صاحب بہاری۔

۲۔ محدث پاکستان مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب لائلپور۔

۳۔ فقیہ العصر مولانا مفتی اعجاز ولی خان صاحب بریلوی لاہور۔

۴۔ استاذ العلما علامہ ابو البرکات سید احمد صاحب لاہور۔

۵۔ مولانا علامہ محمود احمد صاحب رضوی مدیر رضوان لاہور۔

۶۔ مولانا علامہ ابو البیان غلام علی صاحب اوکاڑہ۔

وغیرہم دامت برکاتہم (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۲۱۵)

چودہ بریلوی علما نے زید نامی شخص کو نہ صرف کافر قرار دیا ہے بلکہ اس کے کفر میں شک کرنے والوں کو بھی کافر قرار دیا ہے۔

تمام اکابر علمائے بریلوی کا متفقہ فیصلہ

قارئین کرام گذشتہ اوراق میں افضلیت جبریل پر کچھ فتاویٰ جات کا ذکر ہوا۔ مزید چند

بریلوی علما کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

بریلوی عالم مولانا ظفر الدین قادری لکھتے ہیں:

جو شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضرت جبریل علیہ السلام سے افضل قرار دے وہ از روئے کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ رسل ملائکہ مثلاً حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام اولیائے بشر مثلاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بالاجماع افضل ہیں یہ مسئلہ اجماعی ضروریات دین کا ہے نہ ظنی و اختلافی واللہ اعلم بلاشبہ ضروریات دین کا منکر کافر ہے اور اس منکر کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۲۵۹)

محدث اعظم بریلوی مذہب مولانا سردار احمد صاحب لکھتے ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں اور یہ عقیدہ اجماعی ہے اس پر اتفاق اور اس کا منکر گمراہ بے دین ہے بلکہ اس کا منکر حسب تصریحات علمائے کرام بلاشبہ کافر ہے اور ایسے شخص کی خود نماز شرعاً نہیں ہوتی اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی اس پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور نئے سرے سے کلمہ پڑھے اور بیوی رکھتا ہے تو نکاح پڑھے۔

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۲۶۱)

الغرض بہت سے بریلوی علما کی تصریحات کہ جس شخص کا عقیدہ یہ ہو کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مرتبہ سیدنا جبریل سے زیادہ ہے وہ کافر دائرہ اسلام سے خارج اور اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ بریلوی اکابرین میں سے مفتی ابو سعید محمد امین صاحب، ابو البرکات سید احمد، بریلوی مولانا مفتی اعجاز ولی صاحب دربار لاہور، مولانا غلام رسول بریلوی، فقیر محبوب رضا، سید محمود احمد رضوی، محمد عبد الرشید رضوی اور بہت سے دیگر بریلوی علمائے کرام موجود ہیں جنہوں نے فتویٰ کفر دیا ہے تفصیل کے لیے مولوی حسن علی رضوی کی کتاب اظہار حقیقت مع فتاویٰ کو دیکھیے جو پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں کے آخر میں ملحق کر کے لگائی ہوئی ہے اور ہم نے بھی اسی کتاب سے

حوالہ دینے پر اکتفا کیا ہے۔

زید کے عقیدہ کے تحفظ کے لیے علامہ کاظمی ملتانی کا موقف اور کاوش

قارئین آپ نے گذشتہ اوراق میں زید نامی شخص کا عقیدہ پڑھ لیا اور مستند بریلوی علماء کے فتاوی جات بھی پڑھ لیے کہ زید مذکورہ بالا عقیدہ کی بنیاد پر کافر اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اب علامہ کاظمی صاحب نے مذکورہ بالا بریلوی علما کے رد میں ایک کتاب لکھی جس میں یہ ثابت کیا کہ مذکورہ فتوی دینے والے غلط ہیں بلکہ مسلمانوں کو کافر بنانے والے ہیں۔ اور ان پر توبہ کرنا فرض ہے کیونکہ بلا وجہ کسی کو کافر کہنا درست نہیں۔ علامہ کاظمی کی اس کتاب کا تعارف بریلوی علما کی زبانی ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

نباض بریلوی مذہب مولانا ابو داؤد صادق لکھتے ہیں:

بہر حال یہ معاملہ اس طرح ختم ہونے کے چند روز بعد اب حال ہی میں ایک رسالہ احسن التحریر فی اجتناب عن التکفیر موصول ہوا جس میں مصنف کا نام اس طرح مذکور ہے سید المحققین، راس المدققین، پاک و ہند کے مستند وقت مانہ کے غزالی زمانہ حال کے رازی، مقتدام علمائے ملت، امام اہلسنت، مرشد طریقت، ہادی شریعت، شیخ الحدیث علامہ الدہر فقیہہ العصر حضرت علامہ مولانا مفتی سید احمد کاظمی مہتمم مدرسہ انوار العلوم ملتان۔ یاد رہے کہ یہ غزالی و رازی وہی بزرگ ہیں جن کی تصدیق کے ساتھ لاہوری مفتی کا فتوی پہلے شائع ہوا تھا، بہر حال اب مفتی صاحب اور وہ دیگر ہمنوا علما پیچھے ہٹ گئے ہیں اور ان بزرگوار کو آگے کر دیا ہے۔

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں، ص ۱۷۲)

مولانا ابو داؤد صاحب مزید تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

رسالہ مذکورہ مفتی نے اپنے زیر اہتمام چھپوایا ہے اور اس کا پیش لفظ بھی خود تحریر کیا ہے جس میں اس فقیر کے متعلق یہ گوہر افشانی فرمائی ہے۔ ایک غیر مستند شخص، جو علوم دینیہ سے تداول اور تعلیم و تدریس میں مہارت نہیں رکھتا...... دروغ گو،

بد نصیب مکفر، آخرت کے خوف سے بے باک ہے۔ مکفر محمد صادق گوجرانوالہ نے بجائے حق کی طرف رجوع کرنے کے کج بحثی اور خلاف صحت کا وطیرہ اختیار کر کے توبہ سے گریز کیا مکفر کے فتوی کی دھجیاں بکھیر دی ہیں۔ اور اس کے تمام مزعومات ہباء منثورا بنا کر اڑا دیا ہے۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں، ص ۱۷۲)

حضرت علامہ کاظمی شاہ کا بریلوی علما کو مکفر المسلمین قرار دینا اور توبہ کا مطالبہ کرنا

مذکورہ بالا کتاب احسن التحریر علامہ کاظمی صاحب کی تحریر فرمائی اس کتاب کا مزید تعارف اور موضوع بھی نباض قوم مولانا ابو داؤد صادق کی زبانی سنیے۔

مولانا ابو داؤد صادق بریلوی لکھتے ہیں:

خیر مفتی صاحب نے جو کچھ کہا وہ تو اپنی عادت اور طبیعت سے مجبور ہیں تعجب احسن التحریر کے مصنف پر کہ انہوں نے باایں ہمہ بزرگی کوئی اچھا رویہ اختیار نہیں کیا، کیونکہ انہوں نے اپنے مفتی کی طرح جا بجا طنز و تحقیر آمیز الفاظ سے فقیر کو یاد فرمایا ہے۔ اور بار بار مکفر مکفر اور مسلمانوں کی تکفیر کرنے والے مولوی صاحب بہت بڑے گنہگار مسائل اعتقادیہ کو سمجھنے سے نا اہل حد سے متجاوز، اپنے منہ سے کافر، فتوی تکفیر باطل و مردود بد نہاد دماغ، مزخرفات سخت نادانی اور کجروی، خود ساختہ ضروریات دین، خوف خدا سے خالی دل، تکفیری فتوی سے توبہ کا اعلان کریں۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں، ص ۱۷۳)

علامہ کاظمی صاحب کا حضرت جبرئیل علیہ السلام کی شان پر حملے کرنیوالوں کی تائید اور حمایت کرنا

مولانا ابو داؤد صادق اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

احسن التحریر کے مصنف نے محض شان رسالت کے حمایت کے جرم میں ہمیں اور ہماری حمایت فرمانے والے اکابر علما کرام کے خلاف تو خوب غیض و غضب کا مظاہرہ کیا ہے مگر افسوس کہ جنہوں نے اللہ کے پیارے عزت والے رسل ملائکہ سیدنا

جبریل علیہ السلام کی عظمت و شان رسالت پر حملے اور ان کی توہین اور تنقیص کی اور صدیق اکبر تو صدیق اکبر غیر صحابہ کرام علیہم الرضوان بلکہ عام انسانوں کو بھی حضرت رئیس ملائکہ و سیدنا جبریل علیہ السلام سے افضل قرار دیا اور اللہ کے ان مقدس رسولوں پر سے زیادہ خود دو گھمنڈ چھپاں کیا ان کے متعلق مصنفے السعید اور احسن التحریر میں ایک لفظ تک نہیں لکھا بلکہ احسن التحریر میں بطور حمایت و تائید بڑے بڑے القابات کے ساتھ ان کے نام مذکور ہیں۔

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۲۱۵)

بریلوی علما کے لیے لمحہ فکریہ

گزشتہ اوراق میں مسئلہ افضلیت جبریل کے متعلق بریلوی علما کے مابین ہونے والے اختلاف سے قارئین آگاہ ہو گئے ہوں گے۔ مولانا ابو داود صادق کے ہمنوا بریلوی اکابرین کی رائے یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت سیدنا صدیق اکبر سے افضل ہیں جبکہ دیگر بریلوی علما کا عقیدہ یہ ہے کہ عام انسان بھی حضرت جبریل علیہ السلام سے افضل ہے۔ ان بریلوی علما کو علامہ کاظمی شاہ صاحب کی تائید حاصل ہے۔ اب جو عقیدہ و سوال میں زید نامی فرضی شخص کا ظاہر کیا گیا ہے پہلے گروہ کے بریلوی علما زید کو کافر بلکہ اس کے کفر میں شک کرنے والے کو کافر سمجھتے ہیں۔ اور علامہ کاظمی صاحب اور اس کے ہم عقیدہ علما زید کے عقیدہ کا تحفظ اور اس کو کافر کہنے والوں سے توبہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر زید مسلمان ہے جیسے کہ علامہ کاظمی کی رائے ہے تو وہ تمام بریلوی علما جو زید کو کافر کہتے ہیں از خود کافر ہو جائیں گے اور اگر زید کافر ہے تو علامہ کاظمی صاحب نہ صرف اس کے کفر میں توقف بلکہ کافر کہنے والوں کو مکفر المسلمین کے لقب سے نوازتے ہیں علامہ کاظمی صاحب و دیگر بریلوی علما کے فتوی کی رو سے کافر ہو جائیں گے۔ الغرض مذکورہ دونوں گروہوں میں ایک گروہ بالضرور کافر ہے وہ کون سا گروہ ہے۔ جس کی تعیین سے ہمیں غرض نہیں بریلوی علما کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ اس بارے میں کیا فیصلہ فرماتے ہیں۔

علامہ سردار احمد اور علامہ کاظمی ملتان کے مابین غیر مشروط صلح

قارئین کرام بریلوی علما اکابرین مسئلہ تکفیر میں بالکل غیر سنجیدہ ہو چکے ہیں۔ علامہ کاظمی نے جہاں اپنے مخالفین کو مکفر المسلمین کا لقب دیا ہے اور ان کے خلاف ایک مستقل کتاب لکھ کر ان کو فتوی کفر سے رجوع کرنے کی دعوت دی۔ تو نہ تو مولانا سردار احمد نے فتوی کفر سے رجوع کیا اور نہ ہی علامہ کاظمی صاحب نے ان مفتیان کی تصدیق فرمائی بلکہ تردید فرماتے رہے ان صلح مذکورہ بالا بریلوی علما کے دوران کیسے ہوئی ایک بریلوی عالم کی زبانی سنیے۔

علامہ شاہ حسین گردیزی لکھتے ہیں:

صلح اس انداز میں کرائیں جس طرح علامہ سید احمد کاظمی علیہ الرحمہ والرضوان اور حضرت علامہ مولانا سردار احمد علیہ الرحمہ والرضوان ہوئی تھی۔ جس میں دونوں فاتح تھا اور نہ مفتوح حضرت مفتی صاحب کی اس بات سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ فریق اپنی خفت اور کمزوری کو چھپانے کے لیے صلح کی بات کر رہا ہے۔

(الذنب فی الحرآن ص ۲۸)

کیا انداز صلح ہے کیا دست و گریبانی

شاہ حسین گردیزی نے جو انداز صلح پیش کیا ہے وہ در حقیقت صلح نہیں بلکہ صلح کی تردید ہے کیونکہ شاہ حسین گردیزی اور علامہ غلام رسول سعیدی کے مابین شدید قسم کا اختلاف ہے۔ اب کچھ بریلوی مذہب سے خیر خواہی رکھنے والے حضرات ان کے مابین صلح کروانا چاہتے ہیں کہ ان کے مابین غیر مشروط صلح ہو جائے بس باہم دونوں بغلگیر ہو جائیں باقی اختلاف اپنی جگہ پہ قائم رہے۔ چنانچہ اس کی کہانی خود گردیزی کی زبانی سماعت فرمائیں۔

محب اہلسنت حضرت علامہ مفتی محمد رفیق حسنی دامت برکاتہم نے دو بار یہ کہ بات کی کہ مولانا سعیدی اور دوسرے تمام لوگ صلح کے لیے تیار ہیں۔ آپ بھی تیار ہو جائیں۔ میں نے ان سے گزارش کی کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان ہے الصلح

خیر اس لیے مجھے اس سے انکار نہیں لیکن اس کے کچھ شرائط ہیں۔ ایک تو یہ کہ مولانا سعیدی اپنے تکفیری فتوی سے رجوع کریں اور یہ لکھ کر دیں کہ میں یہ غلط کیا ہے یا غلطی سے ہوا ہے اور دوسری چیز یہ ہے کہ چار غیر جانبدار علماء پر مشتمل ایک بورڈ بنایا جائے وہ ہم دونوں کے دلائل کا تجزیہ کرے اور دلیل سے دلیل کا مقابلہ کر کے اس کی قوت اور ضعف کا فیصلہ کرے اور اس میں وجہ قوت اور ضعف کو بیان کرے اس صورت میں، میں بورڈ کا فیصلہ تسلیم کروں گا۔ مفتی صاحب نے فرمایا اگر ایسا نہ ہو تو پھر کیا ہوگا تو میں نے کہا کہ پھر ایسے بے کار اور فضول کام میں ہماری شرکت نہیں ہو سکتی۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ فریق مقابل کے ایک اہم رکن نے کہا ہے کہ صلح اس انداز میں کرائیں جس طرح حضرت علامہ احمد سعید کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمہ والرضوان اور حضرت مولانا سردار احمد علیہ الرحمہ والرضوان کے مابین ہوئی تھی جس میں نہ کوئی فاتح تھا نہ کوئی مفتوح۔

(الذنب فی القرآن ص ۲۸)

بریلوی علماء اپنے مسلک کے کتنے خیر خواہ ہیں کہ ایک دوسرے کو کافر کہہ کر غیر مشروط صلح نہ صرف کر لیتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس طرح کی غیر مشروط صلح جس میں نہ کوئی فاتح ہو نہ مفتوح نہ کوئی کافر ہو نہ کوئی مسلمان کی دعوت دیتے ہیں۔ اب قارئین کیا یہ انداز صلح ہے یا اپنے مسلک و مذہب کے ساتھ مذاق۔ اللہ تعالیٰ اس فتنہ سے محفوظ فرمائے۔

آستانہ عالیہ بریلی شریف میں باہمی جنگ و جدال

کرنل انور مدنی اور حسن علی رضوی دونوں کی باہمی ناراضگی اور اختلاف ہے۔

مدنی صاحب حسن علی رضوی کے بارے میں ایک اقتباس نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اس جہان میں مٹی کا ایک ڈھیلا یہ شخص بھی ہے رضویت کے وسیع و عریض گھر میں قائم ایک لیٹرین یہ بھی ہے باقی رہی خلافت کی حکایت تو حضور قبلہ عالم محدث اعظم کا مبارک منہاج یہ ہے کہ آپ تمام سنی علماء کی عزت کرتے تھے ... مگر جو بدبخت حضور جلیہ دوران سے خلافت کا مدعی بھی ہو اور پھر علمائے اہلسنت کی اہانت کرے کالم گلوچ سے علمائے حق کا گریبان پکڑے تو اس کی بیعت خود بخود فاسد ہو جاتی ہے خلافت کہاں رہی حضور مرشد کریم نے اپنی حیات ظاہری میں ایسے بھی سانپوں کو دودھ پلایا۔

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۱۴۰)

اب حسن علی رضوی نے بریلوی حضرات کو جو دھمکی دی اور اس دھمکی دینے پر جو راز بریلوی کرنل انور مدنی نے اگل دیا خود کرنل صاحب کے الفاظ بدیہ قارئین ہیں:

مسلک رضا کے اصل دشمن قاضی حسین نہیں حسن علی رضوی جیسے بدبختان ہیں اب ایک دھمکی سنیے ارشاد ہے کہ اگر ہم نے مولانا نورانی کی مع علی اتحادی کروا دیے دار العلوم جامعہ رضویہ مظہر الاسلام مرکز اہلسنت کا فتوی مبارک اور موجودہ سابقہ سجادہ نشین بریلی شریف کے مکاتیب گرامی شائع کر دیے تو چیخیں منصورہ تک جائیں گی۔

کوئی پوچھے اس دشمن بریلی سے کہ بریلی شریف کو پاکستان کے معاملات میں ملاؤ یہاں تم نے ہم سے جنگ چھیڑی ہے اس کو یہیں رہنے دو ورنہ اس کے جو بھی المناک نتائج ہوں گے اس کے ذمہ دار تم ہو گے کیے معلوم نہیں کہ آستانہ عالیہ بریلی شریف میں بھی دیگر آستانوں کی طرح باہمی جنگ ہے۔ حضرت مولانا ریحان رضا اور حضرت مولانا اختر رضا دونوں حقیقی بھائی ہیں ان کے درمیان جنگ جہاز سازی کے پوسٹروں تک پہنچ چکی ہے وہ تمام ریکارڈ میرے پاس بھی ہے اس

میں جو کچھ اس کو دیکھ کر صرف کانوں پر ہاتھ رکھے جا سکتے ہیں۔

اگر اس ناداں دوست در حقیقت دشمن بریلی نے اگر یہ بے وقوفی کی تو وہ تمام ریکارڈ منظر عام پر آ سکتا ہے مگر اس کی پہل ہم نہیں کریں گے۔ بریلی اور کچھوچھہ شریف میں جنگ بھی اس وقت انڈیا سے نکل کر برطانیہ اور مغربی ممالک تک پہنچ چکی ہے یہاں چند لوگ اس سے باخبر ہیں مگر یہ خدار بریلی یہاں بھی آتش کدہ دہکانا چاہتا ہے۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۱۶۵)

حسن علی رضوی اور کرنل انور مدنی سے عاجزانہ التماس

مذکورہ بالا دونوں حضرات کے بیانات آپ حضرات نے پڑھ لیے ہیں۔ دونوں شخصیات تا حال زندہ و سلامت ہیں۔ کرنل انور مدنی پہلے بھی بریلویت پر کافی احسانات کر چکے ہیں مثلاً کاظمی ملتانی اور مولانا سردار احمد کے باہمی اختلاف پر لکھی جانے والی کتب کو منظر عام پر لا چکے ہیں جس کے حوالہ جات اس کتاب میں بھی دیے گئے ہیں۔ تاہم ہم کرنل مدنی سے التماس کرتے ہیں کہ اگر آپ کے پاس مزید جو کچھ بھی مواد باہمی اختلاف کی صورت میں ہے اس کو ضرور شائع کر دیں اگر کوئی اور واقع بریلی شریف میں جنگ ہے تو ضرور شائع کریں ہمیں یقین ہے کہ اگر آپ نے پہل کی تو حسن علی رضوی ضرور مرکز اہلسنت کا فتویٰ جو نورانی صاحب کے خلاف ہے ضرور شائع کروا دیں گے۔ اگر دونوں حضرات ہمت کریں تو بریلویت کی حقیقت سے پردہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

بریلوی مذہب کے ماننے والوں کے درمیان باہمی جنگ سے ایک دوسرے کو کافر قرار دینا ایک معمولی بات ہے جس کی وجہ ہر گز مخفی نہیں کہ اس مذہب و مسلک کے بانی مولانا احمد رضا خان نے اپنے ما سوا دنیا کے تمام مسلمانوں کو نہ صرف کافر و مرتد قرار دیا بلکہ ان کے کفر میں شک کرنے والوں کو بھی کافر قرار دیا۔ اب مولانا کی روحانی اولاد اسی مقصد کو لے کر ترقی کے سفر پر گامزن ہے۔ نہ معلوم قیامت تک ان لوگوں کا کیا حال ہوگا۔

دار العلوم امجدیہ کا شاہ احمد نورانی کو کافر قرار دینا

دار العلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی میں واقع بریلویوں کا مرکزی ادارہ اور بہت بڑا علمی مرکز ہے۔ یہاں سے جاری ہونے والا فتویٰ سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ حال ہی میں کراچی کے ایک بریلوی عالم جن کا تعارف کتاب میں ان الفاظ میں کروایا گیا ہے "خلیفہ مفتی اعظم عالم اسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد الوہاب خان القادری الرضوی" مولانا نے اتمام حجت کے نام سے ایک کتاب تحریر فرمائی ہے جس میں بہت سے فتاوی جات درج فرمائے ہیں بلکہ نقل بھی فرمائے ہیں۔

مولانا دار العلوم امجدیہ کا وہ فتویٰ جو انہوں نے شاہ احمد نورانی کے خلاف دیا ہے نقل کرنے کے بعد رقمطراز ہیں:

> اس فتویٰ پر مفتیان دار العلوم امجدیہ کے دستخط اور ان کے ساتھ تراب الحق کی تصدیق موجود ہے یہ فتویٰ دار العلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی سے ۱۲ شعبان المعظم ۱۴۲۳ ہجری ۱۹ اکتوبر ۲۰۰۲ء کو جاری ہوا۔
>
> عزیز ان گرامی سیاسی جماعتوں میں "جمعیت علماء پاکستان" جو ایک مدت مدید اور عرصہ بعید سے پاکستان میں سیاسی پلیٹ فارم پر کام کر رہی ہے جس کے مرکزی صدر علامہ شاہ احمد نورانی ہیں اس دار العلوم امجدیہ کے فتویٰ میں نام نہاد رہنماؤں کے بجاری بھر کم کلمات میں علامہ شاہ احمد نورانی پر وہی حکم لگایا ہے جو گستاخان رسالت پر لگایا ہے اس حکم کی زد میں وہ سارے لوگ جو علامہ شاہ احمد نورانی کو مسلمان مانتے اور رہنما جانتے ہیں سب کی تکفیر کی گئی اور ان کے کفر میں شک کرنے والوں کو بھی کافر کہا گیا (اتمام حجت ص ۴۰)

مفتی عبدالقیوم ہزاروی کا مذکورہ بالا فتویٰ کی تصدیق فرمانا

قادری صاحب نے کرنل انور مدنی کی طرح بہت سے راز افشا کیے ہیں مثل مشہور ہے کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ چنانچہ قادری صاحب رقمطراز ہیں:

یہ امر باعث حیرت ہے کہ دارالعلوم امجدیہ جن کی حمایت میں یہ سب لوگ سرگرم ہیں علامہ شاہ احمد نورانی پر تکفیری فتویٰ علمائے دارالعلوم امجدیہ نے اکتوبر ۲۰۰۳ء کو جاری فرمایا۔ جس کو ۱۳ ماہ سے زیادہ ہو چکا ہے آپ لوگوں کے علم سے خارج نہ ہوگا اس پر آپ لوگوں نے کیا حکم لگایا؟ اب اگر آپ لوگوں کے نزدیک یہ صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ علامہ شاہ احمد نورانی کو مسلمان نہیں سمجھتے اگر مسلمان سمجھتے تو ضرور فتویٰ کا تعاقب فرماتے اور ان لوگوں پر جنہوں نے تکفیر کی بھی حکم شرعی جاری کرتے معلوم ہوا کہ ان علمائے دارالعلوم امجدیہ کا فتویٰ آپ کو تسلیم اور لائق تحسین ہے جس میں مفتی عبدالقیوم ہزاروی بھی شامل ہیں۔ ان کی امامت کامل، اس پر کوئی رد و انکار نہیں مگر سخت حیرت اس پر ہے کہ باوجودیکہ علامہ شاہ احمد نورانی پر فتویٰ سے متفق ہیں مگر مفتی عبدالقیوم ہزاروی کی وصیت کے مطابق ان کی نماز جنازہ علامہ شاہ احمد نورانی نے پڑھائی اور قاضی حسین احمد، علامہ پروفیسر طاہر القادری وغیرہ دیگر اہم شخصیات نے نماز میں شرکت کی۔

تلخیص روزنامہ جنگ کراچی، جمعرات ۲۹ر جمادی الثانی ۱۴۲۴ ہجری، ۲۸ر اگست ۲۰۰۳ء۔ (اتمام حجت، ص ۱۶۷)

قادری صاحب کا ہزاروی کی وصیت پر واویلا

مولانا عبدالوہاب قادری بریلوی مفتی عبدالقیوم ہزاروی سے نالاں ہیں کہ مفتی صاحب ایک طرف تو نورانی صاحب کی تکفیر کرنے والوں میں شامل ہیں اور دوسری طرف نماز جنازہ پڑھانے کی وصیت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ مولانا قادری لکھتے ہیں:

مسلمانان اہلسنت کی جانب سے یہ سوال ہوتا ہے کہ ایک جانب تو آپ لوگ ان

حضرات مذکورہ کو مسلمان بھی تسلیم نہیں کرتے دوسری جانب ان کو اپنا مقتدا سمجھتے اور نماز جنازہ کی امامت کی وصیت فرماتے ہیں۔ کیا یہ کفر و اسلام کے احکام عوام اہلسنت کے لیے ہیں اور مفتی اور مولوی سب اس سے مستثنیٰ ہیں یعنی عوام کے لیے حکم شرعی ہے اور مولوی اور مفتی صاحبان کی شریعت جدا ہے۔

علامہ شاہ احمد نورانی پر تکفیری فتویٰ اور اس کے بالمقابل جنگ کراچی کا عکس دیکھنے کے لیے۔ (اتمام حجت، ص ۱۶۸) کو ملاحظہ فرمائیں

دارالعلوم امجدیہ والوں کا شاہ تراب الحق قادری کو کافر قرار دینا

دارالعلوم امجدیہ کے مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی نے دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ سے تراب الحق قادری بریلوی کے خلاف فتویٰ کفر جاری فرمایا۔ شاہ تراب الحق کا مفتی صاحب موصوف نے اس لیے کافر قرار دیا کہ کراچی کے علما نے ایک ضابطہ اخلاق پر دستخط فرمائے اور ان دستخط کرنے والوں میں مولانا تراب الحق قادری بھی تھے۔ جس کو بنیاد بنا کر مولانا کو کافر قرار دیا گیا۔ چنانچہ اس راز کو افشا کرنے والے بریلوی مذہب کے ایک عظیم دینی رہنما و عالم مولانا عبدالوہاب قادری بریلوی امجدیہ والوں کو سخت مخالف ہیں۔ اس فتویٰ کو نقل کرنے کے بعد اس پر تبصرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱۔ ضابطہ اخلاق کی جن شقوں پر سوال ہے اس کا اعتراف تراب الحق صاحب نے اپنی تحریر دسمبر ۲۰۰۲ء میں کیا اب اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں مزید تصدیق درکار ہو تو علامہ محمد حسن صاحب حقانی کی جناب میں دست سوال دراز کرے۔

۲۔ دارالعلوم امجدیہ نے تراب الحق کو ان وجوہ مذکورہ پر کافر قرار دیا اور لکھ دیا جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

۳۔ کیا ان امجدیہ والوں کا فتویٰ صرف نا تواں سنیوں کے لیے ہے یہ لوگ اس حکم فتویٰ سے مستثنیٰ ہیں۔

۴۔ اگر امجدیہ کے مفتی کا فتویٰ ہر مسلمان کے لیے ہے تو کیا امجدیہ والے مسلمان نہیں؟

۵۔ اگر مسلمان ہیں تو تراب الحق کو باوجود تکفیر فرمانے کے اپنے سر کا تاج بنایا اور دارالعلوم کا ناظم تعلیم ٹھہرایا مسلمان جان کر یا کافر سمجھ کر۔

۶۔ اگر مسلمان سمجھ کر ناظم تعلیم بنایا تو اپنے حکم فتویٰ سے از خود کافر ٹھہرے یا نہیں کیا اقرار ہے؟

۷۔ اگر کافر سمجھ کر ناظم تعلیم ٹھہرایا ہے تو ایک کافر کی تعظیم کے باعث خود کافر ہوئے یا نہیں؟

(اتمام حجت، ص ۳۲)

جناب قادری صاحب نے تو حق واضح کرتے ہوئے حد کر دی ان دارالعلوم امجدیہ والے مسلمان ہیں یا نورانی صاحب اور تراب الحق اس کا فیصلہ بریلوی علما کریں گے۔ امید ہے کہ کسی بھی فریق کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوگی۔

مولانا ضیاء المصطفیٰ کا گستاخی رسول پر مشتمل گستاخانہ فتویٰ

مولانا عبدالوہاب قادری اور مولانا جناب ضیاء المصطفیٰ الازہری کے مابین ایک مسئلہ پر اختلاف ہے کہ آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آقائے دو عالم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد کہنا جائز ہے یا نہیں۔ مولانا عبدالوہاب قادری بریلوی کی رائے یہ ہے کہ ایسا کہنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی ہے اور ضیاء المصطفیٰ کے نزدیک ایسا کہنا جائز ہے۔ چنانچہ ضیاء المصطفیٰ صاحب کا فتویٰ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے جس کو خود مولانا عبدالوہاب قادری بریلوی نے اپنی کتاب اتمام حجت میں نقل فرمایا ہے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ و حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی مدح اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے قرب رشتہ کے بیان کے طور پر انہیں داماد رسول کہنے میں نہ اہانت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور نہ تحقیر۔ اس لیے بطور تعارف و تعریف اس اضافت سے داماد کا اصطلاح بے کراہت جائز ہے۔ ان حضرات کی تعریف و تعارف کے مقصد سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ان حضرات کا سسر کہنا بھی جائز ہے۔ لغت و عرف میں یہ الفاظ بیان

رشتہ کے لیے آتے ہیں ہاں اہانت و دشنام کے لیے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔

(اتمام حجت، ص ۹)

جبکہ جناب عبدالوہاب قادری بریلوی کے ہاں ایسا کہنا اہانت سرکار اور گستاخی ہے۔ اور دارالعلوم امجدیہ کے مفتیان کرام بھی جناب ضیاء المصطفیٰ کے فتویٰ کی تائید فرماتے ہیں۔ چنانچہ ایک بریلوی مسلک کے عالم مولانا عبدالوہاب قادری کو منانے کی غرض سے دارالعلوم امجدیہ کے مفتیان وعلماء پر مشتمل ایک قافلہ قادری صاحب کے گھر آپہنچا۔ جنہوں نے اپنے آباء کرام کی روش پر چلتے ہوئے مولانا امجد علی رضوی علی بریلوی کی بہار شریعت سے ایک عبارت قادری صاحب کو پڑھ کر سنائی۔ بقول عبدالوہاب قادری کے بہار شریعت میں وہ عبارت جس کی نسبت مولانا امجد علی بریلوی کی طرف کی گئی تھی نام و نشان تک نہ تھا۔ اس پر قادری صاحب دارالعلوم امجدیہ کے مفتیوں سے سخت نالاں ہوئے۔ مفتی صاحب کے الفاظ ہدیہ قارئین کیے جاتے ہیں۔

بعد ازاں جب اتفاق ہوا تو اپنے پاس موجود بہار شریعت مطبوعہ شیخ غلام اینڈ سنز دیکھی اس میں عربی کے ساتھ اردو عبارت نہ تھی پھر بہار شریعت مکتبہ اسلامیہ لاہور وغیرہ ہم دیکھیں مگر کسی میں بھی عربی کے ساتھ اردو عبارت نہ پائی۔

بہار شریعت نے ۱۳۲۵ ہجری میں وجود پایا۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۳۵ ہجری میں اس پر تقریظ لکھی اس سے ظاہر ہوا ایک مسلمان کو فریب دے کر گمراہ کرنا مطلوب تھا عالم دین کی تو بڑی شان ہے ایسا کذب و افترا اور دجل و فریب کرنا اور مسلمانوں پر گمراہی کا باب کھولنا کوئی مسلمان بھی ایسا نہ کر سکے گا سوائے شیطان کے۔ کمال افسوس ہے ایسے مفتیوں اور مولویوں پر جن کے نام پر جھگڑے کھائیں اور ان پر بہتان لگائیں۔

مولانا عبدالوہاب قادری کے لیے لمحہ فکریہ اور مولانا کی ناانصافی

مولانا قادری صاحب کا خود اقرار ہے کہ دارالعلوم امجدیہ کے علماء و مفتیان کذاب اور دجال ہیں اور ساتھ ان حضرات کو شیاطین بھی قرار دیا۔ اور مولانا قادری صاحب نے دارالعلوم امجدیہ کے دو عدد فتاویٰ جات نقل فرماتے ہیں کہ علامہ شاہ احمد نورانی اور علامہ تراب الحق

قادری یہ دونوں دارالعلوم امجدیہ کے مفتیان کے نزدیک کافر و مرتد ہیں اور ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ اور مولانا موصوف نے دارالافتاء بریلی شریف والوں کو بھی خط لکھا ہے مگر دارالافتاء والے قادری صاحب کا ساتھ دینے کے لیے تیار نہیں۔ اب ابھی بھی اگر قادری صاحب پر بریلوی مذہب کی حقیقت نہیں کھلی تو قادری صاحب از خود لائق ملامت ہیں۔ اور ساتھ ہمیں قادری صاحب سے ایک گلہ بھی ہے کہ ان کے نزدیک جناب ضیاء المصطفیٰ بریلوی گستاخ رسول ہیں اور اس گستاخ رسول کے فتویٰ کا تقابل مولانا گنگوہی رحمہ اللہ علیہ کے فتویٰ کے ساتھ کیا ہے اور یہ سوال اٹھایا ہے کہ ان میں گستاخ ترین کون ہے۔

مولانا گنگوہی کی عبارت قادری صاحب نے از خود نقل فرمائی ہے:

حضرت مولانا گنگوہی فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اگرچہ کہنے والے کی نیت حقارت کی نہ ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ (اتمام حجت ص ۸)

جبکہ قادری صاحب نے یہ عنوان باندھا ہے:

"دونوں میں گستاخ ترین کون"

قادری صاحب پر افسوس ہے کہ مولانا گنگوہی کی مذکورہ بالا عبارت میں کون سی گستاخی ہے۔

دست و گریباں



(مشائخ چورا شریف والوں کا امیر ملت جماعت علی شاہ انگریز کا ایجنٹ قرار دینا)

مؤلف: مناظر اہلسنت مولانا ابو ایوب قادری

مشائخ چورا شریف والوں کا امیر ملت جماعت علی شاہ انگریز کا ایجنٹ قرار دینا

آستانہ عالیہ چورا شریف وادی بوتھار کے سنگلاخ خطہ میں قدرت کی دلکشیوں، دل فریبیوں کے دل نواز مناظر کی حسین آماجگاہ ہے۔ چورا شریف کے بانی کی ولادت سرحد کے قبائلی علاقہ کی وادی تیراہ کے مقام اخوند خوث میری شریف ۱۶۷۰ء میں ہوئی۔ پھر وہاں سے ہجرت فرما کر ضلع اٹک کے مقام برساتی نالہ کے قریب سکونت اختیار فرمائی۔

قارئین ہم آپ کے سامنے مشائخ چورا شریف والوں کا ایک طویل اقتباس نقل کرنے لگے ہیں لیکن چورا شریف کا ذاتی تعارف بھی ضروری ہے تاکہ قارئین کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ یہ کسی عام زبان سے نکلے ہوئے کلمات ہیں۔ بلکہ مشائخ چورا شریف والوں کے ملفوظات ہیں جو نا قابل تردید ہیں۔ چورا شریف کے بارے میں تاثرات ملاحظہ فرمائیں۔

طور یک بار تجلی کہ بجان گردید
ہست ہر لحظہ بدین روضہ تجلی دگر

طور سینا پہ ایک بار تجلی اللہ تعالیٰ کی پڑی تھی اور یہاں ہے ہر لحظہ بار بار ویسی تجلی پڑتی ہے۔

(اثبات النسب ص ۲۳۷)

جہاں امیر ملت سید جماعت علی شاہ کو انگریزی کا ایجنٹ قرار دیا گیا ہے وہاں پہ تحریک پاکستان میں امیر ملت سید جماعت علی شاہ کے کردار کو بھی مشکوک ثابت کیا گیا ہے۔ اور کہیں انگریزی افواج کو تعویذ فراہم پہ نا قابل تردید ثبوت فراہم کئے گئے ہیں۔ قارئین مشائخ چورا شریف والوں کا طویل اقتباس پیش خدمت ہے توجہ کے ساتھ پڑھیں۔

امیر ملت (نام نہاد) اور تحریک مسجد شہید گنج۔ (اثبات النسب ص ۱۵۶)

امیر ملت (نام نہاد) اور تحریک مسجد شہید گنج لاہور

1935ء میں لنڈا بازار لاہور میں واقع جامع مسجد شہید گنج کو سکھوں نے گرا دیا اس کے نتیجے میں ایک زبردست تحریک چلی۔ اس تحریک میں پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو امیر ملت کا

عتاب ملا۔ اس کی پوری تفصیل جناب آغا شورش کاشمیری نے اپنی کتاب "پس دیوارِ زنداں" میں تحریر کی ہے۔ یہاں یہ کہنا ضروری ہے کہ اگر یہ بات کسی اور نے تحریر کی ہوتی تو کہا جا سکتا تھا کہ یہ تحریر پیر صاحب کے خلاف کسی ذاتی پرخاش کی بنا پر لکھی گئی ہے۔ لیکن اس کو لکھنے والی ایک ایسی شخصیت ہے جس کے افکار و عقائد سے اختلاف تو کیا جا سکتا ہے لیکن آغا شورش کاشمیری کی دیانت پر شک کرنا کسی طور بھی مناسب نہیں ہوگا کیونکہ انہوں نے انگریز سامراج کا مقابلہ کرتے ہوئے جس جرات و بہادری کا مظاہرہ کیا ہے وہ جھوٹے لوگوں کی بس کی بات نہیں ہوتی۔ انہوں نے اپنے لڑکپن سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپے تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے کرتے زندگی گزار دی۔ آپ خود اندازہ لگائیں کہ جو شخص سولہ سال کی عمر سے انگریزوں کے خلاف جدوجہد شروع کرتا ہے اور پابند سلاسل رہتے ہوئے اس کے بال سفید ہو جاتے ہیں۔ جس کی تمام زندگی آزادی کی جنگ لڑتے ہوئے جیلوں کی سلاخوں میں گزر جائے۔ جس نے سچ بولنے کی پاداش میں عمر بھر کی سزا پائی ہو وہ کب جھوٹ بولے گا۔ آپ اگر اپنے موقف پر سمجھوتا کرتے اور ضمیر کا سودا کرتے تو ان کی بھی پر آسائش زندگی میسر آ سکتی تھی لیکن انہوں نے ہمیشہ سچائی کے لئے اپنے آپ پر ٹوٹتے ہوئے ظلم کے پہاڑوں کو برداشت کیا لہٰذا ان پر جھوٹ بولنے کی کوئی تہمت نہیں لگائی جا سکتی۔

"پیر جماعت علی شاہ پنجاب کے پیر تھے بعض اضلاع میں ان کا اثر بھی تھا۔ کسی مصلحتوں نے اکٹھا ہو کر راولپنڈی میں شہید گنج کانفرنس کی وہاں انہیں امیر ملت نامزد کیا گیا۔ پیر صاحب انتہائی سادہ، نیک دل اور آخری حد تک غیر سیاسی آدمی تھے۔ ان کے گرد و پیش عموماً سرکاری لوگ رہتے جو انہیں ادھر ادھر نہ ہونے دیتے۔

پیر صاحب نے راولپنڈی کے اجتماع عام میں اعلان فرما دیا کہ مسجد شہید گنج مسلمانوں کو نہ ملی تو میں شاہی مسجد (لاہور) کے مینار پر چڑھ کر چھلانگ لگا دوں گا (خودکشی بذات خود ایک گناہ کبیرہ ہے جس کی معافی بھی نہیں مانگی جا سکتی۔ مولف)

اس اعلان سے خوش ہو کر لاہور کے مسلمانوں نے پیر صاحب کا تاریخی جلوس نکالا لیکن یہ اعلان اعلان ہی رہا۔ چنانچہ یہ ایک المیہ ہے کہ شہید گنج کا یہ دور سی آئی ڈی کے پیر تلمذ نث

میرزا معراج دین کے ہاتھ میں تھا۔ انہوں نے امیر ملت سے لے کر اتحاد ملت تک سب کو بالواسطہ اور بلاواسطہ اپنی جیب میں ڈال رکھا تھا۔

پیر صاحب کے گرد و پیش اس قسم کے لوگ جمع کر دیے جو انہیں سرکاری (انگریز) مصالح کے تابع رکھتے۔ عام لوگ نہ صرف ان کے فرار سے بددل ہو رہے تھے بلکہ مطالبہ کرنے لگے تھے کہ شہید گنج کی بازیابی کے سلسلہ میں پیر صاحب اپنا وعدہ پورا کریں لیکن ان کے کانوں تک کوئی لفظ پہنچنے ہی نہ پاتا وہ مریدوں کے نرغہ میں تھے۔ میر مقبول محمود اور کرم الٰہی وکیل عموماً ان کے گرد و پیش رہتے یہ دونوں (انگریز) سرکار کی طرف سے مامور تھے۔ ایک روز میں حاضر ہوا تو یہ دونوں بزرگ دوسرے حواریوں کے ساتھ وہاں موجود تھے حتیٰ کہ ڈاکٹر شیخ محمد عالم بھی دو زانو بیٹھے تھے۔ ہر کوئی اپنے داؤں پر تھا میں نے چاہا کہ پیر صاحب کو لوگوں کے جذبات سے مطلع کروں مگر کرم الٰہی وکیل نے روک دیا۔ "حضور کے سامنے کوئی ایسی بات نہ کرو جو ان کی طبیعت کے لئے بوجھ ہو" پیر صاحب فرما رہے تھے کہ جہاد فرض ہے میر مقبول زور دے رہے تھے کہ حضور حج پر تشریف لے جائیں۔ شہید گنج کا قضیہ تو ہر حال میں طے ہو جائے گا حج سے آج تک حج کا ناغہ نہیں کیا۔" (پس دیوار زنداں ص ۵۰-۴۹)

اس عبارت کا ایک ایک لفظ پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بے بصیرتی کا نوحہ کر رہا ہے۔ اس پر تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ بات واضح ہے کہ وہ کن کس کے ہاتھوں میں کھیل کر مسلمانوں کے جذبات کا سودا کر رہا تھا۔ اس تحریر نے پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے تحریک پاکستان میں کردار کو بھی مشکوک بنا دیا ہے۔ جس کا بہت چرچا کیا جاتا ہے اور تحریک پاکستان میں ان کے کردار کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ آگے لکھتے ہیں۔

"اچانک ہی حکومت نے سید حبیب اور میاں فیروز الدین احمد کو رہا کر دیا وہ لاہور پہنچے تو معاملہ ڈانواں ڈول تھا۔ پیر صاحب کھسک رہے تھے۔ سید حبیب نے پیر صاحب کو ڈھب پہ لانے کی بہتری کوشش کی لیکن بے سود آخر دو برس کے تعلقات توڑ لئے۔ پیر صاحب یہ کہہ کر حج کے لئے روانہ ہو گئے کہ جہاد ملتوی کیا جا سکتا ہے لیکن حج کا ناغہ نہیں ہوتا۔ جب ان سے کسی

نے کہا کہ اس طرح مسلمان انہیں امیر ملت تسلیم کرنے سے انکار کر دیں گے تو غصہ سے کانپنے لگے فرمایا مجھے ایسی قوم کا امیر بننا منظور نہیں یہ لوگ مانیں یا نہ مانیں مجھے خدا نے امیر ملت بنایا ہے۔ غرض پیر صاحب "عقیدتمندوں کے نذرانے" لے کر حج کو چلے گئے۔

(پس دیوار زنداں ص ۱۵۱)

یہ عبارت پڑھ کر مجھے شدید حیرت ہوئی کہ جس کو آج تک ہم محدث علی پوری کے نام سے سنتے آئے ہیں وہ قرآن و سنت سے اس قدر بے بہرہ نکلا کہ وہ فرض جہاد پر نفلی حج کو ترجیح دینے لگا کیونکہ ملت اسلامیہ کے مقصد کے لئے جدوجہد کرنا بھی ایک جہاد ہی ہے جو اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ لیکن درحقیقت یہ بے عملی تھی اور بزدلی زیادہ نظر آتی ہے اور مسلمانوں کے موقف سے راہ فرار اختیار کرنے کا بہانہ بھی۔ کیا لوگ اب بھی پیر جماعت علی کو شہباز طریقت اور امیر ملت کا خطاب دیں گے؟ جو تحریک مسجد شہید گنج کو انگریزی کماشتوں کے ہاتھوں یرغمال بنا کر نفلی حج کرنے چلے گئے۔

ہو سکتا ہے کہ کوئی آغا شورش کاشمیری کے بیان کو تسلیم نہ کرے لیکن "سیرت امیر ملت" میں اس واقعہ کو تفصیل سے لکھا گیا ہے جو آغا شورش کاشمیری کے موقف کو تقویت دیتا ہے اور اس کو سچ ماننے پر مجبور بھی کرتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

"اول مجلس مضامین کا جلسہ بند کمرے میں ہوا۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت ناساز تھی اس لئے میں نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔ صرف یہ امر زیر غور آیا کہ "حضرت کو مدینہ شریف سے طلبی کا حکم آ گیا ہے۔ اب آپ حضرات مشورہ دیں کہ حضور حسب الحکم حج اور زیارت کو جائیں یا سول نافرمانی کی جائے اور مدینہ منورہ کا قصد نہ فرمائیں ..... اکثر حضرات زور دیتے رہے کہ حضور قبلہ عالم کو بحالات موجودہ ملک سے باہر نہیں جانا چاہیے۔ دوسرے حضرات کی رائے تھی کہ دربار نبوی کی حاضری مقدس ہے سول نافرمانی فی الحال ملتوی کی جا سکتی ہے۔"

(سیرت امیر ملت ص ۷۱-۴)

اس سلسلہ میں آغا شورش کاشمیری کا آخری اقتباس نہایت ہوشربا بھی ہے اور پردہ کشا بھی ہے۔

پیر صاحب کا حج کو جانا معمہ نہیں رہا تھا عوام ناخوش تھے۔ میں نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے نہ صرف احتجاج کیا بلکہ یہاں تک کہہ ڈالا کہ "جو لوگ ڈاڑھ اور اوڈاڑھ کو پاسنامہ دے چکے ہوں جنہوں نے پہلی جنگ عظیم میں انگریزی فوج کو تعویذ دیئے ہوں کہ ترکوں (مسلمانوں) کی گولیاں ان پر اثر انداز نہ ہوں گی ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ شہید گنج کی بازیابی کے لئے اوڈاڑھ کے کسی جانشین سے آنکھیں چار کریں گے ایک احمقانہ خواب ہے۔ یہ گدیاں انگریزوں نے ہمارے لئے نہیں اپنے لئے قائم کی ہوئی ہیں۔" (پس دیوار زنداں ص ۱۵۲)

یاد رہے کہ خلافت عثمانیہ ترکوں کے پاس تھی۔ انگریزوں نے شاہ مسعود سے مل کر ترکوں پر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ہو گیا اور پھر آج تک دنیا کے کسی بھی حصہ میں نظام خلافت قائم نہ ہو سکا۔ آغا شورش کاشمیری نے اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ جس وقت انگریزی افواج مسلمانوں پر حملہ آور تھیں تو اس وقت پیر جماعت علی شاہ بجائے اس کے کہ وہ مسلمانوں کی حمایت کرتے وہ انگریزی فوجیوں کو مسلمانوں کی فوج کی گولیوں سے بچنے کے لئے تعویذ دے رہے تھے۔ کیا اب بھی لوگ پیر جماعت علی کو امیر ملت تسلیم کریں گے؟

ایک طرف انگریزوں کو تعویذ دیئے جا رہے تھے اور دوسری طرف چورہ شریف کے حضرت پیر سید بادشاہ گیلانی المعروف پیر مستوار اور حضرت پیر سید لالا شاہ گیلانی المعروف بانکے پیر رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ دیا تھا کہ انگریزی فوج کی ملازمت دین کے ساتھ غداری ہے۔ اس فتویٰ کے نتیجہ میں حضرت پیر مستوار رحمۃ اللہ علیہ کے کئی مرید اور بانکے پیر علیہ الرحمہ کے برادر نسبتی فوج سے مستعفی ہو گئے تھے۔ اسی طرح کا ایک فتویٰ حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دیا تھا۔ خضر حیات ٹوانہ جو آپ کا مرید تھا حاضر خدمت ہو کر انگریزوں کے خلاف فتویٰ کی واپسی کی درخواست کی۔ آپ نے انکار کر دیا تو اس نے کہا کہ میں خضر حیات ٹوانہ عرض کر رہا ہوں تو آپ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ کے تمام صفاتی نام دیکھے ہیں لیکن خضر حیات ٹوانہ نام مجھے کہیں نظر نہیں آیا۔ اس پر ٹوانہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ یہ ہے اہل ایمان و استقامت کا طرز عمل جس سے حریت و حمیت کی خوشبو آتی ہے۔

جبکہ سابقہ حوالوں کی روشنی میں پیر ان علی پوری کی ان حرکات کے بعد ان کے کردار و عمل کی مزید وضاحت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یہ تھی تیل، بتی اور چراغ کی حقیقت جبکہ جو روشنی ہے وہ سلگانے والے کی وجہ سے ہے ورنہ تو اندھیرا ہی اندھیرا تھا اور ہے۔

جیسا کہ پہلے بھی کہا جا چکا ہے کہ جناب آغا شورش کاشمیری کی ان عبارات کی روشنی میں پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا تحریک پاکستان میں بھی کردار مشکوک ہو جاتا ہے۔ اس لئے تحریک پاکستان پر تحقیق کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس پہلو پر بھی توجہ دیں اور اس دور کی سی آئی ڈی بالخصوص سپرنٹنڈنٹ مرزا معراج الدین کی لکھی گئی رپورٹس جو کہ ممکنہ طور پر انڈیا آفس لائبریری لندن میں محفوظ ہوں گی کا مطالعہ کیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ انگریز دور کی C.I.D نے پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو کس طرح اپنے مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کیا۔

یہاں میرزا معراج دین اور حضرت پیر صاحب کے تعلقات کا ایک اور حوالہ پیر صاحب کی زندگی پر لکھی ہوئی کتاب "سیرت امیر ملت" میں یوں درج ہے۔

"حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں مری میں مقیم تھے۔ وہیں سے آپ جلسے کی شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ جلسے کے بعد آپ مری واپس چلے گئے۔ حکومت نے راتوں رات تمام لیڈروں کو گرفتار کر کے نامعلوم مقامات پر پہنچا دیا۔ مسٹر ڈپٹی کمشنر جالندھر نے انگریز گورنر کو لکھا کہ "پیر صاحب کی گرفتاری کی مجھ میں ہمت نہیں" گورنر نے بااختیار خود آپ کی گرفتاری کے احکام صادر کئے۔ یہ کام ایسے چپ چپاتے کیا گیا کہ کسی کو اس کا علم نہیں ہو سکا لیکن مرزا معراج الدین صاحب خفیہ پولیس کے انسپکٹر جنرل تھے، ان کو کسی طرح معلوم ہو گیا۔ وہ فوراً گورنر کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ "آپ نے یہ اچھا نہیں کیا اس طرح بغاوت ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ یہ بغاوت فوج تک پھیل سکتی ہے اس لئے کہ فوج میں ہزاروں افراد حضرت صاحب کے مرید ہیں۔" گورنر نے کہا کوئی مضائقہ نہیں ہم اس کا بھی انتظام کر لیں گے۔

مرزا صاحب مرحوم نے جواب دیا کہ "سب سے پہلے تو میں اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کروں گا۔"

پھر لکھتے ہیں۔

"گورنر کے پاس یہ کارروائی کر کے مرزا معراج الدین صاحب سیدھے ماسٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم کے پاس سیالکوٹ آئے اور ان کو سارا قصہ سنایا غرض بہت دیر تک مشورے کے بعد طے ہوا کہ مرزا معراج الدین صاحب وائسرائے سے ملیں اور حسب ذیل مطالبات ان کے سامنے پیش کریں۔"

اس کے بعد مرزا معراج الدین صاحب علی پور شریف آئے اور انہوں نے خود تمام تفصیلات حضرت کی خدمت میں عرض کیں حضور نے فرمایا "مرزا صاحب وائسرائے کو کہنا تھا کہ مسجد شہید گنج مسلمانوں کو دیدے۔ (سیرت امیر ملت ص ۳۵۷ تا ۳۵۹)

ان اقتباسات سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ مرزا معراج الدین جو کہ انگریز سرکار کا ملازم اور وفادار تھا اس کے اور پیر صاحب کے کتنے قریبی تعلقات تھے۔ یہ بات بھی باعث حیرانی ہے انگریزی حکومت کے ایک خفیہ پولیس آفیسر کو مسلمانوں کے مطالبات پیش کرنے کے لئے ان کا نمائندہ منتخب کیا گیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں کوئی ایک بھی ایسا مسلمان نہیں تھا جو مسلمانوں کے مطالبات ان کی نمائندگی کرتے ہوئے حکومت کے سامنے رکھتا۔ ایک عام آدمی بھی جان سکتا ہے کہ انگریزوں کا ایک سرکاری ملازم کس کی حمایت کرے گا؟ اپنے آقاؤں کی یا انگریز مخالف مسلمانوں کی۔ یقیناً وہ ان کا وفادار ہو گا جن کا وہ ملازم ہو گا اور ان کے ہی اشاروں پر چلے گا۔ اس سے جناب شورش کاشمیری کی باتوں کے سچ ہونے کا یقین تقویت حاصل کرتا ہے۔

یہاں ان کتابوں پر تبصرہ کیا جائے گا جن کا ماخذ و مرجع تحریف شدہ انوار تیراہی یا اس کے محرفین ہیں۔ ان کتابوں میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

۱۔ برکات علی پور المعروف خزانہ تیراہ شریف، مولفہ مولوی محبوب احمد المعروف خیر شاہ خلیفہ مجاز علی پور نارووال۔

۲۔ انوار لاثانی، مولفہ مولوی محمد رفیق کوٹلوی، خلیفہ مجاز علی پور۔

۳۔ جمال نقشبندیہ (تذکرہ حضرات نقشبندیہ) مولفہ صلاح الدین نقشبندی بی۔ اے۔

دستِ گریباں

مسئلہ بست ویکم

(بریلویوں کی اپنے گھروں پر خانہ جنگی)

مؤلف، مناظر اہلسنت مولانا ابو ایوب قادری

بریلویوں کی اپنے کلموں پر خانہ جنگی

۱۔ پیر مہر علی شاہ گولڑوی سجادہ نشین گولڑہ شریف لکھتے ہیں:

لا الٰہ الا اللہ چشتی رسول اللہ (تحقیق الحق ص ۱۲۷)

۲۔ پیر معین الدین چشتی نے اپنے مرید کو یہ کلمہ پڑھنے کا حکم دیا:

لا الٰہ الا اللہ چشتی رسول اللہ (فوائد فریدیہ ص ۸۳)

۳۔ یہی بات سوانح حیات غریب نواز میں مرقوم ہے:

لا الٰہ الا اللہ چشتی رسول اللہ (سوانح حیات غریب نواز ص ۲۰۷)

۴۔ میاں شیر محمد شرقپوری نے ایک شخص کو یہ کلمہ پڑھانے کی کوشش فرمائی کہ پڑھو:

لا الٰہ الا اللہ انگریز رسول اللہ (خزینہ معرفت ص ۱۵۵)

۵۔ یہی بات منبع انوار میں بھی لکھی ہوئی ہے:

لا الٰہ الا اللہ انگریز رسول اللہ (منبع انوار ص ۸۱)

۶۔ شیخ شبلی نے اپنے مرید کو یہ کلمہ پڑھانے پر آمادہ ہوئے اور کلمہ پڑھانے کی کوشش فرمائی:

لا الٰہ اللہ شبلی رسول اللہ (فوائد الفواد ص ۳۶۰)

۷۔ مفتی غلام جہانیاں تحریر فرماتے ہیں:

زبان پر یہی کلمہ ہو جاری
یا محمد معین خواجہ

(ہفت اقطاب ص ۸)

میاں صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اب تو **لا الٰہ الا اللہ انگریز رسول اللہ۔ پیسہ رسول اللہ** پڑھا جا رہا ہے (حقائق و معارف ص ۱۱۹)

اسی کتاب ہفت اقطاب میں یہ بات بھی درج ہے۔

طالب خدا گواہ کہ بازک چشم من
عین محمد است کہ مولی شنید

(ہفت اقطاب ص ۱۹۰)

ہفت اقطاب کے مصنف و مولف مولانا مفتی غلام جہانیاں صاحب ہیں۔ بریلوی مذہب کی بہت قد آور شخصیت ہیں۔ جمعیت علمائے پاکستان جو بریلوی کی ایک سیاسی تحریک ہے کے نائب صدر رہے ہیں۔ اس کتاب پر متعدد بریلوی علماء کی تقاریظ اور تصدیقات بھی موجود ہیں۔ لہٰذا اس کا انکار ہرگز نہیں کیا جا سکتا۔

مولانا موصوف ایک اور جگہ پر لکھتے ہیں:

طالب و حق الہ و حی احمد و حی بازک۔ (ہفت اقطاب ص ۱۹۰)

تو خدائی و رسولی و تو مرشد طالب۔ (ہفت اقطاب ص ۱۹۰)

مذکورہ بالا دونوں عبارتوں میں مولانا مفتی غلام جہانیاں بریلوی نے اپنے پیر کو خدا بھی کہا اور مصطفیٰ بھی کہا اور طالب خدا گواہ اور مذکورہ شعر میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ بازک ثانی بزرگ عین محمد یعنی بعینہٖ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ بریلوی علماء بتائیں کیا اس کی کوئی تاویل ہو سکتی ہے۔ اگر ہو سکتی ہے ان حضرات کے بارے میں جانیں جو یہ فرماتے ہیں کہ ان میں کوئی بعید از قیاس تاویلات صحیح نہیں۔

سید محمود مدنی جیلانی کچھوچھہ شریف والے تحریر فرماتے ہیں:

امتحان لینے کا وہ طریقہ جو امتحان لینے والے اور امتحان دینے والے دونوں کو [illegible] بنا دے دشمن کا صحیح ہو سکتا ہے اور دختا معقول اس طرح کے فرضی واقعات کی بعید از قیاس تاویلات کر کے اس کو درست قرار دینے کی کوشش کو بھی بہ نظر استحسان نہیں دیکھنا چاہیے۔ (التصدیقات ص ۵۳)

تصدیقات میں تمام شخصیات مقتدر اکابر بریلوی صاحب کی بھی قد آور والی شخصیات ہیں جس کا اقرار اسی کتاب کے مقدمے کے آخر میں علامہ سعید کاظمی نے بھی کیا ہے۔

تذکرہ چند خوابوں کا اور بریلوی علماء سے چند سوالات

۱۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس کو پہنچے اور وہاں پہنچ کر مرقد مبارک کو اکھاڑا (العیاذ باللہ) پس اس پریشان کن اور وحشت انگیز خواب کی اطلاع انہوں نے اپنے استاد کو دی اور اس زمانے میں حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ مکتب میں تعلیم حاصل کرتے تھے ان کے استاد نے فرمایا:

اگر واقعہ یہ خواب تمہارا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ تم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی پیروی کرو گے اور شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری کھود کرید کرو گے جس طرح استاد نے فرمایا تھا تعبیر حرف بحرف پوری ہوئی۔

(تعبیر الرؤیا ص ۱۰۸، اکبر بک سیلرز)

غور فرمائیں کس قدر وحشت ناک خواب ہے لیکن اس کی تعبیر کس قدر خوشنما ہے بریلوی علماء بتلائیں کیا حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت رحمہ اللہ علیہ نے کفر کیا یا تعبیر بتلانے والے نے کفر کیا۔ رب ذوالجلال کی قسم اگر یہ خواب اہل سنت کے کسی عالم کو آتا تو مولانا احمد رضا خان اس پر ضرور اعتراض کرتے کیونکہ مولانا موصوف کا مقصد فقط علماء دیوبند کو بدنام کرنا ہی تھا۔

بریلوی مذہب کی معتبر شخصیت اور عظیم مذہبی رہنما شمس العارفین اعلیٰ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ بلا تعارف ان کے بیان کردہ ایک خواب کا ذکر اور اس کی تعبیر ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

۲۔ بعد ازاں آپ نے حضرت خواجہ تونسوی سے خواب کی تعبیر کا ذکر فرمایا، ایک رات خواجہ تونسوی نے خواب میں دیکھا کہ میرے سر پر، پاؤں تلے اور دائیں بائیں قرآن مجید بکھرا پڑا ہے ایک عالم سے آپ نے اس کی تعبیر دریافت کی اس نے کہا مبارک ہو اس کی تعبیر یہ ہے کہ آپ خواہ کسی حالت میں بھی ہوں آپ کا عمل قرآن شریف کے مطابق ہوگا۔ (مرآت العاشقین ص ۳۱)

حسن اتفاق کی بات ہوئی کہ یہ خواب خواجہ سلیمان تونسوی کو آیا اور تعبیر انہی کے کسی معتقد عالم صاحب نے بتلائی۔ رب کعبہ کی قسم بریلوی حضرات کو یہ لقمہ علمائے دیوبند سے عداوت ہے اگر یہ واقعہ حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ علیہ کا ہوتا اور تعبیر حضرت مولانا اشرف علی تھانوی بتلاتے تو ان بزرگوں کا اللہ ہی حافظ تھا۔ زمانے بریلوی علماء بالعموم اور مولانا احمد رضا خان کا بالخصوص تکفیری قلم کیا کچھ لکھ چکا ہوتا۔

۳۔ بریلوی مذہب کے شیخ الحدیث مولانا منظور احمد فیضی لکھتے ہیں:

حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا روح اقدس سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلانا بعض صالحین حضرات سے واقعہ خواب بیان کرتے ہیں

کما [illegible] بعض کتبہم التصریح بذالک

اس تقدیر پر تو اصلاً وجہ استبعاد نہیں اب رہا یہ کہ اس پر ایراد کیا گیا ہے بے جا و بے محل ہے اور اگر بیداری ہی میں مانا جاتا تو بلا شبہ عقلاً ممکن اور شرعاً جائز۔

(سیدنا اعلیٰ حضرت ص ۳۳ حصہ سوم)

واقعہ مذکورہ میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا غوث پاک سید عبدالقادر جیلانی کو دودھ پلانے میں مذکور ہے اگر اس واقعہ کا تعلق صرف خواب سے ہوتا تو پھر بھی ہمارا استدلال اس لیے تام ہے کہ آیا کوئی بریلوی اس بات پر آمادہ ہے کہ حالت خواب میں اس کو بے ادبی پر محمول نہ کرے حالانکہ عالم بیداری میں بھی اس واقعہ کو شرعاً جائز کیا جا رہا ہے۔ اگر کوئی یہ بات کہے کہ مولانا فیض احمد اویسی نے خواب کی حالت میں فاضل بریلوی کی بیوی کا دودھ پیا تو اس کی تعبیر بھی بریلوی علماء بتلائیں تاکہ دونوں واقعات کا تقابل کیا جائے۔

قارئین نوٹ فرمائیں واقعات مذکورہ پر ہماری گرفت فقط الزامی طور پر ہے ورنہ تحقیقی اب بریلوی علماء سے چند سوالات پوچھتے ہیں امید ہے شرعاً اس کا جواب عنایت فرمائیں۔

۱۔ اگر کوئی شخص خواب میں نماز ترک کرے تو شرعاً اس کا حکم بیان فرمائیں۔

۲۔ اگر کوئی شخص عالم خواب میں اپنی بیوی کو طلاق دے دے آیا شرعاً اس کی طلاق

واقع ہوئی یا نہیں۔

۳۔ اگر کوئی بریلوی خواب میں دیکھے کہ تحقیقات نامی کتاب جو مولانا اشرف علی سیالوی نے لکھی ہے اس کی تصدیق آقائے دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے تو آیا اس کی کوئی تعبیر ہے یا یہ خواب بالکل صحیح ہے۔

الغرض اعتراض مذکور پر اجمالی طور پر جواب عرض کر دیا۔ تفصیلی جواب [illegible] بریلویت میں مرقوم ہے۔ وہاں سے پڑھا جا سکتا ہے۔ نیز اعتراض مذکورہ پر بہت سے حوالہ جات ہمارے ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔ جو کسی بھی مناسب وقت پر پیش کیے جا سکتے ہیں۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی پر افتراء کی حقیقت

الامداد رسالہ میں مرقوم ایک واقعہ خواب پر بریلوی حضرات آئے روز اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔ بریلوی مذہب کے بانی مولانا احمد رضا خان نے اس واقعہ پر ہاتھ صاف کرتے رقمطراز ہیں۔

> بلاشبہ اشرف علی اور اس کے مذکورہ مرید دونوں رب عزوجل کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں انہیں ان کی خواہشات نے فریب دیا اور شیطان دھوکا باز نے انہیں دھوکے میں ڈالا بلکہ اشرف علی کفر اور جھوٹ کے اعتبار سے اشد اور اعظم ہے کیونکہ مرید نے یہ خیال کیا کہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ واضح طور پر غلط اور نہایت ہی قبیح اور برا ہے لیکن یہ اشرف علی نہ تو اس قول کو برا کہہ رہا ہے اور نہ ہی اس قائل کو جھڑک رہا ہے بلکہ اسے اچھا جان رہا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۸۳)

افسوس مولانا احمد رضا خان پر جس نے اتنا بڑا الزام حجت اسلامیہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہ پر لگایا حالانکہ کلمہ شریف پڑھنے میں جو غلطی ہوئی اس کا تعلق صرف خواب کے ساتھ ہے نہ کہ حالت بیداری کے ساتھ۔ مولانا احمد رضا خان کے ماننے والے بتائیں کہ خواب دیکھنے والے پر کوئی حکم شرعی لگتا ہے یا اس کی تعبیر بتلائی جاتی ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نے شخص مذکور کو خواب کی تعبیر بتلاتی ہے کہ جس شخص کے بارے میں

آپ خواب دیکھتے ہو وہ متبع سنت ہے تو کیا اس میں کوئی ایسا لفظ ہے جس سے کفر کی بو آتی ہو۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا اقرار کرنا جرم اور کفر ہے۔ اگر بریلوی حضرات واقعہ مذکورہ پر کسی کو اعتراض کرنا تھا تو زیادہ سے زیادہ یہی اعتراض ہو سکتا ہے کہ خواب کی تعبیر بتلانے میں غلط واقع ہوئی بلکہ اس خواب کی تعبیر یہ نہیں جو حضرت تھانوی صاحب نے بتلائی بلکہ اس خواب کی تعبیر یہ ہے۔ حالانکہ اصول کی رو سے یہ تعبیر حق ہے جو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ علیہ نے بتائی ہے۔

فاضل بریلوی نے خود امام بخاری رحمہ اللہ کا خواب ملفوظات میں نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام سے مکھیاں اڑا رہے ہیں۔

اور دوسری طرف یہ بات بھی نظر میں رہے کہ بریلوی مسلک کے جید علماء مولوی حسن علی رضوی اور فیض احمد اویسی کی صاحب کہتے ہیں کہ اس قسم کے خواب دیکھنا بھی گستاخی ہے۔ دیکھیے برق آسمانی۔ بلی کے خواب میں چھچھڑے۔

تو کیا ہم ملت بریلویہ سے پوچھ سکتے ہیں کہ ان خوابوں کے دیکھنے، لکھنے چھاپنے والے حضرات کے متعلق بھی کیا کوئی فتویٰ ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

اب ہم بھی بریلوی سے چند خواب ذکر کر کے پوچھتے ہیں کہ کیا ایسے خواب اچھے ہیں یا برے اور ان کی اچھی تعبیر بتانے والوں کا کیا حکم شرعی لگتا ہے۔

